صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجم

۷،۴۲۲ احادیثِ نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

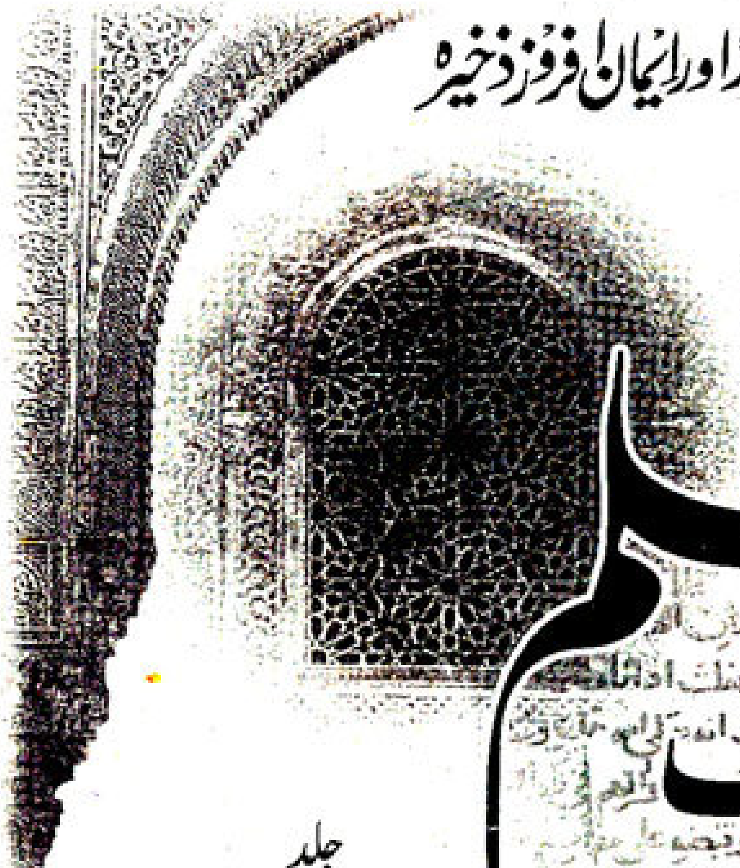
ناشر: خالد احسان پبلشرز لاہور

www.islamiurdubook.blogspot.com



http://islamiurdubook.blogspot.com

۷،۴۲۲ احادیثِ نبوی کا رُوح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ



صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی ترجمہ

جلد پنجم

امام مسلم بن الحجاج ؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:
علامہ وحید الزمان ؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فہرست صحیح مسلم مترجم مع شرح نووی جلد پنجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

جہاد اور سفر کا بیان

بَابُ جَوَازِ الْإِغَارَةِ عَلَى الْكُفَّارِ الَّذِينَ بَلَغَتْهُمْ دَعْوَةُ الْإِسْلَامِ مِنْ غَيْرِ تَقَدُّمِ الْإِعْلَامِ بِالْإِغَارَةِ

٤٥١٩ - عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ قَدْ أَغَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيَى أَحْسِبُهُ قَالَ جُوَيْرِيَةَ أَوْ قَالَ الْبَتَّةَ ابْنَةَ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَاكَ الْجَيْشِ.

باب: جن کافروں کو دین کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر بغیر دعوت دیئے حملہ کرنے کا بیان

۴۵۱۹- ابن عون سے روایت ہے میں نے نافع کو لکھا کہ لڑائی سے پہلے کافروں کو دین کی دعوت دینا ضروری ہے؟ انہوں نے جواب میں لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام میں تھا (جب کافروں کو دین کی دعوت نہیں پہنچی تھی) اور جناب رسول اللہ ﷺ نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ غافل تھے' ان کے جانور پانی پی رہے تھے آپ نے قتل کیا ان میں سے جو لڑے اور باقی کو قید کیا اور اسی دن جویریہؓ بنت حارث کو پکڑا۔ نافع نے کہا یہ حدیث مجھ سے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کی وہ اس لشکر میں شریک تھے۔

(۴۵۱۹) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن کافروں کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر یکایک حملہ کرنا غفلت کی حالت میں درست ہے اور اس مسئلہ میں تین مذہب ہیں۔ ایک تو یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضروری ہے یہ قول ہے مالکؒ کا اور ضعیف ہے۔ دوسرے یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضروری نہیں یہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے یا باطل ہے۔ تیسرے یہ کہ اگر ان کو دعوت نہ پہنچی ہو تو اطلاع دینا واجب ہے ورنہ مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور یہی مذہب ہے لیث اور شافعی اور ابو ثور اور ابن منذر کا اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عربوں کو غلام اور لونڈی بنانا درست ہے کیونکہ بنی مصطلق عرب ہیں خزاعہ کی اولاد اور یہی قول ہے شافعی کا جدید اور مالک اور ابو حنیفہ اور اوزاعی کا اور ایک جماعت کے نزدیک عرب غلام اور لونڈی نہیں ہو سکتے اور یہی قول قدیم ہے شافعی کا۔

۴۵۲۰- عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشُكَّ.

۴۵۲۰- حضرت ابن عون سے بھی مذکورہ بالا حدیث اس سند سے مروی ہے۔

بَابُ تَأْمِيرِ الْإِمَامِ الْأُمَرَاءَ عَلَى الْبُعُوثِ وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِآدَابِ الْغَزْوِ وَغَيْرِهَا

باب: امام امیروں کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور ان کو لڑائی کے طریقے کیونکر بتلاوے

۴۵۲۱-عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً.

۴۵۲۱- سفیانؒ نے کہا کہ اس نے ہمیں حدیث لکھوائی۔

۴۵۲۲- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ ((اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْثُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ

۴۵۲۲- بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو امیر مقرر کرتے لشکر پر یا سریہ پر (سریہ کہتے ہیں چھوٹے ٹکڑے کو اور بعضوں نے کہا سریہ میں چار سو سوار ہوتے ہیں جو رات کو چھپ کر جاتے ہیں) تو خاص اس کو حکم کرتے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو حکم کرتے بھلائی کرنے کا۔ پھر فرماتے جہاد کرو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اللہ کے راستہ میں لڑو اس سے جس نے نہ مانا اللہ کو۔ جہاد کرو اور چوری نہ کرو لوٹ کے مال میں اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو (یعنی ہاتھ پاؤں ناک کان نہ کاٹو) اور مت مارو بچوں کو (جو نابالغ ہوں اور لڑائی کے لائق نہ ہوں) اور جب اپنے دشمن سے ملے مشرکوں سے تو بلا ان کو تین باتوں کی طرف پھر ان تین باتوں میں سے جو مان لیں تو بھی قبول کر اور باز رہ ان سے (یعنی ان کو مارنے اور لوٹنے سے) پھر بلا ان کو اسلام کی طرف (یہ ایک

(۴۵۲۲) ☆ نوویؒ نے کہا کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب وہ اسلام لاویں تو ان کو مدینہ مبارک کی طرف ہجرت کرنا بہتر ہے اگر وہ ہجرت کر لیں تو مہاجرین کے برابر ہو جاویں گے غنیمت اور صلح کے حصہ میں نہیں تو وہ مثل عام لوگوں کے جو جنگل اور دیہات میں رہتے ہیں رہیں گے جو نہ جہاد کرتے ہیں نہ ہجرت ان پر اسلام کے احکام جاری ہونگے پر غنیمت میں اور صلح کے مال سے حصہ نہ پاویں گے البتہ زکوۃ کے مال سے اگر وہ مستحق ہوں تو حصہ پاویں گے امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ مساکین وغیرہ کو صدقات میں سے حصہ ملے گا جن کو صلح کے مال میں سے حصہ نہیں اور صلح کا مال لشکر والوں کے لیے ہے اور ان کو صدقات میں سے نہ ملے گا اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے لیکن مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں مال برابر ہیں اور ہر ایک دونوں قسموں میں صرف ہو سکتے ہیں اور ابو عبیدؒ نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے یہ حکم اوائل اسلام میں تھا پر اس کی دلیل نہیں۔ انتہی مختصراً

أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا)) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ وَزَادَ إِسْحَقُ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ قَالَ فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ يَحْيَى يَعْنِي أَنَّ عَلْقَمَةَ يَقُولُهُ لِابْنِ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

بات ہوئی ان تین میں سے) اگر وہ مان لیں تو قبول کر اور باز رہ ان سے۔ پھر بلا ان کو اپنے ملک سے نکل کر مہاجرین مسلمانوں کے ملک میں رہنے کے لیے اور کہہ دے ان سے اگر وہ ایسا کریں گے تو جو مہاجرین کے لیے ہے وہ ان کے لیے بھی ہوگا اور جو مہاجرین پر ہے وہ ان پر بھی ہوگا (یعنی نفع اور نقصان دونوں میں مہاجرین کی مثل ہونگے) اگر وہ اپنے ملک سے نکلنا منظور نہ کریں تو کہہ دے ان سے وہ جنگلی مسلمانوں کی طرح رہیں اور جو اللہ کا حکم مسلمانوں پر چلتا ہے وہ ان پر بھی چلے گا اور ان کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملے گا پر جس صورت میں وہ مسلمانوں کے ساتھ لڑیں (کافروں سے تو حصہ ملے گا) اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ (محصول ٹیکس) مانگ۔ اگر وہ جزیہ دینا قبول کریں تو مان لے اور باز رہ ان سے اگر وہ جزیہ بھی نہ دیں تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ ان سے اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے خدا یا اس کے رسول کی پناہ مانگیں تو خدا اور رسول کی پناہ نہ دے لیکن اپنی اور اپنے یاروں کی پناہ دے۔ کس لیے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے یاروں کی پناہ ٹوٹ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ ٹوٹے اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے یہ چاہیں کہ خدا تعالیٰ کے حکم پر تو ان کو باہر نکالے تو مت نکال تو ان کو خدا کے حکم پر بلکہ نکال ان کو اپنے حکم پر اس لیے کہ تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تجھ سے ادا ہوتا ہے یا نہیں۔

ؒ امام نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جزیہ ہر ایک کافر سے لینا درست ہے عربی ہو یا عجمی یا کتابی ہو یا مجوسی یا مشرک وغیرہ مالک اور اوزاعی کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سب کافروں سے جزیہ قبول کیا جاوے گا مگر عرب کے مشرکین اور مجوس سے اور شافعی کے نزدیک جزیہ قبول نہ ہوگا مگر اہل کتاب سے یا مجوس سے عربی ہو یا عجمی۔ اب اختلاف ہے جزیہ کی مقدار میں امام شافعیؒ کے نزدیک کم سے کم ایک دینار ہے سال بھر میں مال دار ہو یا مفلس اور زیادہ جو ٹھہر جائے اور مالک کے نزدیک وہ سونے والوں پر چار دینار ہیں اور چاندی والوں پر چالیس درہم ہیں ہر سال میں اور امام ابو حنیفہ اور احمدؒ کے نزدیک مالدار پر اڑتالیس درہم ہیں اور متوسط پر چوبیس اور فقیر پر بارہ۔ انتہی۔۔۔۔

٤٥٢٣–عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا أَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَأَوْصَاهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ.

۴۵۲۳- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ کسی امیر لشکر کو روانہ فرماتے تو اس کو بلا کر اسے نصیحت فرماتے۔ باقی حدیث سفیان کی حدیث کے مثل ہے۔

٤٥٢٤–عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا

۴۵۲۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ فِي الْأَمْرِ بِالتَّيْسِيرِ وَتَرْكِ التَّنْفِيرِ

باب: معاملہ میں آسانی پیدا کرنے اور نفرت کو ترک کرنے کے بارے میں

٤٥٢٥– عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ ((**بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا**)).

۴۵۲۵-ابو موسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب کسی کو اپنے اصحاب میں سے کوئی کام دے کر بھیجتے ہیں تو فرماتے خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو۔

٤٥٢٦– عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا ((**تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا**)).

۴۵۲۶- حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے ان کو اور معاذؓ کو بھیجا یمن کی طرف تو فرمایا آسانی کرو اور دشواری اور سختی مت کرو اور خوش کرو اور نفرت مت دلاؤ اور اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو۔

٤٥٢٧–عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ((**وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا**)).

۴۵۲۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ نہیں ہے کہ اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو۔

٤٥٢٨– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا**)).

۴۵۲۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی کرو اور سختی مت کرو اور آرام دو اور نفرت مت دلاؤ۔

بَابُ تَحْرِيمِ الْغَدْرِ

باب: عہد شکنی حرام ہے

٤٥٢٩– عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

۴۵۲۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

(۴۵۲۵) ☆ تاکہ لوگ دین اسلام کو جلدی جلدی قبول کریں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط وعید کو بیان کرنا اور صرف لوگوں کو ڈرانا اور نفرت دلانا اچھا نہیں بلکہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرم اور بخشش کو بھی بیان کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح نابالغ لڑکوں اور نو مسلموں اور گنہگاروں پر آسانی کرنی چاہیے اور یہ بیان کرنا چاہیے کہ توبہ سب گناہوں کو میٹ دیتی ہے اور اسلام سب گناہوں کو محو کر دیتا ہے۔

(۴۵۲۹) ☆ امام نوویؒ نے کہا عرب کا قاعدہ تھا کہ مشہور کرنے کے لیے بازار میں جھنڈا کھڑا کرتے۔ دغاباز وہی ہے جو وعدہ کرے پھر اس کو پورا نہ کرے اور اس حدیث سے دغابازی کی حرمت نکلی خاص کر اس شخص کے لیے جو حاکم ہو کیونکہ اس کی دغابازی سے ہزاروں للہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيلَ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ)).

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالیٰ جمع کرے گا سب اگلے اور پچھلوں کو قیامت کے دن ہر ایک دغا باز عہد توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جائے گا پھر کہا جاوے گا یہ دغا بازی ہے فلانے کی جو فلانے کا بیٹا ہے۔

٤٥٣٠ - عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۴۵۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٥٣١ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عمر يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِبُ اللَّهُ لَهُ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ أَلَا هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ)).

۴۵۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٥٣٢ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۴۵۳۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن۔

٤٥٣٣ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ)).

۴۵۳۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٥٣٤ - عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ((يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ))

۴۵۳۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ یہ فلانے کی دغا بازی ہے۔

٤٥٣٥ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ)).

۴۵۳۵- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا ہر دغا باز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے وہ پہچانا جاوے گا۔ کہا جاوے گا یہ دغا بازی ہے فلانے کی۔

٤٥٣٦ - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ)).

۴۵۳۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے اس کی شناخت ہوگی۔

لله خلق اللہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا کہ دونوں دغا بازیاں مراد ہو سکتی ہیں ایک امام اور حاکم کی جو اپنی رعیت سے دغا بازی کرے یا اور کافروں سے یا جو امانت اللہ تعالیٰ نے اس کو دی ہے اس کا حق ادا نہ کرے یعنی عدل و انصاف نہ کرے خلق اللہ کو آسائش اور راحت نہ دیوے ان کے جان و مال اور حق پر ناحق ستم کرے۔ دوسرے رعیت کی امام کے ساتھ کہ وہ بیعت کو توڑ ڈالیں اور بلا وجہ شرعی اس کی مخالفت کریں۔

٤٥٣٧- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۴۵۳۷- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کے سرین پر ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن۔

٤٥٣٨- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرِ عَامَّةٍ)).

۴۵۳۸- حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جو بلند کیا جاوے گا اس کی دغا بازی کے موافق اور کوئی دغا باز اس سے بڑھ کر نہیں جو خلق اللہ کا حاکم ہو کر دغا بازی کرے۔

بَابُ جَوَازِ الْخِدَاعِ فِي الْحَرْبِ

باب: لڑائی میں مکر اور حیلہ درست ہے

٤٥٣٩- عَنْ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْحَرْبُ خَدْعَةٌ)).

۴۵۳۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑائی مکر اور حیلہ ہے۔

٤٥٤٠-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْحَرْبُ خَدْعَةٌ)).

۴۵۴۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسی اوپر گزری۔

بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَالْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

باب: جنگ کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت صبر کرنا لازم ہے

٤٥٤١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا)).

۴۵۴۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور جب ملو تو صبر کرو۔

٤٥٤٢-عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ

۴۵۴۲- ابو النضر سے روایت ہے اس نے کتاب پڑھی عبداللہ بن ابی اوفی کی جو قبیلہ اسلم سے تھے اور صحابی تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ انہوں نے لکھا عمر بن عبیداللہ کو جب وہ

(۴۵۳۸) ☆ کیونکہ اس کی دغا بازی سے ایک عالم کو نقصان پہنچتا ہے برخلاف غریب کی دغا بازی کے کہ اس سے ایک یا دو شخصوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

(۴۵۴۰) ☆ یعنی جنگ میں عقلمندی اور مکر ضروری ہے اور یہ دغا بازی نہیں ہے کیونکہ دغا اس کو کہتے ہیں جو قول دے کر توڑے اور فریب اور مکر اور چیز ہے وہ کافروں کے ساتھ درست ہے۔ امام نوویؒ نے کہا ہے کہ حدیث سے جھوٹ بولنا تین مقاموں میں درست ہے ایک لڑائی میں اور مراد اس جھوٹ سے کنایہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ حقیقتاً جھوٹ بھی درست ہے۔

(۴۵۴۱) ☆ اور استقلال سے لڑو اور میدان سے نہ بھاگو۔

بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ حِينَ سَارَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ يُخْبِرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتَّى إِذَا مَالَتْ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ))

گئے خارجیوں کے پاس جو حرورا میں رہتے تھے (ان سے لڑنے کو) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دنوں میں دشمن سے ملاقات ہوئی انتظار کیا یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی چاہو جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو اور یہ سمجھ لو کہ جنت تلوار کے سائے کے نیچے ہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے اور بادل کے چلانے والے اور جتھوں کو بھگا دینے والے بھگا دے ان کو اور ہماری مدد کر ان کے سامنے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ

باب: دشمن سے بھڑتے وقت فتح کی دعا مانگنا

٤٥٤٣- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمْ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ)).

۴۵۴۳۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے بددعا کی احزاب پر (جس دن کافروں کی کئی جماعتیں آپ سے لڑنے آئی تھیں) ۵ھ میں اور آپ خندق میں تھے تو آپؐ نے فرمایا اے اللہ! اتارنے والے کتابؔ کے! جلد حساب لینے والے! بھگادے ان جتھوں کو۔ یااللہ! بھگادے ان کو ہلادے ان کو۔

٤٥٤٤- عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((هَازِمَ الْأَحْزَابِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ اللَّهُمَّ)).

۴۵۴۴۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٥٤٥- عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ ((مُجْرِيَ السَّحَابِ)).

۴۵۴۵۔ ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٥٤٦- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ ((اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ)).

۴۵۴۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے احد کے دن یااللہ! اگر تو چاہے تو کوئی تیری پرستش کرنے والا نہ رہے گا زمین میں۔

(۴۵۴۶) ☆ اس میں تسلیم ہے امر الٰہی کی اور رد ہے قدریہ پر جو کہتے ہیں شر کا خالق اللہ نہیں نہ اس کی تقدیر سے ہوتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے بدر کے دن یہ فرمایا اور شاید دونوں دن فرمایا ہو۔

بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ

باب: لڑائی میں عورت اور بچوں کے مارنے کی ممانعت

٤٥٤٧– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

۴۵۴۷۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت پائی گئی ایک لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کی جس کو مار ڈالا تھا تو آپ نے منع کیا عورتوں اور بچوں کے مارنے سے۔

٤٥٤٨– عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وُجِدَتْ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِي فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

۴۵۴۸۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

بَابُ جَوَازِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْبَيَاتِ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ

باب: رات کو اگر چھاپا ماریں تو عورتوں اور بچوں کا قتل درست ہے بشرطیکہ عمداً نہ ہو

٤٥٤٩– عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الذَّرَارِيِّ مِنْ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ فَيُصِيبُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ فَقَالَ ((**هُمْ مِنْهُمْ**)).

۴۵۴۹۔ صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا مشرکین کی اولاد کا جب رات کے چھاپے میں مارے جائیں اسی طرح عورتیں ان کی تو آپؐ نے کہا وہ ان میں داخل ہیں۔

٤٥٥٠–عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُصِيبُ فِي الْبَيَاتِ مِنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ ((**هُمْ مِنْهُمْ**)).

۴۵۵۰۔ صعب بن جثامہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم رات کے چھاپے میں مشرکوں کی اولاد کو بھی مار ڈالتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں۔

٤٥٥١– عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ لَوْ أَنَّ خَيْلًا أَغَارَتْ مِنْ اللَّيْلِ فَأَصَابَتْ مِنْ أَبْنَاءِ

۴۵۵۱۔ صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا اگر سوار رات کو حملہ کریں اور مشرکوں کے بچے مارے جائیں؟ آپؐ نے فرمایا وہ بھی ان کے باپوں میں سے

(۴۵۴۷) ☆ نووی نے کہا اجماع ہے علماء کا کہ عورتوں اور بچوں کو نہ مارنا چاہیے بشرطیکہ وہ لڑتے نہ ہوں اور جو لڑتے ہوں تو قتل کئے جاویں۔ اسی طرح ضعیف بوڑھوں کا مارنا بھی ناجائز ہے بشرطیکہ وہ مشورہ نہ دیتے ہوں ورنہ قتل کئے جاویں اور نصرانی درویشوں کے مارنے میں اختلاف ہے مالکؒ اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک نہ مارے جاویں گے اور امام شافعی کے نزدیک قتل کئے جاویں گے۔

(۴۵۴۹) ☆ یعنی دنیا کے حکم میں ان کا شمار کافروں میں ہے تو رات کو جب اندھیرا ہو اور شناخت نہ ہو سکے تو بڑوں کے ساتھ اگر عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جاویں تو کسی پر گناہ نہیں۔ اور آخرت میں کفار کی اولاد میں اختلاف ہے لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ جہنمی ہیں۔ تیسرے یہ کہ کچھ معلوم نہیں۔

الْمُشْرِكِينَ قَالَ ((هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ)).

ہیں (یعنی مشرکوں میں سے)۔

بَابُ جَوَازِ قَطْعِ أَشْجَارِ الْكُفَّارِ وَتَحْرِيقِهَا

باب: کافروں کے درخت کاٹنا اور جلانا درست ہے

٤٥٥٢–عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ زَادَ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ فِي حَدِيثِهِمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ((مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ)).

۴۵۵۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کی کھجوروں کے درخت جلوا دیئے اور کاٹ ڈالے جن کو بویرہ کہتے تھے۔ تب اللہ نے آیت اتاری کہ جو درخت تم نے کاٹے یا چھوڑ دیا ان کو کھڑا ہوا اپنی جڑوں پر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اس لیے کہ رسوا کرے گناہگاروں کو۔

٤٥٥٣– عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ.

۴۵۵۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے درخت کٹوا ڈالے اور جلوا دیئے۔ اور حسان بن ثابتؓ کا یہ شعر اسی باب میں ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ سہل ہو بنی لوی کے شریفوں اور سرداروں پر جلانا بویرہ کا جس کی انگار اڑ رہی تھی (بنی لوی سے مراد قریش ہیں)۔

٤٥٥٤–عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ

۴۵۵۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلوا دیئے۔

بَابُ تَحْلِيلِ الْغَنَائِمِ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ خَاصَّةً

باب: اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا

٤٥٥٥– عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((غَزَا نَبِيٌّ

۴۵۵۵۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں سے کہا میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جس نے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اس نے صحبت نہیں کی اور نہ وہ

(۴۵۵۲) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافروں کے درخت کاٹنا یا جلانا اسی طرح انکے باغ یا کھیت تلف کرنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰقؒ کا۔ اور ابو بکر صدیقؓ اور لیث اور اوزاعی اور ابو ثور کے نزدیک درست نہیں۔

(۴۵۵۵) ☆ یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نونؑ تھے حضرت موسیٰؑ کے خلیفہ شام کے ملک میں 'اریحا شہر میں لڑائی ہوئی تھی' جمعہ کے دن خدا تعالیٰ نے ان کی دعا سے آفتاب کو روک رکھا یہاں تک کہ فتح ہو گئی۔ نوویؒ نے کہا یہ روکنا اس طرح پر تھا کہ آفتاب پھیر دیا گیا اپنے اگلے مقام پر یا ٹھہر گیا اسی جگہ جہاں تھا یا اس کی حرکت دیر میں ہونے لگی اور یہ سب باتیں معجزہ ہیں اور ہمارے پیغمبرؐ کے لیے بھی دوبار آفتاب روکا گیا ہے ایک تو خندق کے روز جب عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو پھیر دیا یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھی۔ ذکر کیا اس کو طحاوی نے اور کہا کہ ثقہ

مِنْ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ وَلَا آخَرُ قَدْ بَنَى بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا وَلَا آخَرُ قَدْ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ وِلَادَهَا قَالَ فَغَزَا فَأَدْنَى لِلْقَرْيَةِ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ أَنْتِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا فَأَقْبَلَتْ النَّارُ لِتَأْكُلَهُ فَأَبَتْ أَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيكُمْ غُلُولٌ فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمْ الْغُلُولُ فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ قَالَ فَلَصِقَتْ بِيَدِ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ فِيكُمْ الْغُلُولُ أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيدِ فَأَقْبَلَتْ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ

شخص جس نے مکان بنایا ہو اور ہنوز اس کی چھت بلند نہ کی ہو اور نہ وہ شخص جس نے بکریاں یا گابھن اونٹنیاں خریدی ہوں اور وہ ان کے جننے کا امیدوار ہو (اس لیے کہ ان لوگوں کا دل ان چیزوں میں لگا رہے گا اور اطمینان سے جہاد نہ کر سکیں گے) پھر اس پیغمبر نے جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر کے قریب اس گاؤں کے پاس پہنچا (جہاں جہاد کرنا تھا) تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی تابعدار ہے اور میں بھی تابعدار ہوں' یا اللہ! اس کو روک دے تھوڑی دیر میرے اوپر (تاکہ ہفتہ کی رات نہ آ جائے کیونکہ ہفتہ کو لڑنا حرام تھا اور یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی تھی)' پھر سورج رک گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کو۔ پھر لوگوں نے اکٹھا کیا جو لوٹا تھا اور انگار (آسمان سے) آئے اس کے کھانے کو لیکن اس نے نہ کھایا۔ پیغمبر نے کہا تم میں سے کسی نے چوری کی ہے (جب تو یہ نذر قبول نہ ہوئی) تو تم میں سے ہر گروہ کا ایک آدمی بیعت کرے مجھ سے۔ پھر بیعت کی سب نے۔ ایک شخص کا ہاتھ جب پیغمبر کے ہاتھ سے لگا تو پیغمبر نے کہا تم لوگوں میں چوری معلوم ہوتی ہے تو تمہارا قبیلہ مجھ سے بیعت کرے۔ پھر اس قبیلے نے بیعت کی تو

؎ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ دوسرے معراج کی صبح کو جب آپ نے قافلہ آنے کی خبر دی تھی آفتاب نکلتے ہی۔ اس کو یونس ابن بکیر نے سیرۃ ابن اسحٰق کی زیادت میں نقل کیا ہے۔ اور حضرت یوشع بن نون نے نئے بیاہے لوگوں کو اور جانور اور مکان والوں کو جہاد میں نہ لیا کیونکہ ان کا دل لگا رہے گا اور ان سے جہاد بخوبی نہ ہو سکے گا۔ معلوم ہوا کہ جہاد فارغ البال لوگوں سے خوب ہوتا ہے اور اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی اور یہی نشانی تھی قبول کی اور غنیمت کا مال لینا ان کو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا۔

مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور قدیم یونانی حکیموں کا بھی یہی خیال تھا اور مسلمانوں کی ریاضی میں جو انھوں نے یونانیوں سے حاصل کی یہی ثابت ہوا ہے اور ایک طائفہ حکماء کا اور حال کے اہل ہیات کا یہ قول ہے کہ زمین گردش کرتی ہے اور اگر یہی قول صحیح ہو تو حبس شمس سے یہ مراد ہے حبس ارض ہو گیا اور صورۃً گویا حبس شمس ہوا کیونکہ شمس ظاہر میں چلتا معلوم ہوتا ہے جیسے ریل یا کشتی پر سے تمام پہاڑ اور مکان چلتے نظر آتے ہیں۔ اب یہ حبس تھم جانے سے ہو یا پچھلی جگہ چلے جانے سے یا دیر میں حرکت کرنے سے ہر طرح ممکن ہے اور اس کے متعلق کچھ بھی حدیث میں نہیں بلکہ کتاب آسمانی یعنی توراۃ شریف میں موجود ہے۔ پھر جو امر ممکن ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے اور یہ عجیب حماقت کی بات ہے کہ خدائے تعالیٰ کو ان سب چیزوں کی حرکت دینے کے اور ایک مقررہ راہ پر چلانے اور توپ کے گولے سے کئی حصہ زیادہ تیز پھرانے کی قدرت ہو پھر ٹھہرانے یا روکنے کی قدرت نہ ہو۔ ایسے خیال وہ لوگ ؎

لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا))۔

دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے لگا تو پیغمبر نے کہا تم نے چوری کی ہے پھر انھوں نے بیل کے سر کے برابر سونا نکال کر دیا وہ بھی اس مال میں رکھا گیا (جو جلانے کے لیے رکھا تھا) زمین پر اور انگارے آئے اس کے کھانے کو اور کھا گئے اس کو۔ اور ہم سے پہلے کسی کے لیے لوٹ درست نہیں ہوئی اور ہم کو درست ہوئی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو حلال کر دیا ہمارے لیے لوٹ کو۔

بَابُ الْأَنْفَالِ

باب: لوٹ کا بیان

٤٥٥٦ – عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَذَ أَبِي مِنَ الْخُمُسِ سَيْفًا فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَبْ لِي هَذَا فَأَبَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ.

۴۵۵۶۔ مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ میں نے خمس میں سے ایک تلوار لی پھر رسول اللہؐ کے پاس آیا اور عرض کیا یہ تلوار مجھ کو بخش دیجئے؟ آپ نے انکار کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری **یسئلونك عن الانفال قل الانفال لله والرسول** (یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے لوٹ کے مالوں کو تو کہہ لوٹ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس کے رسول کے لیے ہے)۔

٤٥٥٧ –عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ أَصَبْتُ سَيْفًا فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفِّلْنِيهِ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((**ضَعْهُ** مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ)) ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَفِّلْنِيهِ يَا

۴۵۵۷۔ مصعب بن سعدؓ سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ میرے باب میں چار آیتیں اتریں ایک بار ایک تلوار مجھے ملی لوٹ میں، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی گئی، میں نے کہا یا رسول اللہؐ! وہ مجھے عنایت فرمایئے؟ آپ نے فرمایا اس کو رکھ دے۔ پھر میں کھڑا ہوا تو رسول اللہؐ نے فرمایا رکھ دے اس کو

لے رتے ہیں جن کی عقلیں ضعیف ہیں یا جو بخوبی غور نہیں کرتے ورنہ جس پروردگار نے اتنے بڑے بڑے عالم جو زمین سے ہزاروں لاکھوں حصے بڑے ہیں پیدا کئے اور وہ سب اپنی مقررہ راہوں میں گھوم رہے ہیں اور ممکن نہیں کہ کوئی اپنے مقام سے رتی برابر ادھر ادھر ہٹے یا دوسرے سے لڑ جاوے کیا اس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کو تھام دیوے یا ان کی حرکت خفیف کر دیوے۔ افسوس ان لوگوں نے خدا کی قدرت اور طاقت پر غور نہیں کیا، ورنہ وہ ایسی بیوقوفی کا خیال کبھی نہ کرتے اور شیطان کے اس دھوکے میں نہ پڑتے۔

(۴۵۵۷) ☆ سعد نے یہاں ایک ہی آیت کو بیان کیا اور اس آیت میں اختلاف ہے۔ بعضوں نے کہا منسوخ ہے اس آیت سے **واعلموا انما غنمتم من شیئ فان لله خمسه وللرسول**۔۔۔۔ اخیر تک۔ اور پہلی آیت کا منسوخ یہ تھا کہ لوٹ سب رسول اللہؐ کی ہے پھر لے

رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((ضَعْهُ)) فَقَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفِّلْنِيهِ أَؤُجْعَلُ كَمَنْ لَا غَنَاءَ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ)) قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَسْأَلُونَكَ عَنْ الْأَنْفَالِ قُلْ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ.

جہاں سے تو نے لی ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! یہ تلوار مجھے دیدیجئے؟ کیا میں اس شخص کی طرح رہوں گا جو نادار ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رکھ دے اس کو جہاں سے تو نے لی ہے تب یہ آیت اتری **یسئلونك عن الانفال قل الانفال لله والرسول**۔

٤٥٥٨- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَأَنَا فِيهِمْ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ اثْنَا عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا.

۴۵۵۸۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ بھیجا میں بھی اس میں تھا نجد کی طرف وہاں بہت سے اونٹ لوٹ میں آئے تو ہر ایک کے حصہ میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام میں ملا۔

٤٥٥٩- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ وَفِيهِمْ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَّ سُهْمَانَهُمْ بَلَغَتْ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا سِوَى ذَلِكَ بَعِيرًا فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۴۵۵۹۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٥٦٠- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى نَجْدٍ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَّلَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعِيرًا بَعِيرًا.

۴۵۶۰۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٥٦١- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۴۵۶۱۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

ﷺ دوسری آیت سے ایک خمس اس کا اللہ اور اس کے رسولؐ کے لیے ٹھہرا اور چار خمس مجاہدین کے اور یہی قول ہے ابن عباسؓ کا اور ایک جماعت کا۔ اور بعضوں نے کہا یہ آیت محکم ہے اور امام کو اختیار ہے کہ غنائم میں سے جس کو جس قدر چاہے انعام دیوے اور بعضوں نے کہا یہ آیت خاص سرایا کے لوٹ میں ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ پھر آپ نے وہ تلوار سعد کو دے دی اور فرمایا اللہ نے مجھ کو دی اور میں نے تجھ کو دی۔ (نووی)

(۴۵۵۸) ☆ نوویؒ نے کہا انعام یعنی نفل پر اجماع ہے علماء کا لیکن اختلاف ہے کہ یہ نفل کہاں سے دیا جاوے گا؟ آیا اصل لوٹ سے یا اس کی چار خمس میں سے یا خمس کے خمس میں سے۔ اور شافعیؒ کے تینوں قول ہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ خمس کے خمس میں سے دیا جاوے گا اور یہی مذہب ہے ابن مسیب اور مالک اور ابو حنیفہؒ کا اور حسن بصری اور اوزاعی اور احمد۔ اور ابو ثور کے نزدیک لوٹ میں دیا جاوے گا اور نفل امام کی رائے پر منحصر ہے جن لوگوں کو مناسب سمجھے دیوے۔ چنانچہ ابن عمرؓ نے جو یہ کہا کہ انعام میں سے ایک ایک اونٹ اس سے یہی غرض ہے کہ جو لوگ انعام کے مستحق تھے ان کو ملا نہ کہ سب لوگوں کو سریہ کے۔ (نووی مختصراً)

٤٥٦٢ –عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

۴۵۶۲۔ ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔

٤٥٦٣ – عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَفَّلَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَفَلًا سِوَى نَصِيبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَأَصَابَنِي شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيرُ.

۴۵۶۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے سوا ہمارے حصہ کے خمس میں سے زیادہ دیا تو میرے حصہ میں ایک شارف آیا۔ شارف کہتے ہیں بڑے مسن اونٹ کو۔

٤٥٦٤ – عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَفَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ رَجَاءٍ

۴۵۶۴۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٥٦٥ – عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُمُسُ فِي ذَلِكَ وَاجِبٌ كُلِّهِ.

۴۵۶۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بعضے سریہ والوں کو زیادہ دیتے بہ نسبت اور تمام لشکر والوں کے اور خمس ان سب مالوں میں واجب تھا۔

بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْقَاتِلِ سَلَبَ الْقَتِيلِ

باب: قاتلوں کو مقتول کا سامان دلانا

٤٥٦٦ – عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ.

۴۵۶۶۔ ابو محمد انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ مصاحب تھے ابو قتادہ کے کہا کہ ابو قتادہ نے بیان کیا پھر ذکر کیا حدیث کو جیسے آگے آتی ہے۔

٤٥٦٧ –عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

۴۵۶۷۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے آگے آتی ہے۔

٤٥٦٨ – عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدَرْتُ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ

۴۵۶۸۔ ابو قتادہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جس سال حنین کی لڑائی ہوئی۔ جب ہم لوگ دشمنوں سے بھڑے تو مسلمانوں کو شکست ہوئی (یعنی کچھ مسلمان بھاگے اور رسول اللہؐ اور کچھ لوگ آپ کے ساتھ میدان میں جمے رہے)۔ پھر میں نے ایک کافر کو دیکھا وہ ایک مسلمان پر چڑھا تھا (اس کے مارنے کو)

(۴۵۶۶) ☆ یہاں امام مسلمؒ نے عادت کے خلاف کیا کہ حدیث بیان کرنے سے پہلے اس کے متابعات کو ذکر کیا۔

(۴۵۶۸) ☆ یعنی مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا یہ آپؐ نے رغبت دینے کے لیے فرمایا تاکہ لوگ لڑائی کے لیے مستعد ہوں اور کافروں کو ماریں۔ نوویؒ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث کے معنی میں تو شافعیؒ اور مالک اور اوزاعی اور لیث اور ثوری اور ابو ثور اور احمد اور اسحق اور ابن جریر کے نزدیک تمام لڑائیوں میں مقتول کا سامان قاتل ہی کو ملے گا خواہ حاکم نے ایسا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور امام ابو حنیفہ اور مالک

وَرَائِهِ فَضَرَبْتُهُ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَا لِلنَّاسِ فَقُلْتُ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((**مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ**)) قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ**)) فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَلَبُ ذَلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْ حَقِّهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَا هَا اللَّهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**صَدَقَ فَأَعْطِهِ إِيَّاهُ**)) فَأَعْطَانِي قَالَ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِيهِ أُضَيْبِعَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعُ أَسَدًا مِنْ أُسْدِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ.

میں گھوم کر اس کی طرف آیا اور ایک مار لگائی مونڈھے اور گردن کے بیچ میں۔ اس نے مجھ کو ایسا دبایا کہ موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی۔ بعد اس کے خود مر گیا اور اس نے مجھ کو چھوڑ دیا میں حضرت عمر سے ملا انہوں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا (جو ایسا بھاگ نکلے)؟ میں نے کہا خدا تعالیٰ کا حکم ہے پھر لوگ لوٹے اور رسول اللہؐ بیٹھے۔ آپ نے فرمایا جس نے کسی کو مارا ہو اور وہ گواہ رکھتا ہو تو سامان اس کا وہی لیوے۔ ابو قتادہؓ نے کہا یہ سن کر میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا میرا گواہ کون ہے بعد اس کے میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے دوبارہ ایسا ہی فرمایا میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا میرے لیے کون گواہی دے گا۔ میں بیٹھ گیا پھر تیسری بار آپ نے ایسا ہی فرمایا۔ میں کھڑا ہوا آخر رسول اللہؐ نے پوچھا کیا ہوا تجھے اے ابو قتادہؓ! میں نے سارا قصہ بیان کیا۔ ایک شخص بولا سچ کہتے ہیں ابو قتادہؓ یا رسول اللہؐ! اس شخص کا سامان میرے پاس ہے تو راضی کر دیجئے ان کو کہ اپنا حق مجھے دے دیں۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا نہیں خدا کی قسم ایسا کبھی نہیں ہو گا اور رسول اللہؐ کبھی قصد نہ کریں اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر کا جو لڑتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے اسباب تجھے دلانے کے لیے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ابو بکرؓ سچ کہتے ہیں (اس حدیث سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ انھوں نے رسول اللہؐ کے سامنے فتویٰ دیا اور آپ نے ان کے فتویٰ کو سچ کہا) تو دیدے ابو قتادہؓ کو وہ سامان پھر اس نے وہ سامان مجھ کو دے دیا۔ ابو قتادہؓ نے کہا میں نے اس سامان میں سے زرہ کو بیچا اور اس کے بدل ایک باغ خریدا بنو سلمہ کے محلّہ میں اور یہ پہلا مال ہے جس کو میں نے کمایا اسلام کی حالت میں۔ اور

لہ کے نزدیک یہ سامان مال غنیمت میں شریک کیا جاوے گا اور اس میں سب کا حصہ ہو گا مگر جب حاکم حکم ایسا دیوے تو قاتل ہی کو ملے گا۔

نوویؒ نے کہا صحیح مسلم کے نسخوں میں ضُبَیع ہے ضاد معجمہ اور عین سے جو تصغیر ہے خلاف قیاس ضبع کی اور ضبع کفتار کو کہتے ہیں اور بعض نسخوں میں صُبَیغ ہے صاد مہملہ اور غین معجمہ سے جس کے معنی بد رنگ یا وہ ایک چڑیا ہے اور مقصود اس سے تحقیر ہے اس شخص کی بمقابلہ ابو قتادہ کے۔

لیث کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا ہرگز نہیں رسول اللہ ﷺ یہ اسباب کبھی نہ دیں گے قریش کی ایک لومڑی کو کبھی نہ چھوڑیں گے ایک شیر کو اللہ کے شیروں میں سے۔

٤٥٦٩- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَزُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُ فَقَالَ ((هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا)) قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ ((كِلَاكُمَا قَتَلَهُ)) وَقَضَى بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ

۴۵۶۹۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا ہوا تھا میں نے اپنے داہنی اور بائیں طرف دیکھا تو دو انصار کے لڑکے نظر آئے نوجوان اور کم عمر۔ میں نے آرزو کی کاش! میں ان سے زور آور شخص کے پاس ہوتا (یعنی آزو بازو اچھے قوی لوگ ہوتے تو زیادہ اطمینان ہوتا)۔ اتنے میں ان میں سے ایک نے مجھے دبایا اور کہا اے چچا! تم ابو جہل کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں اور تیرا کیا مطلب ہے ابو جہل سے اے بیٹے میرے بھائی کے! اس نے کہا میں نے سنا ہے کہ ابو جہل رسول اللہ کو برا کہتا ہے، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میں ابو جہل کو پاؤں تو اس سے جدا نہ ہوں جب تک ایک نہ مر لے جس کی موت پہلی آئی ہو۔ عبدالرحمٰن نے کہا مجھ کو تعجب ہوا اس کے ایسا کہنے سے کہ بچہ ہو کر ابو جہل جیسے قوی ہیکل کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے پھر دوسرے نے مجھ کو دبایا اور ایسا ہی کہا۔ تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ میں نے ابو جہل کو دیکھا وہ پھر رہا ہے لوگوں میں، میں نے ان دونوں لڑکوں سے کہا یہی وہ شخص ہے جس کو تم پوچھتے تھے۔ یہ سنتے ہی وہ دونوں دوڑے اور تلواروں سے اسے مارا یہاں تک کہ مار ڈالا پھر دونوں لوٹ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور یہ حال بیان کیا آپ نے پوچھا تم میں سے

(۴۵۶۹) ☆ نوویؒ نے کہا اگرچہ دونوں شخص ابو جہل کے مارنے میں شریک تھے پر معاذ بن عمروؓ نے پہلے زخم کاری لگایا ہوگا اور ابو جہل اس زخم کی وجہ سے گر کر مرا ہوگا تو آپ نے اس کا سامان معاذ بن عمروؓ ہی کو دلایا کیونکہ درحقیقت قاتل وہی تھا گو دوسرے نے بھی بعد کو زخمی کیا ہو اور یہ فرمایا تم دونوں نے مارا تو دونوں کا دل خوش کرنے کو فرمایا یہ ہمارا مذہب ہے اور امام مالک کے نزدیک امام کو اختیار ہے جس کو چاہے مقتول کا سامان دیوے۔ اور امام بخاریؒ کی ایک روایت میں ہے کہ ابو جہل کے قاتل عفراء کے دونوں بیٹے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کو مارا اور شاید سب قتل میں شریک ہوں۔

عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ.

کس نے مارا؟ ہر ایک بولنے لگا میں نے مارا۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لیں؟ وہ بولے نہیں۔ تب آپ نے دونوں کی تلواریں دیکھیں اور فرمایا تم دونوں نے اس کو مارا ہے۔ پھر اس کا سامان معاذ بن عمرو بن جموحؓ کو دلایا اور وہ دونوں لڑکے یہی تھے ایک معاذ بن عمرو بن جموحؓ اور دوسرے معاذ بن عفرأؓ۔

٤٥٧٠ -عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ حِمْيَرَ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ فَأَرَادَ سَلَبَهُ فَمَنَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لِخَالِدٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعْطِيَهُ سَلَبَهُ قَالَ اسْتَكْثَرْتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((ادْفَعْهُ إِلَيْهِ)) فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَجَرَّ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْجَزْتُ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتُغْضِبَ فَقَالَ **لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدْرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدْرُهُ**

٤٥٧٠۔ حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے حمیر (ایک قبیلہ ہے) کے ایک شخص نے دشمنوں میں سے ایک شخص کو مارا اور اس کا سامان لینا چاہا لیکن خالد بن ولید نے (جو سردار تھے لشکر کے رسول اللہؐ کی طرف سے) نہ دیا اور وہ حاکم تھے تو عوف بن مالک رسول اللہؐ کے پاس آئے اور آپ سے یہ حال بیان کیا۔ آپ نے خالد سے فرمایا تم نے اس کو سامان کیوں نہ دیا؟ خالدؓ نے کہا وہ سامان بہت تھا یا رسول اللہؐ (تو میں نے وہ سب دینا مناسب نہ جانا)۔ آپ نے فرمایا دے دے اس کو۔ پھر حضرت خالدؓ حضرت ابن عوفؓ کے سامنے سے نکلے اور اس نے ان کی چادر کھینچی اور کہا جو میں نے بیان کیا تھا رسول اللہؐ سے وہی ہوا نا (یعنی خالدؓ کو شرمندہ کیا کہ آخر تم کو سامان دینا پڑا)۔ یہ سن کر رسول اللہؐ غصے ہوئے اور فرمایا اے خالدؓ مت دے اس کو۔ اے خالد مت دے اس کو کیا تم چھوڑنے والے ہو میرے سرداروں کو۔ تمہاری ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کو لیں پھر چرایا ان کو اور ان کی پیاس کا وقت دیکھ کر حوض پر لایا۔ انہوں نے پینا

(٤٥٧٠) ☆ یہ واقعہ غزوہ موتہ کا ہے جو ٨ھ میں ہوا۔ رسول اللہؐ نے زید بن حارثہؓ کو تین ہزار لشکر کا سردار کر کے شام کے ملک میں بھیجا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہوں تو جعفر طیارؓ سردار ہیں اور اگر جعفرؓ بھی شہید ہوں تو عبداللہ بن رواحہؓ سردار ہیں۔ چنانچہ موتہ میں جو شام میں ایک قریہ ہے لڑائی ہوئی اور اتفاق سے تینوں سردار شہید ہوئے۔ آخر خالد بن ولیدؓ مسلمانوں کی صلاح سے سردار ہوئے۔ آٹھ تلواریں ان کی لڑتے لڑتے ٹوٹ گئیں خوب لڑے تب خدائے تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی حالانکہ نصاریٰ کا لشکر شمار میں ایک لاکھ تھا اور مسلمان تین ہزار تھے حضرتؐ نے عوفؓ کے طعنہ سے جو خالدؓ کو رنج ہوا وہ دفعہ کیا اور ان کی بات رکھ لی تاکہ مسلمان سرداروں کی اطاعت کریں اور سرداروں کا رعب باقی رہے۔ نوویؒ نے کہا اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ حضرتؐ نے ذی حق کے حق کو کیسے روکا؟ اور اس کا جواب یہ ہے کہ شاید آپ نے لله

عَلَيْهِمْ)).

شروع کیا پھر صاف صاف پی گئیں اور تلچھٹ چھوڑ دیا تو صاف (یعنی اچھی باتیں) تو تمہارے لیے ہیں اور بری باتیں سرداروں پر ہیں (یعنی بدنامی اور مواخذہ ان سے ہو)۔

٤٥٧١- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَرَافَقَنِي مَدَدِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَوْفٌ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ.

۴۵۷۱۔ عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں جو لوگ زید بن حارثہؓ کے ساتھ گئے ان کے ساتھ گیا غزوہ موتہ میں اور میری مدد یمن سے بھی آ پہنچی۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عوف نے کہا اے خالدؓ! تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان قاتل کو دلایا ہے۔ خالدؓ نے کہا بے شک مگر مجھے یہ سامان بہت معلوم ہوتا ہے۔

٤٥٧٢- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَأَنَاخَهُ ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهِ فَقَيَّدَ بِهِ الْجَمَلَ ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَغَدَّى مَعَ الْقَوْمِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ فِي الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَتَى جَمَلَهُ فَأَطْلَقَ قَيْدَهُ ثُمَّ أَنَاخَهُ وَقَعَدَ عَلَيْهِ فَأَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ قَالَ سَلَمَةُ وَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ فَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ

۴۵۷۲۔ سلمہ ابن الاکوعؓ سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا رسول اللہؐ کے ساتھ ہوازن کا جو ۸ھ میں ہوا۔ ایک دن ہم صبح کا ناشتہ کر رہے تھے رسول اللہؐ کے ساتھ اتنے میں ایک شخص آیا لال اونٹ پر سوار' اس کو بٹھایا پھر ایک تسمہ اس کی کمر پر سے نکالا اور اس سے باندھ دیا۔ بعد اس کے آیا اور لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا (وہ جاسوس (گوئندہ) تھا کافروں کا) اور ہم لوگ ان دنوں ناتواں تھے اور بعضے پیدل بھی تھے (جس کے پاس سواری نہ تھی) اتنے میں ایکا ایک دوڑا اور اپنے اونٹ کے پاس آیا اور اس کا تسمہ کھولا' اس کو بٹھایا پھر آپ اس پر بیٹھا اور اونٹ کو کھڑا کیا' اونٹ اس کو لے کر بھاگا (اب چلا کافروں کو خبر دینے کے لیے)۔ ایک شخص نے اس کا پیچھا کیا خاک رنگ کی اونٹنی پر۔

ﷲ بعد کو دیا ہو لیکن اس وقت نہ دیا تاکہ خالدؓ کو رنج نہ ہو دوسرے یہ کہ آپؐ نے اس کا بدل قاتل کو کچھ اور دلایا ہو جس سے وہ اس سامان کے چھوڑنے پر راضی ہو گیا ہو اور اس میں مصلحت بھی تھی انتہی۔

(۴۵۷۲) ☆ اس حدیث سے یہ نکلا کہ جاسوس حربی کا قتل درست ہے اور اس پر اتفاق ہے اور جاسوس ذمی کا بھی قتل مالکؒ اور اوزاعیؒ کے نزدیک درست ہے اس لیے کہ جاسوسی سے اس کا عہد ٹوٹ گیا اور جمہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹے گا اور جاسوس مسلمان کو سزا دیں گے اکثر کا یہی قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک اس کو قتل کریں گے۔ (نووی مختصراً)

وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ فِي الْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ فَنَدَرَ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُودُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ.

سلمہؓ نے کہا میں پیدل دوڑ تا چلا پہلے میں اونٹنی کے سرین کے پاس تھا (جو اسکے تعاقب میں جارہی تھی) میں اور آگے بڑھا یہاں تک کہ اونٹ کے سرین کے پاس آگیا اور آگے بڑھا یہاں تک کہ اونٹ کی نکیل میں نے پکڑ لی اس کو بٹھایا۔ جونہی اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا میں نے تلوار سونتی اور اس مرد کے سر پر ایک وار کیا وہ گر پڑا۔ پھر میں اونٹ کو کھینچتا ہوا اس کے سامان اور ہتھیار سمیت لے کر آیا۔ رسول اللہؐ لوگوں کے ساتھ تھے جو آگے تشریف لائے تھے (میرے انتظار میں) مجھ سے ملے اور پوچھا کس نے مارا اس مرد کو؟ لوگوں نے کہا اکوع کے بیٹے نے۔ آپ نے فرمایا اس کا سب سامان اکوع کے بیٹے کا ہے۔

بَابُ التَّنْفِيلِ وَفِدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْأُسَارَى

باب: قیدیوں کے ذریعے مسلمان قیدیوں کو آزاد کروانے کا بیان

٤٥٧٣ - عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ أَمَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ سَاعَةٌ أَمَرَنَا أَبُو بَكْرٍ فَعَرَّسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ فَوَرَدَ الْمَاءَ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَبَى وَأَنْظُرُ إِلَى عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِمُ الذَّرَارِيُّ فَخَشِيتُ أَنْ يَسْبِقُونِي إِلَى الْجَبَلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَلَمَّا رَأَوْا السَّهْمَ وَقَفُوا فَجِئْتُ بِهِمْ أَسُوقُهُمْ وَفِيهِمُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ مِنْ أَدَمٍ قَالَ الْقَشْعُ النِّطَعُ مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسُقْتُهُمْ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِمْ أَبَا بَكْرٍ فَنَفَّلَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَمَا

۴۵۷۳۔ سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ ہم نے جہاد کیا فزارہ سے (جو ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں) اور ہمارے سردار حضرت ابو بکر صدیقؓ تھے۔ رسول اللہؐ نے ان کو امیر بنایا تھا ہم پر جب ہمارے اور پانی کے بیچ میں ایک گھڑی کا فاصلہ رہا (یعنی اس پانی سے جہاں فزارہ رہتے تھے) حکم کیا ہم کو ابو بکرؓ نے ہم پچھلی رات کو اتر پڑے پھر ہر طرف سے حکم کیا حملے کا اور پانی پر پہنچے۔ وہاں جو مارا گیا وہ مارا گیا اور کچھ قید ہوئے اور میں ایک ٹکڑے کو تاک رہا تھا جس میں بچے اور عورتیں تھیں (کافروں کی)۔ میں ڈرا کہیں وہ مجھ سے پہلے پہاڑ تک نہ پہنچ جاویں۔ میں نے ایک تیر مارا ان کے اور پہاڑ کے بیچ میں۔ تیر کو دیکھ کر وہ ٹھہر گئے۔ میں ان سب کو ہانکتا ہوا لایا ان میں ایک عورت فزارہ کی جو چمڑا پہنتی تھی اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی نہایت خوبصورت، میں ان سب کو

(۴۵۷۳) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے فدیہ کا جواز نکلا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے مردوں کا چھڑانا جائز ہے اور ماں بیٹی میں جدائی کرنا درست ہے جب بیٹی جوان ہو۔ انتہی مختصراً۔

كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْجَبَتْنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ فِي السُّوقِ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلَّهِ أَبُوكَ فَقُلْتُ هِيَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَفَدَى بِهَا نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا أُسِرُوا بِمَكَّةَ.

حضرت ابو بکرؓ کے پاس لایا انہوں نے وہ لڑکی انعام کے طور پر مجھ کو دے دی۔ جب ہم مدینہ میں پہنچے اور ابھی میں نے اس لڑکی کا کپڑا تک نہیں کھولا تھا تو جناب رسول اللہؐ مجھ کو بازار میں ملے اور فرمایا اے سلمہؓ! وہ لڑکی مجھ کو دیدے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! قسم اللہ کی وہ مجھ کو بھلی لگی ہے اور میں نے اس کا کپڑا تک نہیں کھولا۔ پھر دوسرے دن مجھ کو رسول اللہؐ بازار میں ملے اور فرمایا اے سلمہؓ! وہ لڑکی مجھ کو دے دے تیرا باپ بہت اچھا تھا۔ میں نے کہا یا رسول اللہؐ! وہ آپ کی ہے قسم خدا کی میں نے تو اس کا کپڑا تک نہیں کھولا۔ پھر رسول اللہؐ نے وہ لڑکی مکہ والوں کو بھیج دی اور اس کے بدلے کئی مسلمانوں کو چھڑایا جو مکہ میں قید ہو گئے تھے۔

بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ

باب: جو مال کافروں کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے اس کا بیان

٤٥٧٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا وَأَقَمْتُمْ فِيهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ)).

۴۵۷۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی میں تم آئے اور وہاں ٹھہرے تو تمہارا حصہ اس میں ہے اور جس بستی والوں نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو پانچواں حصہ اس کا اللہ اور رسول کا ہے اور باقی چار حصے تمہارے ہیں۔

٤٥٧٥- عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ

۴۵۷۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا بنی نضیر کے مال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیئے اور مسلمانوں نے ان پر چڑھائی نہیں کی گھوڑوں اور

(۴۵۷۴) ☆ اس حدیث میں بیان ہے مال فیئ اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافروں نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو میں آیا وہ سب کا سب مال ہے بیت المال کا اس کو فیئ کہتے ہیں اس میں غازیوں کا حصہ مقرر نہیں لیکن اگر وہ وہاں جا کر ٹھہریں تو بطور عطا کے حصہ پائیں گے اس واسطے کہ مصارف بیت المال میں غازی بھی داخل ہیں۔ اور جو ملک جنگ سے فتح ہو اس میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے اور باقی چار حصے غازیوں کے۔ اس کو غنیمت کہتے ہیں (تحفۃ الاخیار)۔ نووی نے کہا شافعیؒ کے نزدیک فیئ میں بھی خمس واجب ہے جیسے غنیمت میں واجب ہے اور باقی علماء نے اختلاف کیا ہے کہ فیئ میں خمس نہیں ہے۔ ابن منذر نے کہا سوا شافعیؒ کے ان سے پہلے کوئی فیئ میں خمس کا قائل نہیں ہوا۔

(۴۵۷۵) ☆ نوویؒ نے کہا ایک سال کا خرچ نکالتے لیکن سال پورا ہونے سے پہلے وہ صرف ہو جاتا نیک کاموں میں۔ اسی وجہ سے ☜

فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ يَجْعَلُهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

اونٹوں سے' ایسے مال خاص رسول اللہ ﷺ کے تھے آپ اس میں سے اپنے گھر کا خرچ ایک سال کا نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ گھوڑوں اور ہتھیاروں کی خرید میں صرف ہوتا۔

٤٥٧٦- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۵۷۶۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٥٧٧- عَنْ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَوْسٍ حَدَّثَهُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجِئْتُهُ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِهِ جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ مُفْضِيًا إِلَى رُمَالِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ لِي يَا مَالُ إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ قُلْتُ لَوْ أَمَرْتَ بِهَذَا غَيْرِي قَالَ خُذْهُ يَا مَالُ قَالَ فَجَاءَ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا الْكَاذِبِ الْآثِمِ

۴۵۷۷۔ زہری سے روایت ہے کہ مالک اوس کے بیٹے نے حدیث بیان کی ان سے مجھے حضرت عمرؓ نے بلا بھیجا میں ان کے پاس دن چڑھے آیا وہ اپنے گھر میں تخت پر بیٹھے تھے گدی پر اور کوئی فرش اس پر نہ تھا اور تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک چمڑے کے تکیہ پر۔ انہوں نے کہا اے مالک! تیری قوم کے کئی گھر والے دوڑ کر میرے پاس آئے میں نے ان کو کچھ تھوڑا دلا دیا ہے تو ان سب کو بانٹ دے۔ میں نے کہا کاش یہ کام آپ اور کسی سے لیویں۔ انہوں نے کہا تو لے لے اے مالک اتنے میں یرفاء (ان کا عرض بیگے اور خدمت گار) آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین! عثمان بن عفانؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور زبیرؓ اور سعدؓ حاضر ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اچھا ان کو آنے دے۔ وہ آئے پھر یرفاء غلام آیا اور کہنے لگا عباسؓ اور علیؓ آنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اچھا ان کو بھی اجازت دے۔ عباسؓ نے کہا اے امیر المومنین! میرا اور اس جھوٹے' گنہگار' دغا باز' چور کا فیصلہ کر دیجئے اور ان کو اس ٹنٹے سے

ف جب آپؐ نے وفات پائی تو آپ کی زرہ جو کے بدل گرو تھی اور تین دن آپ نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

(۴۵۷۷) ☆ یہ چاروں لفظ یعنی جھوٹا گنہگار دغا باز چور حضرت علیؓ کو کہے اور اس کی تاویل یوں کی ہے کہ یہ شرط کے طور ہیں اور شرط محذوف ہے یعنی اگر حضرت علیؓ انصاف نہ کریں اور حق پر راضی نہ ہوں تو وہ ایسے ہونگے یا بطور پیار کہے جیسے باپ بیٹے کو کہتا ہے۔ کیوں کہ عباسؓ چچا تھے اور مثل باپ کے تھے۔ امام مازریؒ نے کہا کہ حضرت علیؓ کی شان بہت بڑی ہے اور ان میں ان چاروں اوصاف میں سے کوئی وصف نہ تھا بلکہ وہ سچے راست باز نیک امانت دار تھے گو ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ معصوم تھے بلکہ معصوم صرف رسول اللہؐ تھے یا جس کو آپؐ نے معصوم کہا اور ہم کو حکم ہے صحابہ کرام کے ساتھ نیک گمان کرنے کا اور ہر ایک بری بات سے ان کو پاک سمجھنے کا اور اگر تاویل نہ ہو سکے تو یہ کہیں گے کہ راویوں نے جھوٹ کہا اور یہ تاویل بھی ہو سکتی ہے کہ ایک امر ایک کے نزدیک خطا ہوتا ہے اور دوسرے کے نزدیک نہیں ہوتا جیسے مالکی نبیذ پینے والے کو ناقص الدین کہے پر حنفی اس کو کامل الدین سمجھے گا ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ حضرت عباسؓ حضرت علیؓ کی کارروائی کو غلط سمجھتے ہوں لیکن حضرت علیؓ اس کو ٹھیک سمجھتے ہوں۔ انتہی مختصراً ف

الْغَادِرِ الْخَائِنِ فَقَالَ الْقَوْمُ أَجَلْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَاقْضِ بَيْنَهُمْ وَأَرِحْهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا قَدَّمُوهُمْ لِذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدَا أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ**)) قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ**)) قَالَا نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَزَّ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصِّصْ بِهَا أَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ مَا أَدْرِي هَلْ قَرَأَ الْآيَةَ الَّتِي قَبْلَهَا أَمْ لَا قَالَ فَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ فَوَاللَّهِ مَا اسْتَأْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَا أَخَذَهَا دُونَكُمْ حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ مِنْهُ نَفَقَةَ

راحت دیجئے۔ مالک بن اوس نے کہا میں جانتا ہوں کہ ان دونوں نے (یعنی حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے) عثمانؓ اور عبدالرحمنؓ اور زبیرؓ اور سعدؓ کو اس لیے آگے بھیجا تھا کہ وہ حضرت عمرؓ سے کہہ کر فیصلہ کرا دیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا ٹھہرو میں تم کو قسم دیتا ہوں اس خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہم پیغمبروں کے مال میں وارثوں کو کچھ نہیں ملتا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے؟ سب نے کہا ہاں ہم کو معلوم ہے۔ پھر حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میں تم دونوں کو قسم دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا' جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے؟ ان دونوں نے کہا بے شک ہم جانتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ کے ساتھ ایک بات خاص کی تھی جو اور کسی کے ساتھ خاص نہیں کی' فرمایا اللہ نے جو دیا اپنے رسول کو گاؤں والوں کے مال میں سے وہ اللہ اور رسول کا ہی ہے (مجھے معلوم نہیں کہ اس سے پہلے کی آیت بھی انہوں نے پڑھی یا نہیں)۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا تو رسول اللہؐ نے تم لوگوں کو بنی نضیر کے مال بانٹ دیئے اور قسم خدا کی آپ نے مال کو تم سے زیادہ نہیں سمجھا اور نہ یہ کیا کہ آپ لیا ہو اور تم کو نہ دیا ہو یہاں تک کہ یہ مال رہ گیا اس میں سے رسول اللہؐ ایک سال کا اپنا

ف حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کو یہ حدیث معلوم تھی تو پھر انہوں نے کیوں جھگڑا کیا؟ علماء نے اس کا جواب دیا ہے کہ ان دونوں کا جھگڑا تقسیم کے لیے تھا وہ یہ چاہتے تھے کہ جائداد دونوں میں بٹ جاوے اور ہر ایک اپنے حصہ میں وہی کرتا رہے جیسے رسول اللہ کرتے تھے پر حضرت عمرؓ نے اس کی تقسیم ناجائز رکھی اس وجہ سے کہ جب بہت زمانہ گزر جاوے تو لوگ اس کو میراث نہ سمجھنے لگیں خاص کر ایسی حالت میں کہ بیٹی کا حصہ چچا کے ساتھ آدھوں آدھ ہوتا ہے تو کوئی خیال کرے گا کہ یہ تقسیم بطور ترکہ کے تقسیم کی تھی اور جب حضرت علیؓ کی خلافت ہوئی تو انہوں نے بھی اس کو تقسیم نہیں کیا بلکہ صدقہ کے طور پر قائم رکھا اور سفاح نے اس شخص کو جس نے حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کا ظلم فدک کے باب میں بیان کیا تھا یہی جواب دیا کہ کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی تجھ پر ظلم کیا ہے تب وہ چپ ہو گیا اور سفاح نے اس کو سخت اور سست کہا۔ ف

سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ أُسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ عَبَّاسًا وَعَلِيًّا بِمِثْلِ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمَ أَتَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُمَا تَطْلُبُ مِيرَاثَكَ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ)) فَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ فَرَأَيْتُمَانِي كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ فَوَلِيتُهَا ثُمَّ جِئْتَنِي أَنْتَ وَهَذَا وَأَنْتُمَا جَمِيعٌ وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ أَنْ تَعْمَلَا فِيهَا بِالَّذِي كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ

خرچ نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ بیت المال میں شریک ہوتا۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اس اللہ تعالیٰ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں تم یہ سب جانتے ہو یا نہیں؟ انہوں نے کہا ہاں جانتے ہیں۔ پھر قسم دی عباسؓ اور علیؓ کو ایسی ہی انہوں نے بھی یہی کہا۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا جب رسول اللہ کی وفات ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا میں ولی ہوں جناب رسول اللہ کا تو تم دونوں اپنا ترکہ مانگنے آئے عباسؓ تو اپنے بھتیجے کا ترکہ مانگتے تھے (یعنی رسول اللہؐ عباس کے بھائی کے بیٹے تھے) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ ان کے باپ کے مال سے چاہتے تھے (یعنی حضرت فاطمہ زہراؓ کا جو بی بی تھیں حضرت علیؓ کی اور بیٹی تھیں حضرت رسول اللہؐ کی) ابو بکرؓ نے یہ جواب دیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا' جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے تم نے ان کو جھوٹا گنہگار دغاباز چور سمجھا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سچے نیک ہدایت پر تھے حق کے تابع تھے پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات ہوئی اور میں ولی ہوا رسول اللہ کا اور ابو بکر کا تم نے مجھ کو بھی جھوٹا گنہگار دغاباز چور سمجھا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں' نیک ہوں' ہدایت پر ہوں' حق کا تابع ہوں میں اس مال کا بھی ولی رہا پھر تم دونوں میرے پاس آئے اور تم دونوں ایک ہو اور تمہارا حکم بھی ایک ہے (یعنی اگرچہ تم ظاہر میں دو شخص ہو مگر اس لحاظ سے کہ قرابت رسول دونوں

ف یہاں بھی وہی تاویل ہے جو اوپر حضرت عباسؓ کے قول کی گزری جو انہوں نے حضرت علیؓ کے لیے کہا تھا میں وہی انتظام کرتا ہوں گا جو جناب رسول اللہ کرتے تھے۔ اب دیکھنا چاہیے کہ شیعہ جو حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرؓ پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے باغ فدک وغیرہ میں حضرت فاطمہ زہراؓ کا حق نہ دیا اور اس کو دبا رکھا یہ طعن کس قدر نامعقول ہے کیونکہ حضرت ابو بکرؓ نے جو حدیث حضرتؐ سے سنی تھی اس کے خلاف کیسے عمل کر سکتے تھے؟ البتہ اگر حضرت ابو بکر صدیقؓ اس مال کو خود کھا جاتے یا اپنے تصرف میں لاتے اور حضرتؐ کے گھربار پر صرف نہ کرتے تو بھی طعن کا موقع ہوتا اور اتنی عقل ان بیوقوفوں کو نہیں آتی کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ مکہ اور مدینہ اور یمن اور طائف اور خیبر اور نجد اور شام کے حاکم ہو چکے تھے جو لاکھوں کروڑوں روپیہ محاصل کا مالک تھا اور جس کی سلطنت اتنی وسیع ہو اور وہ اس میں رتی برابر بے ایمانی ف

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُمَاهَا بِذَلِكَ قَالَ أَكَذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جِئْتُمَانِي لِأَقْضِيَ بَيْنَكُمَا وَلَا وَاللَّهِ لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا إِلَيَّ.

میں موجود ہے مثل ایک شخص کے ہو) تم نے یہ کہا کہ یہ مال ہمارے سپرد کر دو۔ میں نے کہا اچھا اگر تم چاہتے ہو تو میں تم کو دے دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم اس مال میں وہی کرتے رہو گے جو جناب رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے۔ تم نے اسی شرط سے یہ مال مجھ سے لیا پھر حضرت عمرؓ نے کہا کیوں ایسا ہی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں حضرت عمرؓ نے کہا پھر تم دونوں اب میرے پاس آئے ہو فیصلہ کرانے کو اور قسم اللہ کی میں سوا اس کے اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں قیامت تک البتہ اگر تم سے اس مال کا بندوبست نہیں ہوتا تو مجھ کو پھر دے دو۔

٤٥٧٨- عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ يَحْبِسُ قُوتَ أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۵۷۸۔ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

باب: رسول اللہ ﷺ کا قول کہ جو مال ہم چھوڑ جائیں اس کا کوئی وارث نہیں بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے۔

٤٥٧٩-عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَيَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَهُنَّ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ))

۴۵۷۹۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی بیبیوں نے حضرت عثمانؓ کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس بھیجنا چاہا اپنا ترکہ مانگنے کے لیے رسول اللہ کے مال سے' حضرت عائشہؓ نے کہا ان سے کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا' جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے۔

؎ نہ کرے اور سب مسلمانوں کا برابر حصہ دیوے وہ چند درخت کھجور کے لیے کیسے بے ایمانی کرے گا' علاوہ اس کے حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت میں وہ سب مال حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے سپرد کر دیئے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی نیت معاذ اللہ اس مال کو غصب کرنے کی نہ تھی اس لیے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ ہر امر میں حضرت عمر فاروقؓ کی رائے پر چلتے تھے۔

۴۵۸۰- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ**)) وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ قَالَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى

۴۵۸۰- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہراؓ رسول اللہؐ کی صاحبزادی نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس کسی کو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہؐ کے ان مالوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے دیئے آپ کو مدینہ میں اور فدک میں اور جو کچھ بچتا تھا خیبر کے خمس میں سے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے اور حضرت محمدؐ کی اولاد اسی مال میں سے کھاوے گی اور میں تو قسم خدا کی رسول اللہؐ کے صدقہ کو کچھ بھی نہیں بدلوں گا اس حال سے جیسے رسول اللہؐ کے زمانہ مبارک میں تھا اور میں اس میں وہی کام کروں گا جو جناب رسول اللہؐ کرتے تھے۔ غرضیکہ حضرت ابو بکرؓ نے انکار کیا حضرت فاطمہؓ کو کچھ دینے اور حضرت فاطمہ کو غصہ آیا انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے ملاقات چھوڑ دی اور بات نہ کی یہاں تک کہ وفات ہوئی ان کی (نوویؒ نے کہا یہ ترک ملاقات وہ ترک نہیں جو شرع میں حرام ہے اور وہ یہ ہے کہ ملاقات کے وقت سلام نہ کرے یا سلام کا جواب نہ دے) اور وہ رسول اللہؐ کے بعد صرف چھ مہینہ زندہ رہیں۔ (بعضوں نے کہا آٹھ مہینے یا نو مہینے

(۴۵۸۰) ☆ نوویؒ نے کہا حضرت علیؓ نے جو بیعت میں دیر کی اس کی وجہ خود حضرت علیؓ نے اس روایت میں بیان کر دی اور حضرت ابو بکرؓ نے ان کا عذر قبول کیا اور باوجود اس کے کہ حضرت علیؓ نے بیعت میں دیر کی ابو بکرؓ کی بیعت میں کچھ خلل نہیں ہوتا اس لیے کہ بیعت کی صحت کے لیے سب لوگوں کا بیعت کرنا ضروری نہیں بلکہ جس قدر لوگ علماء اور رؤسا اور معتبر آدمیوں میں سے بیعت کر لیں آسانی سے وہی کافی ہے بشرطیکہ دوسرے معتبر لوگ خلاف نہ کریں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کا خلاف نہیں کیا تھا مگر عذر کی وجہ سے صرف انہوں نے دیر کی اور وہ عذر یہ تھا کہ باوجود ان کی جلالت قدر اور عظمت شان کے ان کو مشورہ میں شریک نہیں کیا اس وجہ سے ان کو رنج ہوا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کا جلدی کرنا خلافت کے لیے اس وجہ سے تھا کہ وہ نہایت ضروری ہو گیا تھا اور دیر کرنے میں ڈر تھا کہ کہیں اور کوئی فتنہ اٹھ نہ کھڑا ہو اور اسی واسطے رسول اللہؐ کے دفن پر بھی اس کو مقدم کیا۔ (انتہی مختصراً)

حضرت عمر فاروقؓ کا آنا ان کو ناپسند تھا اس لیے کہ حضرت عمر فاروقؓ کے مزاج مبارک میں سختی اور صفائی تھی وہ ڈرے کہیں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی مدد کے لیے کوئی سخت بات کہہ بیٹھیں اور بنی ہاشم کے دلوں کو جو رسول اللہؐ کی وفات سے رنج میں تھے اور زیادہ رنج ہو اور مصلحت فوت ہو جاوے کیونکہ حضرت علیؓ نے ان کو ابو بکرؓ کے ساتھ بیعت کر لینے پر راضی کر لیا تھا اور حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اکیلے جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ وہ نرم دل ہیں اور صابر تو بنی ہاشم ان کو اکیلا پا کر کچھ سخت نہ کہہ بیٹھیں اور شاید اس کی وجہ سے لڑ

تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وِجْهَةٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْأَشْهُرَ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا مَعَكَ أَحَدٌ كَرَاهِيَةَ مَحْضَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَاهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي إِنِّي وَاللَّهِ لَآتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَحْنُ نَرَى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ أَبَا بَكْرٍ حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَالَّذِي

یا دو مہینے یا ستر دن) بہر حال تین تاریخ رمضان مبارک ۱۱ھ مقدس کو انہوں نے انتقال فرمایا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے خاوند حضرت علی بن ابی طالبؓ نے ان کو رات کو دفن کیا اور حضرت ابو بکرؓ کو خبر نہ کی (اس سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا بھی جائز ہے اور دن کو افضل ہے اگر کوئی عذر نہ ہو) اور نماز پڑھی ان پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور جب تک حضرت فاطمہ زہراؓ زندہ تھیں تب تک لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف مائل تھے (بوجہ فاطمہؓ کے)۔ جب وہ انتقال کر گئیں تو حضرت علیؓ نے دیکھا لوگ میری طرف سے پھر گئے۔ انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے صلح کر لینا چاہا اور ان سے بیعت کر لینا مناسب سمجھا اور ابھی تک کئی مہینے گزرے تھے انہوں نے بیعت نہیں کی تھی حضرت ابو بکرؓ سے تو حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو بلا بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ آپ اکیلے آئیے آپ کے ساتھ کوئی نہ آوے کیونکہ وہ حضرت عمرؓ کا آنا ناپسند کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کہا قسم خدا کی تم اکیلے انکے پاس نہ جاؤ گے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا وہ میرے ساتھ کیا کریں گے قسم خدا کی میں تو اکیلا جاؤں گا۔ آخر حضرت ابو بکرؓ ان کے پاس گئے اور حضرت علیؓ نے تشہد پڑھا (جیسے خطبہ کے شروع میں پڑھتے ہیں) پھر کہا ہم نے پہچانا اے ابو بکرؓ تمہاری فضیلت کو اور جو اللہ

لے ابو بکرؓ کا دل پھر جاوے اور دوسرا فساد اٹھ کھڑا ہو اور حضرت عمرؓ کے سامنے دونوں طرف والوں پر رعب رہتا تھا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ کی قسم کو توڑ دیا کیونکہ قسم کا پورا کرنا جب ہی ضروری ہے کہ اس سے کوئی فساد پیدا نہ ہو۔

حضرت ابو بکرؓ نہایت نرم دل اور بردبار اور رقیق القلب تھے ان کو ذرا سی بات میں رونا آجاتا جب حضرت علیؓ نے اپنی قربت اور رشتہ داری اور اپنی فضیلت جو رسول اللہؐ نے بیان فرمائی تھی بیان کی ان کی آنکھیں بھر آئیں اور اسی وقت حضرت علیؓ نے بھی حضرت ابو بکرؓ سے بخوبی بیعت کی۔ صحابہ کرامؓ کا بھی یہی حال تھا اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے اشداء علی الکفار رحماء بینھم سخت ہیں کافروں پر اور ملائم ہیں آپس میں۔ رہی یہ بات کہ حضرت ابو بکرؓ سے حضرت فاطمہ زہراؓ ناراض ہو گئیں تو حضرت ابو بکرؓ کا اس میں کچھ قصور نہ تھا بلکہ انہوں نے حضرتؐ کی حدیث سنائی اور مال کا خرچ اسی طرح قائم رکھا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے تھے حضرت ابو بکرؓ نے یہ نہیں لے

نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَإِنِّي لَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْحَقِّ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ وَلَكِنَّا كُنَّا نَرَى لَنَا فِي الْأَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتُبِدَّ عَلَيْنَا بِهِ فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبْتَ فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ.

نے تم کو دیا اور ہم رشک نہیں کرتے اس نعمت پر جو اللہ نے تم کو دی (یعنی خلافت اور حکومت) لیکن تم نے اکیلے اکیلے یہ کام کر لیا اور ہم سمجھتے تھے کہ ہمارا بھی حق ہے اس میں کیونکہ ہم قرابت رکھتے تھے رسول اللہ ؐ سے۔ پھر برابر حضرت ابو بکرؓ سے باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی آنکھیں بھر آئیں۔ جب حضرت ابو بکرؓ نے گفتگو شروع کی تو کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جناب رسول اللہ ؐ کی قرابت کا لحاظ مجھ کو اپنی قرابت سے زیادہ ہے اور یہ جو مجھ میں اور تم میں ان باتوں کی بابت (یعنی فدک اور نضیر اور خمس خیبر وغیرہ) اختلاف ہوا تو میں نے حق کو نہیں چھوڑا اور میں نے وہ کوئی کام نہیں چھوڑا جس کو میں نے دیکھا رسول اللہ ؐ کو کرتے ہوئے بلکہ اس کو میں نے کیا۔ حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا اچھا آج سہ پہر کو ہم آپ سے بیعت کریں گے۔ جب حضرت ابو بکرؓ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر چڑھے اور تشہد پڑھا اور حضرت علیؓ کا قصہ بیان کیا اور ان کے دیر کرنے کا بیعت سے اور جو عذر انہوں نے بیان کیا تھا وہ بھی کہا پھر دعا کی مغفرت کی اور حضرت علیؓ نے تشہد پڑھا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی فضیلت بیان کی اور یہ کہا کہ میرا دیر کرنا بیعت میں اس وجہ سے نہ تھا کہ مجھ کو حضرت ابو بکرؓ پر رشک ہے یا انکی بزرگی اور فضیلت کا مجھے انکار ہے بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اس خلافت میں ہمارا بھی حصہ ہے اور حضرت ابو بکر نے اکیلے بغیر صلاح کے یہ کام کر لیا اس وجہ سے ہمارے دل کو یہ رنج

لے کیا کہ وہ مال و دولت دبا لیتے یا اپنے صرف میں لاتے آپؐ کے بیبیوں اور رشتہ داروں کو نہ دیتے۔ اگر ابو بکر صدیقؓ کی ایسی نیت ہوتی تو اپنا روپیہ اور مال حضرتؐ پر آپ کی زندگی میں کیوں نثار کرتے اور صحابہ کرام ان کی خلافت کو کیوں منظور کرتے باایں ہمہ حضرت ابو بکرؓ حضرت علی کے بلانے پر اکیلے انکے پاس چلے گئے حضرت عمر فاروقؓ نے منع بھی کیا لیکن نہ مانا۔ اگر واقعی ان حضرات کے دلوں میں عداوت یا دشمنی ہوتی تو اس طرح ایک دوسرے سے نہ ملتے جلتے یہ سب رافضیوں کا طوفان ہے جو صحابہ کرام کی شان میں ایسے بے ادبی کے الفاظ نکالتے ہیں اور اس کا بدلہ بہت قریب ہے۔

ہوا۔ یہ سن کر مسلمان خوش ہوئے اور سب نے حضرت علیؓ سے کہا تم نے ٹھیک کام کیا۔ اس روز سے مسلمان حضرت علیؓ کی طرف مائل ہو گئے جب انہوں نے واجبی امر کو اختیار کیا۔

٤٥٨١- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ أَبِي بَكْرٍ وَذَكَرَ فَضِيلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ ثُمَّ مَضَى إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا أَصَبْتَ وَأَحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيبًا إِلَى عَلِيٍّ حِينَ قَارَبَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ

٤٥٨١- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہراؓ اور حضرت عباس دونوں حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے اپنا حصہ مانگتے تھے رسول اللہؐ کے مال میں سے اور وہ اس وقت طلب کرتے تھے فدک کی زمین اور خیبر کا حصہ ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابو بکرؓ کی بڑائی بیان کی اور ان کی فضیلت اور سبقت اسلام کا ذکر کیا پھر ابو بکرؓ کے پاس گئے اور ان سے بیعت کی۔ اس وقت لوگ حضرت علیؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے آپ نے ٹھیک کیا اور اچھا کیا اور اس وقت سے لوگ ان کے طرفدار ہو گئے جب سے انہوں نے واجبی بات کو مان لیا۔

٤٥٨٢- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ)) قَالَ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

٤٥٨٢- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ابو بکرؓ سے اپنا حصہ مانگا رسول اللہ ﷺ کے ترکہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے اور حضرت فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صرف چھ مہینے تک زندہ رہیں اور وہ اپنا حصہ مانگتی تھیں خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقہ میں سے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نہ دیا اور یہ کہا کہ میں کوئی کام جس کو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے چھوڑنے والا نہیں میں ڈرتا ہوں کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں۔ پھر مدینہ

وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ

کا صدقہ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانے میں حضرت علیؓ اور عباسؓ کو دے دیا لیکن حضرت علیؓ نے عباسؓ پر غلبہ کیا (یعنی اپنے قبضہ میں رکھا) اور خیبر اور فدک کو حضرت عمرؓ نے اپنے قبضہ میں رکھا اور یہ کہا کہ یہ دونوں صدقہ تھے رسول اللہ ﷺ کے جو صرف ہوتے آپ کے حقوق اور کاموں میں جو پیش آتے آپ کو اور یہ دونوں اس کے اختیار میں رہیں گے جو حاکم ہو مسلمانوں کا پھر آج تک ایسا ہی رہا (یعنی خیبر اور فدک ہمیشہ خلیفہ وقت کے قبضہ میں رہے۔ حضرت علیؓ نے بھی اپنی خلافت میں ان کو تقسیم نہیں کیا۔ پس شیعوں کا اعتراض حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم پر لغو ہو گیا)۔

٤٥٨٣ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَئُونَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ**)).

۴۵۸۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے وارث ایک دینار بھی بانٹ نہیں سکتے جو چھوڑ جاؤں اپنی عورتوں کے خرچ کے بعد اور منتظم کی اجرت کے بعد بچے تو وہ صدقہ ہے۔

٤٥٨٤ – عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۴۵۸۴۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٥٨٥ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ**)).

۴۵۸۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے۔

(۴۵۸۳) ☆ نوویؒ نے کہا جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ کل انبیاء علیہم السلام کا یہی حکم ہے کوئی ان کا وارث نہیں ہوتا اور حسن بصری سے یہ منقول ہے کہ یہ ہمارے پیغمبرؐ سے خاص ہے اس لیے کہ حضرت زکریاؑ نے دعا کی "یرثنی ویرث من ال یعقوب" اور مراد اس سے مال کی وراثت ہے ورنہ آگے کی آیت "وانی خفت الموالی من ورائی" صحیح نہیں ہوتی کیونکہ موالی کا خوف وراثت نبوت اور علم پر نہیں ہو سکتا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے "ورث سلیمان داؤد" اور صواب جمہور کا مذہب ہے اور دونوں آیتوں سے مراد وراثت نبوت ہے۔ اور منتظم سے مراد وہ شخص ہے جو ان مالوں کا بندوبست کرے یا خلیفہ وقت اگر وہ خود انتظام کرے۔ قاضی عیاض نے کہا رسول اللہؐ کے مال یہ تھے ایک تو سات باغ بنی نضیر کے جو یہودی کی وصیت کی رو سے آپ کے ملک میں آئے تھے جب وہ مسلمان ہوا احد کے دن۔ دوسری وہ زمین جو انصار نے آپ کو دی۔ تیسرے بنی نضیر کا مال جب وہ مدینہ سے نکالے گئے اور بغیر لڑے بھڑے وہ ہاتھ آیا۔ چوتھے آدھا حصہ فدک کا جو صلح کی رو سے ٹھہرایا تھا خیبر کی فتح کے بعد۔ پانچواں تہائی وادی القریٰ کی چھٹی دو قلعہ خیبر کے وطیح اور سلام جو صلح سے لیے گئے۔ ساتویں خیبر کے خمس میں سے حصہ۔ یہ سب آپ کی املاک تھی کسی اور کا حق اس میں نہ تھا آپ ان مالوں کو صرف کرتے اپنے اور اہل و عیال پر اور مسلمانوں کی ضرورتوں میں اور ہمیشہ یہ صدقات کے طور پر رہنا چاہیے اور کسی کو ان کی ملک حرام ہے۔

بَابُ كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْغَنِيمَةِ بَيْنَ الْحَاضِرِينَ

٤٥٨٦– عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا.

٤٥٨٧– عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي النَّفَلِ.

باب: غنیمت کا مال کیوں کر تقسیم ہو گا

۴۵۸۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غنیمت کے مال میں سے دو حصے گھوڑے کو دلائے اور ایک حصہ آدمی کو۔

۴۵۸۷۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں غنیمت کا ذکر نہیں۔

بَابُ الْإِمْدَادِ بِالْمَلَائِكَةِ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَإِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ

٤٥٨٨– عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ ((**اللّٰهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللّٰهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِي اللّٰهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ**)) فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا

باب: فرشتوں کی مدد بدر کی لڑائی میں اور مباح ہونا لوٹ کا

۴۵۸۸۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے جس دن بدر کی لڑائی ہوئی تو جناب رسول اللہؐ نے مشرکوں کو دیکھا وہ ایک ہزار تھے اور آپ کے اصحاب تین سو انیس تھے۔ جناب رسول اللہؐ نے مشرکوں کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا پھر دونوں ہاتھ پھیلائے اور پکار کر دعا کرنے لگے اپنے پروردگار سے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعا میں قبلہ کی طرف منہ کرنا اور ہاتھ پھیلانا مستحب ہے) یااللہ! پورا کر جو تو نے وعدہ کیا مجھ سے۔ یااللہ! دے مجھ کو جو وعدہ کیا تو نے مجھ سے۔ یااللہ! اگر تو تباہ کر دے گا اس جماعت کو مسلمانوں کی تو پھر نہ پوجا جاوے گا تو زمین میں (بلکہ جھاڑ پہاڑ پوجے جاویں

(۴۵۸۶) ☆ تو سوار کے تین حصہ ہوئے اور پیدل کا ایک حصہ اور یہی قول ہے ابن عباسؓ اور مجاہد اور محمد حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبدالعزیز اور مالک اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور ابو یوسف اور ابو عبید اور ابن جریر اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہؒ نے کہا کہ سوار کے دو حصہ ہیں اور پیدل کا ایک حصہ ہے اور جو کوئی اپنے ساتھ کئی گھوڑے لاوے تو ایک ہی گھوڑے کا حصہ پاوے گا۔ جمہور کا یہی قول ہے اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور ابو یوسف کے نزدیک دو کا حصہ ملے گا۔ نووی ملخصاً۔

(۴۵۸۸) ☆ بدر کی لڑائی سب سے پہلی لڑائی ہے جو مسلمانوں نے کی اور بدر ایک پانی کا نام ہے اور ایک گاؤں ہے چار منزل پر مدینہ سے۔ ابن قتیبہؒ نے کہا بدر کنواں تھا کسی کا اور اس کے مالک کا نام بدر تھا پھر وہ کنویں کا نام ہو گیا۔ ابو یقظان نے کہا وہ بنی غفار میں سے ایک شخص کا نام تھا اور بدر کی لڑائی جمعہ کے دن سترھویں رمضان المبارک کو ہوئی ۲ھ مقدس میں۔ اور حافظ ابن القاسم نے استاد سے تاریخ دمشق میں روایت کیا کہ وہ پیر کے دن ہوئی لیکن اس کی اسناد میں کئی شخص ضعیف ہیں۔ حافظ نے کہا کہ محفوظ یہی ہے کہ یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی اور صحیح بخاری میں عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ بدر کا دن گرمیوں کا دن تھا۔ (نوویؒ)

يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ فَأَمَدَّهُ اللَّهُ بِالْمَلَائِكَةِ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ فَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي أَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُولُ أَقْدِمْ حَيْزُومُ فَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ أَنْفُهُ وَشُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذَلِكَ أَجْمَعُ فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((**صَدَقْتَ ذَلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوا**)) يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَأَسَرُوا سَبْعِينَ قَالَ أَبُو

گے) پھر آپ برابر دعا کرتے رہے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے یہاں تک کہ آپ کی چادر مبارک مونڈھوں سے اتر گئی۔ حضرت ابو بکرؓ آئے اور آپ کی چادر مونڈھے پر ڈال دی' پھر پیچھے سے لپٹ گئے اور فرمایا اے نبی اللہ تعالیٰ کے بس آپ کی اتنی دعا کافی ہے 'اب اللہ تعالیٰ پورا کرے گا وعدہ جو کیا آپ سے' تب اللہ نے یہ آیت اتاری **اذتستغیثون ربکم فاستجاب لکم** اخیر تک یعنی جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور اس نے قبول کی دعا تمہاری اور فرمایا میں تمہاری مدد کروں گا ایک ہزار فرشتے سے لگاتار۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مدد کی آپ کی فرشتوں سے۔ ابوزمیل نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابن عباسؓ نے کہ اس روز ایک مسلمان ایک کافر کے پیچھے دوڑ رہا تھا جو اس کے آگے تھا اتنے میں کوڑے کی آواز اس کے کان میں آئی اوپر سے اور ایک سوار کی آواز سنائی دی اوپر سے وہ کہتا تھا بڑھ اے حیزدم (حیزدم اس فرشتے کے گھوڑے کا نام تھا)۔ پھر جو دیکھا تو وہ کافر چت گر پڑا اس مسلمان کے سامنے۔ مسلمان نے جب اس کو دیکھا کہ اس کی ناک پر نشان تھا اور اس کا منہ پھٹ گیا تھا جیسے کوئی کوڑا مارتا ہے اور وہ سب سبز ہو گیا تھا (کوڑے کے زہر سے) پھر مسلمان انصاری رسول اللہؐ

ف: اس حدیث سے رد ہو گیا وحدۃ الوجود کا جو سمجھتے ہیں کہ معاذ اللہ جھاڑ پہاڑ سب خدا ہیں' ان کے نزدیک بت پوجنا بھی خدا تعالیٰ کا پوجنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا آپ سے ایک چیز کا دو چیزوں میں سے قافلے کا یا لشکر کا۔ قافلہ تو چلا گیا لیکن لشکر سے مقابلہ ہوا ہر چند آپ کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گا لیکن آپ نے مسلمانوں کی تسلی اور تشفی کے لیے دوبارہ دعا کی۔

ہر چند اللہ جل جلالہ کا ایک حکم یا ایک فرشتہ ان سب کافروں کو تباہ کرنے کے لیے کافی تھا پر اس کو یہ منظور ہوا کہ مسلمان جن کو اپنی کمی کا رنج تھا خوش ہو جاویں اپنی تعداد بڑھنے سے کیونکہ اب مسلمان فرشتوں سمیت ایک ہزار تین سو انیس ہو گئے۔ یا پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی طرح لڑیں اسی طاقت سے جو آدمی میں ہوتی ہے۔

ابن ہشام نے اپنی سیرت میں باسناد صحیح ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے بنی غفار میں سے ان سے کہا میں اور میرا ایک چچازاد بھائی دونوں مشرک تھے۔ بدر کے دن ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اس انتظار میں کہ دیکھیں کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم لوٹنے والوں کے ساتھ شریک ہوں۔ ہم پہاڑ پر ہی تھے کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے نزدیک آیا اس میں گھوڑوں کی آواز آرہی تھی۔ میں نے سنا ایک کہنے والا کہہ رہا تھا بڑھ حیزدم۔ یہ حال دیکھ کر میرے بھائی کا دل دہل گیا اور وہ اسی جگہ مر گیا میں بھی مرنے کے قریب ہو گیا پر اپنے تئیں سنبھالا۔ ابن اسحاق ؒ

زُمَيْلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا أَسَرُوا الْأُسَارَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ((**مَا تَرَوْنَ فِي هَؤُلَاءِ الْأُسَارَى**)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ أَرَى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُونُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ لِلْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**مَا تَرَى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ**)) قُلْتُ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى الَّذِي رَأَى أَبُو بَكْرٍ وَلَكِنِّي أَرَى أَنْ تُمَكِّنَّا فَنَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ فَتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَتُمَكِّنِّي مِنْ فُلَانٍ نَسِيبًا لِعُمَرَ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ أَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَصَنَادِيدُهَا فَهَوِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنْ الْغَدِ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ قَاعِدَيْنِ يَبْكِيَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَبْكِي أَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ وَإِنْ لَمْ

کے پاس آیا اور قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے یہ مدد تیسرے آسمان سے آئی تھی آخر مسلمانوں نے اس دن ستر کافروں کو مارا اور ستر کو قید کیا۔ ابوزمیل نے کہا ابن عباسؓ نے کہا جب قیدی گرفتار ہو کر آئے تو رسول اللہؐ نے ابو بکرؓ اور عمرؓ سے کہا تمہاری کیا رائے ہے ان قیدیوں کے بارے میں؟ ابو بکرؓ نے کہا اے اللہ کے رسول یہ ہماری برادری کے لوگ ہیں اور کنبے والے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ان سے کچھ مال لے کر چھوڑ دیجئے جس سے مسلمانوں کو طاقت ہو کافروں سے مقابلہ کرنے کی اور شاید ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے اسلام کی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تمہاری کیا رائے ہے اے خطاب کے بیٹے؟ انہوں نے کہا نہیں قسم اللہ کی یا رسول اللہؐ! وہ رائے نہیں ہے جو ابو بکر صدیقؓ کی رائے ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ ان کو میرے حوالے کیجئے ہم ان کی گردنیں ماریں تو عقیل کو حضرت علیؓ کے حوالے کیجئے وہ ان کی گردن ماریں اور مجھے میرا افلاں عزیز دیجئے میں اس کی گردن ماروں کیونکہ یہ لوگ کفر کے مہری ہیں۔ پر رسول اللہؐ کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کی رائے پسند آئی اور میری رائے پسند نہیں آئی۔ جب دوسرا دن ہوا تو میں رسول اللہؐ کے پاس آیا آپ اور ابو بکرؓ دونوں بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہؐ! آپ اور آپ

نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے انہوں نے سنا بعض بنی ساعدہ سے انہوں نے ابواسید مالک بن ربیعہ سے وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے ان کی آنکھ جاتی رہی تھی۔ وہ کہتے تھے اگر میں بدر میں ہوتا اور میری بینائی ہوتی تو میں تم کو وہ گھاٹی بتلا دیتا جس میں سے فرشتے نکلے تھے مجھے اس میں کسی طرح کا شک نہیں ابن اسحاق نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابواسحاق بن یسار نے انہوں نے بنی مازن بن نجار کے کئی آدمیوں سے سنا انہوں نے ابوداؤد مازنی سے وہ بدر کی لڑائی میں موجود تھے انہوں نے کہا میں بدر کے دن ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا اس کے مارنے کے لیے مگر میرے پہنچنے سے پہلے اس کا سر گر پڑا جب میں نے جانا کہ اس کو کسی اور شخص نے مارا۔ ابن اسحاق نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی اس شخص پر جس پر میں تہمت نہیں کرتا (یعنی وہ ثقہ تھا) اس نے سنا مقسم سے اس نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا فرشتوں کے سر پر بدر کے دن سفید عمامے تھے جو لٹکے ہوئے تھے پیٹھ تک اور حنین کے دن سرخ عمامے تھے۔ ابن ہشام نے کہا مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا عمامے تاج ہیں عرب کے اور بدر کے دن فرشتوں کے سر پر بھی سفید عمامے تھے پیٹھ تک لٹکائے ہوئے لله

أَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**أَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ مِنْ أَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ أَدْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ**)) شَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا فَأَحَلَّ اللَّهُ الْغَنِيمَةَ لَهُمْ.

کے ساتھی کیوں روتے ہیں؟ اگر مجھے بھی رونا آئے گا تو روؤں گا ورنہ رونے کی صورت بناؤں گا آپ دونوں کے رونے سے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا میں روتا ہوں اس واقعہ سے جو پیش آیا تمہارے ساتھیوں کو فدیہ لینے سے' میرے سامنے ان کا عذاب لایا گیا اس درخت سے بھی زیادہ نزدیک (ایک درخت تھا رسول اللہؐ کے پاس پھر اللہ نے یہ آیت اتاری "**ما کان لنبی ان یکون له اسری**" اخیر تک یعنی نبی کو یہ درست نہیں کہ وہ قیدی رکھے جب تک زور نہ توڑ دے کافروں کا زمین میں۔

بَابُ رَبْطِ الْأَسِيرِ وَحَبْسِهِ وَجَوَازِ الْمَنِّ عَلَيْهِ

باب: قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اس کو مفت چھوڑ دینا جائز ہے

٤٥٨٩– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((**مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ**)) فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ

۴۵۸۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف بھیجا وہ ایک شخص کو پکڑ کر لائے جو بنی حنیفہ میں سے تھا اور اس کا نام ثمامہ بن اثال تھا وہ سردار تھا یمامہ والوں کا۔ پھر لوگوں نے اس کو باندھ دیا مسجد کے ایک ستون سے۔ رسول اللہؐ اس کے پاس گئے اور فرمایا اے ثمامہ! تیرے پاس کیا ہے؟ وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں گے تو ایسے شخص کو ماریں گے جو خون والا ہے اور اگر آپ احسان کریں گے تو ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکر

لہ مگر حضرت جبرائیلؑ کے سر پر زرد عمامہ تھا۔ انتہی

اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کم درجے والے کی رائے بڑے درجے والے کی رائے سے بہتر ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت کی ہر رائے وحی سے نہ تھی مگر آپ کو اپنی رائے کی غلطی وحی سے معلوم ہو جاتی، دوسرے کسی کو یہ رتبہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرتؐ نبی برحق تھے ورنہ اپنی رائے کی غلطی کیوں ظاہر فرماتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی شکل پر بن سکتے ہیں اور حضرت جبرائیلؑ کبھی کبھی دحیہ کلبی کی شکل پر آیا کرتے فقط۔

(۴۵۸۹) ☆ نوویؒ نے کہا اس سے یہ نکلا کہ قیدی کو باندھنا اور اس کو بند کرنا درست ہے اور مسجد میں کافر کا آنا درست ہے۔ اور شافعی کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کی اجازت سے کافر کو مسجد میں جانا درست ہے خواہ وہ کتابی ہو یا مشرک اور عمر بن عبدالعزیز اور قتادہ اور مالک کے نزدیک درست نہیں۔ اور ابو حنیفہ کے نزدیک کتابی کو درست ہے مشرک کو درست نہیں اور ہماری دلیل سب کے مقابل میں یہ حدیث ہے اور یہ لہ

مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ ((مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ)) قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ ((مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ)) فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ)) قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ

گزاری کرے گا اور جو آپ روپیہ چاہتے ہیں تو مانگئے جو آپ چاہیں گے ملے گا۔ رسول اللہؐ نے اس کو رہنے دیا پھر تیسرے دن آپ تشریف لائے اور پوچھا کیا ہے تیرے پاس اے ثمامہ! اس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا ہوں اگر آپ احسان کرو گے تو احسان ماننے والے پر کرو گے اگر مار ڈالو گے تو اچھی عزت والے کو مار ڈالو گے اگر روپیہ چاہتے ہو تو جتنا مانگو ملے گا۔ پھر آپ نے اس کو رہنے دیا۔ اسی طرح دوسرے دن پھر تشریف لائے اور پوچھا تیرے پاس کیا ہے اے ثمامہ! اس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا احسان کرتے ہو تو کرو میں شکر گزار رہوں گا مارتے ہو تو مارو لیکن میرا خون جانے والا نہیں مال چاہتے ہو تو جتنا مانگو دوں گا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اچھا چھوڑ دو ثمامہ کو۔ وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت کی طرف گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا **اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله** اے محمدؐ! قسم خدا کی تم سے زیادہ کسی کا منہ میرے لیے برا نہ تھا اور اب تمہارے منہ سے زیادہ کسی کا منہ مجھے محبوب نہیں ہے قسم خدا کی آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برا نہ تھا اور آپکا دین اب سب دینوں سے زیادہ مجھے محبوب ہے، قسم خدا کی کوئی شہر آپکے شہر سے زیادہ مجھے برا نہ معلوم ہوتا تھا اب آپ کا شہر سب شہروں سے زیادہ مجھے پسند ہے آپ کے سواروں نے مجھ

ﷺ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرک نجس ہیں وہ مسجد حرام میں نہ جاویں وہ خاص ہے حرم سے اور حرم میں کافر کا جانا درست نہیں۔ انتہی

یعنی اس کا بدلہ اور لوگ لیں گے۔ غرض یہ ہے کہ میں کوئی غریب شخص نہیں ہوں جو میری جان کی کوئی پرواہ نہ کرے بلکہ رئیس ہوں اگر آپ ماریں گے تو میرا بدلہ اور لوگ لیں گے۔ اور بعضوں نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ اگر آپ ماریں گے تو اس کو ماریں گے جس کا مارنا درست ہو گیا یعنی آپ کو اس کا استحقاق حاصل ہے اور بعض روایتوں میں "ذاذم" ہے یعنی صاحب حرمت اور عزت کو ماریں گے مگر یہ روایت ضعیف ہے۔

نوویؒ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ جب کافر مسلمان ہونا چاہے تو فوراً مسلمان ہو جاوے غسل کے لیے دیر نہ کرے اور کسی کو درست نہیں ہے کہ اس کو غسل تک دیر کرنے کی اجازت دے بلکہ پہلے مسلمان ہو جائے پھر غسل کرے اور غسل واجب ہے ﷺ

فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ أَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

کو پکڑ لیا' میں عمرے کو جاتا تھا اب کیا کروں؟ رسول اللہؐ نے اس کو خوش کیا اور حکم کیا عمرہ کرنے کا۔ جب وہ مکہ پہنچا تو لوگوں نے کہا تو نے دین بدل ڈالا۔ اس نے کہا نہیں بلکہ میں مسلمان ہوا رسول اللہؐ کے ساتھ' قسم خدا کی یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا تم تک نہ پہنچے گا جب تک رسول اللہؐ اجازت نہ دے دیں۔

٤٥٩٠– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلًا لَهُ نَحْوَ أَرْضِ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ الْحَنَفِيُّ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ

۴۵۹۰۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ إِجْلَاءِ الْيَهُودِ مِنَ الْحِجَازِ

باب: یہودیوں کو ملک حجاز سے نکال دینا

٤٥٩١– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ)) فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ ((يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا)) فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ أُرِيدُ فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ ((اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ ا

۴۵۹۱۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا یہودیوں کے پاس چلو۔ ہم آپ کے ساتھ گئے یہاں تک کہ یہود کے پاس پہنچے' رسول اللہؐ کھڑے ہوئے اور ان کو پکارا اور فرمایا اے یہود کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا آپ نے پیام پہنچا دیا (اللہ کا) اے ابوالقاسمؐ! رسول اللہؐ نے فرمایا میں یہی چاہتا ہوں' پھر رسول اللہؐ نے فرمایا اے یہودیو! مسلمان ہو جاؤ۔ وہ کہنے لگے آپ نے پیغام پہنچا دیا اے ابوالقاسمؐ! رسول اللہؐ نے فرمایا میں یہی چاہتا ہوں (کہ تم اقرار کرو خدا کے پیام پہنچ جانے کا)۔ پھر آپ نے تیسری بار یہی کہا اور فرمایا جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم

---

[1] اگر کفر کی حالت میں وہ جنبی ہوا ہو اگرچہ غسل بھی کر چکا ہو۔ اور بعضوں کے نزدیک اگر غسل کر چکا ہو کفر میں تو غسل واجب نہیں اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال میں غسل واجب نہیں اور اسلام سے جنابت کا حکم ساقط ہو جاوے گا جیسے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں اور اس پر اعتراض یہ ہے کہ وضو واجب ہے بالاجماع اور حدث کا اثر اسلام سے ساقط نہیں ہوتا اور اگر وہ کفر کی حالت میں جنبی ہی نہ ہوا ہو تو غسل مستحب ہے اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے اور حضرتؐ نے تین روز تک ثمامہ کو ٹالا تاکہ اس کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو جائے اور وہ خوب غور کر لے اور عمرہ کا حکم اس کے لیے استحباباً دیا نہ کہ وجوباً۔ انتہی مختصراً

لْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ)).

کو اس ملک سے باہر نکالوں تو جو شخص اپنے مال کو بیچ سکے وہ بیچ ڈالے اور نہیں تو یہ سمجھ لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

٤٥٩٢- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ يَهُودَ بَنِي النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَنَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ.

۴۵۹۲۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے بنی نضیر اور قریظہ کے یہودی رسول اللہ ﷺ سے لڑے۔ آپ نے بنی نضیر کے یہودیوں کو نکال دیا اور قریظہ کے یہودیوں کو رہنے دیا بلکہ ان پر احسان کیا۔ پھر قریظہ اس کے بعد لڑے (اور حضرتؐ سے دغابازی کی، جنگ احزاب میں مشرکوں کے ساتھ ہوگئے) تب آپ نے ان کے مردوں کو مار ڈالا اور ان کی عورتوں اور بچوں اور مالوں کو مسلمانوں میں بانٹ دیا مگر جو رسول اللہؐ سے مل گئے تھے آپ نے ان کو امن دیا وہ مسلمان ہو گئے اور نکال دیا رسول اللہؐ نے مدینہ سے یہود کو بالکل، بنی قینقاع کو جو عبداللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو اور ہر ایک یہودی کو جو مدینہ میں تھا۔

٤٥٩٣-عَنْ مُوسَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَكْثَرُ وَأَتَمُّ.

۴۵۹۳۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

باب: یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکالنے کا بیان۔

٤٥٩٤- عن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدَعَ إِلَّا مُسْلِمًا)).

۴۵۹۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ میں نکال دوں گا یہود اور نصاریٰ کو عرب کے جزیرہ سے یہاں تک کہ نہیں رہنے دوں گا اس میں مگر مسلمانوں کو۔

٤٥٩٥- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۵۹۵۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ جَوَازِ قِتَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَهْدَ وَجَوَازِ إِنْزَالِ أَهْلِ الْحِصْنِ عَلَى حُكْمِ حَاكِمٍ

باب: جو عہد توڑ ڈالے اس کو مارنا درست ہے اور قلعہ والوں کو کسی عادل شخص کے فیصلے پر

(۴۵۹۴) ☆ جزیرہ اس کو کہتے ہیں جس کے چاروں طرف پانی ہو اور عرب کے تین طرف سمندر ہے اس لیے بصورت جزیرہ ہے۔ نووی نے کہا ذمی کافر جب عہد توڑ ڈالیں تو وہ حربی ہو جاتے ہیں اور امام کو اختیار ہے ان میں سے جس کو چاہے قید کرے اور جس کو چاہے مفت چھوڑ دے اور چھوڑنے کے بعد اگر وہ لڑے تو عہد ٹوٹ جاوے گا۔ انتہی

عَدْلُ أَهْلٍ لِلْحُكْمِ

۴۵۹۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَاهُ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ ((قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ)) أَوْ خَيْرِكُمْ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ)) قَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِي ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَرُبَّمَا قَالَ ((قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنَّى وَرُبَّمَا قَالَ ((قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)).

۴۵۹۷- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ وَقَالَ ((مَرَّةً لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)).

اتارنا درست ہے

۴۵۹۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قریظہ کے یہودی سعد بن معاذؓ کے فیصلہ پر اترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کو بلا بھیجا۔ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے' جب مسجد کے قریب پہنچے رسول اللہؐ نے انصار سے فرمایا اٹھو! اپنے سردار کی طرف یا اپنی قوم کے بہتر شخص کی طرف۔ پھر فرمایا کہ یہ لوگ بنی قریظہ کے تمہارے فیصلہ پر اترے ہیں قلعہ سے۔ سعدؓ نے کہا ان میں جو لڑائی کے لائق ہیں ان کو تو قتل کیجئے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قید کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق یا بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کے حکم کے موافق یا فرشتے حضرت جبرائیلؑ کے حکم کے موافق (جیسا وہ خدا کی طرف سے لایا تھا) فیصلہ کیا۔

۴۵۹۷۔ شعبہ سے اسی کی مثل مروی ہے اور اس نے اپنی حدیث میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اللہ کے حکم پر فیصلہ کیا اور ایک دفعہ یوں فرمایا کہ بادشاہ کے حکم پر فیصلہ کیا۔

(۴۵۹۶) ☆ قریظہ حلیف تھے اوس کے اور اوس انصار کا ایک بڑا قبیلہ تھا جس کے سردار سعد بن معاذؓ تھے۔ جب قریظہ نے جنگ خندق میں حضرتؐ سے دغا کیا اور کافروں کے شریک ہو کر مسلمانوں کو مارا تو حضرتؐ نے اس جنگ کے ختم ہونے پر بنی قریظہ کا محاصرہ کیا وہ ایک قلعہ میں تھے۔ جب ان کو تکلیف ہوئی تو اس شرط سے قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذؓ جو فیصلہ ہمارے حق میں کر دیں وہ ہم کو منظور ہے۔ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے پنچائت کا ثبوت نکلتا ہے جس کو تحکیم کہتے ہیں اور یہ باتفاق اسلام درست ہے سوا خوارج کے اور جب حکم فیصلہ کر دیوے تو اس کا حکم لازم ہے اب امام کو یا جن لوگوں نے اس کو حکم کیا اس کے فیصلہ سے پھر نا درست نہیں البتہ حکم سے پہلے پھر سکتے ہیں۔ انتہی

اس لیے کہ سعدؓ زخمی تھے اور بغیر مدد کے ان کا گدھے پر سے اترنا دشوار تھا اور یہ قیام تعظیم کے لیے نہ تھا اس لیے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مت کھڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کھڑے ہوا کرتے ہیں۔ نوویؒ نے کہا کہ جمہور علماء نے اس کو قیام تعظیمی پر محمول کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ علماء اور فضلاء کی تعظیم کے لیے کھڑے ہونا جب وہ آویں مستحب ہے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا یہ وہ قیام نہیں ہے جو منع ہے بلکہ منع وہ قیام ہے کہ کوئی شخص بیٹھا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں جب تک وہ بیٹھا رہے (جیسے ہند کے امیروں کے دربار میں ہوتا ہے) نوویؒ نے کہا اگر آنے والا صاحب فضیلت ہو تو اس کی طرف کھڑا ہونا مستحب ہے۔ اور اس باب میں کئی حدیثیں آئی ہیں اور اس کی ممانعت میں کوئی صریح حدیث نہیں آئی اور میں نے اس مسئلہ کو الگ ایک رسالہ میں بیان کیا ہے۔ (انتہی مختصراً)

٤٥٩٨ – عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَعُودُهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ فَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَاهُ اخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُكْمَ فِيهِمْ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ وَتُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ.

۴۵۹۸۔ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے سعد بن معاذؓ کو خندق کے دن ایک شخص نے جو قریش میں سے تھا عرفہ (اس کی ماں کا نام ہے) کا بیٹا' ایک تیر مارا' وہ تیر ان کی اکحل (شریان) میں لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا (اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں سونا اور بیمار کا رہنا درست ہے) وہیں نزدیک سے ان کو پوچھ لیتے۔ جب آپ خندق کی لڑائی سے لوٹے تو ہتھیار رکھ دیے اور غسل کیا پھر حضرت جبرائیلؑ آپ کے پاس آئے اپنا سر جھٹکتے ہوئے غبار سے اور کہا آپ نے ہتھیار اتار ڈالے اور ہم نے تو قسم خدا کی ہتھیار نہیں رکھے چلو ان کی طرف۔ آپ نے فرمایا کدھر؟ انہوں نے اشارہ کیا بنی قریظہ کی طرف۔ پھر لڑے ان سے رسول اللہؐ اور وہ قلعہ سے اترے آپ کے فیصلہ پر راضی ہو کر آپ نے ان کا فیصلہ سعدؓ پر رکھا (کیونکہ وہ حلیف تھے سعدؓ کے)۔ سعدؓ نے کہا میں یہ حکم کرتا ہوں کہ ان میں جو لڑنے والے ہیں وہ تو مار دیئے جاویں اور بچے اور عورتیں قیدی بنیں اور ان کے مال تقسیم ہو جاویں۔

٤٥٩٩ – عَنْ هِشَامٍ قَالَ قَالَ أَبِي فَأُخْبِرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۵۹۹۔ ہشامؒ نے اپنے باپ عروہؒ سے سنا انہوں نے کہا مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے سعدؓ سے فرمایا تو نے بنی قریظہ کے باب میں وہ حکم دیا جو اللہ عزوجل کا حکم تھا۔

٤٦٠٠ – عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدًا قَالَ وَتَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنْ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ اللَّهُمَّ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي أُجَاهِدْهُمْ فِيكَ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا

۴۶۰۰۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے سعد بن معاذؓ کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا۔ انہوں نے دعا کی یا اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے سے ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور نکالا کوئی چیز زیادہ پسند نہیں ہے۔ یا اللہ! اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھے زندہ رکھ میں ان سے جہاد کروں گا۔ یا اللہ! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ان کی لڑائی تو نے ختم کر دی اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھول دے اور میری موت اسی میں کر (یہ آرزو ہے شہادت کی اور موت کی آرزو نہیں ہے

وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا وَالدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغِذُّ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا.

جو منع ہے) پھر وہ زخم بہنے لگا ہنسلی کے مقام سے یا گردن سے یا اسی رات کو بہنے لگا (یہ جب ہے کہ حدیث میں من لیلة ہو۔ قاضی عیاض نے کہا یہ صحیح ہے) اور لوگ نہیں ڈرے مگر مسجد میں ان کے ساتھ ایک خیمہ تھا بنی غفار کا' خون اس طرف بہنے لگا تب وہ بولے اے خیمہ والو! یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے آرہا ہے؟ (معلوم ہوا کہ سعد کا زخم بہہ رہا ہے) آخر اسی زخم میں مرے (اور اللہ تعالیٰ نے شہادت دی)۔

٤٦٠١- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَمَا زَالَ يَسِيلُ حَتَّى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ فَذَاكَ حِينَ يَقُولُ الشَّاعِرُ ؎

أَلَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ
فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ
لَعَمْرُكَ إِنَّ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ
غَدَاةَ تَحَمَّلُوا لَهُوَ الصَّبُورُ
تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيهَا
وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ
وَقَدْ قَالَ الْكَرِيمُ أَبُو حُبَابٍ
أَقِيمُوا قَيْنُقَاعُ وَلَا تَسِيرُوا
وَقَدْ كَانُوا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا
كَمَا ثَقُلَتْ بِمَيْطَانَ الصُّخُورُ

۴۶۰۱۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ زخم اسی رات کو جاری ہو گیا اور جاری رہا یہاں تک کہ وہ مر گئے؟ اتنا زیادہ ہے کہ شاعر نے اسی باب میں یہ تین شعر کہے ہیں۔ ان کا ترجمہ یہ ہے ؎ اے سعدؓ! بیٹے معاذ کے قریظہ اور نضیر کیا ہوئے؟ قسم تیری عمر کی کہ سعدؓ جس صبح کو تم مصیبت اٹھا رہے ہو خاموش ہے اے اوس (جو حلفاء تھے قریظہ کے) تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی اور قوم کی ہانڈی (یعنی خزرج دوسرے قبیلہ کی) گرم ہے۔ ابل رہی ہے۔ نیک نفس ابو حباب نے (عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے جس نے رسول اللہؐ سے ہی قینقاع کے یہود کی سفارش کی اور آپ نے اس کی سفارش قبول کی) کہہ دیا ہے ٹھہرے رہو قینقاع والو اور مت جاؤ حالانکہ وہ لوگ شہر میں ایسے ذلیل تھے جیسے میطان (ایک پہاڑ کا نام ہے) میں پتھر ذلیل ہیں۔ غرض اس سے یہ ہے کہ سعدؓ بنی قریظہ کی سفارش پر مستعد ہوں اور ان کو بچاویں۔

بَابُ الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ وَتَقْدِيمِ أَهَمِّ الْأَمْرَيْنِ الْمُتَعَارِضَيْنِ

باب: جہاد میں جلدی کرنا اور دونوں کام ضروری ہوں تو کس کو پہلے کرنا

٤٦٠٢- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَادَى فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

۴۶۰۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جب آپ غزوہ احزاب سے لوٹے تو آپ کے منادی نے پکارا کوئی ظہر کی نماز نہ

(۴۶۰۲) ☆ نوویؒ نے کہا ایک روایت میں عصر کا ذکر ہے اور جمع یوں ہے کہ یہ حکم ظہر کا وقت آجانے کے بعد دیا۔ اس وقت بعض لوگ

انْصَرَفَ عَنِ الْأَحْزَابِ ((أَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الظُّهْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ)) فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلَّوْا دُونَ بَنِي قُرَيْظَةَ وَقَالَ آخَرُونَ لَا نُصَلِّي إِلَّا حَيْثُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ.

بَابُ رَدِّ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ مِنَ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ حِينَ اسْتَغْنَوْا عَنْهَا بِالْفُتُوحِ

٤٦٠٣ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ مَكَّةَ الْمَدِينَةَ قَدِمُوا وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ وَكَانَ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ أَعْطَوْهُمْ أَنْصَافَ ثِمَارِ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُونَهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَئُونَةَ وَكَانَتْ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهِيَ تُدْعَى أُمَّ سُلَيْمٍ وَكَانَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ كَانَ أَخًا لِأَنَسٍ لِأُمِّهِ وَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِذَاقًا لَهَا فَأَعْطَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ أَهْلِ خَيْبَرَ وَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ

پڑھے جب تک بنی قریظہ کے محلّہ میں نہ پہنچے۔ بعض لوگ ڈرے ایسا نہ ہو کہ نماز قضا ہو جاوے انہوں نے وہاں پہنچنے سے پہلے پڑھ لی اور بعضوں نے کہا کہ ہم نہیں پڑھیں گے مگر جہاں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے اگرچہ نماز قضا ہو جاوے۔ پھر آپ دونوں گروہوں میں سے کسی گروہ پر خفا نہیں ہوئے۔

باب: انصار نے جو مہاجرین کو دیا تھا وہ ان کو واپس ہونا جب اللہ تعالیٰ نے غنی کر دیا مہاجرین کو

۴۶۰۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے اور انصار کے پاس زمین تھی اور درخت تھے (یعنی کھیت بھی تھے اور باغ بھی) تو انصار نے مہاجرین کو اپنا مال بانٹ دیا اس طور سے کہ آدھا میوہ ہر سال ان کو دیتے اور وہ کام اور محنت کرتے۔ انس بن مالکؓ کی ماں جن کا نام ام سلیم تھا اور وہ عبداللہ بن ابی طلحہ کی ماں بھی تھیں جو انسؓ کے مادری بھائی تھے انہوں نے رسول اللہ کو اپنا ایک درخت دیا کھجور کا، رسول اللہؐ نے وہ ام ایمن کو دیا جو آپ کی لونڈی تھیں آزاد کی ہوئی اور اماں تھیں اسامہ بن زیدؓ کی (اس سے معلوم ہوا کہ ام سلیمؓ نے وہ درخت آپ کو مثل ہبہ کے دیا تھا اور وہ صرف میوہ کھانے کو دیتیں تو آپ ام ایمن کو کیسے دیتے)۔ ابن شہاب نے کہا کہ خبر دی مجھ کو انس بن مالکؓ نے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی لڑائی سے فارغ ہوئے

۱؎ لوگ ظہر پڑھ چکے تھے اور بعض نہیں تو جنہوں نے نہیں پڑھی تھی ان کو حکم ہوا ظہر بنی قریظہ میں پڑھنے کا اور جو پڑھ چکے تھے ان کو یہ حکم ہوا کہ عصر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھو۔ انتہی مختصراً

(۴۶۰۳) ☆ یعنی مساقاۃ کے طور پر اور بعضوں نے بغیر محنت کے یوں بھی قبول کر لیا۔ اس حدیث سے انصار کی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے اپنے بھائی مسلمانوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے: والذین تبوءوا الدار والایمان من قبلهم ویحبون من هاجر الیهم اخیر تک۔

الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ قَالَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أُمِّي عِذَاقَهَا وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ مِنْ شَأْنِ أُمِّ أَيْمَنَ أُمِّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهَا كَانَتْ وَصِيفَةً لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا وَلَدَتْ آمِنَةُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ أَبُوهُ فَكَانَتْ أُمُّ أَيْمَنَ تَحْضُنُهُ حَتَّى كَبِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَعْتَقَهَا ثُمَّ أَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِخَمْسَةِ أَشْهُرٍ

اور مدینہ کو لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی دی ہوئی چیزیں پھیر دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی میری ماں کو ان کا درخت پھیر دیا اور ام ایمن کو اس کی جگہ اپنے باغ سے دے دیا۔ ابن شہاب نے کہا ام ایمن جو اسامہ بن زیدؓ کی ماں تھیں وہ لونڈی تھیں حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی (جو والد ماجد تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور وہ حبش کی تھیں جب آمنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا آپ کے والد کی وفات کے بعد تو ام ایمن آپ کو کھلاتیں یہاں تک کہ آپ بڑے ہوئے تب آپ نے ان کو آزاد کر دیا۔ پھر ان کا نکاح زید بن حارثہؓ سے پڑھا دیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پانچ مہینے بعد مر گئیں۔

٤٦٠٤- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَقَالَ حَامِدٌ وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ مِنْ أَرْضِهِ حَتَّى فُتِحَتْ عَلَيْهِ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ فَجَعَلَ بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِ مَا كَانَ أَعْطَاهُ قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ مَا كَانَ أَهْلُهُ أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيهِنَّ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي وَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا نُعْطِيكَهُنَّ وَقَدْ أَعْطَانِيهِنَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ اتْرُكِيهِ وَلَكِ كَذَا وَكَذَا وَتَقُولُ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَجَعَلَ يَقُولُ كَذَا حَتَّى أَعْطَاهَا عَشَرَةَ أَمْثَالِهِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ عَشَرَةِ أَمْثَالِهِ

۴۶۰۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو کوئی اپنی زمین کے درخت حضرت کو دیتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح کیا قریظہ اور نضیر کو، آپ نے شروع کیا پھیر دینا ہر ایک کو جو دیا تھا اس نے۔ انسؓ نے کہا میرے لوگوں نے مجھے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آپ سے مانگوں وہ جو میرے لوگوں نے آپ کو دیا تھا سب یا تھوڑا اس میں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دے دیا تھا۔ میں آپ کے پاس آیا اور مانگا آپ نے وہ مجھے دے دیا۔ اتنے میں ام ایمن آئی اور اس نے کپڑا میرے گلے میں ڈالا اور کہنے لگیں قسم اللہ کی ہم تو وہ تجھے نہ دیں گے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اے ام ایمنؓ دے دے اس کو اور میں تجھے یہ دوں گا۔ وہ یہی کہتی تھی ہرگز نہ دوں گی قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ آپ فرماتے تھے چھوڑ دے میں تجھے یہ دوں گا یہ دوں گا یہاں تک کہ آپ نے ام ایمنؓ کو اس مال کا دس گنا یا دس گنا کے قریب دیا۔

بَابُ جَوَازِ الْأَكْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِيمَةِ فِي دَارِ الْحَرْبِ

باب: غنیمت کے مال میں اگر کھانا ہو تو اس کا کھانا درست ہے دار الحرب میں

٤٦٠٥- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا أُعْطِي الْيَوْمَ أَحَدًا مِنْ هَذَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَسِّمًا.

۴۶۰۵۔ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ایک تھیلی پائی چربی کی خیبر کے دن۔ میں نے اس کو دبا لیا اور کہنے لگا اس میں سے تو میں آج کسی کو نہ دوں گا پھر مڑ کر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ سن کر) تبسم فرما رہے تھے میرے اس کہنے پر۔

٤٦٠٦-عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ يَقُولُ رُمِيَ إِلَيْنَا جِرَابٌ فِيهِ طَعَامٌ وَشَحْمٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَوَثَبْتُ لِآخُذَهُ قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

۴۶۰۶۔ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک تھیلی جس میں کھانا تھا اور چربی تھی خیبر کے روز ہماری طرف کسی نے پھینکی میں دوڑا اس کے لینے کو پھر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں میں نے شرم کی آپ سے۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ

باب: رسول اللہؐ کے خط کا بیان جو آپ نے شام کے بادشاہ ہرقل کو لکھا تھا اسلام لانے کے لیے

٤٦٠٧- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيهِ قَالَ

۴۶۰۷۔ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے ابو سفیانؓ نے ان سے منہ در منہ بیان کیا کہ میں اس مدت میں جو میرے اور رسول اللہؐ

(۴۶۰۵) ☆ قاضی عیاضؒ نے کہا اجماع کیا ہے علماء نے کہ اہل حرب کا کھانا کھا لینا درست ہے جب تک مسلمان دار الحرب میں ہوں بقدر حاجت کے خواہ امام سے اذن لیا ہو یا نہ لیا ہو مگر زہری کے نزدیک اذن لینا ضروری ہے۔ مگر بیچنا کسی کے نزدیک درست نہیں اگر بیچے تو اس کی قیمت غنیمت کے مال میں شریک ہو گی۔ اسی طرح جانور پر سواری کرنا کپڑے پہننا ہتھیار سے کام لینا لڑائی میں درست ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب جس جانور کو کاٹیں اس کی چربی کھا لینا درست ہے گو چربی یہود پر حرام تھی اور یہی مذہب ہے مالک اور ابو حنیفہ کا اور شافعی اور جمہور علماء کا اور اشہب اور ابن قاسم اور بعض حنابلہ کے نزدیک حرام ہے اور یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب کے ذبح درست ہیں اور اس پر اجماع ہے اہل اسلام کا سوا شیعہ کے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہر طرح ان کا ذبیحہ درست ہے خواہ وہ بسم اللہ کہیں یا نہ کہیں اور بعضوں کے نزدیک بسم اللہ کہنا ضروری ہے لیکن اگر وہ مسیح کے نام پر کاٹیں یا کسی گرجا کے تو وہ حلال نہ ہو گا ہمارے نزدیک اور یہی قول ہے جمہور کا۔ (نوویؒ)

(۴۶۰۷) ☆ ہرقل بکسر ہا و فتح را و سکون قاف نام تھا بادشاہ روم کا اور خطاب اس کا قیصر ہے اور بعضوں نے ہرقل بکسر ہا سکون را و کسر قاف پڑھا ہے اور زہری نے صحاح میں یہی نقل کیا ہے۔ بصری بضم با ایک شہر ہے درمیان شام اور حجاز کے۔ بلکہ یہ خیال تھا کہ شاید بنی اسرائیل ☜

انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّأْمِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ يَعْنِي عَظِيمَ الرُّومِ قَالَ وَكَانَ دَحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللَّهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ

کے بیچ میں ٹھہری تھی (یعنی صلح حدیبیہ کی مدت جو ۶ھ میں ہوئی) روانہ ہوا۔ میں شام کے ملک میں تھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ کی کتاب پہنچی ہرقل کو یعنی روم کے بادشاہ کو اور دحیہ کلبی وہ کتاب لے کر آئے تھے۔ انہوں نے بصریٰ کے رئیس کو دی اور بصریٰ کے رئیس نے ہرقل کو دی۔ ہرقل نے کہا یہاں کوئی ہے اس شخص کی قوم کا جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں ابوسفیان نے کہا میں بلایا گیا اور بھی چند آدمی تھے قریش کے، ہم ہرقل کے پاس پہنچے اس نے ہم کو اپنے سامنے بٹھلایا اور پوچھا تم میں سے کون رشتہ میں زیادہ نزدیک ہے اس شخص سے جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے؟ ابوسفیان نے کہا میں۔ (یہ ہرقل نے اس واسطے دریافت کیا کہ جو نسب میں زیادہ نزدیک ہوگا وہ بہ نسبت دوسروں کے آپ کا حال زیادہ جانتا ہوگا) پھر مجھے ہرقل کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا، بعد اس کے اپنے ترجمان کو بلایا۔ (جو زبان دوسرے ملک کے لوگوں کی بادشاہ کو سمجھاتا ہے) اور اس سے کہا کہ ان لوگوں سے کہہ کہ میں اس شخص سے (یعنی ابوسفیان سے) اس شخص کا حال پوچھوں گا جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے، پھر اگر وہ جھوٹ بولے تو تم اس کا جھوٹ بیان کر دینا۔ ابوسفیان نے کہا قسم اللہ کی اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ

لـه میں پیدا ہوں جیسے اور پیغمبر بہت سے بنی اسرائیل میں ہو چکے یا شام کے ملک پیدا ہوں یا اور کسی دولتمند ذی علم قوم میں۔ اس زمانہ میں عرب قوم نہ مالدار تھی نہ ذی علم اور دوسری قومیں عرب کے لوگوں کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی تھیں ان کو سوا لوٹنے، آپس میں لڑنے جھگڑنے کے اور کوئی شغل نہ تھا۔ آخر اللہ جل جلالہ نے اپنی قدرت کو دکھلانا چاہا اور ایسی قوم میں آپ کو پیدا کیا جہاں گمان بھی نہ تھا یہ بھی ایک بڑی دلیل ہے آپ کی نبوت کی اور ایک بڑی نشانی ہے خدا کی قدرت کی۔ یعنی یہ لوگ مجھے جانے نہ دیں گے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجھے روکیں گے اور میرے مارنے کے فکر میں ہونگے ورنہ میں ضرور جاتا اور آپ سے ملتا نووی نے کہا یہ عذر اس کا درست نہ تھا بلکہ اس نے سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا نووی نے کہا اس کتاب سے بہت سی باتیں نکلتی ہیں ایک تو کافروں کو اسلام کی طرف بلانا لڑائی سے پہلے اور یہ جب واجب ہے اگر ان کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو اور جو پہنچ گئی ہو تو وہ مستحب ہے۔ دوسرے یہ کہ خبر واحد پر عمل واجب ہے اس لیے کہ دحیہ کلبیؓ ایک شخص اس کتاب کو لے گئے تھے اور اس پر اجماع ہے۔ تیسرے یہ کہ کتاب کا شروع کرنا بسم اللہ سے مستحب ہے اور حمد الٰہی سے بھی ذکر الٰہی مراد ہے۔ چوتھی یہ کہ خط میں پہلے کاتب کا نام لکھنا پھر مکتوب الیہ کا مسنون ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے لیکن اکثر علماء کا یہی لـه

هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ فَوَاللَّهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ

لوگ میرا جھوٹ بیان کریں گے (اور میری ذلت ہوگی) تو میں جھوٹ بولتا (کیونکہ مجھے آپ سے عداوت تھی)۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا اس سے پوچھ کہ اس شخص کا (یعنی حضرت محمدؐ کا) حسب کیا ہے یعنی خاندان۔ ابوسفیان نے کہا میں نے کہا ان کا حسب تو ہم میں بہت عمدہ ہے۔ ہرقل نے کہا ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کبھی تم نے ان کو جھوٹ بولتے سنا اس دعویٰ سے پہلے (یعنی نبوت کے دعویٰ سے)؟ میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا اچھا ان کی پیروی بڑے بڑے رئیس لوگ کرتے ہیں یا غریب لوگ؟ میں نے کہا غریب لوگ ہرقل نے کہا ان کے تابعدار بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں؟ میں نے کہا بڑھتے جاتے ہیں ہرقل نے کہا ان کے تابعداروں میں سے کوئی ان کے دین میں آکر اور پھر اس دین کو برا جان کر پھر جاتا ہے یا نہیں؟ میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا تم نے ان سے لڑائی بھی کی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ ہرقل نے کہا ان کی تم سے کیونکر لڑائی ہوئی ہے (یعنی کون غالب رہتا ہے)؟ میں نے کہا ہماری ان کی لڑائی ڈولوں کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر ہوتی ہے جیسے کنویں سے ڈول پانی کھینچنے میں ایک ادھر آتا ہے اور ایک ادھر اور اسی طرح لڑائی میں کبھی ہماری فتح ہوتی ہے کبھی ان کی فتح ہوتی ہے' وہ ہمارا نقصان کرتے ہیں ہم ان کا نقصان کرتے ہیں۔ ہرقل نے کہا وہ اقرار کو توڑتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں' پھر

ﷺ قول ہے کہ پہلے کاتب کو اپنا نام لکھنا مستحب ہے اور ایک جماعت نے پہلے مکتوب الیہ کا نام بھی لکھنے کی اجازت دی۔ اور زید بن ثابتؓ نے معاویہؓ کے خط میں پہلے معاویہؓ کا نام لکھا تھا۔ اور لفافہ پر مکتوب الیہ کا نام یوں لکھے الی فلاں اور القاب میں افراط و تفریط نہ کرے کیونکہ حضرتؐ نے ہرقل کو صرف روم کا رئیس لکھا اور زیادہ مبالغہ اس کی تعریف میں نہیں کیا۔ انتہی مختصراً۔ یہ آپ نے طریقہ سکھلایا اپنی امت کو کہ کافروں پر اس اس طور سے سلام کریں تاکہ درحقیقت ان پر سلام نہ ہو اور ان کو سلام معلوم ہو ایسا ہی جس مجلس میں کفار اور مسلمان دونوں موجود ہوں اور وہاں کوئی مسلمان آوے تو یوں ہی کہے سلام علی من اتبع الھدیٰ۔ بخاری کی روایت میں "یریسیین" ہے اور اس کے معنی میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں مراد ان سے کاشکار اور رعایا ہیں یعنی اگر تو مسلمان نہ ہوگا تو تیری وجہ سے رعایا بھی نہ ہونگے اور ان سب کا گناہ بھی تیرے اوپر پڑے گا۔ ﷺ

أَضْعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَهُ سَخْطَةً لَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُنْ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي

اب ایک مدت کے لیے ہمارے اور ان کے درمیان اقرار ہوا ہے دیکھئے وہ اس میں کیا کرتے ہیں (یعنی آئندہ شاید عہد شکنی کریں) ابوسفیان نے کہا خدا کی قسم مجھے اور کسی باب میں اپنی طرف سے کوئی فقرہ لگانے کا موقعہ نہیں ملا سوا اس بات کے (تو میں نے اس میں عداوت کی راہ سے اتنا بڑھا دیا کہ یہ جو صلح کی مدت اب ٹھہری ہے شاید اس میں وہ دغا کریں)۔ ہرقل نے کہا ان سے پہلے بھی ان کی قوم یا ملک میں کسی نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ تب ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا تم اس شخص سے یعنی ابوسفیان سے کہو میں نے تجھ سے ان کا حسب و نسب پوچھا تو تو نے کہا کہ ان کا حسب بہت عمدہ ہے اور پیغمبروں کا یہی قاعدہ ہے وہ ہمیشہ اپنی قوم کے عمدہ خاندانوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا کہ ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گزرا ہے تو نے کہا نہیں یہ اس لیے میں نے پوچھا کہ اگر ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ گمان ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے بزرگوں کی سلطنت چاہتے ہیں۔ اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ ان کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہیں یا غریب لوگ تو تو نے کہا غریب لوگ اور ہمیشہ پہلے پہل پیغمبروں کی پیروی غریب لوگ ہی کرتے ہیں کیونکہ بڑے آدمیوں کو کسی کی اطاعت کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور غریبوں کو نہیں آتی۔ اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ نبوت کے دعویٰ سے پہلے تم نے کبھی ان کا جھوٹ دیکھا ہے تو تو نے کہا نہیں اس سے میں نے یہ نکالا کہ جب وہ لوگوں پر طوفان نہیں باندھتے تو اللہ جل جلالہ پر کیوں طوفان جوڑنے لگے

ؒ اور بیہقی کی روایت میں صاف "اکارین" کا لفظ موجود ہے جس کے معنی یہ ہی ہیں مزارعین کے۔ اور بعضوں نے کہا مراد یہود اور نصاریٰ ہیں جو پیروکار ہیں عبداللہ بن ادریس کے اور اراویسہ (روسیہ) اسی طرف منسوب ہیں۔ بعض کہتے ہیں اریسیین سے مراد وہ بادشاہ ہیں جو لوگوں کو غلط مذہب کی طرف بلاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں اریسیین بنی اسرائیل میں وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے پیغمبر کو مار ڈالا تھا۔ واللہ اعلم نووی مع زیادہ۔ یہ ابوسفیان نے حضرت کو کہا ابن ابی کبشہ ایک شخص تھا عرب میں جس کا مذہب اور عربوں کے خلاف تھا تو رسول اللہ کو مشابہت دی اس شخص ؒ

أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ**)) وَ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتْ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغْطُ وَأَمَرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ.

(جھوٹا دعویٰ کر کے)؟ اور میں نے تجھ سے پوچھا کوئی ان کے دین میں آنے کے بعد پھر اس کو برا سمجھ کر پھر جاتا ہے تو نے کہا نہیں اور ایمان کا یہی حال ہے جب دل میں آتا ہے تو خوشی سماتی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا ان کے پیرو کار بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں تو نے کہا وہ بڑھتے جاتے ہیں اور یہی ایمان کا حال ہے اس وقت تک کہ پورا ہو (پھر کمال کے بعد اگر گھٹے تو کوئی قباحت نہیں)۔ اور میں نے تجھ سے پوچھا تم ان سے لڑتے ہو تو نے کہا ہم لڑتے ہیں اور ہماری اور ان کی لڑائی برابر ہے ڈول کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر' تم ان کا نقصان کرتے ہو وہ تمہارا نقصان کرتے ہیں اور اسی طرح آزمائش ہوتی ہے پیغمبروں کی (تاکہ ان کو صبر اور تکلیف کا اجر ملے اور ان کے پیروکاروں کے درجے بڑھیں)' پھر آخر میں وہی غالب آتے ہیں' اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ دغا کرتے ہیں تو نے کہا وہ دغا نہیں کرتے اور یہی حال ہے پیغمبروں کا وہ دغا نہیں کرتے (یعنی عہد شکنی) اور میں نے تجھ سے پوچھا ان سے پہلے بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو نے کہا نہیں یہ میں نے اس لیے پوچھا کہ اگر ان سے پہلے کسی نے یہ دعویٰ کیا ہوتا تو گمان ہوتا کہ اس شخص نے بھی اس کی پیروی کی ہے۔ پھر ہرقل نے کہا وہ تم کو کن باتوں کا حکم کرتے ہیں؟ میں نے کہا وہ حکم کرتے ہیں نماز پڑھنے کا اور زکوٰۃ دینے کا اور ناتواں لوگوں سے سلوک کا اور بری باتوں سے بچنے کا۔ ہرقل نے کہا اگر ان کا بھی یہی حال ہے جو تم نے بیان کیا تو بے شک وہ پیغمبر ہیں

☆ سے کہ آپ کا مذہب بھی ان کے خلاف تھا اور بعضوں نے کہا ابو کبشہ آپ کے نانا تھے اور بعضوں نے کہا آپ کے دودھ کے باپ تھے (یعنی حارث بن عبد العزیٰ) اور یہ عداوت سے کہا اس واسطے کہ آپ کے اصلی نسب میں ان کو طعن کرنے کا کوئی موقع نہ تھا (نووی) بنو اصفر روم کے نصاریٰ ہیں۔ اصفر کہتے ہیں زرد کو۔ ایک بار حبشی رومیوں پر غالب ہوئے اور ان سے اولاد ہوئی تو حبشیوں کی سیاہی اور روم کی سفیدی مل کر زرد رنگ کے بچے پیدا ہوئے۔ اور ابو اسحاق نے کہا کہ اصفر نام ہے اصفر بن روم بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم کا ان کی اولاد میں۔ اور بنو الزرقا بھی ان کو کہتے ہیں کیونکہ ان کی آنکھیں اکثر نیلی ہوتی ہیں۔

اور میں جانتا تھا اگلی کتابوں میں پڑھ کر کہ یہ پیغمبر پیدا ہوں گے لیکن مجھے یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں گے اور اگر میں یہ سمجھتا کہ میں ان تک پہنچ جاؤں گا تو میں ان سے ملنا پسند کرتا۔ (بخاری کی روایت میں ہے کہ میں کسی طرح بھی ملتا محنت مشقت اٹھا کر) اور جو میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا اور البتہ ان کی حکومت یہاں تک آجاوے گی جہاں اب میرے دونوں پاؤں ہیں۔ پھر ہرقل نے رسول اللہ کا خط منگوایا اور اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا۔ ''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے' محمدؐ اللہ کے رسول کی طرف سے ہرقل کو معلوم ہو جو کہ رئیس ہے روم کا' سلام اس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی۔ بعد اس کے میں تجھے ہدایت دیتا ہوں اسلام کی دعوت کہ مسلمان ہو جا تو سلامت رہے گا (یعنی تیری حکومت اور جان اور عزت سب سلامت اور محفوظ رہے گی) مسلمان ہو جا اللہ تجھے دوہرا ثواب دے گا' اگر تو نہ مانے گا تو تجھ پر وبال ہو گا اریسیین کا۔ اے کتاب والو! مان لو ایک بات کہ جو سیدھی اور صاف ہے اور تمہارے اور ہمارے درمیان کی کہ بندگی نہ کریں سوا اللہ کے کسی اور کی اور شریک بھی نہ ٹھہراویں اس کے ساتھ کسی کو آخری آیت تک۔''

جب ہرقل اس خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو لوگوں کی آوازیں بلند ہوئیں اور بک بک بہت ہوئی اور ہم باہر کئے گئے۔ ابوسفیان نے کہا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابوکبشہ کے بیٹے کا درجہ بہت بڑھ گیا ان سے بنی اصفر کا بادشاہ ڈرتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا اس دن سے مجھے یقین تھا کہ رسول اللہ کامیاب ہوں گے اور غالب ہوں گے یہاں تک کہ اللہ نے مجھ کو بھی مسلمان کیا۔

٤٦٠٨ - عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ مَشَى مِنْ حِمْصَ إِلَى إِيلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا أَبْلَاهُ اللَّهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ((مِنْ مُحَمَّدٍ

۴۶۰۸۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ قیصر جب ایران کی فوج کو اللہ نے شکست دی تو حمص سے ایلیا (بیت المقدس) کی طرف گیا اس فتح کا شکر کرنے کو اور خط میں یہ ہے کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے۔ اور اریسیین

عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَ إِثْمَ الْيَرِيسِيِّينَ وَقَالَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ)).

کے بدلے یریسیین ہے اور دعایة کے بدلے داعیة ہے یعنی بلاتا ہوں میں تجھ کو داعیہ اسلام کی طرف اور وہ کلمہ توحید ہے۔

بَابُ كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مُلُوكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: رسول اللہؐ کے خط کافر بادشاہوں کی طرف اسلام کی دعوت میں

٤٦٠٩- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ.

۴۶۰۹۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور ہر ایک حاکم کو لکھا اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے تھے ان کو اور یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر آپ نے جنازے کی نماز پڑھی۔

٤٦١٠- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۶۱۰۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ ان روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر آپ نے نماز پڑھی۔

٤٦١١-عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۶۱۱۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

بَابُ فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ

باب: جنگ حنین کا بیان

٤٦١٢- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۶۱۲۔ عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہے میں حنین (ایک وادی ہے درمیان مکہ اور طائف کے عرفات کے پرے) کے دن رسول اللہؐ کے ساتھ موجود تھا تو میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب (آپ کے چچازاد بھائی) دونوں آپ کے ساتھ لپٹے

(۴۶۰۹) ☆ نوویؒ نے کہا کسریٰ کہتے ہیں ہر ایک فارس کے بادشاہ کو اور قیصر روم کے بادشاہ کو اور نجاشی حبشہ کے بادشاہ کو اور خاقان ترک کے بادشاہ کو اور فرعون قبط کے بادشاہ کو اور عزیز مصر کے بادشاہ کو اور تبع حمیر کے بادشاہ کو اور فغفور چین کے بادشاہ کو اور زارا روس کے بادشاہ کو۔ انتہی مع زیادۃ۔

(۴۶۱۲) ☆ اس سے یہ نکلا کہ مشرکین کا تحفہ لینا درست ہے پر دوسری حدیث میں ہے کہ ہم نہیں لیتے مشرکوں کا تحفہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے پھیر دیا مشرکوں کا ہدیہ اور صحیح یہ ہے کہ آپ کو ہدیہ لینا درست تھا اور کسی عامل کو درست نہیں بلکہ وہ چوری ہے اور اہل کتاب کا یہی ہدیہ آپ نے قبول فرمایا جیسے مقوقس اور ملوک شام کا۔ نووی نے کہا قاضی اور عامل اگرچہ حرام ہدیہ لیوے تو پھر وہ دیوے اور جو دینے والے کا پتا نہ لگے تو بیت المال میں داخل کر دے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ یہ خچر آپ کو دیا ایلہ کے بادشاہ نے جس کا نام یحنہ بن ردیا تھا۔ سمرہ وہ درخت ہے جنگلی اور اصحاب سمرہ سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے شجرہ رضوان کے تلے آپ سے بیعت کی تھی کہ کافروں سے لڑ کر مر جاویں گے

وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ قَالَ عَبَّاسٌ وَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَبُو سُفْيَانَ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيْ عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ)) فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ قَالَ فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتْ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَقَالُوا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ)) قَالَ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وُجُوهَ الْكُفَّارِ

رہے اور جدا نہیں ہوئے اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفاثہ جذامی نے آپ کو تحفہ دیا تھا (جس کو شہباء اور دلدل بھی کہتے تھے) جب مسلمانوں اور کافروں کا سامنا ہوا تو مسلمان بھاگے پیٹھ موڑ کر اور رسول اللہؐ ایڑ دے رہے تھے اپنے خچر کو کافروں کی طرف جانے کے لیے (یہ آپ کی کمال شجاعت تھی کہ ایسے سخت وقت میں خچر پر سوار ہوئے ورنہ گھوڑے بھی موجود تھے)۔ حضرت عباسؓ نے کہا میں آپ کی خچر کی لگام پکڑے تھا اور اس کو روک رہا تھا تیز چلنے سے اور ابوسفیان آپ کی رکاب تھامے تھے آخر جناب رسول اللہؐ نے فرمایا اے عباسؓ اصحاب سمرہ کو پکارو اور عباسؓ کی آواز نہایت بلند تھی (وہ رات کو اپنے غلاموں کو آواز دیتے تو آٹھ میل تک جاتی) عباسؓ نے کہا میں نے بلند آواز سے پکارا کہاں ہیں اصحاب السمرہ؟ یہ سنتے ہی قسم خدا کی وہ ایسے لوٹے جیسے گائے اپنے بچوں کے پاس چلی آتی ہے اور کہنے لگے حاضر ہیں حاضر ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہیں بھاگے تھے اور نہ سب بھاگے تھے بلکہ بعض نو مسلم وغیرہ دفعتاً تیروں کی بارش سے لوٹے اور گڑبڑ ہو گئی) پھر اللہ نے مسلمانوں کے دل مضبوط کر دیئے پھر وہ لڑنے لگے کافروں سے اور انصار کو یوں بلایا اے انصار کے لوگو! انصار کے لوگو! پھر تمام ہوا بلانا بنی حارث بن خزرج پر (جو انصار کی ایک جماعت ہے) پکارا انہوں نے اے بنی حارث بن خزرج! اے بنی حارث بن خزرج! رسول اللہؐ اپنے خچر پر تھے گردن کو لمبا کئے ہوئے آپ نے دیکھا ان کی لڑائی کو اور فرمایا یہ وقت ہے تنور کے جوش کا (یعنی اس وقت میں لڑائی خوب گرما گرمی سے ہو رہی ہے) پھر آپ نے چند کنکریاں اٹھائیں اور کافروں کے منہ

ﷺ گے اور ہر گز نہ بھاگیں گے۔ نوویؒ نے کہا یہاں آپ سے دو معجزے ہوئے ایک فعلی اور ایک خبری۔ فعلی تو کنکریوں کا پھینکنا اور اس سے کافروں کو شکست ہونا۔ خبری بیان کرنا آپ کا پیشتر سے کہ کافروں کو شکست ہو گئی اور ویسا ہی ہوا۔ حضرت عباسؓ نے کہا میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی اتنے میں قسم خدا کی آپ نے کنکریاں ماریں تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور ان کا کام الٹ گیا۔

ثُمَّ قَالَ ((انْهَزَمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ)) قَالَ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيمَا أَرَى قَالَ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا.

پر ماریں اور فرمایا شکست پائی کافروں نے قسم ہے کعبہ کے مالک کی حضرت عباسؓ نے کہا میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی اتنے میں قسم خدا کی آپ نے کنکریاں ماری تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور ان کا کام الٹ گیا۔

٤٦١٣ - عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَرْوَةُ بْنُ نُعَامَةَ الْجُذَامِيُّ وَقَالَ ((انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ)) وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ حَتَّى هَزَمَهُمْ اللَّهُ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلَى بَغْلَتِهِ.

۴۶۱۳۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٦١٤ - عَنِ ابْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ يُونُسَ وَحَدِيثَ مَعْمَرٍ أَكْثَرُ مِنْهُ وَأَتَمُّ.

۴۶۱۴۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٦١٥ - عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَفَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ أَوْ كَثِيرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۶۱۵۔ ابواسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے براء بن عازب سے کہا اے ابو عمارہ! تم حنین کے دن بھاگے؟ انہوں نے کہا نہیں قسم خدا کی جناب رسول اللہؐ نے پیٹھ نہیں موڑی بلکہ آپ کے اصحاب میں سے چند جوان جلد باز جن کے پاس ہتھیار نہ تھے یا پورے ہتھیار نہ تھے نکلے ان کا مقابلہ ایسے تیر اندازوں سے ہوا جن کا کوئی تیر خطا نہ ہوتا تھا' وہ لوگ ہوازن اور بنی نصر کے تھے۔ غرض انہوں نے یک بارگی تیروں کی ایسی بوچھاڑ کی کہ کوئی تیر خطا نہ ہوا۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے آپ

(۴۶۱۵) ☆ نوویؒ نے کہا یہ رجز موزون ہے مگر ہر موزون کو شعر نہیں کہتے جب تک اس کے کہنے والے کا ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لیے بعضے موزون فقرے قرآن مجید میں موجود ہیں جیسے لن تنالو البر حتی تنفقو یا نصرا من اللہ وفتح قریب یا ویر زقه من حیث لا یحتسب حالانکہ شعر نہیں ہیں اور اپنے تئیں عبدالمطلب کا بیٹا قرار دیا اس لیے کہ عبدالمطلب مشہور شخص تھا اور عرب آپ کو ان کا بیٹا کہتے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ لڑائی میں ایسا کہنا درست ہے جیسے سلمہؓ نے کہا انا بن الاکوع اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا انا الذی سمتنی امی حیدرہ اور غیر لڑائی میں بطور افتخار کے ممنوع ہے۔ (انتہی مختصراً)

وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ فَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ))

سفید خچر پر سوار تھے تو خچر سے اترے اور مدد کی دعا مانگی، آپ نے فرمایا انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب یعنی میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر آپ نے صف باندھی اپنے لوگوں کی۔

٤٦١٦– عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْبَرَاءِ فَقَالَ أَكُنْتُمْ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَلَّى وَلَكِنَّهُ انْطَلَقَ أَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ وَحُسَّرٌ إِلَى هَذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاةٌ فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلٍ كَأَنَّهَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَانْكَشَفُوا فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُودُ بِهِ بَغْلَتَهُ فَنَزَلَ وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُولُ ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ)) قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

۴۶۱۶۔ حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص براء بن عازب کے پاس آیا اور کہنے لگا حنین کے دن تم بھاگ گئے تھے اے ابو عمارہ! انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں رسول اللہؐ پر آپ نے منہ نہیں موڑا لیکن چند جلد باز لوگ اور بے ہتھیار ہوازن کے قبیلہ کی طرف گئے وہ تیر انداز تھے انہوں نے ایک بوچھاڑ کی تیروں کی جیسے ٹڈی دل تو یہ لوگ سامنے سے ہٹ گئے اور لوگ رسول اللہؐ کے پاس آئے۔ ابوسفیان بن حارث آپ کے خچر کو کھینچتے تھے آپ خچر پر سے اترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ فرماتے تھے میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں یا اللہ اپنی مدد اتار۔ براء نے کہا قسم خدا کی جب لڑائی خونخوار ہوتی تو ہم اپنے تئیں بچاتے آپ کی آڑ میں اور بہادر ہم میں وہ تھے جو سامنا کرتے لڑائی کا یعنی رسول اللہ ﷺ۔

٤٦١٧– عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ الْبَرَاءُ وَلَكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ وَكَانَتْ هَوَازِنُ يَوْمَئِذٍ رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوا فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتَقْبَلُونَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ)).

۴۶۱۷۔ حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے میں نے سنا براء سے ان سے پوچھا ایک شخص نے قیس کے کیا تم بھاگ گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر حنین کے دن؟ براء نے کہا پر رسول اللہؐ نہیں بھاگے۔ ایسا ہوا کہ ہوازن قبیلہ کے لوگ ان دنوں تیر انداز تھے اور ہم نے جب ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگے اور ہم لوٹ کے مال پر جھکے تب انہوں نے تیر چلائے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی سفید خچر پر اور ابوسفیان بن حارث اس کی لگام پکڑے تھے۔ آپ فرماتے تھے میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں ہے، میں بیٹا ہوں عبدالمطلب کا۔

٤٦١٨– عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا

۴۶۱۸۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عُمَارَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَهُوَ أَقَلُّ مِنْ حَدِيثِهِمْ وَهَؤُلَاءِ أَتَمُّ حَدِيثًا

٤٦١٩ -عَنْ إِيَاسَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَأَعْلُو ثَنِيَّةً فَاسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ مِنْ الْعَدُوِّ فَأَرْمِيهِ بِسَهْمٍ فَتَوَارَى عَنِّي فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَنَظَرْتُ إِلَى الْقَوْمِ فَإِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوا مِنْ ثَنِيَّةٍ أُخْرَى فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَوَلَّى صَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَرْجِعُ مُنْهَزِمًا وَعَلَيَّ بُرْدَتَانِ مُتَّزِرًا بِإِحْدَاهُمَا مُرْتَدِيًا بِالْأُخْرَى فَاسْتَطْلَقَ إِزَارِي فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيعًا وَمَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ رَأَى ابْنُ الْأَكْوَعِ فَزَعًا فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ عَنْ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنْ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتْ الْوُجُوهُ فَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ فَهَزَمَهُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.

۴۶۱۹۔ ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے باپ سلمہ بن اکوع نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کا جب دشمن کا سامنا ہوا تو میں آگے ہوا اور ایک گھاٹی پر چڑھا۔ ایک شخص دشمنوں میں سے میرے سامنے آیا میں نے ایک تیر مارا۔ وہ چھپ گیا معلوم نہیں کیا ہوا میں نے لوگوں کو دیکھا تو وہ دوسری گھاٹی سے نمود ہوئے اور ان سے اور حضرتؐ کے صحابہ سے جنگ ہوئی لیکن صحابہ کو شکست ہوئی۔ میں بھی شکست پا کر لوٹا اور میں دو چادریں پہنے تھا ایک باندھے ہوئے دوسری اوڑھے۔ میری تہہ بند کھل چلی تو میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا شکست پا کر۔ آپ نے فرمایا کہ اکوع کا بیٹا گھبرا کر لوٹا۔ پھر دشمنوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیرا آپ خچر پر سے اترے اور ایک مٹھی خاک زمین سے اٹھائی اور ان کے منہ پر ماری اور فرمایا بگڑ گئے منہ۔ پھر کوئی آدمی ان میں ایسا نہ رہا جس کی آنکھ میں خاک نہ بھر گئی ہو اسی ایک مٹھی کی وجہ سے۔ آخر وہ بھاگے اور اللہ نے ان کو شکست دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مال بانٹ دیئے مسلمانوں کو۔

(۴۶۱۹) ☆ اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى "یعنی تو نے یہ مٹھی نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی" کیونکہ یہ معجزہ ہے اور معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر کرتا ہے۔

بَابُ غَزْوَةِ الطَّائِفِ

باب: طائف کی لڑائی کا بیان

٤٦٢٠ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ أَصْحَابُهُ نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا عَلَيْهِ فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا)) قَالَ فَأَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

۴۶۲۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے (اور بعض نسخوں میں عبداللہ بن عمرو ہے جو عاص کے بیٹے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے گھیر لیا طائف والوں کو اور نہیں حاصل کیا ان سے کچھ تو آپ نے فرمایا ہم لوٹ چلیں گے اگر خدا نے چاہا آپ کے اصحاب نے کہا بغیر فتح کے ہم لوٹ جاویں گے؟ رسول اللہ نے فرمایا اچھا صبح کو لڑو وہ لڑے اور زخمی ہوئے آپ نے فرمایا ہم کل لوٹ جاویں گے یہ ان کو بھلا معلوم ہوا تو آپ ہنسے۔

بَابُ غَزْوَةِ بَدْرٍ

باب: بدر کی لڑائی کا بیان

٤٦٢١ - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ إِيَّانَا تُرِيدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَفِيهِمْ غُلَامٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذُوهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ فَيَقُولُ مَا لِي عِلْمٌ بِأَبِي سُفْيَانَ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوهُ فَقَالَ نَعَمْ أَنَا أُخْبِرُكُمْ هَذَا أَبُو

۴۶۲۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مشورہ کیا جب آپ کو ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے گفتگو کی۔ آپ نے جواب نہ دیا پھر حضرت عمرؓ نے کی تب بھی آپ مخاطب نہ ہوئے۔ آخر سعد بن عبادہؓ (انصار کے رئیس اٹھے) اور انہوں نے کہا آپ ہم سے پوچھتے ہیں یا رسول اللہؐ! قسم خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ہم کو حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں تو ہم ضرور ڈال دیں اور اگر آپ حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو بھگادیں برک الغماد تک (جو ایک مقام ہے بہت دور مکہ سے پرے) البتہ ہم ضرور بھگادیں (یعنی ہم ہر طرح آپ کے حکم کے تابع ہیں گو ہم نے آپ سے یہ عہد نہ کیا ہو۔ آفرین ہے انصار کی جاں نثاری پر)۔ تب جناب رسول اللہؐ نے لوگوں کو بلایا اور وہ چلے یہاں تک کہ بدر میں اترے وہاں قریش کے پانی پلانے والے ملے ان میں ایک کالا غلام بھی تھا بنی حجاج کا۔ صحابہ نے اس کو پکڑا اور اس سے ابوسفیان اور ابوسفیان کے ساتھیوں کا حال پوچھا وہ کہتا تھا میں

(۴۶۲۰) ☆ کہ ابھی کل تو لوٹنے پر راضی نہ تھے اور لڑائی پر مستعد تھے جب زخمی ہوئے تو لوٹنے کو بہتر سمجھا اور اتنی جلدی رائے بدل گئی۔

سُفْيَانَ فَإِذَا تَرَكُوهُ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ مَا لِي بِأَبِي سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ هَذَا أَيْضًا ضَرَبُوهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَضْرِبُوهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوهُ إِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ قَالَ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هَاهُنَا هَاهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابو سفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابو جہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو یہ موجود ہیں۔ جب وہ یہ کہتا تو پھر اس کو مارتے جب وہ یہ کہتا اچھا اچھا میں ابو سفیان کا حال بتاتا ہوں تو اس کو چھوڑ دیتے۔ پھر اس سے پوچھتے وہ یہی کہتا میں ابو سفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابو جہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو لوگوں میں موجود ہیں۔ پھر اس کو مارتے اور جناب رسول اللہؐ نماز پڑھ رہے تھے کھڑے ہوئے جب آپ نے یہ دیکھا تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب وہ تم سے سچ بولتا ہے تو تم اس کو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو (یہ ایک معجزہ ہوا آپ کا)۔ پھر آپ نے فرمایا یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ ہے اور ہاتھ زمین پر رکھا اس جگہ (اور یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے)۔ راوی نے کہا پھر جہاں آپ نے ہاتھ رکھا تھا اس سے ذرا بھی فرق نہ ہوا اور ہر ایک کافر اسی جگہ گرا۔ (یہ دوسرا معجزہ ہوا)۔

بَابُ فَتْحِ مَكَّةَ

باب: مکہ کے فتح ہونے کا بیان

٤٦٢٢– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وَفَدَتْ وُفُودٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ يَصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُوَنَا إِلَى رَحْلِهِ فَقُلْتُ أَلَا أَصْنَعُ طَعَامًا فَأَدْعُوَهُمْ إِلَى رَحْلِي فَأَمَرْتُ بِطَعَامٍ يُصْنَعُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ فَقُلْتُ الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ فَقَالَ سَبَقْتَنِي قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَلَا أُعْلِمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ

۴۶۲۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کئی جماعتیں سفر کر کے معاویہؓ کے پاس گئیں رمضان شریف کے مہینہ میں۔ عبداللہ بن رباح نے کہا (جو ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اس حدیث کو) ہم میں ایک دوسرے کے لیے کھانا تیار کرتا تو ابو ہریرہؓ اکثر ہم کو بلاتے اپنے مقام پر۔ ایک دن میں نے کہا میں بھی کھانا تیار کروں اور سب کو اپنے مقام پر بلاؤں تو میں نے کھانے کا حکم دیا اور شام کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا آج کی رات میرے یہاں دعوت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا تو نے مجھ سے آگے کہہ دیا (یعنی آج میں دعوت کرنے والا تھا)۔ میں نے کہا ہاں پھر میں نے ان کو بلایا حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا اے انصار کے گروہ میں تمہارے باب میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں پھر انہوں نے ذکر

(۴۶۲۲) ☆ تاکہ وطن بناؤں مدینہ کو اب یہ نہ سمجھا کہ میں اس ہجرت کو فسخ کروں گا اور پھر مکہ میں رہنا اختیار کروں گا۔

فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ عَلَى إِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدًا عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْأُخْرَى وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ فَأَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي كَتِيبَةٍ قَالَ فَنَظَرَ فَرَآنِي فَقَالَ ((أَبُو هُرَيْرَةَ)) قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((لَا يَأْتِينِي إِلَّا أَنْصَارِيٌّ)) زَادَ غَيْرُ شَيْبَانَ فَقَالَ ((اهْتِفْ لِي بِالْأَنْصَارِ)) قَالَ فَأَطَافُوا بِهِ وَوَبَّشَتْ قُرَيْشٌ أَوْبَاشًا لَهَا وَأَتْبَاعًا فَقَالُوا نُقَدِّمُ هَؤُلَاءِ فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أُصِيبُوا أَعْطَيْنَا الَّذِي سُئِلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَرَوْنَ إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ)) ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ ((حَتَّى تُوَافُونِي بِالصَّفَا)) قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ وَمَا أَحَدٌ مِنْهُمْ يُوَجِّهُ إِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ((مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ)) فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَجَاءَ الْوَحْيُ وَكَانَ إِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لَا يَخْفَى عَلَيْنَا فَإِذَا جَاءَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ فَلَمَّا انْقَضَى الْوَحْيُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ

کیا مکہ کی فتح کا۔ بعد اس کے کہا رسول اللہؐ آئے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے تو ایک جانب پر زبیر کو بھیجا اور دوسری جانب پر خالد بن ولید کو (یعنی ایک کو میمنہ پر کیا اور ایک کو میسرہ پر) اور ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو ان لوگوں کا سردار کیا جن کے پاس زرہیں نہ تھیں۔ وہ گھاٹی کے اندر سے گئے اور رسول اللہؐ ایک ٹکڑے میں تھے۔ آپ نے مجھ کو دیکھا تو فرمایا ابوہریرہؓ! میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہؐ آپ نے فرمایا نہ آوے میرے پاس مگر انصاری اور فرمایا انصار کو پکارو میرے لیے کیونکہ آپ کو انصار پر بہت اعتماد تھا (اور ان کو مکہ والوں سے کوئی غرض بھی نہ تھی' آپ نے ان کا پاس رکھنا مناسب جانا) پھر وہ سب آپ کے گرد ہو گئے اور قریش نے بھی اپنے گروہ اور تابعدار اکٹھا کئے اور کہا ہم ان کو آگے کرتے ہیں اگر کچھ ملا تو ہم بھی انکے ساتھ ہیں اور جو آفت آئی تو دے دیں گے ہم سے جو مانگا جاوے گا۔ آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں اور تابعداروں کو پھر آپ نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر بتلایا (یعنی مارو مکہ کے کافروں کو اور ان میں سے ایک کو نہ چھوڑو) اور فرمایا تم ملو مجھ سے صفا پر۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا پھر ہم چلے جو کوئی ہم میں سے کسی کو مارنا چاہتا (کافروں میں سے) وہ مار ڈالتا اور کوئی ہمارا مقابلہ نہیں کرتا یہاں تک کہ ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ! قریش کا گروہ تباہ ہو گیا' اب آج سے قریش نہ رہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر چلا جاوے اس کو امن ہے (یہ آپ نے ابوسفیان کی درخواست پر اس کو عزت دینے کو فرمایا)۔ انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے ان کو یعنی رسول اللہؐ کو اپنے وطن کی الفت آ گئی اور اپنے کنبہ والوں پر ماتا ہوئے۔ ابوہریرہؓ نے کہا اور وحی آنے لگی اور جب وحی آنے لگتی تو ہم کو معلوم ہو جاتا جب تک وحی اترتی رہتی کوئی اپنی آنکھ آپ کی طرف نہ اٹھاتا یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی۔ غرض جب وحی ختم ہو چکی تو رسول اللہؐ نے فرمایا اے

فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذَاكَ قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ وَاللَّهِ مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا الضِّنَّ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَغْلَقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ قَالَ وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ فَأَتَى عَلَى صَنَمٍ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ قَالَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعُنُهُ فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتَّى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيَدْعُو بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَ.

انصار کے لوگو! انہوں نے کہا حاضر ہیں یا رسول اللہؐ! آپ نے فرمایا (یہ معجزہ ہے) تم نے یہ کہا اس شخص کو اپنے گاؤں کی الفت آ گئی؟ انہوں نے کہا بے شک یہ تو ہم نے کہا۔ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں (اور جو تم نے کہا وہ وحی سے مجھ کو معلوم ہو گیا پر مجھے اللہ کا بندہ ہی سمجھنا نصاریٰ نے کہا جیسے حضرت عیسیٰؑ کو بڑھا دیا ویسے بڑھا نہ دینا)۔ میں نے ہجرت کی اللہ کی طرف اور تمہاری طرف اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھ ہے اور موت بھی تمہارے ساتھ۔ یہ سن کر انصار دوڑے روتے ہوئے اور کہنے لگے قسم اللہ کی ہم نے کہا جو کہا محض حرص کر کے اللہ اور اس کے رسول کی یعنی ہمارا مطلب یہ تھا کہ آپ ہمارا ساتھ نہ چھوڑیں اور ہمارے شہر ہی میں رہیں رسول اللہؐ نے فرمایا بے شک اللہ اور رسول تصدیق کرتے ہیں تمہاری اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں پھر لوگ ابوسفیان کے گھر کو چلے گئے (جان بچانے کے لیے) اور لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے اور رسول اللہؐ تشریف لائے حجر اسود کے پاس اور اس کو چوما پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا (اگرچہ آپ احرام سے نہ تھے کیونکہ آپ کے سر پر خود تھا)۔ پھر ایک بت کے پاس آئے جو کعبہ کے بازو رکھا تھا اس کو لوگ پوجا کرتے تھے آپ کے ہاتھ میں کمان تھی آپ اس کا کونا تھامے ہوئے تھے۔ جب بت کے پاس آئے تو اس کی آنکھ میں کونچنے لگے اور فرمانے لگے حق آیا اور باطل مٹ گیا جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پہاڑ پر آئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ کو دیکھا اور دونوں ہاتھ اٹھائے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگے جو دعا آپ نے چاہی۔

٤٦٢٣ - عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى

۴۶۲۳۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کے بتلایا کاٹ

(۴۶۲۳) ☆ یعنی جو سامنے آوے اس کو مارو تا کہ کفر کا زور ٹوٹ جاوے پر جو ابوسفیان کے گھر چلا جاوے یا ہتھیار ڈال دے اس کو امن دیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ بزور شمشیر فتح ہوا اور یہی قول ہے مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء اہل سیر کا اور شافعی کے لئے

الْأُخْرَى ((احْصُدُوهُمْ حَصْدًا)) وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالُوا قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَمَا اسْمِي إِذًا كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ))

دوان کو بالکل۔

٤٦٢٤ – عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَفَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ فَكَانَتْ نَوْبَتِي فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ الْيَوْمُ نَوْبَتِي فَجَاءُوا إِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامُنَا فَقُلْتُ ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَوْ حَدَّثْتَنَا عَنْ)) رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يُدْرِكَ طَعَامُنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنَى وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْبَيَاذِقَةِ وَبَطْنِ الْوَادِي فَقَالَ ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ لِي الْأَنْصَارَ)) فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا يُهَرْوِلُونَ فَقَالَ يَا ((مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ هَلْ تَرَوْنَ أَوْبَاشَ قُرَيْشٍ)) قَالُوا نَعَمْ قَالَ ((انْظُرُوا إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًا أَنْ تَحْصُدُوهُمْ حَصْدًا)) وَأَخْفَى بِيَدِهِ وَوَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ وَقَالَ ((مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا)) قَالَ ((فَمَا أَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَامُوهُ)) قَالَ وَصَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّفَا وَجَاءَتِ الْأَنْصَارُ فَأَطَافُوا بِالصَّفَا فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبِيدَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ

۴۶۲۴۔ عبداللہ بن رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم سفر کر کے معاویہ بن ابی سفیانؓ کے پاس گئے اور ہم لوگوں میں ابوہریرہ بھی تھے تو ہم میں سے ہر شخص ایک ایک دن کھانا تیار کرتا اپنے ساتھیوں کے لیے۔ ایک دن میری باری آئی میں نے کہا اے ابوہریرہؓ آج میری باری ہے۔ وہ سب میرے ٹھکانے پر آئے اور ابھی کھانا تیار نہیں ہوا تھا میں نے کہا اے ابوہریرہؓ! کاش! تم ہم سے حدیث بیان کرو رسول اللہؐ کی جب تک کھانا تیار ہو۔ انہوں نے کہا ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے جس دن مکہ فتح ہوا آپ نے خالد بن ولیدؓ کو میمنہ کا سردار کیا اور زبیرؓ کو میسرہ کا اور ابوعبیدہؓ کو پیادوں کا اور ان کو وادی کے اندر سے جانے کو کہا پھر آپ نے فرمایا اے ابوہریرہؓ انصار کو بلاؤ۔ میں نے ان کو پکارا وہ دوڑتے ہوئے آئے آپ نے فرمایا اے انصار کے لوگو! تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں کو؟ انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کل جب ان سے ملنا تو ان کو صاف کر دینا اور آپ نے ہاتھ سے صاف کر کے بتلایا اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور فرمایا اب تم ہم سے صفا پہاڑ پر ملنا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا تو اس روز جو کوئی دکھلائی دیا انہوں نے اس کو سلا دیا (یعنی مار ڈالا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھے اور انصار آئے انہوں نے گھیر لیا صفا کو اتنے میں ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! قریش کا جتھا ہٹ گیا اب آج سے قریش نہ رہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں چلا جاوے اس کو امن ہے اور جو ہتھیار ڈال دے اس کو بھی امن ہے اور جو اپنا دروازہ بند کرے اس کو بھی

لے نزدیک صلح سے فتح ہوا اور مازری نے کہا کہ یہ صرف شافعی کا قول ہے۔ (نووی)

أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ)) وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ)) أَلَا ((فَمَا اسْمِي إِذًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ)) قَالُوا وَاللَّهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضِنًّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ ((فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ)).

امن ہے۔ انصار نے کہا ان کو اپنے عزیزوں کی محبت آ گئی اور اپنے شہر کی رغبت پیدا ہوئی اور وحی اتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے فرمایا تم نے کہا مجھ کو کنبے والوں کی محبت آ گئی اور اپنے شہر کی الفت پیدا ہوئی تم جانتے ہو میرا کیا نام ہے تین بار فرمایا محمد ہوں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔ میں نے وطن چھوڑا اللہ کی طرف اور تمہاری طرف تو اب زندگی اور موت دونوں تمہاری زندگی اور موت کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم نے یہ نہیں کہا مگر حرص سے اللہ اور اس کے رسول کی۔ آپ نے فرمایا تو اللہ اور اس کا رسول دونوں سچا جانتے ہیں تم کو اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

بَابُ إِزَالَةِ الْأَصْنَامِ مِنْ حَوْلِ الْكَعْبَةِ

باب: مکہ کے اردگرد کو بتوں سے پاک کرنے کا بیان

٤٦٢٥- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ كَانَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ.

۴۶۲۵۔ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جس دن مکہ فتح ہوا مکہ میں تشریف لے گئے وہاں کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے آپ ہر ایک کو کونچا دیتے لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی (وہ گر پڑتا جیسا دوسری روایت میں ہے) اور فرمایا حق آیا جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے حق آیا اور جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے حق آیا اور جھوٹ نہ بناتا ہے کسی کو نہ لوٹاتا ہے (بلکہ دونوں اللہ جل جلالہ کے کام ہیں)۔

٤٦٢٦- عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ زَهُوقًا وَلَمْ يَذْكُرْ الْآيَةَ الْأُخْرَى وَقَالَ بَدَلَ نُصُبًا صَنَمًا.

۴۶۲۶۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْفَتْحِ

باب: اس چیز کا بیان کہ فتح کے بعد کوئی قریشی باندھ کر قتل نہ کیا جائے

٤٦٢٧- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

۴۶۲۷۔ عبداللہ بن مطیع سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے

(۴۶۲۷) ☆ نووی نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش مسلمان ہو جاویں گے اور ان میں سے کوئی اسلام سے نہ پھرے گا اور کفر کی وجہ سے باندھ کر نہ مارا جاوے گا اور یوں ظلم سے مارا جانا اور ہے اور جو ظلم حضرتؐ کے بعد قریش پر ہوا وہ مشہور ہے۔ تحفۃ الاخیار میں ہے کہ ابن خطل

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ((لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

باپ مطیع بن اسود سے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہؐ سے جس دن مکہ فتح ہوا۔ آپ فرماتے تھے آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قتل نہ کیا جاوے گا باندھ کر قیامت تک۔

٤٦٢٨– عَنْ زَكَرِيَّاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ أَحَدٌ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرَ مُطِيعٍ كَانَ اسْمُهُ الْعَاصِي فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا.

۴۶۲۸۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ اس دن جن لوگوں کے نام عاص تھے قریش کے لوگوں میں سے کوئی ان میں سے مسلمان نہیں ہوا سوا عاص بن اسود کے۔ آپ نے اس کا نام بدل کر مطیع رکھ دیا۔

بَابُ صُلْحِ الْحُدَيْبِيَةِ فِي الْحُدَيْبِيَةِ

باب: حدیبیہ میں جو صلح ہوئی اس کا بیان

٤٦٢٩– عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبَ هَذَا ((مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ)) فَقَالُوا لَا تَكْتُبْ رَسُولُ اللَّهِ فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ قَالَ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطُوا أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَيُقِيمُوا بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلُهَا بِسِلَاحٍ إِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ وَمَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ وَمَا فِيهِ.

۴۶۲۹۔ براء بن عازبؓ سے روایت ہے حضرت علیؓ نے اس صلح نامہ کو لکھا جو رسول اللہؐ اور مشرکوں سے قرار پایا حدیبیہ کے دن' اس میں یہ عبارت تھی کہ یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا محمد اللہ کے رسول نے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ وثائق اور اسناد میں اول یونہی لکھنا چاہیے) مشرک بولے اللہ کے رسول آپ مت لکھئے اس لیے کہ اگر ہم کو یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم کیوں لڑتے آپ سے۔ رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا میٹ دے اس لفظ کو۔ انہوں نے عرض کیا میں اس کو میٹنے والا نہیں (یہ انہوں نے ادب کی راہ سے عرض کیا یہ جان کر کہ حضرت کا حکم قطعی نہیں ہے ورنہ اس کی اطاعت واجب ہو جاتی) رسول اللہؐ نے اس کو اپنے ہاتھ سے میٹ دیا (یہ آپ کا معجزہ تھا اس لیے کہ آپ پڑھے لکھے نہ تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے بجائے رسول کے ابن عبد اللہ کا لفظ لکھ دیا) اس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ مکہ میں آویں اور

لے ایک کافر تھا حضرت کو اس نے بہت رنج دیا تھا۔ فتح مکہ کے دن کسی نے آپ سے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردوں میں چھپا ہے آپ نے فرمایا اس کو پکڑ لاؤ۔ لوگ اس کی مشکیں باندھ کر لائے پر وہ قتل ہوا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

(۴۶۲۸) ☆ کیونکہ عاص کے لفظی معنی نافرمان ہیں اور یہ برا معلوم ہوا آپ کو آپ نے بدل دیا۔ نووی نے کہا کہ عاص اور بھی تھے جیسے عاص بن وائل سہمی اور عاص بن ہشام اور عاص بن منبہ پر کوئی ان میں سے اس روز مسلمان نہیں ہوا البتہ ایک عاص اور مسلمان ہوا ابو جندل سہیل بن عمرو پر شاید راوی کو اس کا خیال نہیں رہا کیونکہ وہ کنیت سے زیادہ مشہور تھا۔

تین دن تک رہیں اور ہتھیار لے کر نہ آویں مگر غلاف کے اندر۔

٤٦٣٠ - عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيٌّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَتَبَ ((مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ ((هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ)).

۴۶۳۰۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٦٣١ - عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أُحْصِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْتِ صَالَحَهُ أَهْلُ مَكَّةَ عَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا فَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَقِرَابِهِ وَلَا يَخْرُجَ بِأَحَدٍ مَعَهُ مِنْ أَهْلِهَا وَلَا يَمْنَعَ أَحَدًا يَمْكُثُ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ قَالَ لِعَلِيٍّ ((اكْتُبْ الشَّرْطَ بَيْنَنَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ)) فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ تَابَعْنَاكَ وَلٰكِنْ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَمْحَاهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَا وَاللّٰهِ لَا أَمْحَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَرِنِي مَكَانَهَا)) فَأَرَاهُ مَكَانَهَا فَمَحَاهَا

۴۶۳۱۔ براء سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ روکے گئے کعبہ شریف میں جانے سے تو صلح کی آپ سے مکہ والوں نے اس شرط پر کہ (آئندہ سال) آویں اور تین دن تک مکہ میں رہیں اور ہتھیاروں کو غلاف میں رکھ کر آویں اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتھ نہ لے جاویں اور ان کے ساتھ والوں میں سے جو رہ جاوے (مشرکوں کا ساتھ قبول کرے) تو اس کو منع نہ کریں۔ آپ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اچھا اس شرط کو لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا اس پر محمد اللہ تعالیٰ کے رسول نے (ﷺ) مشرک بولے اگر ہم یہ جانتے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو آپ کی اطاعت کرتے یا آپ سے بیعت کرتے بلکہ یوں لکھئے محمد عبداللہ کے بیٹے نے۔ آپ نے حضرت علیؓ کو حکم کیا رسول اللہ لفظ میٹنے کے لیے۔ انہوں نے کہا قسم خدا کی میں تو نہ میٹوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا مجھے اس لفظ کی جگہ بتا۔ حضرت علیؓ نے بتا دی۔ آپ نے اس کو میٹ دیا اور ابن عبداللہ

(۴۶۳۱) ☆ نووی نے کہا قاضی عیاض نے کہا کہ بعض لوگوں نے اس روایت سے دلیل کی ہے اس امر پر کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے لکھ دیا جیسا کہ ظاہر معنی ہے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہؐ نے وہ کاغذ لیا اور لکھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ اچھی طرح لکھنا نہ جانتے تھے اور آپ نے لکھا۔ اس مذہب والے یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ سے لکھوایا اس طرح پر کہ قلم نے خود لکھ دیا اور آپ نے نہ جانا کہ کیا لکھتے ہیں یا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس وقت لکھنا سکھلا دیا اور یہ زیادہ معجزہ ہے آپکا اس لیے کہ آپ امی تھے پھر جیسے اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ علم سکھائے جن کو آپ نہیں جانتے تھے اور پڑھایا جو نہ پڑھ سکتے تھے اسی طرح لکھوایا جس کو نہ لکھ سکتے تھے اور اس سے آپ کے امی ہونے ☜

وَكَتَبَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا أَنْ كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ قَالُوا لِعَلِيٍّ هَذَا آخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ فَأْمُرْهُ فَلْيَخْرُجْ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ ((نَعَمْ)) فَخَرَجَ و قَالَ ابْنُ جَنَابٍ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ تَابَعْنَاكَ بَايَعْنَاكَ.

لکھ دیا (جب دوسرا سال ہوا تو آپ تشریف لائے) پھر تین روز تک مکہ معظمہ میں رہے جب تیسرا دن ہوا تو مشرکوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا یہ تمہارے صاحب کی شرط کا اخیر دن ہے اب ان سے کہو جانے کو۔ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا اچھا اور آپ نکلے۔

٤٦٣٢- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ ((**اكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**)) قَالَ سُهَيْلٌ أَمَّا بِاسْمِ اللَّهِ فَمَا نَدْرِي مَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَكِنْ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ فَقَالَ ((**اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ**)) قَالُوا لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَاتَّبَعْنَاكَ وَلَكِنْ اكْتُبْ اسْمَكَ وَاسْمَ أَبِيكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**)) فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ

۴۶۳۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قریش نے صلح کی رسول اللہ ﷺ سے اور قریش میں سہیل بن عمرو بھی تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سہیل نے کہا ہم نہیں جانتے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کیا ہے وہ لکھو جس کو ہم جانتے ہیں باسمک اللہم۔ آپ نے فرمایا اچھا لکھو محمد کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ مشرکوں نے کہا اگر ہم جانتے آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ کی پیروی کرتے البتہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھو۔ آپ نے فرمایا اچھا لکھو محمد بن عبداللہ کی طرف سے۔ پھر انہوں نے یہ شرط لگائی آپ سے کہ اگر تم میں سے کوئی ہمارے پاس چلا آوے گا ہم اس کو واپس نہ دیں گے اور ہم میں سے کوئی تمہارے پاس آوے تو اس کو روانہ کر دینا ہمارے پاس صحابہ کرام نے کہا یا رسول اللہ یہ شرط ہم

لہ میں کوئی خلل نہیں ہوتا اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ آپ نے خود لکھا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی امی کہا اور فرمایا **و ما کنت تتلوا من قبل فی کتاب و لا تخطہ بیمینک** اور حضرتؓ نے فرمایا اور اس حدیث میں لکھا کہ معنی لکھوایا ہے جیسا دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا لکھو محمد بن عبداللہ۔ انتہی مختصراً

(۴۶۳۲) ☆ پھر ایسا ہی ہوا اس شرط کے لکھنے سے مشرکوں کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد جب بعضے لوگ جیسے ابوبصیر اور ان کے ساتھی مسلمان ہو کر آنے لگے وہ شرط کی وجہ سے آپ کے پاس نہ آسکے اور راہ میں ایک جتھا علیحدہ انہوں نے قائم کیا اور مشرکوں کو ایسا لوٹا اور تباہ کیا کہ ان کا ناک میں دم ہو گیا۔ آخر انہوں نے تنگ آکر رسول اللہؐ سے کہلا بھیجا کہ ہم اس شرط سے دہائے آپ اپنے لوگوں کو بلا لیجئے اور صلح نامہ لکھتے وقت آپ نے ایسے جزئیات میں جیسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وغیرہ میں تکرار نہ کی کیونکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور باسمک اللہم کا ایک ہی مضمون ہے' یہ مشرکوں کی بے فائدہ ہٹ تھی اور محمد رسول اللہ نہ سہی محمد بن عبداللہ سہی۔ اس صلحنامہ سے آپ کی غرض اور تھی جس کو مشرک بیوقوف نہ سمجھے۔ وہ یہ تھی کہ مسلمان اور مشرک اس صلح کی وجہ سے آپس میں ملنے جلنے لگیں اور مسلمان اپنے عزیزوں سے مل کر ان کو حق بات سمجھاویں آخر کہاں تک جو دین میں حق ہے وہ ایک نہ ایک دن آدمی کی سمجھ میں آجاوے گا۔ پھر ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کی لہ

نَرُدُّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَكْتُبُ هَذَا قَالَ ((**نَعَمْ إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا**))

لکھیں آپ نے فرمایا لکھو ہم میں سے جو کوئی ان کے پاس چلا جاوے تو اللہ تعالیٰ اس کو دور ہی رکھے اور ان میں سے جو کوئی ہمارے پاس آوے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے بھی راستہ نکال دے گا اور اس کی مشکل کو آسان کر دے گا۔

٤٦٣٣- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّينَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذَلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ قَالَ ((**بَلَى**)) قَالَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ ((**بَلَى**)) قَالَ فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ ((**يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا**)) قَالَ فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ

۴۶۳۳- سہل بن حنیف صفین کے روز (جب حضرت علیؓ اور معاویہؓ میں جنگ تھی) کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو! اپنا قصور سمجھو ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے جس دن صلح ہوئی حدیبیہ کی اگر ہم لڑائی چاہتے تو لڑتے اور یہ اس صلح کا ذکر ہے جو رسول اللہؐ اور مشرکوں میں ہوئی تو حضرت عمرؓ آئے رسول اللہؐ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا ہم سچے دین پر نہیں ہیں اور کافر جھوٹے دین پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ پھر انہوں نے کہا ہم میں جو مارے جاویں کیا وہ جنت میں نہیں جائیں گے اور ان میں جو مارے جاویں کیا وہ جہنم میں نہ جاویں گے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ مطلب حضرت عمرؓ کا یہ تھا کہ پھر دب کر صلح کیوں کریں جنگ کیوں نہ کریں (حضرت عمرؓ نے کہا پھر کیوں ہم اپنے دین پر دھبہ لگادیں اور لوٹ جاویں اور ابھی اللہ تعالیٰ نے ہمارا اور ان کا فیصلہ نہیں کیا)۔ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے! میں اللہ کا رسول ہوں مجھ کو وہ تباہ نہیں کرے گا کبھی بھی۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ چلے اور غصہ کے مارے صبر نہ ہو سکا وہ ابو بکرؓ کے پاس گئے اور ان سے کہا اے ابو بکرؓ! کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور وہ

ﷺ مدت میں ہزاروں آدمی نئے مسلمان ہو گئے اور کافروں کا زور ٹوٹتا چلا گیا یہاں تک کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور تمام قریش مسلمان ہوئے اور قریش کی انتظار میں عرب کے اور قبیلے بھی مسلمان ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے رسول کو کامیابی ہوئی اور یہ سورت اتری اذا جاء نصر الله والفتح اخیر تک۔

(۴۶۳۳) ☆ سہل کا مطلب یہ تھا کہ حضرت علیؓ کے ساتھی بھی صلح اور تحکیم پر راضی ہو جاویں گو ان کو ناگوار تھا پر سہل نے یہ سمجھایا کہ بعضی بات بری معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا انجام اچھا ہوتا ہے۔ چنانچہ جناب رسول اللہؐ کے زمانہ میں صحابہ نے صلح حدیبیہ کو برا خیال کیا پر اللہ تعالیٰ نے اس صلح کو ان کے حق میں بہتر کیا اور انجام اس کا یہ ہوا کہ مکہ فتح ہوا اور مسلمان غالب ہو گئے۔

عَلَى بَاطِلٍ قَالَ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا قَالَ فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَتْحِ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ فَتْحٌ هُوَ قَالَ ((نَعَمْ)) فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ.

باطل پر نہیں ہیں؟ ابو بکرؓ نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا ہمارے مقتول جنت میں نہیں جاویں گے اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جاویں گے؟ ابو بکرؓ نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا پھر کیوں ہم اپنے دین کا نقصان کریں اور لوٹ جاویں اور ابھی ہمارا ان کا فیصلہ نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے۔ ابو بکرؓ نے کہا اے خطاب کے بیٹے! آپؐ اللہ کے رسول ہیں اللہ ان کو کبھی تباہ نہیں کرے گا۔ (یہاں سے ابو بکر صدیقؓ کا روحانی اتصال اور قرب حضرت پیغمبرؐ سے دریافت کر لینا چاہیے کہ انہوں نے بعینہٖ وہی جواب دیا جو آپ نے دیا تھا) پھر قرآن شریف اترا رسول اللہؐ پر جس میں فتح کا ذکر ہے (یعنی سورہ انا فتحنا) آپ نے حضرت عمرؓ کو بلا بھیجا اور یہ سورت پڑھائی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ صلح فتح ہے ہماری؟ آپ نے فرمایا ہاں تب وہ خوش ہو گئے اور لوٹ آئے (اور اللہ نے ویسا ہی کیا کہ اس صلح کا نتیجہ فتح ہوا۔)

٤٦٣٤– عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ بِصِفِّينَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَنِّي أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ قَطُّ إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ إِلَّا أَمْرَكُمْ هَذَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ إِلَى أَمْرٍ قَطُّ.

۴۶۳۴- شقیق سے روایت ہے میں نے سہل بن حنیف سے سنا وہ کہتے تھے صفین میں اے لوگو! اپنی عقلوں کا قصور سمجھو قسم اللہ کی۔ تم دیکھتے مجھ کو ابو جندل کے روز (یعنی حدیبیہ کے دن ابو جندل کا نام عاص بن سہیل بن عمرو تھا) اگر میں طاقت رکھتا رسول اللہؐ کے حکم کو پھیرنے کی البتہ پھیر دیتا اس کو (یہ مبالغہ کے طور پر کہا یعنی صلح ہم کو ایسی ناگوار تھی)۔ قسم خدا کی ہم نے کبھی اپنی تلواریں کاندھوں پر نہیں رکھیں مگر وہ لے گئیں ہم کو اس بات کی طرف جس کو ہم جانتے ہیں مگر اس لڑائی میں (جو شام والوں سے تھی)۔

٤٦٣٥– عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا

۴۶۳۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٦٣٦– عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ

۴۶۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ سہل نے

(۴۶۳۶) ☆ قاضی عیاض نے کہا صحیح مسلم کے نسخوں میں مافتحنا ہے اور یہ غلط ہے صحیح ما سددنا ہے اور بخاری کی روایت بھی یہی ہے اور جب ہی معنی ٹھیک ہوتا ہے کیونکہ اب معنی یہ ہو گا کہ جب ایک کونا ہم اس کا بند کرتے ہیں تو دوسرا کونا کھل جاتا ہے۔ نووی نے کہا ان حدیثوں سے

حُنَيْفٍ بِصِفِّينَ يَقُولُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَتَحْنَا مِنْهُ فِي خُصْمٍ إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ.

کہا تمہاری رائے ایسی ہے کہ جب ایک کونا اس میں سے ہم کھولیں تو دوسرا کونا کھل جاتا ہے۔

٤٦٣٧- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ إِلَى قَوْلِهِ فَوْزًا عَظِيمًا مَرْجِعَهُ مِنْ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمْ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ ((**لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا**)).

۴۶۳۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ سورت اتری **انا فتحنا لك فتحا مبینا** اخیر تک تو آپ لوٹ کر آرہے تھے حدیبیہ سے اور صحابہ کو بہت غم اور رنج تھا اور آپ نے ہدی کو نحر کر دیا تھا حدیبیہ میں (کیونکہ کافروں نے مکہ میں آنے نہ دیا)۔ تب آپ نے فرمایا میرے اوپر ایک آیت اتری جو ساری دنیا سے زیادہ مجھ کو پسند ہے۔

٤٦٣٨- عَنْ أَنَسٍ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ

۴۶۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

باب: اقرار کو پورا کرنا

٤٦٣٩- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْلٌ قَالَ فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالُوا إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا مَا نُرِيدُهُ مَا نُرِيدُ إِلَّا الْمَدِينَةَ فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ

۴۶۳۹- حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے مجھے بدر میں آنے سے کسی چیز نے نہ روکا مگر یہ کہ میں نکلا اپنے باپ حسیل کے ساتھ (یہ کنیت ہے حذیفہ کے باپ کی اور بعضوں نے حسل کہا ہے) تو ہم کو قریش کے کافروں نے پکڑا اور کہا تم محمدؐ کے پاس جانا چاہتے ہو؟ سو ہم نے کہا ہم ان کے پاس نہیں جانا چاہتے بلکہ ہم مدینہ میں جانا چاہتے ہیں- پھر انہوں نے ہم سے اللہ کا نام لے کر عہد

ف سے کافروں کے ساتھ صلح کرنے کا جواز نکلتا ہے جب ضرورت یا مصلحت ہو اور اس پر اتفاق ہے علماء کا لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ صلح کی مدت دس برس سے زیادہ نہیں ہو سکتی اس حالت میں جب مسلمان مغلوب ہوں اور جو غالب ہوں تو چار مہینہ سے زیادہ درست نہیں اور ایک قول یہ ہے کہ ایک سال کے اندر درست ہے اور امام مالک نے کہا کہ مدت کی کوئی حد نہیں بلکہ جتنی حاکم کی رائے میں مناسب معلوم ہو درست ہے۔

(۴۶۳۹) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی میں جھوٹ بولنا درست ہے کیونکہ حذیفہ حضرتؐ ہی کے پاس آتے تھے پر مصلحت سے انہوں نے جھوٹ کہہ دیا کہ ہم مدینہ کو جاتے ہیں اور جب تک تعریض ہو سکے (تعریض یہ ہے کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور اپنا مطلب بھی فوت نہ ہو) اولیٰ ہے لیکن جھوٹ بولنا بھی لڑائی میں درست ہے۔ اسی طرح جھوٹ بولنا درست ہے لوگوں میں صلح کرانے کے لیے اور خاوند کو اپنی بی بی سے اس کے راضی کرنے کے لیے جیسے حدیث صحیح میں اس کی تصریح آگئی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اقرار کا پورا کرنا

فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ ((انْصَرِفَا نَفِي)) لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ ((وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ)).

اور اقرار لیا کہ ہم مدینہ کو پھر جاویں گے اور محمد ﷺ کے ساتھ ہو کر نہیں لڑیں گے جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو ہم نے یہ سب قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم چلے جاؤ مدینہ کو ہم ان کا اقرار پورا کریں گے اور اللہ سے مدد چاہیں گے ان پر۔

بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ

٤٦٤٠ – عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ أَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلْتُ مَعَهُ وَأَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذَلِكَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ وَأَخَذَتْنَا رِيحٌ شَدِيدَةٌ وَقُرٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ ((أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ ((أَلَا رَجُلٌ

باب : غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کے بیان میں

۴۶۴۰-ابراہیم تیمی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ یزید بن شریک تیمی سے انہوں نے کہا ہم حذیفہ بن الیمان کے پاس بیٹھے تھے ایک شخص بولا اگر میں رسول اللہؐ کے زمانہ مبارک میں ہوتا تو جہاد کرتا آپ کے ساتھ اور کوشش کرتا لڑنے میں۔ حذیفہؓ نے کہا تو ایسا کرتا (یعنی تیرا کہنا معتبر نہیں ہو سکتا کرنا اور ہے اور کہنا اور ہے۔ صحابہ کرام نے جو کوشش کی تو اس سے بڑھ کر نہ کر سکتا) تم دیکھو ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے احزاب (جمع ہے حزب کی حزب کہتے ہیں گروہ کو اس جنگ کو جو ۵ ہجری میں ہوئی۔ غزوہ احزاب کہتے ہیں اس لیے کہ کافروں کے بہت سے گروہ حضرتؐ سے لڑنے کو آئے تھے) کی رات کو اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی اور سردی بھی خوب چمک رہی تھی اس وقت آپ

ضروری ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے اگر کافر کسی مسلمان کو قید کریں اور اس سے اقرار لیویں نہ بھاگنے کا تو امام شافعی اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا یہ قول ہے کہ اس اقرار کا پورا کرنا ضروری نہیں بلکہ جب موقع پاوے بھاگ جاوے اور مالک کے نزدیک اقرار کا پورا کرنا ضروری ہے اور اگر کافروں نے اس پر جبر کر کے قسم لی نہ بھاگنے کی تو باتفاق بھاگنا درست ہے اس لیے کہ زبردستی کی قسم لازم نہیں ہوتی۔ لیکن حذیفہؓ اور ان کے باپ کو آپ نے اقرار پورا کرنے کا حکم دیا اس خیال سے کہ میرے اصحاب عہد شکنی میں بدنام نہ ہوں اور یہ حکم بطور وجوب کے نہ تھا۔ (نووی)

(۴۶۴۰) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم کو مخفی جاسوس اور مخبر بھیجنا چاہیے اور غنیم کی خبر رکھنا چاہیے جنگ میں یہ تو بہت ضروری ہے اور امن میں بھی کافروں کی اخبار بذریعہ اپنے وکیلوں اور ایلچیوں کے ہمیشہ دریافت کرتے رہنا چاہیے اور ان کی قوت اور ساز و سامان اور تعداد لشکر کی خبر ہر وقت لینا چاہیے اور اس امر کا بندوبست ضرور رکھنا چاہیے کہ وہ ہتھیاروں کی عمدگی یا تعداد فوج میں مسلمانوں سے بڑھنے نہ پاویں۔ میں نے ایک بار تنہائی میں فکر کی کہ مسلمانوں کے مغلوب اور تباہ ہو جانے کی وجہ کیا ہے معلوم ہوا کہ کتاب اور سنت سے منہ موڑنا اللہ تعالیٰ کا خوف چھوڑ دینا' دنیا کی محبت میں غرق رہنا اصلی وجہ ہے اور اس زمانے کے عقلمند لوگ جو وجہیں تراشتے ہیں کہ تجارت نہ ہونا' زراعت نہ ہونا' صنعت نہ ہونا یہ سب غلط ہے اور سوانگ ہے 'مسلمانوں کے بڑھنے میں صرف یہی آڑ ہے کہ قرآن اور حدیث کو چھوڑے بیٹھے ہیں دنیا کے دھندوں میں ایسے پھنسے ہیں کہ دین کا خیال تک نہیں آتا پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو عذاب میں گرفتار کیا ہے کہ دنیا بھی انکو نہیں ملتی ☜

يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ فَقَالَ ((قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَأْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ)) فَلَمْ أَجِدْ بُدًّا إِذْ دَعَانِي بِاسْمِي أَنْ أَقُومَ قَالَ اذْهَبْ ((فَأْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ)) فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهِ جَعَلْتُ كَأَنَّمَا أَمْشِي فِي حَمَّامٍ حَتَّى أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبِدِ الْقَوْسِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ)) وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَصَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَمْشِي فِي مِثْلِ الْحَمَّامِ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَفَرَغْتُ قُرِرْتُ فَأَلْبَسَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحْتُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قَالَ قُمْ ((يَا نَوْمَانُ)).

نے فرمایا کوئی شخص ہے جو جا کر کافروں کی خبر لاوے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا۔ یہ سن کر ہم لوگ خاموش ہو رہے اور کسی نے جواب نہ دیا کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ ایسی سردی میں رات کو خوف کی جگہ میں جاوے اور خبر لاوے (حالانکہ صحابہ کی جاں نثاری اور ہمت مشہور ہے) پھر آپ نے فرمایا کوئی شخص ہے جو کافروں کی خبر میرے پاس لاوے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا۔ کسی نے جواب نہ دیا سب خاموش ہو رہے آخر آپ نے فرمایا اے حذیفہؓ! اٹھ اور کافروں کی خبر لا۔ اب مجھے کچھ نہ بنا کیونکہ آپ نے میرا نام لے کر حکم دیا جانے کا۔ آپ نے فرمایا جا اور خبر لے کر آ کافروں کی اور مت اکسانا ان کو مجھ پر (یعنی ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو غصہ آوے اور وہ تجھ کو ماریں یا لڑائی پر مستعد ہوں) جب میں آپ کے پاس سے چلا تو ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی حمام کے اندر چل رہا ہے (یعنی سردی وردی بالکل کافور ہو گئی بلکہ گرمی معلوم ہوتی تھی۔ یہ آپ کی دعا کی برکت تھی اللہ اور رسول کی اطاعت پہلے تو نفس کو ناگوار ہوتی ہے لیکن جب مستعدی سے شروع کر دے تو بجائے تکلیف کے لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے) یہاں تک کہ میں کافروں کے پاس پہنچا دیکھا تو ابوسفیان اپنی کمر کو آگ سے سینک رہا ہے میں نے تیر کمان پر چڑھایا اور قصد کیا مارنے کا پھر مجھے

ﷺ باوجود اس کے کہ اس کی فکر میں سرگرداں ہیں اور رات دن دنیاداری میں مصروف ہیں پھر روز بروز اور مفلس اور تباہ ہوتے جاتے ہیں اور جب تک وہ اس سے توبہ نہ کریں گے اس وقت تک یہ عذاب کبھی کم نہ ہو گا چاہے وہ کتنا ہی پڑھیں کیسا ہی علم حاصل کریں۔ پھر میں نے خیال کیا کہ کافر بھی تو اللہ تعالیٰ سے غافل ہیں اور رات دن دنیا میں مصروف ہیں ان کو یہ حکومت اور دولت کیوں دے رکھی ہے؟ معلوم ہوا کہ کافروں کے واسطے تو صرف دنیا ہی ہے اور ان کا کفر یہی ایک امر ان کو آخرت میں بے نصیب کرنے کے لیے کافی ہے اب دوسرے عذاب کی صورت نہیں ان کو دنیا کا عذاب دے کر جگانے اور بیدار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن خداتعالیٰ اپنے مسلمان بندوں کو گو وہ کتنے ہی گناہگار ہوں تکلیف دے کر بیدار کرنا چاہتا ہے اور ہو گا وہی جو اس کے علم میں ہے۔ یااللہ! تو اپنے فضل سے اور خاتم الانبیاءؐ کی اطاعت کے ذریعہ مسلمانوں کا دل کتاب و سنت پر لگا دے اور ایک بار اور اپنے دین کا بول بالا دکھا دے۔ آمین یارب العالمین۔

رسول اللہ کا فرمودہ یاد آیا کہ ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو غصہ پیدا ہو۔ گر میں مار دیتا تو بے شک ابوسفیان کو لگتا۔ آخر میں لوٹا پھر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حمام کے اندر چل رہا ہوں جب رسول اللہؐ کے پاس آیا اور سب حال کہہ دیا اس وقت سردی معلوم ہوئی (یہ آپ کا ایک بڑا معجزہ تھا)۔ آپ نے مجھے اپنا ایک فاضل کمبل اوڑھا دیا جس کو اوڑھ کر آپ نماز پڑھا کرتے تھے۔ میں اس کو اوڑھ کر جو سویا تو صبح تک سوتا رہا۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا اٹھ بہت سونے والے۔

بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ

باب: جنگ احد کا بیان

٤٦٤١– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُفْرِدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي سَبْعَةٍ مِنْ الْأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهِقُوهُ قَالَ ((**مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ**)) رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوهُ أَيْضًا فَقَالَ ((**مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ**)) فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبَيْهِ ((**مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا**)).

۴۶۴۱- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ احد کے دن (جب کافروں کا غلبہ ہوا اور مسلمان مغلوب ہوگئے) الگ ہوگئے سات آدمی انصار کے اور دو قریش کے آپ کے پاس رہ گئے اور کافروں نے آپ پر ہجوم کیا آپ نے فرمایا کون ان کو پھیرتا ہے؟ اس کو جنت ملے گی یا میرا رفیق ہوگا جنت میں۔ ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ پھر انہوں نے ہجوم کیا آپ نے فرمایا کون ان کو لوٹاتا ہے؟ اس کو جنت ملے گی یا میرا رفیق ہوگا جنت میں۔ ایک اور انصاری بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ پھر یہی حال رہا یہاں تک کہ ساتوں آدمی انصار کے شہید ہوئے (سبحان اللہ انصار کی جاں نثاری اور وفاداری کیسی تھی یہاں سے صحابہ رسول اللہ کا درجہ اور مرتبہ سمجھ لینا چاہیے)۔ تب آپ نے فرمایا ہم نے انصاف نہ کیا اپنے اصحاب کے ساتھ یا ہمارے یاروں نے ہمارے ساتھ انصاف نہ کیا۔ (پہلی صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ انصاف نہ کیا یعنی قریش بیٹھے رہے اور انصار شہید ہوگئے قریش کو بھی نکلنا چاہیے تھا۔ دوسری صورت میں یہ معنی ہونگے کہ ہمارے یار جو بھاگ گئے جان بچا کر انھوں نے انصاف نہ کیا کہ ان کے بھائی شہید ہوئے اور وہ اپنے تئیں بچانے کی فکر میں رہے)۔

٤٦٤٢– عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ

۴۶۴۲- عبدالعزیز بن ابی حازم نے کہا اپنے باپ ابوحازم (سلمہ

أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتْ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ.

بن دینار مدنی) سے سنا انہوں نے سہل بن سعدؓ سے ان سے پوچھا گیا رسول اللہؐ کے زخمی ہونے کا حال احد کے دن۔ انہوں نے کہا آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور آپ کی کچلی ٹوٹ گئی اور آپ کے سر پر خود ٹوٹا (تو سر کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی) پھر حضرت فاطمہؓ آپ کی صاحبزادی خون دھوتی تھیں اور حضرت علیؓ اس پر پانی ڈالتے تھے۔ جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ پانی سے اور خون زیادہ نکلتا ہے تو انہوں نے ایک بوریئے کا ٹکڑا جلا کر زخم سے لگا دیا تب خون بند ہوا۔

٤٦٤٣- عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَمَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَاذَا دُووِيَ جُرْحُهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ وَجُرِحَ وَجْهُهُ وَقَالَ مَكَانَ هُشِمَتْ كُسِرَتْ.

۴۶۴۳- سہل بن سعدؓ سے جناب رسول اللہؐ کے زخمی ہونے کا حال پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا میں جانتا ہوں قسم خدا کی اس شخص کو جو آپ کا زخم دھوتا تھا اور جو پانی ڈالتا تھا اور جو دوا ہوئی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

٤٦٤٤- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ أُصِيبَ وَجْهُهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُطَرِّفٍ جُرِحَ وَجْهُهُ

۴۶۴۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٦٤٥- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ ((**كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ**)) فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ

۴۶۴۵- حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا دانت ٹوٹا احد کے دن اور سر پر زخم لگا۔ آپ خون کو دور کرتے تھے اور فرماتے تھے کیسے فلاح ہوگی اس قوم کی جس نے زخمی کیا اپنے پیغمبر کو اور اس کا دانت توڑا حالانکہ وہ بلاتا تھا ان کو اللہ کی طرف۔ اس وقت یہ آیت اتری تمہارا کچھ اختیار نہیں ہے (اللہ تعالیٰ چاہے ان

(۴۶۴۵) ☆ حضرتؐ نے اپنی قوم کا یہ حال دیکھ کر ان کی تباہی کا یقین کیا لیکن اللہ جل جلالہ نے آپ کو بتلایا کہ تم کو کارخانہ الٰہی میں کوئی اختیار نہیں ہے۔ اب بھی اللہ اگر چاہے تو ان کو معاف کر دے اور عذاب بھی کر سکتا ہے پھر آخر اللہ نے ان کو عذاب ہی کیا' دنیا میں تباہ و برباد اور ذلیل و خوار ہوئے مکہ کی حکومت بھی گئی' سارا غرور ناک کی راہ نکل گیا' اللہ نے اپنے پیغمبر کو غالب کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ بددعا کرنے لگے قریش کے ظالموں کو تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ.

کو معاف کرے چاہے عذاب دیوے کیونکہ وہ ظالم ہیں)۔

٤٦٤٦- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ ((رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ)).

۴۶۴۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ بیان کر رہے تھے ایک پیغمبر کا حال' ان کی قوم نے ان کو مارا تھا اور وہ اپنے منہ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے یا اللہ! میری قوم کو بخش دے وہ نادان ہیں (سبحان اللہ نبوت کے حلیم کا کیا کہنا)۔

٤٦٤٧- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَهُوَ يَنْضِحُ الدَّمَ عَنْ جَبِينِهِ.

۴۶۴۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ اشْتِدَادِ غَضَبِ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: جس کو رسول اللہؐ خود قتل کریں اس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ بہت سخت ہے

٤٦٤٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا هَذَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَتِهِ)) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

۴۶۴۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑا غصہ ہے اللہ کا ان لوگوں پر جنہوں نے ایسا کیا اور آپ اشارہ کرتے تھے اپنے دانت کی طرف اور فرمایا آپ نے بڑا غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر جس کو رسول اللہؐ قتل کریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں (یعنی جہاد میں جس کو ماریں کیونکہ اس مردود نے پیغمبر کے مارنے کا قصد کیا ہوگا اور اس سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جن کو آپ حد یا قصاص میں ماریں)۔

بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَذَى الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ

باب: رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں اور منافقوں کے ہاتھ سے جو تکلیف پائی اس کا بیان

٤٦٤٩- عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ وَقَدْ نُحِرَتْ جَزُورٌ بِالْأَمْسِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ

۴۶۴۹- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ابوجہل اپنے یاروں سمیت بیٹھا تھا اور ایک دن پہلے ایک اونٹنی کٹی تھی۔ ابوجہل نے کہا تم میں سے کون جا کر اس کی بچہ دانی لاتا ہے اور اس کو رکھ دیتا ہے محمدؐ کے

(۴۶۴۹) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ جب نجاست آپ کی پشت پر رکھ دی تو آپ نماز کیسے پڑھتے رہے۔ قاضی عیاض نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ بچہ دان اونٹنی کا نجس نہیں ہے اس واسطے کہ مینگنی اور رطوبت اس کے بدن کی پاک ہے اور راوجھری میں یہی ہے

أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى سَلَا جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ فَيَأْخُذُهُ فَيَضَعُهُ فِي كَتِفَيْ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ فَأَخَذَهُ فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ فَاسْتَضْحَكُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَمِيلُ عَلَى بَعْضٍ وَأَنَا قَائِمٌ أَنْظُرُ لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى انْطَلَقَ إِنْسَانٌ فَأَخْبَرَ فَاطِمَةَ فَجَاءَتْ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَطَرَحَتْهُ عَنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَشْتِمُهُمْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ ((**اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ**)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمْ الضِّحْكُ وَخَافُوا دَعْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ ((**اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ**)) وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ أَحْفَظْهُ فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ سَمَّى صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

دونوں مونڈھوں کے بیچ میں جب وہ سجدے میں جاویں؟ یہ سن کر ان کا بدبخت شقی اٹھا(عقبہ بن ابی معیط ملعون) اور لایا اس کو اور رسول اللہ جب سجدے میں گئے تو آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں وہ بچہ دانی رکھ دی' پھر ان لوگوں نے ہنسی شروع کی اور مارے ہنسی کے ایک پر ایک گرنے لگا۔ میں کھڑا ہوا دیکھتا تھا' مجھے اگر زور ہوتا(یعنی میرے مددگار لوگ ہوتے) تو میں پھینک دیتا اس کو آپ کی پیٹھ سے اور رسول اللہؐ سجدے ہی میں رہے آپ نے سر نہیں اٹھایا یہاں تک کہ ایک آدمی گیا اور اس نے حضرت فاطمہؓ کو خبر کی کہ وہ آئیں' اس وقت لڑکی تھیں اور اس کو پھینکا آپ کی پیٹھ سے۔ پھر ان لوگوں کی طرف آئیں ان کو برا کہا۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو بلند آواز سے بددعا کی ان پر آپ جب دعا کرتے تو تین بار دعا کرتے اور جب خدا سے کچھ مانگتے تو تین بار مانگتے۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ قریش کو سزا دے تین بار فرمایا۔ ان لوگوں نے جب آپ کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپ کی بددعا سے ڈر گئے۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ تو سمجھ لے ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے اور ساتویں کا مجھے نام یاد نہیں رہا(بخاری کی روایت میں اس کا نام عمارہ بن ولید مذکور ہے)۔ پھر قسم اس کی جس نے حضرت محمدؐ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں نے ان سب لوگوں کو جن کا آپ نے نام لیا بدر کے دن پڑے ہوئے دیکھا ان کی نعشیں گھسیٹ کر گڑھے میں ڈالی گئیں جو بدر میں تھا(جیسے کتے کو گھسیٹ کر پھینکتے ہیں)ابو اسحاق نے کہا ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے اس حدیث میں۔

لہ چیزیں ہوتی ہیں۔ نجس تو خون ہے اور یہ جواب امام مالک کے مذہب پر بنتا ہے کہ حلال جانور کا گوبر پاک ہے اور ہمارا اور ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ نجس ہے اور قاضی عیاض کا جواب ضعیف اور باطل ہے اس لیے کہ اوجھری یا بچہ دان میں خون بھی لگا رہتا ہے دوسرے یہ کہ وہ مشرکوں کا ذبیحہ تھا اور وہ نجس ہے۔ اسی طرح اس کا گوشت اور سب اجزاء۔ عمدہ جواب یہ ہے کہ آپ کو اس کی خبر نہیں ہوئی کہ پیٹھ پر کیا رکھا گیا ہے اس لیے آپ سجدہ میں مصروف رہے۔ انتہی للہ

٤٦٥٠– عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُورٍ فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ ((**اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ**)) قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أَنَّ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيًّا تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ.

۴۶۵۰- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سجدے میں تھے اور آپ کے گرد قریش کے چند لوگ تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط آیا اونٹنی کی اوجھڑی لے کر اور آپ کی پیٹھ مبارک پر ڈال دی آپ نے اپنا سر نہیں اٹھایا۔ پھر فاطمہ زہراؓ آئیں اور آپ کی پیٹھ پر سے اس کو اٹھایا اور ایسا کرنے والے کے لیے بددعا کی پھر آپ نے فرمایا یا اللہ! تو سزا دے قریش کی اس جماعت کو ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو (شعبہ جو راوی ہے اس حدیث کا اس کو شک ہے)۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا پر میں نے ان سب لوگوں کو دیکھا مارے گئے بدر کے دن اور کنویں میں پھینک دیے گئے مگر امیہ یا ابی اس کے ٹکڑے الگ ہو گئے تھے اس لیے وہ کنویں میں نہیں ڈالا گیا۔

٤٦٥١– عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ ثَلَاثًا يَقُولُ ((**اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا**)) وَذَكَرَ فِيهِمُ الْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ وَلَمْ يَشُكَّ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ

۴۶۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ تین بار دعا کر رہے تھے عاجزی سے۔ آپ فرماتے تھے یا اللہ! سمجھ لے قریش سے 'یا اللہ! تو سمجھ لے قریش سے' یا اللہ! تو سمجھ لے قریش سے اور ولید بن عتبہ نام ہے بجائے ولید بن عقبہ کے اور امیہ بن خلف کے نام میں شک نہیں۔ ابواسحاق نے کہا ساتویں آدمی کا میں نام بھول گیا۔

٤٦٥٢– عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ

۴۶۵۲- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

☆ بلکہ صحیح ولید بن عتبہ ہے اور بخاری نے اپنی صحیح میں ایسا ہی روایت کیا اور ولید بن عقبہ تو اس وقت موجود نہ تھا یا ہوگا تو بچہ ہوگا کیونکہ جس دن مکہ فتح ہوا وہ رسول اللہؐ کے سامنے لایا گیا سر پر ہاتھ پھیرانے کے لیے اس وقت وہ قریب تھا جوانی کے۔ (نووی)

(۴۶۵۰) ☆ نووی نے کہا آپکی دعا ان کے باب میں قبول ہوئی اور یہ گڑھے میں پھینکے گئے ذلت سے دفن نہیں ہوئے کیونکہ حربی کا دفن واجب نہیں ہے بلکہ جنگل میں پھینک دیا جاوے پر جس صورت میں اس کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف کا ڈر ہو تو گاڑ دیں۔ قاضی عیاض نے کہا اس روایت پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ عمارہ بن ولید بھی ان لوگوں میں تھا اور وہ بدر کے دن نہیں مارا گیا بلکہ حبشہ میں جا کر مرا اس کا جواب یہ ہے کہ مراد ان میں کے اکثر لوگ ہیں کیونکہ عقبہ بن ابی معیط بھی بدر کے دن نہیں مارا گیا بلکہ قید ہوا پھر عرق انطبیہ میں آن کر رسول اللہؐ نے اس کو قتل کرایا۔ انتہی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَدَعَا عَلَى سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى عَلَى بَدْرٍ قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا.

رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کی طرف منہ کیا اور بددعا کی قریش کے چھ آدمیوں کے لیے ابو جہل اور امیہ بن خلف اور عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط کے لیے۔ پھر عبداللہ بن مسعودؓ نے قسم کھائی کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا بدر میں پڑے ہوئے اور دھوپ سے سڑ گئے تھے کیونکہ وہ گرمی کا دن تھا۔

٤٦٥٣- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ فَقَالَ ((لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رُدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا)).

۴۶۵۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر احد کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گزرا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے بہت آفت اٹھائی تیری قوم سے (یعنی قریش کی قوم سے) اور سب سے زیادہ سخت رنج مجھے عقبہ کے دن ہوا۔ میں نے عبدیالیل کے بیٹے پر اپنے تئیں پیش کیا (یعنی اس سے مسلمان ہونے کو کہا) اس نے میرا کہنا نہ مانا۔ میں چلا اور میرے چہرے پر رنج برس رہا تھا پھر مجھے ہوش نہ آیا (یعنی یکساں رنج میں چلا گیا) مگر جب قرن الثعالب (ایک مقام ہے جہاں نجد والے احرام باندھتے ہیں مکہ سے دو منزل کے فاصلہ پر) پہنچا تو میں نے اپنا سر اٹھایا دیکھا تو ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا اور اس میں حضرت جبرائیلؑ تھے انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ جل جلالہ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور جو انہوں نے جواب دیا تو پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اس کو حکم کرو۔ پھر اس فرشتے نے مجھے پکارا اور سلام کیا اور کہا اے محمدؐ! اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس بھیجا ہے اس لیے کہ جو تم حکم دو میں سنوں پھر جو تم چاہو اگر کہو تو میں دونوں پہاڑوں کو (یعنی ابوقبیس اور اس کے سامنے کا پہاڑ جو مکہ میں ہے) ان پر ملا دوں (اور ان کو پیچ کر دوں) حضرت رسول اللہؐ نے اس سے فرمایا (میں یہ نہیں چاہتا) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی

اولاد میں سے ان لوگوں کو پیدا کرے گا جو خاص اسی کو پوجیں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں (سبحان اللہ کیا شفقت تھی آپ کو اپنی امت پر وہ رنج دیتے آپ ان کی تکلیف گوارا نہ کرتے)۔

٤٦٥٤– عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَمِيَتْ إِصْبَعُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ ((**هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ**)).

۴۶۵۴- جندب بن سفیان سے روایت ہے کسی لڑائی میں رسول اللہ کی انگلی کو مار لگی اور خون نکل آیا آپ نے فرمایا نہیں ہے تو مگر ایک انگلی جس میں سے خون نکلا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں تجھے یہ تکلیف ہوئی۔ (مطلب یہ ہے کہ خدا کی راہ میں اتنی سی تکلیف بے حقیقت ہے اور یہ شعر نہیں ہے جیسے اوپر گزرا)۔

٤٦٥٥– عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَنُكِبَتْ إِصْبَعُهُ.

۴۶۵۵- اسود بن قیس سے روایت ہے رسول اللہؐ غار میں تھے (قاضی عیاض نے کہا یہ غلطی ہے غار کی جگہ غازی کا لفظ ہو گا یا غار سے مراد لشکر ہے) آپ کی انگلی کو ٹھوکر لگی۔

٤٦٥٦– عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ أَبْطَأَ جِبْرِيلُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى.

۴۶۵۶- جندب سے روایت ہے جبرائیلؑ نے چند روز کی دیر کی آپ کے پاس آنے میں تو مشرک کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اسی وقت یہ سورت اتاری اللہ تعالیٰ نے قسم ہے دن چڑھے کی اور رات کی جب ڈھانک لیوے نہیں چھوڑا تجھ کو تیرے پروردگار نے اور نہ ناخوش رکھا۔

٤٦٥٧–عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ يَقُولُ اشْتَكَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى.

۴۶۵۷- اسود بن قیس سے روایت ہے میں نے جندب بن سفیان سے سنا رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو دو تین دن رات تک نہیں اٹھے پھر ایک عورت آئی (عوراء بنت حرب ابوسفیان کی بہن ابولہب کی بی بی حمالۃ الحطب) اور کہنے لگی اے محمدؐ! میں سمجھتی ہوں کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا (یہ اس شیطان نے ہنسی سے کہا) میں دیکھتی ہوں دو تین رات سے تمہارے پاس نہیں آیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری والضحیٰ اخیر تک اس کے معنی اوپر گزرے۔

٤٦٥٨– عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا

۴۶۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى اللَّهِ وَصَبْرِهِ عَلَى أَذَى الْمُنَافِقِينَ

باب: رسول اللہ ﷺ کی دعا اور منافقین کی تکالیف پر صبر کرنے کا بیان

٤٦٥٩ – عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَاكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ فِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ قَالَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ ((أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا

۴۶۵۹- اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر ایک پالان تھا اور نیچے اس کے ایک چادر تھی فدک کی (فدک ایک شہر تھا مشہور مدینہ سے دو یا تین منزل پر) آپ کے پیچھے اسی گدھے پر اسامہ بن زیدؓ تھے آپ تشریف لے گئے سعد بن عبادہؓ کو پوچھنے کے لیے ان کی بیماری میں بنی حارث بن خزرج کے محلّہ میں اور یہ قصہ بدر کی جنگ سے پہلے کا ہے یہاں تک کہ آپ گزرے ایک مجلس پر جس میں سب قسم کے لوگ یعنی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود ملے جلے تھے۔ ان لوگوں میں عبداللہ بن ابی (منافق مشہور) بھی تھا اور عبداللہ بن رواحہ بھی تھے۔ جب اس مجلس میں جانور کی گرد پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک بند کر لی چادر سے اور کہنے لگا مت گرد اڑاؤ ہم پر۔ رسول اللہؐ نے ان لوگوں کو سلام کیا پھر کھڑے ہوئے اور گدھے پر سے اترے بعد اس کے ان کو بلایا اللہ کی طرف اور ان کو قرآن سنایا۔ عبداللہ بن ابی نے کہا اے شخص! اس سے اچھا کچھ نہیں یا اس سے تو بہتر تھا کہ تم اپنے گھر میں بیٹھتے' اگر تم کہتے ہو وہ سچ ہے تو مت ستاؤ ہم کو ہماری مجلسوں میں اور لوٹ جاؤ اپنے ٹھکانے کو' پھر جو ہم میں سے تمہارے پاس آوے اس کو یہ قصہ سناؤ۔ عبداللہ بن رواحہ نے کہا ہم کو ضرور سنایئے ہماری مجلسوں میں کیونکہ ہم پسند کرتے ہیں ان باتوں کو۔ اسامہؓ نے کہا پھر مسلمان اور مشرک اور یہود گالی گلوچ کرنے لگے یہاں تک کہ قصد کیا ایک نے دوسرے کو مارنے کا اور رسول اللہؐ اس جھگڑے کو

(۴۶۵۹) ☆ اور وہ موذی مرتے دم تک منافق ہی رہا کبھی دل سے مسلمان نہیں ہوا پر آپ نے اس کو کبھی نہ ستایا بلکہ اس کی سفارش قبول کی بنی قینقاع کے بارے میں اور جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹے کی درخواست پر آپ نے اپنا کرتہ دیا اس کو پہنانے کو۔

قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا)) قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدْ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَهُ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

دباتے تھے۔ آخر آپ سوار ہوئے اپنے جانور پر اور سعد بن عبادہؓ کے پاس گئے۔ آپ نے فرمایا اے سعدؓ! تم نے نہیں سنیں ابو حباب (یہ کنیت ہے عبداللہ بن ابی کی) کی باتیں؟ اس نے ایسی ایسی باتیں کہیں۔ سعدؓ نے کہا آپ معاف کر دیجئے یا رسول اللہؐ اور درگزر کیجئے قسم خدا کی اللہ نے آپ کو دیا جو دیا اور اس شہر والوں نے تو یہ ٹھہرایا تھا کہ عبداللہ بن ابی کو تاج پہناویں اور عمامہ بندھوا دیں (یعنی اس کو بادشاہ کریں یہاں کا) جب اللہ تعالیٰ نے یہ بات نہ ہونے دی اس حق کی وجہ سے جو آپ کو دیا گیا تو وہ جل گیا (حسد کے مارے) اسی حسد نے اس سے یہ کرایا کہ جو آپ نے دیکھا۔ پھر رسول اللہؐ نے معاف کر دیا اس کو۔

٤٦٦٠- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ.

۴۶۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اس وقت تک عبداللہ بن ابی مسلمان نہیں ہوا تھا۔

٤٦٦١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ وَرَكِبَ حِمَارًا وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَيْكَ عَنِّي فَوَاللَّهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ وَاللَّهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ قَالَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ قَالَ فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَبِالْأَيْدِي وَبِالنِّعَالِ قَالَ فَبَلَغَنَا أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِمْ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا.

۴۶۶۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے عرض کیا کاش آپ عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جاتے (اور اس کو دعوت دیتے اسلام کی) آپ چلے اس کے پاس اور ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مسلمان بھی چلے وہ زمین شور تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے تو وہ بولا جدا رہ مجھ سے قسم خدا کی آپ کے گدھے کی بو نے مجھے پریشان کر دیا۔ ایک انصاری بولا قسم خدا کی آپ کے گدھے کی بو تیری بو سے بہتر ہے۔ یہ سن کر عبداللہ کی قوم میں کا ایک شخص غصہ ہوا اور طرفین کے لوگوں کو غصہ آیا اور لڑائی ہوئی لکڑی اور ہاتھ اور جوتوں سے۔ انس نے کہا پھر ہم کو خبر پہنچی کہ یہ آیت (وان طائفتان من المومنین اقتتلوا) ان کے باب میں اتری یعنی اگر دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرا دو اخیر تک۔

بَابُ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ

٤٦٦٢– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَكَ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي.

باب: ابو جہل مردود کے مارے جانے کا بیان

۴۶۶۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون خبر لاتا ہے ابو جہل کی؟ یہ سن کر ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹوں نے اسے ایسا مارا ٹھنڈا ہو گیا(یعنی موت کے قریب ہے)۔ ابن مسعودؓ نے اس کی ڈاڑھی پکڑی اور کہا تو ابو جہل ہے؟ وہ بولا کیا تم زیادہ ہو اس شخص سے جس کو تم نے مارا ہے؟(یعنی مجھ سے زیادہ قریش میں کوئی بڑے درجہ کا نہیں) یا اس کی قوم نے مارا ہے(مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے مجھے قتل کیا تو میری کوئی ذلت نہیں) ابو مجلز نے کہا ابو جہل نے کہا کاش کسان کے سوا اور کوئی مجھے مارتا۔

٤٦٦٣–عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يَعْلَمُ لِي مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَقَوْلِ أَبِي مِجْلَزٍ كَمَا ذَكَرَهُ إِسْمَعِيلُ.

۴۶۶۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ طَاغُوتِ الْيَهُودِ

٤٦٦٤–عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ)) فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ ائْذَنْ لِي فَلْأَقُلْ قَالَ

باب: کعب بن اشرف یہود کے پیر کا قتل

۴۶۶۴- حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون مارتا ہے کعب بن اشرف کو؟ بے شک اس نے ستار کھا ہے اللہ کو اور اس کے رسول کو(سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ کعب نے پہلے مکہ جا کر مشرکوں کو ترغیب دی حضرتؐ سے لڑنے کی پھر مدینہ میں آکر مسلمانوں کی عورتوں پر غزلیں کہنا شروع کیں اور

(۴۶۶۲) ☆ مردود مرتے وقت بھی جہل اور بے وقوفی کے خیال میں تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ عفراء کے بیٹے انصاری تھے اور وہ کھیت اور باغ رکھتے تھے تو کاشتکار اور کسان ہوئے۔ ابو جہل کے نزدیک یہ لوگ ذلیل تھے تو وہ آرزو کرتا تھا کاش میں انہی کے ہاتھ سے نہ مارا جاتا کسی معزز شخص کے ہاتھ سے مارا جاتا تو میری شان پر دھبہ نہ لگتا۔ ایک روایت میں ہے کہ ابو جہل نے پوچھا کس کی فتح ہوئی۔ ابن مسعودؓ نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی۔ پھر اس کا سر کاٹ کر حضرتؐ کے سامنے لا کر ڈال دیا تب آپؐ شکر الٰہی بجالائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا۔

(۴۶۶۴)☆ نووی نے کہا آپ نے محمد بن مسلمہؓ کو بھیجا کعب بن اشرف کے مارنے کے لیے اور انہوں نے مکر اور فریب سے اس کو قتل کیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ کعب نے عہد شکنی کی رسول اللہؐ سے اور ہجو کرتا تھا آپ کی اور برا کہتا تھا اور پہلے یہ اقرار کیا تھا کہ آپ کے دشمن کو مدد نہ دوں گا پھر دشمنوں کے ساتھ شریک ہوا اور یہ قتل حضرتؐ کی طرف سے خلاف عہد نہ تھا۔ اور حضرت علیؓ کی مجلس میں ایک شخص نے کہا

((قُلْ)) فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَرَادَ صَدَقَةً وَقَدْ عَنَّانَا فَلَمَّا سَمِعَهُ قَالَ وَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ الْآنَ وَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ قَالَ وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ تُسْلِفَنِي سَلَفًا قَالَ فَمَا تَرْهَنُنِي قَالَ مَا تُرِيدُ قَالَ تَرْهَنُنِي نِسَاءَكُمْ قَالَ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ أَنَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا قَالَ لَهُ تَرْهَنُونِي أَوْلَادَكُمْ قَالَ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيُقَالُ رُهِنَ فِي وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ وَلَكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ يَعْنِي السِّلَاحَ قَالَ فَنَعَمْ وَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَأَبِي عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ فَجَاءُوا فَدَعَوْهُ لَيْلًا فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ إِنِّي لَأَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ صَوْتُ دَمٍ قَالَ إِنَّمَا هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعُهُ وَأَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَأَجَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ إِنِّي إِذَا جَاءَ فَسَوْفَ أَمُدُّ يَدِي إِلَى رَأْسِهِ فَإِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُونَكُمْ قَالَ فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوا نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الطِّيبِ قَالَ نَعَمْ تَحْتِي فُلَانَةُ هِيَ أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ قَالَ فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشُمَّ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَشُمَّ فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَعُودَ قَالَ فَاسْتَمْكَنَ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ دُونَكُمْ قَالَ فَقَتَلُوهُ.

ہجو کرنے لگا رسول اللہ ﷺ کی) محمد بن مسلمہؓ نے کہا یارسول اللہ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں مار ڈالوں اس کو؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا تو اجازت دیجئے مجھ کو کہنے کی (یعنی میں اس سے جیسے مصلحت ہو ویسی باتیں کروں گو ظاہر میں آپ کی برائی بھی ہو تاکہ وہ میرا اعتبار کرے)۔ آپ نے فرمایا کہہ (جو مصلحت ہو)۔ پھر محمد بن مسلمہؓ نے کعب سے باتیں کیں اور اپنا اور حضرت کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص نے (یعنی رسول اللہ ﷺ نے) صدقہ لینے کا قصد کیا ہے اور ہم کو تکلیف میں ڈالا ہے (یہ تعریض ہے جس کا ظاہری معنی اور ہے اور دراصل مطلب صحیح ہے کہ شرع کے احکام ہم پر جاری کئے اور ان کے بجالانے میں نفس کو تکلیف ہوتی ہے)۔ جب کعب نے یہ سنا تو کہنے لگا ابھی اور قسم خدا کی تم کو تکلیف ہوگی۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا اب تو ہم اس کے شریک ہو چکے اور اب اس کا چھوڑ دینا بھی برا معلوم ہوتا ہے جب تک ہم اس کا انجام نہ دیکھ لیں کہ کیا ہوتا ہے۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ تم مجھ کو کچھ قرض دو۔ کعب نے کہا اچھا تم کیا چیز گروی کرو گے؟ محمد بن مسلمہؓ نے کہا تم کیا چاہتے ہو؟ کعب نے کہا اپنی عورتیں گروی کرو۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا تم تو عرب میں سب سے زیادہ خوب صورت ہو ہم اپنی عورتیں تمہارے پاس کیونکر گروی کریں۔ کعب نے کہا اچھا اپنی اولاد گروی رکھو۔ محمد نے کہا ہمارے لڑکے کو لوگ برا کہیں گے کہ کھجور کے دو وسق پر گروی ہوا تھا البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گروی کریں گے۔ (اس میں یہ مصلحت تھی کہ ہتھیار لے کر اس مردود کے پاس جا سکیں اور اس کو قتل کریں) کعب نے کہا اچھا پھر محمد بن مسلمہؓ نے اس سے وعدہ کیا کہ میں حارث (بن اوس) کو اور ابو عبس بن جبر عبدالرحمٰن

ف کہا کہ کعب کا قتل غدر (یعنی دغا) تھا۔ انہوں نے اس کی گردن ماری کیونکہ غدر جب ہو تاکہ امان دے کر قتل کرتے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جس کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اس کا قتل فریب اور تدبیر سے بھی درست ہے اور مکرر دعوت کی حاجت نہیں۔

اور عباد بن بشر کو لے کر آؤں گا (سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابو نائلہ سلکان بن سلامہ بن وقش جو کعب کے رضاعی بھائی تھے وہ بھی گئے۔ یہ سب لوگ آئے اور اس کو بلایا رات کو وہ اترا (اپنے بالاخانے پر سے) عمرو کے سوا اوروں کی روایت میں یہ ہے کہ اس کی عورت نے کہا یہ آواز تو خونی آواز معلوم ہوتی ہے۔ کعب نے کہا واہ یہ تو محمد بن مسلمہؓ ہیں اور ان کے رضاعی بھائی اور ابو نائلہ ہیں (امام نوویؒ نے کہا صحیح یوں ہے کہ محمد بن مسلمہؓ ہیں اور ان کے رضاعی بھائی ابو نائلہ بخاری کی روایت میں ہے کہ کعب نے کہا واہ یہ تو میرے بھائی محمد بن مسلمہ ہیں اور میرے دودھ بھائی ابو نائلہ ہیں اور یہی صحیح ہے جیسا سیرۃ ابن ہشام سے معلوم ہوتا ہے) اور جوان مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو زخم مارنے کے لیے بھی اس کو بلاویں تو چلا آوے۔ محمد نے (اپنے یاروں سے) کہا جب کعب آوے گا تو میں اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا اور جب میں اچھی طرح اس کے سر کو تھام لوں تو تم اپنا کام کرنا۔ پھر کعب اترا چادر کو بغل کے تلے کیے ہوئے۔ ان لوگوں نے کہا کیسی عمدہ خوشبو جو تم میں سے آرہی ہے کعب نے کہا ہاں میرے پاس فلانی عورت ہے وہ عرب کی سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا اگر تم اجازت دو تو میں تمہارا سر سونگھوں۔ کعب نے کہا اچھا۔ محمد نے اس کا سر سونگھا پھر پکڑا پھر سونگھا پھر کہا اگر اجازت دو تو پھر سونگھوں اور زور سے اس کا سر تھاما اور یاروں سے کہا مارو۔ انہوں نے اس کو تمام کیا۔

بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ

باب: خیبر کی لڑائی کا بیان

٤٦٦٥ - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا

۴۶۶۵- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا خیبر کا تو ہم نے صبح کی نماز خیبر کے پاس پڑھی اندھیرے میں۔ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ابو طلحہؓ بھی سوار ہوئے میں ان

(۴۶۶۵) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر نہیں ہے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ وہ ستر ہے اور جو

رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَانْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَإِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ ((اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)) قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسَ قَالَ وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً.

کے ساتھ سوار ہوا (ایک ہی گھوڑے پر) رسول اللہ ؐ نے خیبر کی گلیوں میں گھوڑا دوڑایا اور میرا گھٹنا رسول اللہ ؐ کی ران کو چھو جاتا اور آپ کی ران سے تہ بند ہٹ گئی تھی (گھوڑا دوڑانے میں) تو میں آپ کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا۔ جب آپ بستی میں پہنچے تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر خراب ہوا خیبر' ہم جب اتریں کسی قوم کے میدان میں تو برا ہے دن ان لوگوں کا جو ڈرائے گئے تین بار آپ نے فرمایا۔ اسی وقت یہودی لوگ اپنے کاموں کو نکلے تھے وہ کہنے لگے محمدؐ آپہنچے لشکر کے ساتھ۔ انسؓ نے کہا ہم نے خیبر کو بزور شمشیر فتح کیا۔

٤٦٦٦ - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا بِفُئُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسَ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ قَالَ فَهَزَمَهُمْ)) اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۶۶۶ - انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابوطلحہؓ کے ساتھ سوار تھا خیبر کے دن اور میرا پاؤں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں سے چھو رہا تھا پھر ہم ان کے پاس پہنچے۔ آفتاب نکلتے ہی انہوں نے اپنے جانوروں کو باہر نکالا تھا اور کلہاڑیاں اور زنبیلیں اور رکدالیں (یا رسیاں درخت پر چڑھنے کی) لے کر نکلے تھے۔ وہ کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپہنچے لشکر کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خراب ہوا خیبر' ہم جب اتریں کسی قوم کی زمین میں تو بری ہے صبح ان لوگوں کی جو ڈرائے گئے۔ انسؓ نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے شکست دی ان کو۔

٤٦٦٧ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ قَالَ ((إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)).

۴۶۶۷ - انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں پہنچے تو فرمایا: انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين۔

ف اس کے ثبوت میں کئی حدیثیں آئی ہیں اور اس حدیث کی یہ تاویل ہے کہ یہاں بلا اختیار ران کھل گئی دوڑنے کی وجہ سے اور انسؓ کی نظر یکایک اس پر پڑی۔ انتہی

(۴۶۶۷) ☆ معنی اس کے اوپر گزرے اور یہ استشہاد ہے قرآن مجید سے اور وہ جائز ہے جیسے آپ نے مکہ کی فتح میں بتوں کو کوٹتے وقت فرمایا وجاء الحق وزهق الباطل مگر مکروہ ہے روزمرہ کی باتوں میں یا مزاح اور دل لگی میں کیونکہ خلاف ہے عظمت کے۔

٤٦٦٨– عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَتَسَيَّرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ هَذَا السَّائِقُ)) قَالُوا عَامِرٌ قَالَ ((يَرْحَمُهُ اللّٰهُ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ فَتَحَهَا عَلَيْكُمْ)) قَالَ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا هَذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ)) فَقَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ أَيِّ لَحْمٍ قَالُوا لَحْمُ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ يُهْرِيقُوهَا وَيَغْسِلُوهَا فَقَالَ أَوْ ذَاكَ قَالَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ

۴۶۶۸- سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف تو رات کو چلے ایک شخص ہم میں سے بولا اے عامر بن اکوع! (میرے بھائی کو) کچھ اپنے شعر نہیں سناتے (تاکہ راستہ کٹے اور جی نہ گھبراوے) (نوویؒ نے کہا شعر سب برے نہیں ہوتے اس میں اچھے اور برے دونوں ہیں) اور عامر شاعر تھے وہ اترے اور گا کر پڑھنے لگے۔ (نووی نے کہا سفر میں یہ مستحب ہے دل لگی کے لیے اور جانوروں کو خوش کرنے کے لیے اونٹ اس گانے سے ایسا مست ہو جاتا ہے کہ اس کو چلنے کی تکان مطلق نہیں رہتی)۔

تو ہدایت گر نہ کرتا اے خدا　　کب نماز و صدقہ ہم کرتے ادا
ہم ہیں تجھ پر جان سے مالک فدا　　بخشدے ہم سے ہوئیں جو کچھ خطا
کافروں سے جب کہ ہوئے سامنا　　دے ہمارے پاؤں کو وہاں جما
اور تسلی اور تشفی دے خدا　　ہم تو حاضر ہیں بلاتے ہی سدا

صبح تڑکے کافروں نے غل کیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ کون ہانکنے والا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا عامر بن الاکوع۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے ایک شخص بولا اب وہ ضرور شہید ہوگا یا رسول اللہؐ آپ نے ہم کو اس سے فائدہ اٹھانے دیا ہوتا۔ سلمہ بن اکوع نے کہا پھر ہم خیبر میں پہنچے اور ہم نے خیبر والوں کو گھیرا اور ہم کو بہت شدت کی بھوک لگی بعد اس کے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فتح کر دیا خیبر کو تمہارے ہاتھوں۔ سلمہ نے کہا جب وہ رات ہوئی جس رات کے دن کو خیبر فتح ہوا تو لوگوں نے بہت انگار جلائے۔ آپ نے پوچھا یہ انگار کیسے ہیں اور کیا پکاتے ہیں؟

(۴۶۶۸) ☆ نوویؒ نے کہا خدا پر فدا ہونا اس میں یہ اشکال ہے کہ فدا اس شخص پر ہوتے ہیں جس پر کوئی بلا آسکے اور خدا تعالیٰ پر کوئی آفت نہیں آسکتی اور شاید یہ لفظ بلا قصد نکل گیا جیسے کہتے ہیں قاتله الله اور شاید مراد شاعر کی فدا ہونے سے یہ ہو کہ اپنی جان تیری رضامندی کے لیے صرف کروں تب بھی ایسا ہی لفظ بدون سند شرعی کے خدا کی نسبت نہیں کہہ سکتے یعنی ہم کو بلایا اور آواز دی لڑائی کے لیے اور بخاری کی روایت میں تیسرے اور چوتھے مصرع کا یہ مضمون ہے کہ بخش دے ہمارے گناہ ہم تیرے فدا ہوں جب تک جئیں۔ اور آٹھویں لا

بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي قَالَ فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتًا قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ لَهُ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَهُ قُلْتُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ وَخَالَفَ قُتَيْبَةُ مُحَمَّدًا فِي الْحَدِيثِ فِي حَرْفَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادٍ وَأَلْقِ سَكِينَةً عَلَيْنَا.

انہوں نے کہا گوشت پکاتے ہیں آپ نے فرمایا کاہے کا گوشت؟ انہوں نے کہا بستی کے گدھوں کا۔ آپ نے فرمایا بہادو ان کو اور توڑ کر پھینک دو ہانڈیوں کو ایک شخص بولا یا رسول اللہؐ اگر گوشت پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھو ڈالیں؟ آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو (تو بعد آپ کی رائے بدل گئی اجتہاد سے یا وحی سے)۔ پھر جب صف باندھی لوگوں نے تو عامر کی تلوار چھوٹی تھی وہ ایک یہودی کے پاؤں میں مارنے لگے خود ان کے لوٹ کر لگی گھٹنے میں اور وہ مر گئے اس زخم سے۔ جب لوگ لوٹے تو سلمہ نے کہا وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے رسول اللہؐ نے مجھ کو چپ چپ دیکھا آپ نے پوچھا اے سلمہؓ! تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہوں لوگ کہتے ہیں کہ عامر کا عمل لغو ہو گیا (کیونکہ وہ اپنے زخم سے آپ مرا)۔ آپ نے فرمایا کون کہتا ہے؟ میں نے کہا فلانا فلانا اور اسید بن حضیر انصاری نے آپ نے فرمایا انہوں نے غلط کہا۔ عامر کو دوہرا ثواب ہوا (ایک تو اسلام اور عبادت کا دوسرے جہاد کا) اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا اور فرمایا کہ وہ جاہد ہے (یعنی کوشش کرنے والا اللہ کی اطاعت میں) اور مجاہد ہے (یعنی جہاد کرنے والا ایسا کوئی عرب کم ہوگا جس نے ایسی لڑائی کی ہو اس کی مثل یا اس کی مشابہ کوئی عرب کم ہوگا)۔

٤٦٦٩- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا

۴۶۶۹- ابن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب خیبر کی لڑائی ہوئی تو میرا بھائی (عامر بن اکوع) خوب لڑا رسول اللہؐ کے

لہ مصرع کا یہ مضمون ہے کہ جب ہم کو گناہ کے لیے بلاتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں۔ صحابہ کو یہ امر معلوم تھا کہ جب آپ لڑائی کے موقع میں کسی کے لیے ایسی دعا کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا اس لیے انہوں نے ایسا ہی کہا۔ یہ بھی آپ کا ایک معجزہ تھا۔

نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بستی کے گدھوں کا گوشت نجس ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علماء کا اور اس حدیث کا بیان مع شرح کے کتاب النکاح میں گزرا اور مالکیہ جو قائل ہیں اس کی اباحت کے وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ آپ نے منع فرمایا اس کی وجہ حاجت تھی گدھوں کی سواری وغیرہ کے لیے یا تقسیم سے پہلے انہوں نے ایسا کیا تھا۔

شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ فِي سِلَاحِهِ وَشَكُّوا فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي أَنْ أَرْجُزَ لَكَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَعْلَمُ مَا تَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَدَقْتَ)) وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتْ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا قَالَ فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَالَ هَذَا)) قُلْتُ قَالَهُ أَخِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَرْحَمُهُ اللَّهُ)) قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نَاسًا لَيَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ يَقُولُونَ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ.

ساتھ ہو کر۔ اس کی تلوار خود اس پر پلٹ گئی وہ مر گیا تو آپ کے اصحاب نے اس کے باب میں گفتگو کی اور شکایت کی کہ وہ اپنے ہتھیار سے آپ مر گیا۔ اسی طرح کچھ شکایت کی اس کے باب میں سلمہ نے کہا پھر رسول اللہؐ خیبر سے لوٹے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اجازت دیجئے رجز پڑھنے کی (رجز وہ موزوں کلام سے ایک بحر ہے شعر کی) آپ نے اجازت دی۔ حضرت عمرؓ نے کہا مجھے معلوم ہے جو تم کہو گے۔ پھر میں نے کہا ان شعروں کو جن کا ترجمہ یہ ہے قسم اللہ کی اگر اللہ ہدایت نہ کرتا ہم کو تو ہم کبھی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ آپ نے فرمایا سچ کہا تو نے پھر میں نے کہا اتار اپنی رحمت ہم پر اور جمادے ہمارے پاؤں کو اگر ہمارا سامنا ہو کافروں سے اور مشرکوں سے اور مشرکوں نے ہجوم کیا ہم پر۔ جب میں اپنی رجز پڑھ چکا تو رسول اللہؐ نے فرمایا یہ کس کا کلام ہے؟ میں نے عرض کیا میرے بھائی کا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے اس پر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! بعض لوگ تو اس پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں وہ اپنے ہتھیار سے مرا۔ آپ نے فرمایا وہ تو جاہد اور مجاہد ہو کر مرا۔ ابن شہاب نے کہا میں نے سلمہ کے ایک بیٹے سے پوچھا تو اس نے یہی حدیث اپنے باپ سے روایت کی صرف اس نے یہ کہا کہ جب میں نے یہ کہا کہ بعضے لوگ اس پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں تو آپ نے فرمایا وہ جھوٹے ہیں وہ تو جاہد اور مجاہد ہو کر مرا اور اس کو دوہرا ثواب ہے اور اشارہ کیا آپ نے اپنی انگلی سے۔

بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ وَهِيَ الْخَنْدَقُ

باب: غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان

٤٦٧٠ - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ

۴۶۷۰- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ احزاب کے دن ہمارے ساتھ مٹی ڈھوتے تھے (جب خندق

(۴۶۷۰) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے رجز کا استحباب نکلتا ہے محنت کے وقت جیسے تعمیر وغیرہ اور یہی نکلتا ہے کہ امام کو بھی ان کاموں میں شریک ہونا چاہیے ضرورت کے وقت۔ افسوس ہے کہ رسول اللہؐ تو مٹی تک ڈھونے میں عار نہ کریں اور اس زمانے میں کے بعضے لالہ

يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَلَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ ((وَاللَّهِ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّ الْأُلَى قَدْ أَبَوْا عَلَيْنَا قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ إِنَّ الْمَلَا قَدْ أَبَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ)).

کھودی گئی مدینہ کے گرد) اور مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپا لیا تھا آپ یہ فرماتے تھے قسم اللہ کی اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے تو اتار اپنی رحمت کو ہم پر ان لوگوں نے (یعنی مکہ والوں نے) نہ مانا ہمارا کہنا (یعنی ایمان نہ لائے) اور ایک روایت میں ہے اس جماعت نے نہ مانا ہمارا کہنا' جب وہ فساد کی بات کرنا چاہتے ہیں (یعنی شرک اور کفر وغیرہ) تو ہم نہیں شریک ہوتے ان کے اور یہ آپ بلند آواز سے فرماتے تھے۔

٤٦٧١- عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا)).

۴۶۷۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ان لوگوں نے ہجوم کیا ہمارے پر اور سرکشی کی (بخاری کی روایت میں بھی یہی ہے)۔

٤٦٧٢- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَافِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ))

۴۶۷۲- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنے کاندھوں پر ڈھو رہے تھے آپ نے فرمایا یا اللہ! نہیں ہے عیش مگر آخرت کا عیش اور بخش دے تو مہاجرین اور انصار کو۔

٤٦٧٣- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ)).

۴۶۷۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا اللہ! نہیں ہے عیش مگر عیش آخرت کا اور بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

٤٦٧٤- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَهْ قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ ((اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ

۴۶۷۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! عیش آخرت ہی کا عیش ہے تو کرم کر انصار اور مہاجرین پر۔

ف بیوقوف لٹ پونجیے امیر جن کو کوڑی برابر اختیار نہیں ہے غریب کو ساتھ کھلانے میں یا غریب کو اپنے پاس بٹھانے میں عار کریں' سلام کرنے سے وہ خفا ہوں' سنت کے موافق مصافحہ کرنے سے وہ ناراض ہوں۔ پھر کاہے کے مسلمان ہیں۔ علانیہ کیوں نہیں کہتے کہ ہم کافر ہیں' مرتد ہیں' ملعون ہیں۔ معاذ اللہ من ذلک۔

(۴۶۷۲) ☆ زہے قسمت ان مہاجرین و انصار کی واللہ رسول اللہؐ اور اللہ جل جلالہ کی خدمت میں مٹی ڈھونا ہفت اقلیم کی سلطنت سے ہزاروں درجہ بہتر ہے پر یہ لذت انہی کو ہے جو جانتے ہیں۔

الْآخِرَهْ فَأَكْرِمْ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ))

٤٦٧٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانُوا يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ ((اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ فَانْصُرْ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ بَدَلَ فَانْصُرْ فَاغْفِرْ))

۴۶۷۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے۔ وہ کہتے تھے یا اللہ! نہیں ہے خیر مگر آخرت کی خیر تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی اور شیبان کی روایت میں ہے بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

٤٦٧٦- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوا يَقُولُونَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا أَوْ قَالَ عَلَى الْجِهَادِ شَكَّ حَمَّادٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ)).

۴۶۷۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب خندق کے دن کہتے تھے ہم وہ لوگ ہیں جنھوں نے بیعت کی ہے حضرت محمد ﷺ سے اسلام پر یا جہاد پر جب تک ہم زندہ رہیں اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے یا اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے تو بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

بَابُ غَزْوَةِ ذِي قَرَدٍ وَغَيْرِهَا

باب: ذی قرد وغیرہ لڑائیوں کا بیان

٤٦٧٧- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُولَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعَى بِذِي قَرَدٍ قَالَ فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهْ قَالَ فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِي حَتَّى أَدْرَكْتُهُمْ بِذِي قَرَدٍ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي وَكُنْتُ رَامِيًا وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ

۴۶۷۷- سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے میں صبح کی اذان سے پہلے نکلا اور آپ کی دودھیلی اونٹنیاں ذی قرد میں چرتی تھیں (ذی قرد ایک پانی کا نام ہے مدینہ سے ایک دن کے فاصلہ پر۔ بخاری نے کہا یہ لڑائی خیبر کی جنگ سے تین دن پہلے ہوئی اور بعضوں نے کہا ۶ھ میں حدیبیہ سے پہلے) مجھے عبدالرحمٰن بن عوف کا غلام ملا اس نے کہا رسول اللہ کی دودھیلی اونٹنیاں جاتی رہیں۔ میں نے پوچھا کس نے لیں؟ اس نے کہا غطفان نے (جو ایک شاخ ہے قیس قبیلہ کی)۔ یہ سن کر میں تین بار چلایا یا صباحاہ (عرب کی عادت ہے کہ یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی بڑی آفت آتی ہے اور لوگوں کو خبر دار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے) اور مدینہ کے دونوں جانب والوں کو سنا دیا پھر میں سیدھا چلا یہاں تک کہ میں

(۴۶۷۷) ☆ یہ رجز تھا اس کے معنی یہ ہیں میں اکوع کا بیٹا ہوں۔ جنگ میں ایسا کہنا درست ہے تاکہ دشمن پر رعب پڑے آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے یا آج پہچان ہوگی کس نے شریف کا دودھ پیا ہے کس نے رذیل کا یا آج وہ دن ہے جس میں پہچان ہوگی اس شخص کی جو بچپن سے لڑائی کا دودھ پیتا رہا ہے اور جنگ میں ماہر ہے۔

الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَأَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ ((يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ)) قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ.

نے ان لٹیروں کو ذی قرد میں پایا انہوں نے پانی پینا شروع کیا تھا میں نے تیر مارنا شروع کئے اور میں تیر انداز تھا اور کہتا جاتا تھا انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع۔ میں رجز پڑھتا رہا یہاں تک کہ اونٹنیاں ان سے چھڑا لیں بلکہ اور تیس چادریں ان کی چھینیں اور رسول اللہؐ اور لوگ بھی آ گئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ان لٹیروں کو میں نے پانی پینے نہیں دیا' وہ پیاسے ہیں اب ان پر لشکر کو بھیجئے۔ آپ نے فرمایا اے اکوع کے بیٹے! تو اپنی چیزیں لے چکا اب جانے دے۔ سلمہؓ نے کہا پھر ہم لوٹے اور رسول اللہؐ نے اونٹنی پر اپنے ساتھ مجھ کو بٹھلایا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں پہنچے۔

٤٦٧٨- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَعَلَيْهَا خَمْسُونَ شَاةً لَا تُرْوِيهَا قَالَ فَقَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبَا الرَّكِيَّةِ فَإِمَّا دَعَا وَإِمَّا بَصَقَ فِيهَا قَالَ فَجَاشَتْ فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ أَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَسَطٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ ((بَايِعْ يَا سَلَمَةُ)) قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۴۶۷۸- ابن اکوعؓ سے روایت ہے جب ہم حدیبیہ میں پہنچے سو ہم چودہ سو آدمی تھے (یہی مشہور روایت ہے اور ایک روایت میں تیرہ سو اور ایک روایت میں پندرہ سو آئے ہیں) اور وہاں پچاس بکریاں تھیں جن کو کنویں کا پانی سیر نہ کر سکتا تھا (یعنی ایسا کم پانی تھا کنویں میں) پھر رسول اللہؐ کنویں کے مینڈھ پر بیٹھے تو آپ نے دعا کی یا تھوکا کنویں میں۔ وہ اسی وقت ابل آیا پھر ہم نے جانوروں کو پانی پلایا اور خود بھی پیا۔ بعد اس کے حضرتؐ نے ہم کو بلایا بیعت کے لیے درخت کی جڑ میں (اسی درخت کو شجرہ رضوان کہتے ہیں اور اسی درخت کا ذکر قرآن شریف میں ہے **ان الذین یبایعونک تحت الشجرة انما یبایعون الله** اخیر تک)۔ میں نے سب سے پہلے لوگوں میں آپ سے بیعت کی۔ پھر آپ بیعت لیتے

(۴۶۷۸) ☆ حیدر کہتے ہیں شیر کو اور جب حضرت علیؓ پیدا ہوئے تھے تو ان کی ماں نے ان کا نام اسد رکھا تھا۔ اسد کہتے ہیں شیر کو اور مرحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر آیا اور اسے مار ڈالا تو حضرت علیؓ نے یہ ذکر کیا تاکہ اس کے دل میں ڈر پیدا ہو اور بعض علماء نے کہا کہ حضرت علیؓ کی ماں نے جب وہ پیدا ہوئے تو ان کا نام اسد رکھا جو ان کے نانا کا نام تھا اسد بن ہشام بن عبد مناف اور ابو طالب سفر میں تھے جب لوٹ کر آئے تو انہوں نے علیؓ نام رکھا اور اسد کو حیدر کہتے ہیں کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے۔ حیدر حادر سے اور حادر کے معنی سخت اور پر زور' مراد حضرت علیؓ کی یہ ہے کہ میں شیر کی مانند جرأت اور قوت اور بہادری رکھتا ہوں تیری کیا حقیقت ہے۔
سیرۃ ابن ہشام میں باسناد ابو رافع سے جو مولیٰ تھے رسول اللہؐ کے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علیؓ کے ساتھ تھے جب ☆

فِي أَوَّلِ النَّاسِ قَالَ ((وَأَيْضًا)) قَالَ وَرَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزِلًا يَعْنِي لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ قَالَ فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَفَةً أَوْ دَرَقَةً ثُمَّ بَايَعَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ النَّاسِ قَالَ ((**أَلَا تُبَايِعُنِي يَا سَلَمَةُ**)) قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أَوَّلِ النَّاسِ وَفِي أَوْسَطِ النَّاسِ قَالَ ((**وَأَيْضًا**)) قَالَ فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ قَالَ لِي ((**يَا سَلَمَةُ أَيْنَ**)) حَجَفَتُكَ أَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِي ((**أَعْطَيْتُكَ**)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقِيَنِي عَمِّي عَامِرٌ عَزِلًا فَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ((**إِنَّكَ كَالَّذِي قَالَ الْأَوَّلُ اللَّهُمَّ أَبْغِنِي حَبِيبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي**)) ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ رَاسَلُونَا الصُّلْحَ حَتَّى مَشَى بَعْضُنَا فِي بَعْضٍ وَاصْطَلَحْنَا قَالَ وَكُنْتُ تَبِيعًا لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَسْقِي فَرَسَهُ وَأَحُسُّهُ وَأَخْدِمُهُ وَآكُلُ مِنْ طَعَامِهِ وَتَرَكْتُ أَهْلِي

رہے لیتے رہے یہاں تک کہ آدھے آدمی بیعت کر چکے اس وقت آپ نے فرمایا اے سلمہؓ! بیعت کر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں تو آپ سے اول ہی بیعت کر چکا آپ نے فرمایا پھر سہی اور آپ نے مجھے نہتا (بے ہتھیار) دیکھا تو ایک بڑی سی ڈھال یا چھوٹی سی ڈھال دی۔ پھر آپ بیعت لینے لگے یہاں تک کہ لوگ ختم ہونے لگے اس وقت آپ نے فرمایا اے سلمہؓ! مجھ سے بیعت نہیں کرتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں تو آپ سے بیعت کر چکا اول لوگوں میں پھر بیچ کے لوگوں میں۔ آپ نے فرمایا پھر سہی۔ غرض میں نے تیسری بار آپ سے بیعت کی پھر آپ نے فرمایا اے سلمہؓ! تیری وہ بڑی ڈھال یا چھوٹی ڈھال کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میرا چچا عامر مجھے ملا وہ نہتا تھا میں نے وہ پھر اس کو دیدی۔ یہ سن کر آپ ہنسے اور آپ نے فرمایا تیری مثال اس اگلے شخص کی سی ہوئی جس نے دعا کی تھی یا اللہ! مجھے ایسا دوست دے جس کو میں اپنی جان سے زیادہ چاہوں۔ پھر مشرکوں نے صلح کے پیام بھیجے یہاں تک کہ ہر ایک طرف کے آدمی دوسری طرف جانے لگے اور ہم نے صلح کر لی۔ سلمہ نے کہا میں طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت میں تھا ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا تا' ان کی پیٹھ کھجاتا' ان کی خدمت کرتا' انہی کے

لے رسول اللہؐ نے ان کو اپنا نشان دے کر قلعہ فتح کرنے کے لیے بھیجا۔ حضرت علیؓ جب قلعہ کے قریب پہنچے تو قلعہ والے باہر نکلے اور انہوں نے لڑنا شروع کیا۔ ایک یہودی نے ان پر وار کیا اور ان کی سپر گرا دی۔ انہوں نے ایک دروازہ جو قلعہ کے پاس پڑا تھا اٹھا لیا اور اس کو سپر کر لیا۔ پھر وہ دروازہ لڑائی فتح ہونے تک ان کے ہاتھ ہی میں رہا۔ جب لڑائی سے فارغ ہوئے تو انہوں نے وہ دروازہ پھینک دیا۔ ابو رافع نے کہا میں اور سات آدمی اور تھے انہوں نے کوشش کی اس دروازہ کو الٹنے کی تو نہ الٹ سکے۔ سبحان اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طاقت اور شجاعت اور ہمت خداداد تھی بڑے بڑے بہادروں کو جن کا عرب میں شہرہ تھا حضرت علیؓ نے بڑی آسانی سے مار لیا اور لوگ تعجب میں رہ گئے۔ نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے مرحب کو قتل کیا اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ مرحب کو محمد بن مسلمہؓ نے قتل کیا۔ ابن عبد البر نے اپنی کتاب درر فی مختصر السیر میں لکھا ہے کہ ابن اسحاق نے کہا کہ مرحب کے قاتل محمد بن مسلمہؓ تھے اور اور لوگوں نے کہا کہ قاتل اس کے حضرت علیؓ تھے۔ ابن عبد البر نے کہا ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے۔ پھر روایت کیا انہوں نے اپنی اسناد سے سلمہ بن بریدہ سے۔ ایسا ہی ابن اثیر نے کہا۔ صحیح قول جس پر اکثر اہل حدیث اور اہل سیر متفق ہیں یہ ہے کہ مرحب کے قاتل حضرت علی تھے راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے۔ انتہی۔

وَمَالِي مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَأَهْلُ مَكَّةَ وَاخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا فَاضْطَجَعْتُ فِي أَصْلِهَا قَالَ فَأَتَانِي أَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَجَعَلُوا يَقَعُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْغَضْتُهُمْ فَتَحَوَّلْتُ إِلَى شَجَرَةٍ أُخْرَى وَعَلَّقُوا سِلَاحَهُمْ وَاضْطَجَعُوا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَادَى مُنَادٍ مِنْ أَسْفَلِ الْوَادِي يَا لَلْمُهَاجِرِينَ قُتِلَ ابْنُ زُنَيْمٍ قَالَ فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِي ثُمَّ شَدَدْتُ عَلَى أُولَئِكَ الْأَرْبَعَةِ وَهُمْ رُقُودٌ فَأَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلْتُهُ ضِغْثًا فِي يَدِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لَا يَرْفَعُ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَأْسَهُ إِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ أَسُوقُهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَاءَ عَمِّي عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِنَ الْعَبَلَاتِ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزٌ يَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ مُجَفَّفٍ فِي سَبْعِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((دَعُوهُمْ يَكُنْ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُورِ

ساتھ کھانا کھاتا اور میں نے اپنا گھر بار دھن دولت سب چھوڑ دیا تھا اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے۔ جب ہمارے اور مکہ والوں کی صلح ہو گئی اور ہر ایک ہم میں کا دوسرے سے ملنے لگا تو میں ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے تلے سے کانٹے جھاڑے اور جڑ کے پاس لیٹا اتنے میں چار آدمی مشرکوں میں سے آئے مکہ والوں میں سے اور لگے جناب رسول اللہ کو برا کہنے۔ مجھے غصہ آیا میں دوسرے درخت کے تلے چلا گیا۔ انہوں نے اپنے ہتھیار لٹکائے اور لیٹے رہے وہ اسی حال میں تھے کہ یکایک وادی کے نشیب سے کسی نے آواز دی دوڑو اے مہاجرین! ابن زنیم (صحابی) مارے گئے۔ یہ سنتے ہی میں نے اپنی تلوار سونتی اور ان چاروں آدمیوں پر حملہ کیا وہ سو رہے تھے ان کے ہتھیار میں نے لے لیے اور گٹھا بنا کر ایک ہاتھ میں رکھے۔ پھر میں نے کہا قسم اس کی جس نے عزت دی حضرت محمدؐ کے منہ کو تم میں سے جس نے سر اٹھایا میں ایک ماردوں گا اس عضو پر جس میں اس کی دونوں آنکھیں ہیں۔ پھر میں ان کو کھینچتا ہوا لایا رسول اللہؐ کے پاس اور میرا چچا عامر عبلات (ایک شاخ ہے قریش کی) میں سے ایک شخص کو لایا جس کو مکرز کہتے تھے وہ اس کو کھینچتا ہوا لایا گھوڑے پر جس پر جھول پڑی تھی اور ستر آدمیوں کے ساتھ مشرکوں میں سے رسول اللہؐ نے ان کو دیکھا۔ پھر فرمایا چھوڑ دو ان کو مشرکوں کی طرف سے عہد شکنی شروع ہونے دو۔ پھر دوبارہ بھی انہی کی طرف سے ہونے دو۔ (یعنی ہم اگر ان لوگوں کو ماریں تو صلح کے بعد ہماری طرف

؎ سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن سہل نے انہوں نے سنا جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کون نکلتا ہے مرحب سے لڑنے کے لیے؟ محمد بن مسلمہؓ نے کہا میں جاؤں گا۔ کل میرا بھائی مارا گیا ہے اور قسم اللہ کی مجھے جوش آرہا ہے آپ نے فرمایا اچھا جا اور دعا کی یا اللہ محمد بن مسلمہؓ کی مدد کر جب ایک دوسرے سے نزدیک ہوئے تو ایک درخت بیچ میں آگیا اور ہر ایک اس درخت کی آڑ لینے لگا اپنے مقابل کے حملہ سے لیکن ہر ایک نے تلوار سے اس درخت کو کاٹنا شروع کیا یہاں تک کہ دونوں کھل گئے آمنے سامنے اور اس درخت کی صرف جڑ کھڑی رہ گئی۔ پھر مرحب نے محمدؓ پر حملہ کیا انہوں نے سپر پر روکا لیکن تلوار سپر پر گھس گئی اور اسی میں اٹک گئی

وَثِنَاهُ)) فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ الْآيَةَ كُلَّهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي لَحْيَانَ جَبَلٌ وَهُمْ الْمُشْرِكُونَ فَاسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَقِيَ هَذَا الْجَبَلَ اللَّيْلَةَ كَأَنَّهُ طَلِيعَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَرَقِيتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهِ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ وَخَرَجْتُ مَعَهُ بِفَرَسِ طَلْحَةَ أُنَدِّيهِ مَعَ الظَّهْرِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاقَهُ أَجْمَعَ وَقَتَلَ رَاعِيَهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَبَاحُ خُذْ هَذَا الْفَرَسَ فَأَبْلِغْهُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَخْبِرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَغَارُوا عَلَى سَرْحِهِ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ عَلَى أَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا يَا صَبَاحَاهْ ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ

سے عہد شکنی ہوگی یہ مناسب نہیں پہلے کافروں کی طرف سے عہد شکنی ہوا ایک بار نہیں دوبار' تب ہم کو بدلہ لینا برا نہیں)۔ آخر رسول اللہؐ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری و ھو الذی کف ایدیھم عنکم اخیر تک۔ تک یعنی اس خدا نے ان کے ہاتھوں کو روکا تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو روکا ان سے مکہ کی سرحد میں جب فتح دے چکا تھا تم کو ان پر پھر ہم لوٹے مدینہ کو راہ میں ایک منزل پر اترے جہاں ہمارے اور بنی لحیان کے مشرکوں کے بیچ میں ایک پہاڑ تھا۔ رسول اللہؐ نے دعا کی اس شخص کے لیے جو اس پہاڑ پر چڑھ جاوے رات کو اور پہرہ دیوے آپ کا اور آپ کے اصحاب کا۔ سلمہؓ نے کہا میں رات کو اس پہاڑ پر دو یا تین بار چڑھا اور پہرہ دیتا رہا پھر ہم مدینہ میں پہنچے تو جناب رسول اللہؐ نے اپنی اونٹنیاں رباح غلام اپنے کو دیں اور میں بھی اس کے ساتھ تھا' طلحہ کا گھوڑا لیے ہوئے چراگاہ میں پہنچانے کے لیے ان اونٹنیوں کے ساتھ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمٰن فزاری (مشرک) نے آپ کی اونٹنیوں کو لوٹ گیا اور سب کو ہانک کر لے گیا اور چرواہے کو مار ڈالا۔ میں نے کہا اے رباح! تو یہ گھوڑا لے اور طلحہ کے پاس پہنچا دے اور رسول اللہ کو خبر کر کہ کافروں نے آپ کی اونٹنیاں لوٹ لیں۔ پھر میں ایک ٹیلہ پر کھڑا ہوا اور مدینہ کی طرف منہ کر کے میں نے تین بار آواز دی یا صباحاہ۔ بعد اس کے میں ان لٹیروں کے پیچھے روانہ ہوا تیر مارتا ہوا اور رجز پڑھتا ہوا انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع یعنی میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے۔ پھر میں کسی کے قریب ہوتا اور ایک

لڑ رہی۔ پھر محمدؓ نے ایک ضرب لگائی اور مرحب مارا گیا۔ ابن اسحاق نے کہا مرحب کے بعد اس کا بھائی یاسر نکلا اور اس نے پکارا کون آتا ہے مجھ سے لڑنے کو؟ زبیر بن عوامؓ حضرتؐ کے پھوپھی زاد بھائی اس کے مقابلہ کو نکلے صفیہ بن عبدالمطلب زبیرؓ کی ماں نے حضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ وہ میرے بیٹے کو مار ڈالے گا آپ نے فرمایا نہیں تیرا بیٹا خدا چاہے تو اس کو مار ڈالے گا۔ پھر ایسا ہی ہوا کہ زبیرؓ نے اس مردود کو واصل جہنم کیا۔ نووی نے کہا اس حدیث میں حضرتؐ کے چار معجزے منقول ہیں ایک تو حدیبیہ کا پانی بڑھ جانا دوسرے حضرت علیؓ کی آنکھ دفعتاً اچھی ہو جانا۔ تیسرے خبر دینا حضرت علیؓ کے فتح کی جیسے دوسری روایت میں تصریح موجود ہے۔ چوتھی خبر دینا کہ وہ کفیرے اب غطفان میں ہیں۔ انتہی

أَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِزُ أَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصُكُّ سَهْمًا فِي رَحْلِهِ حَتَّى خَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ إِلَى كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَجَلَسْتُ فِي أَصْلِهَا ثُمَّ رَمَيْتُهُ فَعَقَرْتُ بِهِ حَتَّى إِذَا تَضَايَقَ الْجَبَلُ فَدَخَلُوا فِي تَضَايُقِهِ عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَجَعَلْتُ أُرَدِّيهِمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ كَذَلِكَ أَتْبَعُهُمْ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ بَعِيرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي وَخَلَّوْا بَيْنِي وَبَيْنَهُ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ أَرْمِيهِمْ حَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً وَثَلَاثِينَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّونَ وَلَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى أَتَوْا مُتَضَايِقًا مِنْ ثَنِيَّةٍ فَإِذَا هُمْ قَدْ أَتَاهُمْ فُلَانُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ فَجَلَسُوا يَتَضَحَّوْنَ يَعْنِي يَتَغَدَّوْنَ وَجَلَسْتُ عَلَى رَأْسِ قَرْنٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ مَا هَذَا الَّذِي أَرَى قَالُوا لَقِينَا مِنْ هَذَا الْبَرْحَ وَاللَّهِ مَا فَارَقَنَا مُنْذُ غَلَسٍ يَرْمِينَا حَتَّى انْتَزَعَ كُلَّ شَيْءٍ فِي أَيْدِينَا قَالَ فَلْيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ أَرْبَعَةٌ قَالَ فَصَعِدَ إِلَيَّ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فِي الْجَبَلِ قَالَ فَلَمَّا أَمْكَنُونِي مِنَ الْكَلَامِ قَالَ قُلْتُ هَلْ تَعْرِفُونِي قَالُوا لَا وَمَنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ أَنَا سَلَمَةُ بْنُ

تیر اس کی کاٹھی میں مارتا جو اس کے کاندھے تک پہنچ جاتا (کاٹھی کو چیر کر) اور کہتا یہ لے اور میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے۔ پھر قسم اللہ کی میں برابر تیر مارتا رہا اور زخمی کرتا رہا۔ جب ان میں سے کوئی سوار میری طرف لوٹتا تو میں درخت تلے آکر اس کی جڑ میں بیٹھ جاتا اور ایک تیر مارتا وہ سوار زخمی ہو جاتا یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے تنگ راستے میں گھسے اور میں پہاڑ پر چڑھ گیا اور وہاں سے پتھر مارنا شروع کیے اور برابر ان کا پیچھا کرتا رہا یہاں تک کہ کوئی اونٹ جس کو اللہ نے پیدا کیا تھا اور وہ رسول اللہؐ کی سواری کا تھا نہ بچا جو میرے پیچھے نہ رہ گیا ہو اور لٹیروں نے اس کو نہ چھوڑ دیا ہو (تو سب اونٹ سلمہ بن اکوعؓ نے ان سے چھین لیے)۔ سلمہؓ نے کہا پھر میں ان کے پیچھے چلا تیر مارتا ہوا یہاں تک کہ تیس چادروں سے زیادہ اور تیس بھالوں سے زیادہ ان سے اور چھینیں وہ اپنے تئیں ہلکا کرتے تھے (بھاگنے کے لیے) اور جو چیز وہ پھینکتے میں اس پر ایک نشان رکھ دیتا پتھر کا تاکہ رسول اللہؐ اور آپ کے اصحاب اس کو پہچان لیں (کہ یہ غنیمت کا مال ہے اور اس کو لے لیں) یہاں تک کہ وہ ایک تنگ گھاٹی میں آئے اور وہاں ان کو بدر فزاری کا بیٹا ملا۔ وہ سب بیٹھے صبح کا ناشتہ کرنے لگے اور میں ایک چھوٹی ٹیکری کی چوٹی پر بیٹھا۔ فزاری نے کہا یہ کون شخص ہے؟ وہ بولے اس شخص نے ہم کو تنگ کر دیا قسم خدا کی اندھیری رات سے ہمارے ساتھ ہے برابر تیر مارے جاتا ہے یہاں تک کہ جو کچھ ہمارے پاس تھا سب چھین لیا۔ فزاری نے کہا تم میں سے چار آدمی اس کو جا کر مار لیں۔ یہ سن کر چار آدمی میری طرف چڑھے پہاڑ پر جب وہ اتنے دور آ گئے کہ میری بات سن سکیں تو میں نے کہا تم مجھے جانتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا میں سلمہؓ ہوں اکوع کا بیٹا (اکوع ان کے دادا تھے لیکن دادا کی طرف اپنے کو منسوب کیا بوجہ شہرت کے اور سلمہؓ کے باپ کا نام عمرو تھا اور عامر

الْأَكْوَعِ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ إِلَّا أَدْرَكْتُهُ وَلَا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكُنِي قَالَ أَحَدُهُمْ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَرَجَعُوا فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِي حَتَّى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ قَالَ فَإِذَا أَوَّلُهُمْ الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ عَلَى إِثْرِهِ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَعَلَى إِثْرِهِ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ قَالَ فَأَخَذْتُ بِعِنَانِ الْأَخْرَمِ قَالَ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ قُلْتُ يَا أَخْرَمُ احْذَرْهُمْ لَا يَقْتَطِعُوكَ حَتَّى يَلْحَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ ((قَالَ يَا سَلَمَةُ إِنْ كُنْتَ)) تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ فَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ قَالَ فَخَلَّيْتُهُ فَالْتَقَى هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ فَعَقَرَ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ فَرَسَهُ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَلَى فَرَسِهِ وَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ فَوَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَبِعْتُهُمْ أَعْدُو عَلَى رِجْلَيَّ حَتَّى مَا أَرَى وَرَائِي مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا غُبَارِهِمْ شَيْئًا حَتَّى يَعْدِلُوا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى شِعْبٍ فِيهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ ذُو قَرَدٍ لِيَشْرَبُوا مِنْهُ وَهُمْ عِطَاشٌ قَالَ فَنَظَرُوا إِلَيَّ أَعْدُو وَرَاءَهُمْ فَخَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِي

ان کے چچا تھے کیونکہ وہ اکوع کے بیٹے تھے)۔ قسم اس ذات کی جس نے بزرگی دی حضرت محمدؐ کے منہ کو میں تم میں سے جس کو چاہوں گا مار ڈالوں گا (تیر سے) اور تم میں سے کوئی مجھے نہیں مار سکتا۔ ان میں سے ایک شخص بولا یہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پھر وہ سب لوٹنے میں وہاں سے نہیں چلا تھا کہ رسول اللہؐ کے سوار نظر آئے جو درختوں میں گھس رہے تھے۔ سب سے آگے اخرم اسدیؓ تھے ان کے پیچھے ابو قتادہ ان کے پیچھے مقداد بن اسود کندیؓ میں نے اخرمؓ کے گھوڑے کی باگ تھام لی یہ دیکھ کر وہ لٹیرے بھاگے۔ میں نے کہا اے اخرمؓ! تم ان سے بچے رہنا ایسا نہ ہو یہ تم کو مار ڈالیں جب تک رسول اللہؐ اور آپ کے اصحاب نہ آ لیں۔ انہوں نے کہا اے سلمہؓ! اگر تجھ کو یقین ہے اللہ تعالیٰ کا اور آخرت کے دن کا اور تو جانتا ہے کہ جنت سچ ہے اور جہنم سچ ہے تو مت روک مجھ کو شہادت سے (یعنی بہت ہو گا تو یہی کہ میں ان لوگوں کے ہاتھ سے شہید ہوں گا۔ اس سے کیا بہتر ہے)۔ میں نے ان کو چھوڑ دیا' ان کا مقابلہ ہوا عبدالرحمٰن فزاری سے۔ اخرم نے اس کے گھوڑے کو زخمی کیا اور عبدالرحمٰن نے برچھی سے اخرم کو شہید کیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا۔ اتنے میں حضرت ابو قتادہؓ رسول اللہؐ کے شہسوار آن پہنچے اور انہوں نے عبدالرحمٰن کو برچھ مار کر قتل کیا تو قسم اس کی جس نے بزرگی دی حضرت محمدؐ کے منہ کو میں ان کا پیچھا کئے گیا میں اپنے پاؤں سے ایسا دوڑ رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہ دکھلائی دیا نہ ان کا غبار یہاں تک کہ وہ لٹیرے آفتاب ڈوبنے سے پہلے ایک گھاٹی میں پہنچے جہاں پانی تھا اور اس کا نام ذی قرد تھا۔ وہ اترے پانی پینے کو پیاسے تھے پھر مجھے دیکھا میں ان کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تھا۔ آخر میں نے ان کو پانی پر سے ہٹا دیا وہ ایک قطرہ بھی نہ پی سکے۔ اب وہ دوڑتے چلے کسی گھاٹی کی طرف میں بھی دوڑا اور ان میں سے کسی کو پا کر ایک تیر لگا دیا اس

أَجْلَيْتُهُمْ عَنْهُ فَمَا ذَاقُوا مِنْهُ قَطْرَةً قَالَ وَيَخْرُجُونَ فَيَشْتَدُّونَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَأَعْدُو فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصُكُّهُ بِسَهْمٍ فِي نُغْضِ كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ يَا ثَكِلَتْهُ أُمُّهُ أَكْوَعُهُ بُكْرَةَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ أَكْوَعُكَ بُكْرَةَ قَالَ وَأَرْدَوْا فَرَسَيْنِ عَلَى ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجِئْتُ بِهِمَا أَسُوقُهُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَحِقَنِي عَامِرٌ بِسَطِيحَةٍ فِيهَا مَذْقَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَسَطِيحَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَتَوَضَّأْتُ وَشَرِبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَّأْتُهُمْ عَنْهُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَ تِلْكَ الْإِبِلَ وَكُلَّ شَيْءٍ اسْتَنْقَذْتُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَكُلَّ رُمْحٍ وَبُرْدَةٍ وَإِذَا بِلَالٌ نَحَرَ نَاقَةً مِنَ الْإِبِلِ الَّذِي اسْتَنْقَذْتُ مِنَ الْقَوْمِ وَإِذَا هُوَ يَشْوِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلِّنِي فَأَنْتَخِبُ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَأَتَّبِعُ الْقَوْمَ فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلَّا قَتَلْتُهُ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فِي ضَوْءِ النَّارِ فَقَالَ ((يَا سَلَمَةُ أَتُرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا)) قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ فَقَالَ ((إِنَّهُمُ الْآنَ لَيُقْرَوْنَ فِي أَرْضِ غَطَفَانَ)) قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ فَقَالَ نَحَرَ لَهُمْ فُلَانٌ جَزُورًا فَلَمَّا

کے شانے کی ہڈی میں اور میں نے کہا لے اس کو اور میں بیٹا اکوع کا اور یہ دن کمینوں کی تباہی کا ہے وہ بولا (خدا کرے اکوع کا بیٹا مرے اور) اس کی ماں اس پر روئے کیا وہی اکوع ہے جو صبح کو میرے ساتھ تھا میں نے کہا ہاں اے دشمن اپنی جان کے وہی اکوع ہے جو صبح کو تیرے ساتھ تھا سلمہ بن اکوع نے کہا ان لٹیروں کے دو گھوڑے سے سقط ہو گئے (دوڑتے دوڑتے) انہوں نے ان کو چھوڑ دیا ایک گھاٹی میں میں ان گھوڑوں کو کھینچتا ہوا رسول اللہؐ کے پاس لایا وہاں مجھ کو عامر ملے ایک چھاگل دودھ کی پانی ملا ہوا اور ایک چھاگل پانی کے لیے ہوئے میں نے وضو کیا اور دودھ پیا (اللہ اکبر سلمہ بن اکوع کی ہمت صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو گئی گھوڑے تھک گئے اونٹ تھک گئے لوگ مر گئے اسباب رہ گیا پر سلمہ نہ تھکے اور دن بھر میں نہ کچھ کھایا نہ پیا اللہ جل جلالہ کی امداد تھی) پھر جناب رسول اللہؐ کے پاس آیا آپ اس پانی پر تھے جہاں سے میں نے لٹیروں کو بھگایا تھا میں نے دیکھا کہ آپ نے سب اونٹ لے لیے ہیں اور سب چیزیں جو میں نے مشرکوں سے چھینی تھیں سب برچھی اور چادریں اور بلالؓ نے ان اونٹوں میں سے جو میں نے چھینے تھے ایک اونٹ نحر کیا اور وہ جناب رسول اللہؐ کے لیے اس کی کلیجی اور کوہان بھون رہے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اجازت دیجئے لشکر میں سے سو آدمی چن لینے کی پھر میں ان لٹیروں کا پیچھا کرتا ہوں اور ان میں سے کوئی شخص باقی نہیں رہے جو خبر دیوے (اپنی قوم کو جا کر یعنی سب کو مار ڈالتا ہوں) یہ سن کر آپ ہنسے یہاں تک داڑھیں آپ کی کھل گئیں انگار کی روشنی میں آپ نے فرمایا اے سلمہ تو کر سکتا ہے میں نے کہا ہاں قسم اس کی جس نے آپ کو بزرگی دی آپ نے فرمایا وہ تو اب غطفان کی سرحد میں پہنچ گئے وہاں ان کی مہمانی ہو رہی ہے اتنے میں ایک شخص آیا غطفان میں سے وہ بولا فلاں شخص نے ان کے لیے ایک

كَشَفُوا جِلْدَهَا رَأَوْا غُبَارًا فَقَالُوا أَتَاكُمُ الْقَوْمُ فَخَرَجُوا هَارِبِينَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ)) قَالَ ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا ثُمَّ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسْبَقُ شَدًّا قَالَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَلَا مُسَابِقٌ إِلَى الْمَدِينَةِ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ فَجَعَلَ يُعِيدُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا وَلَا تَهَابُ شَرِيفًا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي وَأُمِّي ذَرْنِي فَلِأُسَابِقَ الرَّجُلَ قَالَ إِنْ شِئْتَ قَالَ قُلْتُ اذْهَبْ إِلَيْكَ وَثَنَيْتُ رِجْلَيَّ فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ أَسْتَبْقِي نَفَسِي ثُمَّ عَدَوْتُ فِي إِثْرِهِ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ ثُمَّ إِنِّي رَفَعْتُ حَتَّى أَلْحَقَهُ قَالَ فَأَصُكُّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ قُلْتُ قَدْ سُبِقْتَ وَاللَّهِ قَالَ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَسَبَقْتُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا لَبِثْنَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتَّى خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ عَمِّي عَامِرٌ يَرْتَجِزُ بِالْقَوْمِ تَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا

اونٹ کاٹا تھا وہ اس کی کھال نکال رہے تھے اتنے میں ان کو گرد معلوم ہوئی وہ کہنے لگے لوگ آگئے تو وہاں سے بھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا آج کے دن ہمارے سواروں میں بہتر سوار ابو قتادہؓ ہیں اور پیادوں میں سب سے بڑھ کر سلمہ بن الاکوعؓ ہیں۔ سلمہ نے کہا پھر رسول اللہؐ نے مجھ کو دو حصہ دیئے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادے کا اور دونوں مجھ ہی کو دے دیئے۔ بعد اس کے آپ نے مجھے اپنے ساتھ بٹھایا عضباء پر مدینہ کو لوٹتے وقت۔ ہم چل رہے تھے کہ ایک انصاری جو دوڑنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہتا تھا کہنے لگا کوئی ہے جو مدینہ کو مجھ سے آگے دوڑ جاوے اور بار بار یہی کہتا تھا جب میں نے اس کا کہنا سنا تو اس سے کہا تو بزرگ کی بزرگی نہیں کرتا اور بزرگ سے نہیں ڈرتا۔ وہ بولا نہیں البتہ رسول اللہؐ کی بزرگی کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے چھوڑ دیجئے میں اس مرد سے آگے بڑھوں گا دوڑ میں۔ آپ نے فرمایا اچھا اگر تیرا جی چاہے۔ تب میں نے کہا میں آتا ہوں تیری طرف اور میں نے اپنا پاؤں ٹیڑھا کیا اور کود پڑا پھر میں دوڑا اور جب ایک یا دو چڑھاؤ باقی رہے تو میں نے اپنے دم کو روکا پھر اس کے پیچھے دوڑا اور جب ایک یا دو چڑھاؤ باقی رہے تو دم کو سنبھالا پھر جو دوڑا تو اس سے مل گیا یہاں تک کہ ایک گھونسا دیا میں نے اس کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں اور میں نے کہا قسم خدا کی اب میں آگے بڑھا پھر اس سے آگے پہنچا مدینہ کو (تو معلوم ہوا کہ مسابقت درست ہے بلا عوض اور بعوض میں خلاف ہے)۔ پھر قسم خدا کی ہم صرف تین رات ٹھہرے بعد اس کے خیبر کی طرف نکلے رسول اللہؐ کے ساتھ تو میرے چچا عامر نے رجز پڑھنا شروع کیا قسم اللہ تعالیٰ کی اگر خدا تعالیٰ ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے اور ہم تیرے فضل سے بے پرواہ

وَلَا صَلَّيْنَا وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا فَثَبِّتْ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ هَذَا)) قَالَ أَنَا عَامِرٌ قَالَ ((**غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ**)) قَالَ وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ يَخُصُّهُ إِلَّا اسْتُشْهِدَ قَالَ فَنَادَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ عَلَى جَمَلٍ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَوْلَا مَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ قَالَ خَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيْفِهِ وَيَقُولُ قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ قَالَ وَبَرَزَ لَهُ عَمِّي عَامِرٌ فَقَالَ قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي عَامِرٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ قَالَ فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِي تُرْسِ عَامِرٍ وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهُ فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلَى نَفْسِهِ فَقَطَعَ أَكْحَلَهُ فَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ قَالَ سَلَمَةُ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**مَنْ قَالَ ذَلِكَ**)) قَالَ قُلْتُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ قَالَ ((**كَذَبَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ بَلْ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ**)) ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ أَرْمَدُ فَقَالَ ((**لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبُّهُ**

نہیں ہوئے۔ تو جما رکھ ہمارے پاؤں کو اگر ہم کافروں سے ملیں اور اپنی رحمت اور تسلی اتار ہمارے اوپر۔ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا عامر' آپ نے فرمایا خدائے تعالیٰ بخشے تجھ کو سلمہ نے کہا رسول اللہؐ جب کسی کے لیے خاص طور پر استغفار کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمرؓ نے پکارا اور وہ اپنے اونٹ پر تھے یا نبی اللہ! آپ نے ہم کو فائدہ کیوں نہ اٹھانے دیا عامر سے۔ سلمہؓ نے کہا پھر جب ہم خیبر میں آئے تو اس کا بادشاہ مرحب تلوار ہلاتا ہوا نکلا اور یہ رجز پڑھتا تھا **قد علمت خیبر انی مرحب شاک السلاح بطل مجرب اذا الحروب اقبلت تلهب** یعنی خیبر کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں پورا ہتھیار بند بہادر آزمودہ کار جب لڑائیاں آویں شعلے اڑاتی ہوئی۔ یہ سن کر میرے چچا عامر نکلے اس کے مقابلہ کے لیے اور انہوں نے یہ رجز پڑھا **قد علمت خیبر انی عامر شاک السلاح بطل مغامر** یعنی خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں پورا ہتھیار بند لڑائی میں گھسنے والا۔ پھر دونوں کا ایک ایک وار ہوا تو مرحب کی تلوار میرے چچا عامر کی ڈھال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے وار کرنا چاہا تو ان کی تلوار انہی کو آ لگی اور شہ رگ کٹ گئی اس سے مر گئے۔ سلمہؓ نے کہا پھر میں نکلا تو رسول اللہؐ کے چند اصحاب کو دیکھا وہ کہہ رہے ہیں عامر کا عمل لغو ہو گیا اس نے اپنے تئیں آپ مار ڈالا۔ یہ سن کر میں رسول اللہؐ کے پاس آیا روتا ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! عامر کا عمل لغو ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کون کہتا ہے؟ میں نے کہا آپ کے بعض اصحاب کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جھوٹ کہا جس نے کہا بلکہ اس کو دوہرا ثواب ہے پھر رسول اللہؐ نے مجھ کو حضرت علیؓ کے پاس بھیجا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آپ نے فرمایا میں ایسے شخص کو نشان دوں گا جو دوست رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو یا اللہ تعالیٰ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں (ابن ہشام

اللَّهَ وَرَسُولُهُ)) قَالَ فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَجِئْتُ بِهِ أَقُودُهُ وَهُوَ أَرْمَدُ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ أُوفِيهِمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ .قَالَ فَضَرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ فتح دے گا اس کے ہاتھوں پر اور وہ بھاگنے والا نہیں)۔ سلمہؓ نے کہا پھر میں حضرت علیؓ کے پاس گیا اور ان کو لایا کھینچتا ہوا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا تھوک ڈال دیا وہ اسی وقت اچھے ہو گئے۔ پھر آپ نے ان کو نشان دیا اور مرحب نکلا اور کہنے لگا **قد علمت خيبر انی مرحب شاك السلاح بطل مجرب اذا الحروب اقبلت تلهب**۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں یہ کہا **انا الذی سمتنی امی حیدره كليث غابات كريه المنظر اوفيهم بالصاع كيل السندرة** یعنی میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا مثل اس شیر کے جو جنگلوں میں ہوتا ہے (یعنی شیر ببر) نہایت ڈراؤنی صورت (کہ اس کے دیکھنے سے خوف پیدا ہو) میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلے سندرہ دیتا ہوں (سندرہ صاع سے بڑا پیمانہ ہے یعنی وہ تو میرے اوپر ایک خفیف حملہ کرتے ہیں اور میں ان کا کام ہی تمام کر دیتا ہوں)۔ پھر حضرت علیؓ نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور وہ اسی وقت جہنم کو روانہ ہوا۔ بعد اس کے اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کے ہاتھ پر۔

عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِطُولِهِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهَذَا.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ الْآيَةَ

باب: آیت وھو الذی کف ایدیھم عنکم کے اترنے کا بیان

٤٦٧٩- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ مُتَسَلِّحِينَ يُرِيدُونَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَأَخَذَهُمْ سِلْمًا

۴۶۷۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسی آدمی مکہ والے رسول اللہؐ کے اوپر اترے تنعیم کے پہاڑ سے وہ چاہتے تھے آپ کو دھوکا دیں اور غفلت میں حملہ کریں۔ پھر آپ نے ان کو پکڑ لیا اور قید کیا۔ بعد اس کے آپ نے چھوڑ دیا تب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اتارا :**وھو الذی کف ایدیھم عنکم** یعنی خدا

فَاسْتَحْيَاهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ.

وہ ہے جس نے روکا ان کے ہاتھوں کو تم سے (اور ان کا فریب کچھ نہ چلا) اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے (تم نے ان کو قتل نہ کیا) مکہ کی سرحد میں تمہارے فتح ہو جانے کے بعد ان پر۔

بَابُ غَزْوَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ

باب: عورتوں کا مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا

٤٦٨٠- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ خِنْجَرًا فَكَانَ مَعَهَا فَرَآهَا أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ أُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْخِنْجَرُ قَالَتْ اتَّخَذْتُهُ إِنْ دَنَا مِنِّي أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بَقَرْتُ بِهِ بَطْنَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوا بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أُمَّ سُلَيْمٍ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَفَى وَأَحْسَنَ)).

۴۶۸۰- انسؓ سے روایت ہے ام سلیم (ان کی ماں) نے حنین کے دن ایک خنجر لیا وہ ان کے پاس تھا، یہ ابو طلحہ نے دیکھا تو عرض کیا یارسول اللہ یہ ام سلیمؓ ہے اور ان کے پاس ایک خنجر ہے۔ آپ نے پوچھا یہ خنجر کیسا ہے؟ ام سلیم نے کہا یارسول اللہ اگر کوئی مشرک میرے پاس آوے گا تو اس خنجر سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی۔ یہ سن کر رسول اللہؐ ہنسے پھر ام سلیم نے کہا یارسول اللہ! ہمارے سوا جو لوگ چھوٹے ہیں (فتح مکہ کے روز) ان کو مار ڈالئے انہوں نے شکست پائی آپ سے (اس وجہ سے مسلمان ہو گئے اور دل سے مسلمان نہیں ہوئے)۔ آپ نے فرمایا اے ام سلیمؓ! کافروں کے شر کو خدائے تعالیٰ کفایت کر گیا اور اس نے ہم پر احسان کیا (اب تیرے خنجر باندھنے کی ضرورت نہیں)۔

٤٦٨١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي قِصَّةِ أُمِّ سُلَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ

۴۶۸۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٦٨٢- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى.

۴۶۸۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام سلیم اور چند انصار کی عورتوں کو جہاد میں اپنے ساتھ رکھتے تھے وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کی دوا کرتیں۔

٤٦٨٣- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

۴۶۸۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو چند لوگوں نے شکست پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۴۶۸۲) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتوں کو جہاد میں نکلنا درست ہے اور ان سے کام لینا پانی پلانے یا دوا کرنے وغیرہ کا درست ہے اور یہ دوا وہ اپنے محرموں کی کریں یا خاوند کی اور غیروں کی بھی کر سکتی ہیں بشرطیکہ بے ضرورت بدن نہ لگے اور ضرورت کی جگہ جائز ہے۔ انتہی

(۴۶۸۳) ☆ اس سے ابو طلحہؓ کی جاں نثاری اور وفاداری بے حد ثابت ہوتی ہے۔ سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابو دجانہ نے اپنی پیٹھ کافروں کی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ قَالَ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ لَا يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا مِنَ النُّعَاسِ

کو چھوڑ دیا اور ابو طلحہؓ آپ کے سامنے تھے اور سپر کا اوٹ آپ پر کئے ہوئے تھے اور ابو طلحہؓ بڑے تیر انداز تھے۔ ان کی اس دن دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئیں تو جب کوئی شخص تیروں کا ترکش لے کر نکلتا آپ اس سے فرماتے یہ تیر رکھ دے ابو طلحہ کے لیے اور آپ گردن اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو ابو طلحہؓ کہتے اے نبی اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ گردن مت اٹھایئے' ایسا نہ ہو کہ کافروں کا کوئی تیر آپ کے لگ جاوے' میرا گلا آپ کے گلے کے برابر رہے (یعنی ابو طلحہؓ نے اپنا گلا آگے کیا تھا اگر کوئی تیر وغیرہ آوے تو مجھ کو لگے)۔ انسؓ نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر اور ام سلیم کو دیکھا وہ دونوں کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں جیسے کام کے وقت کوئی اٹھاتا ہے اور میں ان کی پنڈلی کی پازیب کو دیکھ رہا تھا وہ دونوں مشکیں لاتی تھیں اپنی پیٹھ پر پھر ڈال دیتیں ان کو لوگوں کے منہ میں' پھر جاتیں اور بھر کر لاتیں پھر لوگوں کے منہ میں ڈالتیں اور ابو طلحہؓ کے سامنے دو تین بار تلوار گر پڑی اونگھ سے۔

بَابُ النِّسَاءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْهَمُ وَالنَّهْيِ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ أَهْلِ الْحَرْبِ

باب: جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں ان کو انعام ملے گا اور حصہ نہیں ملے گا اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے

٤٦٨٤ — عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ

۴۶۸۴- یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ (حروری خارجیوں کے سردار) نے عبداللہ بن عباسؓ کو لکھا اور پانچ باتیں پوچھیں۔ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا اگر علم کے چھپانے کی سزا نہ ہوتی تو میں

لہ کی طرف کر کے آپ پر آڑ کر لی تھی اور تیر ان کی پیٹھ پر برابر پڑ رہے تھے اور سعد بن ابی وقاصؓ بھی کافروں کو تیر مار رہے تھے اور رسول اللہ ان کو تیر دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے مار اے سعدؓ! فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے اور جناب رسول اللہ خود بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے یہاں تک کہ اس کا ایک کنارہ ٹوٹ گیا' پھر وہ کمان قتادہ بن النعمانؓ نے لے لی۔ ان کے پاس رہی اور قتادہ کی آنکھ کافروں کی ضرب سے نکل کر رخسارے پر گری۔ رسول اللہ نے اپنے ہاتھ سے اس کو وہیں جگہ کر دیا وہ بالکل درست ہو گئی بلکہ اس آنکھ سے خوب دکھائی دیتا۔ ابھی احد کے دن تک حجاب کا حکم نہیں اترا تھا تو دیکھنے میں کوئی قباحت نہ تھی یا یہ کہ انہوں نے قصداً نہیں دیکھا بلکہ ان کی نظر پڑ گئی۔

(۴۶۸۴) ☆ نوویؒ نے کہا مراد اس سے یتیم کا حکم ہے ورنہ یتیمی بلوغ سے جاتی رہتی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا نہیں ہے یتیمی بعد لہ

كَتَبَ إِلَيْهِ نَجْدَةُ أَمَّا بَعْدُ فَأَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَمَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ وَعَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ فَلَعَمْرِي إِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْأَخْذِ لِنَفْسِهِ ضَعِيفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ وَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ.

اس کو جواب نہ لکھتا (کیونکہ وہ مردود خارجی بدعتیوں کا سردار تھا اور حضرتؐ نے ان کی شان میں فرمایا کہ وہ دین میں سے ایسا نکل جاویں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے) نجدہ نے یہ لکھا تھا بعد حمد و صلوٰۃ کے تم بتلاؤ کیا رسول اللہؐ جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے اور کیا ان کو کوئی حصہ دیتے تھے (غنیمت کے مال میں سے) اور کیا آپ بچوں کو بھی مارتے تھے اور یتیم کی کب یتیمی ختم ہوتی ہے اور خمس کس کا ہے؟ عبداللہ بن عباسؓ نے جواب لکھا تو نے لکھا' مجھ سے پوچھتا ہے کہ رسول اللہؐ جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے تو بے شک ساتھ رکھتے تھے' وہ دوا کرتی تھیں زخمیوں کی اور ان کو کچھ انعام ملتا اور حصہ تو ان کا نہیں لگایا گیا (ابو حنیفہ اور ثوری اور لیث اور شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن اوزاعی کے نزدیک عورت کا حصہ لگایا جاوے گا اگر وہ لڑے یا زخمیوں کا علاج کرے اور مالک کے نزدیک اس کو انعام بھی نہ ملے گا اور یہ دونوں مذہب مردود ہیں اس حدیث صحیح سے) اور رسول اللہؐ بچوں کو (کافروں کے) نہیں مارتے تھے تو بھی بچوں کو مت ماریو (اسی طرح عورتوں کو لیکن اگر بچے اور عورتیں لڑیں تو ان کا مارنا جائز ہے)۔ اور تو نے لکھا' مجھ سے پوچھتا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو قسم میری عمر دینے والے کی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اس کی ڈاڑھی نکل آتی ہے پر وہ نہ لینے کا شعور رکھتا ہے نہ دینے کا' وہ یتیم ہے یعنی اس کا حکم یتیموں کا سا ہے) پھر جب اپنے فائدے کے لیے وہ اچھی باتیں کرنے لگے جیسے کہ لوگ

ؒ احتلام کے اور اس میں دلیل ہے شافعی اور مالک اور جمہور علماء کی کہ یتیمی کا حکم بلوغ سے نہیں جاتا اور نہ سن زیادہ ہونے سے بلکہ یہ ضروری ہے کہ لین دین میں ہوشیار ہو جاوے اور ابو حنیفہ نے کہا جب وہ پچیس برس کا ہو جاوے تو اس کا مال اس کے سپرد کر دیں کیونکہ اس عمر میں آدمی دادا ہو سکتا ہے اب بھی اگر عقل نہ آوے تو کب آوے گی۔ انتہی مع زیادۃ۔

نوویؒ نے کہا مراد خمس سے خمس کا جو قرآن سے حق ہے ذوالقربیٰ کا اور علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ شافعی کا یہی قول ہے جو ابن عباسؓ کا ہے کہ وہ ذوالقربیٰ کا حق ہے یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب کا اور قوم سے مراد امرائے بنو امیہ ہیں جنہوں نے یہ خمس بھی حضرتؐ کے عزیزوں اور سیدوں کو نہ دیا آپ دبا لیا۔

کرتے ہیں تو اس کی یتیمی جاتی رہی۔ اور تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے خمس کو کس کا ہے تو ہم تو یہ کہتے تھے کہ خمس ہمارے لیے ہے پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

٤٦٨٥ – عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خِلَالٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ حَاتِمٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلْ الصِّبْيَانَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ وَزَادَ إِسْحَقُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَاتِمٍ وَتُمَيِّزَ الْمُؤْمِنَ فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ.

۴۶۸۵- یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباسؓ کو لکھا ان سے پوچھتا تھا کئی باتیں پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔ اس روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ لڑکوں کو نہیں مارتے تھے تو بھی لڑکوں کو مت مار مگر تجھ کو ایسا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا جب انہوں نے ایک لڑکے کو مار ڈالا تھا۔ اسحاق کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تو تمیز کرے مومن کی پھر قتل کرے کافر کو اور چھوڑ دیوے مومن کو یعنی تو پہچان لیوے کہ کونسا بچہ بڑا ہو کر مومن ہو گا اور کون سا کافر اور یہ محال ہے اس لیے قتل بھی بچوں کا ناجائز ہے۔

٤٦٨٦ – عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْحَرُورِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا وَعَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَعَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيُتْمُ وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ فَقَالَ لِيَزِيدَ اكْتُبْ إِلَيْهِ فَلَوْلَا أَنْ يَقَعَ فِي أُحْمُوقَةٍ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ اكْتُبْ إِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا شَيْءٌ وَإِنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْهُمْ وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلْهُمْ إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوسَى مِنَ الْغُلَامِ

۴۶۸۶- یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ بن عامر حروری نے ابن عباسؓ کو لکھا پوچھتا تھا ان سے کہ غلام اور عورت اگر جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ ملے گا یا نہیں اور بچوں کا قتل کیسا ہے اور بچوں کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوالقربیٰ (جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ پانچویں حصہ میں سے ان کو دیا جاوے گا) کون ہیں؟ ابن عباسؓ نے یزید سے کہا تو لکھ جواب اس کو اور اگر وہ حماقت میں پڑنے والا نہ ہوتا تو میں اس کو جواب نہ لکھتا (یعنی مجھ کو اس بات کا خیال ہے کہ اگر میں ان مسئلوں کا جواب اس کو نہ دوں تو وہ شرع کے خلاف حماقت کی بات نہ کر بیٹھے) لکھ یہ کہ تو نے مجھ کو لکھ کر پوچھا عورت اور غلام کو حصہ ملے گا یا نہیں جب وہ جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ نہیں ملے گا البتہ انعام مل سکتا ہے (جتنا امام مناسب جانے۔ شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا یہی

(۴۶۸۵) ☆ اور ظاہر ہے کہ حضرت خضر نے یہ کام اپنی رائے سے نہیں کیا تھا کیونکہ خود قرآن میں موجود ہے وما فعلته عن امری بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اور تجھ کو یہ حکم پہنچ نہیں سکتا پس لڑکوں کا قتل کرنا بھی تجھ کو ناجائز ہے۔

الَّذِي قَتَلَهُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ وَإِنَّهُ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ حَتَّى يَبْلُغَ وَيُؤْنَسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ وَإِنَّا زَعَمْنَا أَنَّا هُمْ فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا.

قول ہے۔ اور مالک کے نزدیک غلام کو انعام بھی نہ ملے گا جیسے عورت کو۔ اور حسن اور ابن سیرین اور نخعی اور حکم کے نزدیک اگر غلام لڑے تو اس کو بھی حصہ دیں گے) اور تو نے لکھ کر پوچھا مجھ سے بچوں کے قتل کو تو رسول اللہؐ نے بچوں کو قتل نہیں کیا اور تو بھی قتل مت کر مگر تجھے ایسا علم ہو جیسے حضرت موسیٰؑ کے ساتھی (حضرت خضرؑ) کو تھا اور تو نے لکھ کر پوچھا یتیم کو اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو یتیم کا نام اس سے نہ جاوے گا جب تک بالغ نہ ہو اور اس کو عقل نہ آوے اور تو نے لکھ کر پوچھا ذوالقربیٰ کو یہ ہم لوگ ہیں ہماری سمجھ میں پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

٤٦٨٧- عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِطُولِهِ

۴۶۸۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٦٨٨- عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَشَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حِينَ قَرَأَ كِتَابَهُ وَحِينَ كَتَبَ جَوَابَهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنْ أَرُدَّهُ عَنْ نَتْنٍ يَقَعُ فِيهِ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ وَلَا نُعْمَةَ عَيْنٍ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّكَ سَأَلْتَ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ مَنْ هُمْ وَإِنَّا كُنَّا نَرَى أَنَّ قَرَابَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ نَحْنُ فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا وَسَأَلْتَ عَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُهُ وَإِنَّهُ إِذَا بَلَغَ النِّكَاحَ وَأُونِسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَدُفِعَ إِلَيْهِ مَالُهُ فَقَدِ انْقَضَى يُتْمُهُ وَسَأَلْتَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِينَ أَحَدًا فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ

۴۶۸۸- یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ بن عامر نے ابن عباسؓ کو لکھا میں ابن عباسؓ کے پاس موجود تھا جب انہوں نے نجدہ کی کتاب پڑھی اور جب اس کا جواب لکھا۔ ابن عباسؓ نے کہا قسم خدا کی اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ وہ نجاست میں گر جاوے گا (یعنی حماقت کی بات کر بیٹھے گا) تو میں اس کو جواب نہ لکھتا اور خدا کرے اس کی آنکھ کبھی ٹھنڈی نہ ہو (یعنی اس کو خوشی نصیب نہ ہو) پھر یہ لکھا تو نے مجھ سے پوچھا ذوالقربیٰ کا حصہ جن کا ذکر اللہ نے کیا ہے وہ کون ہیں؟ تو ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے قرابت والے ہم لوگ ہیں لیکن ہماری قوم نے نہ مانا اور تو نے پوچھا یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ تو جب وہ نکاح کے قابل ہو جاوے اور اس کو عقل آجاوے اور اس کا مال اس کے سپرد ہو جاوے اس کی یتیمی ختم ہو گئی اور تو نے پوچھا کہ رسول اللہؐ مشرکوں کے بچوں کو مارتے تھے؟ تو رسول اللہ ﷺ مشرکوں کے

يَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلْ مِنْهُمْ أَحَدًا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْغُلَامِ حِينَ قَتَلَهُ وَسَأَلْتَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ.

٤٦٨٩- عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُتِمَّ الْقِصَّةَ كَإِتْمَامِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ.

بَابُ عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

٤٦٩٠- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْجَرْحَى وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى.

٤٦٩١- عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

٤٦٩٢- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقَى قَالَ فَلَقِيتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ وَقَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٍ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كَمْ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ فَقُلْتُ فَمَا أَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَالَ ذَاتُ الْعُسَيْرِ أَوِ الْعُشَيْرِ.

کسی بچے کو نہیں مارتے تھے اور تو بھی مت مار البتہ اگر تجھے اتنا علم ہو جیسے حضرت خضرؑ کو تھا جب انہوں نے لڑکے کو مارا تھا تو خیر اور تو نے پوچھا عورت اور غلام کا کوئی حصہ تھے کہ اگر وہ لڑائی میں شریک ہوں؟ تو ان کو کوئی حصہ نہیں ملتا تھا مگر انعام کے طور پر غنیمت میں سے۔

۴۶۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: رسول اللہ ﷺ نے کتنے جہاد کیے

۴۶۹۰- ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لڑائیوں میں رہی تھی مردوں کے ٹھہرنے کی جگہ میں رہتی اور ان کا کھانا پکاتی اور زخمیوں کی دوا کرتی اور بیماروں کی خدمت کرتی۔

۴۶۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۶۹۲- ابو اسحاق سے روایت ہے عبداللہ بن یزید استسقاء کی نماز کے لیے نکلے تو لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر دعا مانگی پانی کے لیے۔ اس دن میں زید بن ارقمؓ سے ملا میرے اور ان کے بیچ میں صرف ایک شخص تھا۔ میں نے پوچھا ان سے رسول اللہؐ نے کتنے جہاد کیے ہیں؟ انہوں نے کہا انیس۔ میں نے پوچھا تم کتنی جنگوں میں آپ کے ساتھ شریک تھے؟ انہوں نے کہا سترہ میں۔ میں نے پوچھا پہلا جہاد کون سا تھا؟ انہوں نے کہا ذات العسیر یا ذات العشیر (جو ایک مقام کا نام ہے۔ سیرۃ ابن ہشام میں اس کو غزوۃ العشیرہ لکھا ہے اس میں لڑائی نہ ہوئی رسول اللہؐ عشیرہ تک جا کر مدینہ کو پلٹ آئے۔ یہ واقعہ ۲ھ میں ہوا۔ ابن ہشام نے کہا کہ سب سے پہلے غزوہ ودان ہوا مدینہ میں آنے کے ایک سال کے اخیر پر اس میں بھی لڑائی نہیں ہوئی۔)

٤٦٩٣–عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ سَمِعَهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَحَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ

۴۶۹۳- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے انیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد صرف ایک ہی حج کیا جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

٤٦٩٤–عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ جَابِرٌ لَمْ أَشْهَدْ بَدْرًا وَلَا أُحُدًا مَنَعَنِي أَبِي فَلَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ قَطُّ

۴۶۹۴- حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ انیس جہاد کیے اور میں بدر اور احد میں شریک نہ تھا' میرے باپ نے مجھے نہیں جانے دیا پھر جب میرے باپ مارے گئے احد کے دن تو میں کسی لڑائی میں رسول اللہ کو چھوڑ کر نہیں رہا۔

٤٦٩٥– عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتَلَ فِي ثَمَانٍ مِنْهُنَّ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ مِنْهُنَّ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ.

۴۶۹۵- بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کیے اور ان میں سے آٹھ میں لڑے۔

٤٦٩٦– عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً.

۴۶۹۶- بریدہؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ جہاد کیے۔

٤٦٩٧– عَنْ سَلَمَةَ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ.

۴۶۹۷- سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات جہاد کیے اور جو لشکر آپ بھیجا کرتے تھے ان میں نو بار میں نکلا ایک بار تو ہمارے سردار ابو بکرؓ تھے اور دوسری بار اسامہ بن زیدؓ تھے۔

٤٦٩٨– عَنْ حَاتِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي كِلْتَيْهِمَا سَبْعَ غَزَوَاتٍ.

۴۶۹۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا مگر اس روایت میں دونوں جگہ سات کا عدد مذکور ہے۔

(۴۶۹۵) ☆ نووی نے کہا اہل مغازی نے اختلاف کیا رسول اللہؐ کے جہادوں کے شمار میں۔ تو ابن عبد نے ان کا شمار مفصلاً بہ ترتیب ذکر کیا ہے اور ان کی تعداد ستائیں غزوہ اور چھپن سریہ تک پہنچتی ہے (سریہ وہ جس میں آپ خود تشریف نہیں لے گئے) ان غزوات میں سے نو میں لڑائی ہوئی ہے وہ بدر اور احد اور مریسیع اور خندق اور قریظہ اور خیبر اور فتح اور حنین اور طائف ہیں۔ اور بریدہؓ نے جو آٹھ بیان کئے تو شاید غزوہ فتح کو نکال ڈالا کیونکہ ان کا مذہب امام شافعی کا سا ہوگا جو کہتے ہیں مکہ صلحاً فتح ہوا اور باقی علماء یہ کہتے ہیں کہ مکہ بزور شمشیر فتح ہوا۔ (مترجم کہتا ہے باقی علماء کا قول صواب ہے اور یہی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے)۔

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ

٤٦٩٩– عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ قَالَ فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا فَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي فَكُنَّا نَلُفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نُعَصِّبُ عَلَى أَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ قَالَ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَزَادَنِي غَيْرُ بُرَيْدٍ وَاللَّهُ يُجْزِي بِهِ.

باب : ذات الرقاع کے جہاد کا بیان

۴۶۹۹- ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جہاد میں اور ہم چھ آدمیوں میں ایک اونٹ تھا باری باری اس پر چڑھتے تھے۔ آخر ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے تو میرے دونوں پاؤں زخمی ہو گئے اور ناخن گر پڑے ہم نے ان زخموں پر چیتھڑے لپیٹے اس وجہ سے اس جہاد کا نام غزوہ ذات الرقاع ہوا کیونکہ ہم اپنے پاؤں پر رقاع یعنی چیتھڑے باندھتے تھے۔

ابو موسیٰ نے اس حدیث کو بیان کیا پھر برا جانا اس کا بیان کرنا کیونکہ ان کو ناگوار تھا اپنا عمل ظاہر کرنا۔ ابو اسامہؓ نے کہا بریدؓ کے سوا دوسرے راویوں نے اس حدیث میں اتنا اور بڑھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدلہ دے گا اس کا (یعنی ہماری محنت اور تکلیف کا)۔

بَابُ كَرَاهَةِ الِاسْتِعَانَةِ فِي الْغَزْوِ بِكَافِرٍ

٤٧٠٠– عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَنَجْدَةٌ فَفَرِحَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَوْهُ فَلَمَّا أَدْرَكَهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جِئْتُ لِأَتَّبِعَكَ وَأُصِيبَ مَعَكَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ)) قَالَتْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ أَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى

باب: کافر سے جہاد میں مدد لینا منع ہے مگر ضرورت سے جائز ہے

۴۷۰۰- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ بدر کی طرف نکلے جب حرۃ الوبرہ (جو مدینہ سے چار میل پر ہے) میں پہنچے تو ایک شخص ملا آپ سے جس کی بہادری اور اصالت کا شہرہ تھا۔ رسول اللہؐ کے اصحاب اس کو دیکھ کر خوش ہوئے، جب آپ سے ملا تو اس نے کہا میں اس لیے آیا کہ آپ کے ساتھ چلوں اور جو ملے اس میں حصہ پاؤں آپ نے فرمایا تجھے یقین ہے اللہ اور اس کے رسول کا۔ وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا تو لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔ پھر آپ چلے جب شجرہ پہنچے تو وہ شخص پھر آپ سے ملا، اور وہی کہا جو پہلے اس نے کہا تھا۔ آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا اور فرمایا کہ لوٹ جا

(۴۷۰۰) ☆ نووی نے کہا دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے صفوان بن امیہ سے مدد لی جنگ میں اور وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے تو بعض علماء نے مطلقاً مشرک سے مدد لینے کو منع کیا ہے اور شافعی کا یہ قول ہے کہ اگر ضرورت ہو اور کافر خیر خواہ ہو مسلمانوں کا تو اس سے مدد لے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ ((فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ)) قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ ((أَوَّلَ)) مَرَّةٍ ((تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ)) قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَانْطَلِقْ)).

میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔ پھر وہ لوٹ گیا بعد اس کے پھر آپ سے ملا بیدا میں آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا تو یقین رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول پر۔ اب وہ شخص بولا ہاں میں یقین رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو خیر چل۔

☆ ☆ ☆

لینا جائز ہے ورنہ مکروہ ہے اس صورت میں جب کافر لڑائی میں شریک ہو اس کو انعام ملے گا حصہ نہ ملے گا مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور زہری اور اوزاعی کے نزدیک اس کو حصہ ملے گا۔

كِتَابُ الْإِمَارَةِ

کتاب امارت (یعنی حکومت اور سرداری) کے بیان میں

بَابُ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ وَالْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ

باب: خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے

٤٧٠١– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَ قَالَ عَمْرٌو رِوَايَةً ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ)).

۴۷۰۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے سرداری میں' مسلمان ان کا قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور کافران کا قریش کے کافر کا تابع ہے۔

٤٧٠٢– عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ)).

۴۷۰۲- ہمام بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیں۔ ان میں ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے خلافت میں' مسلمان ان کے تابع ہیں قریش کے مسلمان کے اور کافر تابع ہیں قریش کے کافر کے۔

٤٧٠٣–عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)).

۴۷۰۳- جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں۔

٤٧٠٤– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ)).

۴۷۰۴- عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کام یعنی خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی یہاں تک کہ دنیا میں دو ہی آدمی رہ جاویں۔

(۴۷۰۴) ☆ نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ خلافت خاص ہے قریش سے اور جو قریشی نہ ہو اس کی خلافت درست نہیں ہے اور اس پر اجماع ہو چکا ہے صحابہ کے زمانے میں' اسی طرح بعد ان کے اور جس نے مخالفت کی اس میں بدعتی ہوا اور کوئی اس پر حجت تمام ہو گئی احادیث صحیحہ سے۔ قاضی عیاض نے کہا قریشی ہونا شرط ہے خلافت کے لیے اور یہی مذہب ہے علمائے کرام کا اور ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر نے سقیفہ کے دن انصار پر یہی حدیث پیش کی اور اس کا کسی نے انکار نہیں کیا اور یہ ان مسائل میں سے ہے جن پر علماء نے اجماع کیا اور کسی سلف سے کوئی قول یا فعل اس کے خلاف منقول نہیں ہے نہ اور بعد کے کسی عالم سے اور نظام اور چند خوارج نے یہ کہا ہے کہ غیر قریشی کی بھی

٤٧٠٥- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ((إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَنْقَضِي حَتَّى يَمْضِيَ فِيهِمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً)) قَالَ ثُمَّ ((تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِيَ عَلَيَّ)) قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ قَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

۴۷۰۵- جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہؐ کے پاس گیا میں نے سنا آپ فرماتے تھے یہ خلافت تمام نہ ہو گی جب تک کہ مسلمانوں میں بارہ خلیفہ نہ ہو نگے پھر آپ نے آہستہ سے کچھ فرمایا میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا آپ نے یہ فرمایا کہ یہ سب خلیفہ قریش میں سے ہوں گے۔

٤٧٠٦- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا يَزَالُ

۴۷۰۶- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ لوگوں کا کام چلتا رہے گا

کی خلافت جائز ہے۔ اور ضرار بن عمرو نے کہا ہے کہ غیر قریشی کو مقدم کریں گے قریشی پر تاکہ اس کا اتارنا آسان ہو اگر ضرورت پڑے۔ پر یہ دونوں قول لغو اور باطل ہیں اور مخالف ہیں اجماع کے اور یہ جو فرمایا کہ لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں تو خیر سے مراد اسلام ہے اور شر سے مراد جاہلیت ہے اس واسطے کہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی قریش عرب کے رئیس تھے اور محافظ تھے حرم اللہ کے اور حج کرتے تھے بیت اللہ کا اور عرب کے دوسرے قبیلے ان کے اسلام کے منتظر تھے جب وہ اسلام لائے اور مکہ فتح ہوا اس وقت جوق در جوق ہر قبیلہ کے عرب مسلمان ہونے لگے اسی طرح اسلام میں قریش صاحب خلافت ہیں اور لوگ ان کے تابع ہیں اور آپ نے فرمایا کہ قیامت تک ایسا ہی رہے گا یہاں تک کہ دو آدمی رہ جاویں اور یہ بات سچ ہوئی کیونکہ رسول اللہؐ کے زمانہ سے اب تک خلافت قریش میں ہے اور کوئی ان کا مزاحم نہیں اور انہیں میں رہے گی جب تک دو آدمی بھی رہیں۔ قاضی عیاض نے کہا شافعیہ نے اس حدیث سے امام شافعی کی فضیلت پر استدلال کیا ہے حالانکہ اس سے فضیلت نہیں نکلتی کیونکہ حدیث سے قریش کی تقدیم صرف خلافت کے لیے معلوم ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ اس سے قریش کی فضیلت اور قوموں پر ثابت ہوتی ہے اور امام شافعی بھی قریشی ہیں اور ان کی فضیلت نکلی اور اماموں پر جو قریشی نہیں ہیں۔ انتہی ما قال النووی۔

مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خلافت ثابت ہونے کے لیے تمام مسلمانوں کی بیعت ضروری نہیں ہے بلکہ جس قدر مسلمان بیعت کرلیں کافی ہے بشرطیکہ جس نے بیعت کی جاوے وہ قریشی ہو یہ خلافت قریش کے معتصم باللہ پر ختم ہو گئی بعد اس کے چند سال فاطمیین مصر میں رہے پھر ان کا بھی زمانہ جاتا رہا اور سلطنت اور حکومت غیر قریش میں چلی گئی۔ اب روم میں جو سلطان ہیں وہ ترک ہیں ایران میں جو ہیں وہ قاچار ہیں ہند میں مغل تھے اب تو نصاریٰ ہیں۔ غرض اب کہیں قریش کی حکومت بطور وسعت اور استقلال کے معلوم نہیں ہوتی۔ مکہ معظمہ میں جو شریف کہلاتے ہیں وہ سید ہیں اور قریشی لیکن ان کو کچھ اختیار نہیں وہ سلطان کے تابع فرمان ہیں۔ حدیث میں جو آیا ہے کہ ہمیشہ خلافت قریش میں رہے گی یہ صحیح ہے کس لیے کہ ان سلاطین کو جو قریشی نہیں ہیں خلافت شرعی نہیں ہو سکتی البتہ حاکم اسلام ہیں اور بمطابق واطیعوا الله واطیعوا الرسول واولي الامر منکم اور علیکم بالسمع والطاعة وان کان عبداً حبشيا اور السلطان ظل الله في الارض وغیرہ ان کی اطاعت بشرطیکہ مخالفت شریعت نہ ہو واجب ہے۔ اسی طرح وہ قریشی جس سے چند مسلمانوں نے بیعت کرلی ہو گو اس کی جماعت قلیل ہو خلیفہ ہو سکتا ہے اور اس کی بھی اطاعت واجب ہے اور اس کے ساتھ ہو کر کفار سے جہاد درست ہے اور ایسی خلافت اقطاع عرب اور اطراف ہند وغیرہ میں شاید اب تک موجود ہو گی اور جہاں نہ ہو وہاں کے مسلمان ہر وقت ایسے شخص کو جو قریشی ہو خلیفہ بنا سکتے ہیں۔

أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا))
ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ فَسَأَلْتُ أَبِي مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

یہاں تک کہ ان کی حکومت کریں بارہ آدمی۔ پھر آپ نے ایک بات کہی چپکے سے جو میں نے نہیں سنی۔ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا کہا رسول اللہؐ نے؟ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا یہ سب آدمی قریش میں سے ہوں گے۔

٤٧٠٧—عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا)).

۴۷۰۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٧٠٨—عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

۴۷۰۸- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ اسلام غالب رہے گا بارہ خلیفوں کی خلافت تک۔ پھر آپ نے ایک بات فرمائی جس کو میں نہ سمجھا۔ اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا سب قریش میں سے ہوں گے۔

٤٧٠٩—عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً)) قَالَ ثُمَّ((تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ))لَمْ أَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ))

۴۷۰۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧١٠— عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي أَبِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ((لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا مَنِيعًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً)) فَقَالَ كَلِمَةً صَمَّنِيهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ قَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

۴۷۱۰- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور میرے ساتھ میرے باپ بھی۔ آپ فرماتے تھے یہ دین ہمیشہ غالب اور مضبوط رہے گا بارہ خلیفوں کی خلافت تک۔ پھر آپ نے کچھ ارشاد فرمایا جو لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا (یعنی ان کی باتوں نے مجھے سننے نہ دیا' بہرا کر دیا اس کے سننے سے) میں نے اپنے باپ سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

(۴۷۱۰) ☆ قاضی عیاض نے کہا یہاں دو اشکال ہیں ایک تو یہ کہ دوسری حدیث میں آیا ہے خلافت میرے بعد تیس برس تک ہے اور تیس برس میں تو صرف پانچ خلیفہ ہوئے سیدنا حسنؓ سمیت' اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں خلافت نبوت مراد ہے اور بارہ خلیفوں سے خلافت عام۔ دوسرے یہ کہ بارہ سے زیادہ خلیفہ گزرے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں بارہ کا حصر نہیں ہے کہ سوا ان کے اور خلیفہ نہ ہو گا بلکہ یہ ہے کہ بارہ خلیفہ ہوں گے اور زیادہ ہونا کچھ خلاف نہیں ہے۔ (نووی)

٤٧١١ – عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَنْ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ جُمُعَةٍ عَشِيَّةَ رُجِمَ الْأَسْلَمِيُّ يَقُولُ ((لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عُصَيْبَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْتَتِحُونَ الْبَيْتَ الْأَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرَى أَوْ آلِ كِسْرَى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا أَعْطَى اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ)).

۴۷۱۱- عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہؓ کو لکھا اور نافع غلام کے ہاتھ بھیجا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہؐ سے؟ انہوں نے لکھا میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے جمعہ کے دن شام کو جس دن ماعز اسلمی سنگسار کیے گئے (ان کا قصہ کتاب الحدود میں گزرا) یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہوں اور وہ سب قریشی ہوں گے (شاید یہ واقعہ بھی قیامت کے قریب ہوگا کہ بارہ خلیفہ بارہ ٹکڑیوں پر مسلمانوں کے ہونگے ایک ہی وقت میں) اور سنا میں نے آپ فرماتے تھے ایک چھوٹی سے جماعت مسلمانوں کی کسریٰ کے سفید محل کو فتح کرے گی (یہ معجزہ تھا آپ کا ایسا ہی ہوا حضرت عمرؓ کی خلافت میں) اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے قریب جھوٹے پیدا ہونگے ان سے بچنا اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے جب اللہ تم میں سے کسی کو دولت دیوے تو پہلے اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے (ان کو آرام سے رکھے پھر فقیروں کو دیوے) اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر (یعنی تمہارے پانی پلانے کے لیے وہاں بندوبست کروں گا اور تمہارے آنے کا منتظر رہوں گا)۔

٤٧١٢ –عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَاتِمٍ

۴۷۱۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الِاسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهِ

باب : خلیفہ بنانا اور نہ بنانا

٤٧١٣ – عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَضَرْتُ أَبِي حِينَ أُصِيبَ فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ وَقَالُوا جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ قَالُوا اسْتَخْلِفْ فَقَالَ أَتَحَمَّلُ أَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا

۴۷۱۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میرے باپ (عمر بن الخطابؓ) جب زخمی ہوئے تو میں ان کے پاس موجود تھا۔ لوگوں نے ان کی تعریف کی اور کہا خدا تعالیٰ تم کو نیک بدلہ دیوے۔ انہوں نے کہا لوگ دو طرح کے ہیں۔ بعضے تو امیدوار

لَوَدِدْتُ أَنَّ حَظِّي مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي فَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَإِنْ أَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حِينَ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ.

ہیں مجھ سے کچھ حاصل کرنے کے اور بعضے ڈرتے ہیں مجھ سے یا میں امیدوار ہوں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اور ڈرتا ہوں اس کے عذاب سے۔ لوگوں نے کہا آپ خلیفہ کر جائیں کسی کو؟ انہوں نے کہا میں تمہارا کام کروں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی میں چاہتا ہوں کہ خلافت سے اتنا ہی مجھ کو ملے کہ نہ میرے اوپر کچھ وبال ہو نہ مجھے کچھ ثواب ہو (یعنی حکومت اور خلافت ایسی خوفناک چیز ہے کہ اس میں سے انسان صاف ہو کر چھوٹ جاوے اور کوئی وبال اپنی گردن پر نہ لے جاوے تو بھی بہت ہے۔ اجر اور ثواب تو نہایت مشکل ہے۔ جب حضرت عمرؓ کو باوصف اتنے عدل اور انصاف اور اتباع شرع کے ایسا تردد تھا تو اور حاکموں کا کیا حال ہو گا) اور اگر میں خلیفہ کر جاؤں کسی کو تو بھی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ کر گئے مجھ کو جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی حضرت ابو بکر صدیقؓ) اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کر جاؤں تو بھی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ نہیں کر گئے کسی کو جو مجھ سے بہتر تھے یعنی رسول

(۴۷۱۳) ☆ نوویؒ نے کہا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ خلیفہ جب مرنے لگے تو اس کو درست ہے کہ کسی اور کو خلیفہ کر جاوے اور یہ بھی درست ہے کہ کسی کو نہ کرے بلکہ مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ جاوے جیسے جناب رسول اللہؐ نے کسی کو نہیں کیا تھا۔ پھر اگر کسی کو خلیفہ کر جاوے تو حضرت ابو بکرؓ کی پیروی کی اور جو نہ کرے تو رسول اللہؐ کی پیروی کی اور اجماع ہے کہ خلیفہ کر دینے سے خلافت صحیح ہو جاتی ہے اور جو لوگ صاحب الرائے ہوں ان کے اتفاق سے بھی ہو جاتی ہے اور اجماع ہے کہ خلافت کو ایک جماعت پر چھوڑنا درست ہے مسلمانوں کے مشورے پر رکھ کر جیسے حضرت عمرؓ نے کیا چھ آدمیوں کے لیے۔ اور اجماع ہے کہ مسلمانوں پر ایک خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہے اور اسی لیے مقدم رکھا اس کو صحابہ کرام نے حضرتؐ کی تجہیز و تکفین پر اور اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہؐ نے صراحۃً کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اس پر اجماع ہے اہل سنت کا۔ قاضی عیاضؒ نے کہا اس میں صرف بکر بن اخت عبدالواحد نے خلاف کیا جو کہتا ہے کہ حضرتؐ نے نص کر دیا تھا ابو بکرؓ کی خلافت کے لیے۔ اور ابن راوندی نے کہا کہ عباسؓ کی خلافت کے لیے آپ نے نص کیا تھا شیعہ اور رافضہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی خلافت کے لیے آپ نے نص کیا تھا اور یہ سب دعوے باطل ہیں کیونکہ اگر ایسا کیا ہوتا تو صحابہ خلافت کے باب میں اس کا خلاف نہ کرتے اور ابو بکرؓ کی خلافت اختیار نہ کرتے اور پھر ان کے کہنے سے حضرت عمرؓ کی خلافت اختیار نہ کرتے اور پھر حضرت عمرؓ کی رائے جو چھ آدمیوں میں سے کسی ایک کے لیے تھی اس کو نافذ نہ کرتے اور کسی نے ان موقعوں پر خلاف نہیں کیا نہ حضرت علیؓ اور عباسؓ اور حضرت ابو بکرؓ نے حضرتؐ کی وصیت کا دعویٰ کیا پھر جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ حضرتؐ نے ان میں سے کسی کے لیے خلافت کی وصیت کی تھی اس نے ساری امت محمدی کو خطا کی طرف منسوب کیا اور یہ کسی اہل قبلہ کو جائز نہیں ہے کہ صحابہ کو باطل پر اتفاق کرنے کی نسبت دیوے۔ انتہی

اللہ ﷺ۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا تو مجھے یقین ہوا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہ کریں گے۔

٤٧١٤ - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَتْ أَعَلِمْتَ أَنَّ أَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِيَفْعَلَ قَالَتْ إِنَّهُ فَاعِلٌ قَالَ فَحَلَفْتُ أَنِّي أُكَلِّمُهُ فِي ذَلِكَ فَسَكَتُّ حَتَّى غَدَوْتُ وَلَمْ أُكَلِّمْهُ قَالَ فَكُنْتُ كَأَنَّمَا أَحْمِلُ بِيَمِينِي جَبَلًا حَتَّى رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِي عَنْ حَالِ النَّاسِ وَأَنَا أُخْبِرُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ إِنِّي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ مَقَالَةً فَآلَيْتُ أَنْ أَقُولَهَا لَكَ زَعَمُوا أَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ وَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِي إِبِلٍ أَوْ رَاعِي غَنَمٍ ثُمَّ جَاءَكَ وَتَرَكَهَا رَأَيْتَ أَنْ قَدْ ضَيَّعَ فَرِعَايَةُ النَّاسِ أَشَدُّ قَالَ فَوَافَقَهُ قَوْلِي فَوَضَعَ رَأْسَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهُ إِلَيَّ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظُ دِينَهُ وَإِنِّي لَئِنْ لَا أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَدْ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا وَأَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ۔

۴۷۱۴- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انہوں نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے؟ میں نے کہا ایسا نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا وہ ایسا ہی کریں گے۔ میں نے قسم کھائی کہ میں ان سے اس کا ذکر کروں گا پھر چپ رہا دوسرے دن صبح کو بھی میں نے ان سے نہیں کہا لیکن میرا حال ایسا تھا جیسے کوئی پہاڑ کو ہاتھ میں لیے ہو (قسم کا بوجھ تھا)۔ آخر میں لوٹا اور ان کے پاس گیا انہوں نے لوگوں کا حال پوچھا میں بیان کرتا رہا پھر میں نے کہا میں نے لوگوں سے ایک بات سنی تو قسم کھائی کہ آپ سے ضرور اس کا ذکر کروں گا' وہ کہتے ہیں کہ آپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے اور اگر آپ کا کوئی چرانے والا ہو اونٹوں کا یا بکریوں کا پھر وہ آپ کے پاس چلا آوے ان اونٹوں یا بکریوں کو چھوڑ کر تو آپ یہ سمجھیں گے کہ وہ جانور برباد ہو گئے اس صورت میں آدمیوں کا خیال بہت ضروری ہے۔ میرے اس کہنے سے انکو خیال ہوا اور ایک گھڑی تک وہ سر جھکائے رہے پھر سر اٹھایا اور کہا کہ اللہ جل جلالہ اپنے دین کی حفاظت کرے گا اور میں اگر خلیفہ نہ کروں تو رسول اللہؐ نے کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اگر خلیفہ کروں تو حضرت ابو بکرؓ نے خلیفہ کیا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا پھر قسم خدا کی جب انہوں نے رسول اللہؐ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ذکر کیا تو میں سمجھ گیا کہ وہ رسول اللہؐ کے برابر کسی کو نہیں کرنے والے اور وہ خلیفہ نہیں کریں گے۔

(۴۷۱۴) ☆ یعنی رسول اللہؐ کی پیروی ابو بکر صدیقؓ کی پیروی سے مقدم ہے گو حضرت ابو بکرؓ کا فعل بھی خلاف شرع نہ تھا مومن کا یہی کام ہے کہ رسول اللہ کا عاشق رہے اور جب آپ کا قول یا فعل بصحت پہنچ جاوے پھر اس کے خلاف میں دوسرے کسی صحابی یا امام یا مجتہد یا پیر یا ولی یا بادشاہ یا حاکم کے قول اور فعل کی کچھ پرواہ نہ کرے اور اپنے پیغمبرؐ کے طریقہ پر چلے۔ یا اللہ ہم کو عاشق اور پیرو کر دے اپنے حبیب اکرم ﷺ کا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا

باب : امارت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے

٤٧١٥- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا تَسْأَلْ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ أُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا)).

۴۷۱۵- عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمٰن! مت درخواست کر عہدے اور حکومت کی کیونکہ اگر درخواست سے تجھ کو ملے تو خدا تجھے چھوڑ دے گا اور جو بغیر سوال کے ملے تو خدائے تعالیٰ تیری مدد کرے گا۔

٤٧١٦- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

۴۷۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧١٧- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِّرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ ((إِنَّا وَاللَّهِ لَا نُوَلِّي عَلَى هَذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ)).

۴۷۱۷- ابو موسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور میرے ساتھ دو میرے چچازاد بھائی تھے۔ ان میں سے ایک بولا یا رسول اللہ! ہم کو حکومت دیجئے کسی ملک کی ان ملکوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی ہم نہیں دیتے حکومت اس شخص کو جو اس کی درخواست کرے اور جو اس کی حرص کرے۔

٤٧١٨- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي فَكِلَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَقَالَ ((مَا

۴۷۱۸- ابو موسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور میرے ساتھ دو آدمی تھے ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف دونوں نے حضرت سے درخواست کی کام کی اور آپ مسواک کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے ابو موسیٰ! یا عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! قسم

(۴۷۱۸) ☆ یہ ایک ایسا عمدہ قاعدہ ہے کہ اگر اس پر اس زمانہ کے حکام عمل کریں تو ہزاروں خرابیوں سے محفوظ رہیں اکثر کام اور خدمت کی وہی لوگ درخواست کرتے ہیں جن کو عاقبت کا بالکل ڈر نہیں ہوتا اور رشوتیں لینا اور خلق اللہ کو ستانا ان کا کام ہوتا ہے۔ پس ایسوں کی سزا یہ ہے کہ ان کو کوئی کام نہ دیا جاوے۔

نووی نے کہا مرتد کے قتل پر اجماع ہے لیکن اختلاف ہے کہ اس سے توبہ کرانا واجب ہے یا مستحب ہے؟ مالک، شافعی اور احمد کے نزدیک توبہ کروادیں گے اور ابن قصار نے اس پر اجماع صحابہ کا نقل کیا ہے اور طاؤس اور حسن اور ماجشون مالکی اور ابویوسف اور اہل ظاہر کے نزدیک توبہ نہ کرائیں گے اور جو وہ توبہ کرے تو عنداللہ فائدہ ہوگا پر دنیا میں وہ قتل سے نہیں بچے گا۔ اور عطا نے کہا اگر وہ مسلمان پیدا ہوا

تَقُولُ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ)) قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ وَقَدْ قَلَصَتْ فَقَالَ ((لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنْ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ)) فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ انْزِلْ وَأَلْقَى لَهُ وِسَادَةً وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ قَالَ مَا هَذَا قَالَ هَذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ دِينَ السَّوْءِ فَتَهَوَّدَ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا الْقِيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مُعَاذٌ أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي.

اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا انہوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی اور مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ کام کی درخواست کریں گے گویا میں آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں وہ نیچے ہونٹ کے ٹھہری ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا ہم اس کو کام کبھی نہیں دیتے جو کام کی درخواست کرے لیکن تم جاؤ اے ابو موسیٰ یا عبداللہ بن قیس پھر ان کو یمن کے صوبے کا حاکم بنا کر بھیجا بعد اس کے معاذ بن جبلؓ کو روانہ کیا (تاکہ وہ بھی شریک رہیں ابو موسیٰ کے)۔ جب معاذ وہاں پہنچے تو حضرت ابو موسیٰ نے کہا اترو اور ایک گدہ ان کے لیے بچھایا۔ اتفاق سے وہاں ایک شخص قید میں جکڑا ہوا تھا۔ معاذؓ نے کہا یہ کیا ہے؟ ابو موسیٰ نے کہا یہ یہودی تھا پھر مسلمان ہوا پھر کمبخت یہودی ہو گیا اپنا برا دین اختیار کیا۔ معاذؓ نے کہا میں نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ ہوگا اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے موافق تین بار یہی کہا پھر ابو موسیٰ نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا بعد اس کے دونوں نے شب بیداری کا ذکر کیا معاذ نے کہا میں تو سوتا بھی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں رات کو اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھ کو وہی ثواب ملے گا جو عبادت میں ملتا ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُورَةٍ

باب : بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہیں ہے

٤٧١٩ - عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ

۴۷۱۹- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے خدمت نہیں دیتے۔ آپ نے اپنا ہاتھ

ﷺ ہو تو اس سے توبہ نہ کروائیں گے اور کافر مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تو توبہ کرا دیں گے۔ شافعی اور ان کے صحاب کے نزدیک توبہ کرانا واجب ہے اور فی الفور توبہ کرنا چاہیے اور ایک روایت میں تین دن کی مہلت دیں گے اور یہ قول ہے مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق کا اور حضرت علیؓ سے ایک مہینہ کی مہلت منقول ہے اور اگر عورت بھی مرتد ہو تو اس کا بھی حکم جمہور کے نزدیک مثل مرد کے ہے یعنی وہ بھی قتل کی جاوے گی جب تک توبہ نہ کرے اس کو لونڈی بنانا درست نہیں اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک عورت کو قید کریں گے اور حسن اور قتادہ کے نزدیک اس کو لونڈی بنا دیں گے انتہی۔

(۴۷۱۹) ﷺ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حتی المقدور حکومت سے پرہیز کرنا چاہیے اور جس سے نہ ہو سکے اس کو قبول کرنا چاہیے البتہ جو کر سکے اور یقین ہو انصاف اور معدلت کا وہ قبول کرے۔ پھر اگر انصاف کرے اور سب کے حق ادا کرے تو اس کا ثواب بھی بڑا ہے۔

عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا)).

مبارک میرے مونڈھے پر مارا اور فرمایا اے ابوذرؓ! تو ناتوان ہے اور یہ امانت ہے (یعنی بندوں کے حقوق اور خدا تعالیٰ کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے ہوتے ہیں) اور قیامت کے دن خدمت سے سوائے رسوائی اور شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں مگر جو اس کے حق ادا کرے اور راستی سے کام لے۔

٤٧٢٠- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ)).

۴۷۲۰- ابوذرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوذرؓ! میں تجھ کو ناتوان پاتا ہوں اور میں تیرے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں ؕمت حکم کر دو آدمیوں کے اوپر اور مت بندوبست کر یتیم کے مال کا (کیونکہ احتمال ہے کہ یتیم کا مال بیجا اٹھ جائے یا اپنی ضرورت میں آ جاوے اور مواخذہ میں گرفتار ہو)۔

بَابُ فَضِيلَةِ الْإِمَامِ الْعَادِلِ وَعُقُوبَةِ الْجَائِرِ وَالْحَثِّ عَلَى الرِّفْقِ بِالرَّعِيَّةِ وَالنَّهْيِ عَنْ إِدْخَالِ الْمَشَقَّةِ عَلَيْهِمْ

باب: حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی

٤٧٢١- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ

۴۷۲۱- عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے پاس منبروں پر ہوں گے پروردگار کے داہنی طرف اور اس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں (یعنی بائیں ہاتھ میں جو داہنے سے قوت کم ہوتی ہے یہ بات اللہ میں نہیں کیونکہ وہ ہر عیب سے پاک ہے) اور یہ انصاف

(۴۷۲۱) ☆ یعنی انصاف کچھ اس میں منحصر نہیں کہ آدمی کہیں کا حاکم یا قاضی ہو بلکہ اپنے بچوں اور بیبیوں اور کنبے والوں میں بھی انصاف کرنا چاہیے اور ہر ایک کے حقوق موافق شریعت کے ادا کرنے چاہیے۔ نوویؒ نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور ان کا بیان او گزرا اور علماء کا اختلاف ایسی حدیثوں میں بیان ہو چکا۔ بعضوں نے یہ کہا ہے کہ ہم ان صفات پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی تاویل کے لیے گفتگو نہیں کرتے اور ان کے معنے ہم نہیں جانتے لیکن ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ انکا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ ان کا معنی ایسا ہے جو اللہ جل جلالہ کی شان کے لائق ہے اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور طائفہ متکلمین کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ ان کی تاویل کی جاوے اور اکثر متکلمین اسی طرف ہیں اور اسی بنا پر قاضی عیاض نے کہا ہے کہ مراد ان لوگوں کی داہنی طرف ہونے سے اچھی حالت اور بلند درجے پر ہونا ہے۔ ابن عرفہ نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں وہ داہنی طرف سے آیا جب اچھی جانب سے آوے اور عرب اچھے کام اور احسان کو داہنی طرف منسوب کرتے ہیں

يَمِينِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا)).

کرنے والے وہ لوگ ہیں جو حکم کرتے وقت انصاف کرتے ہیں اور اپنے بال بچوں اور عزیزوں میں انصاف کرتے ہیں اور جو کام ان کو دیا جاوے اس میں انصاف کرتے ہیں۔

٤٧٢٢- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَسْأَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ أَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ فَقَالَتْ كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِي غَزَاتِكُمْ هَذِهِ فَقَالَ مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا إِنْ كَانَ لَيَمُوتُ لِلرَّجُلِ مِنَّا الْبَعِيرُ فَيُعْطِيهِ الْبَعِيرَ وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيهِ الْعَبْدَ وَيَحْتَاجُ إِلَى النَّفَقَةِ فَيُعْطِيهِ النَّفَقَةَ فَقَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِي الَّذِي فَعَلَ فِي مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخِي أَنْ أُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَيْتِي هَذَا ((اللَّهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ)).

۴۷۲۲- عبدالرحمن بن شماسہ سے روایت ہے میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کے پاس گیا کچھ پوچھنے کو انہوں نے پوچھا کہ تو کون سے لوگوں میں سے ہے؟ میں نے کہا مصر والوں میں سے۔ انہوں نے کہا تمہارے حاکم کا کیا حال تھا اس لڑائی میں (یعنی محمد بن ابی بکر کا جن کو حضرت علیؓ نے حاکم کیا تھا مصر کا قیس بن سعد کو معزول کر کے)؟ میں نے کہا ان کی تو کوئی بات ہم نے بری نہیں دیکھی۔ ہم میں سے کسی کا اونٹ مر جاتا تو اس کو اونٹ دیتے اور غلام مر جاتا تو غلام دیتے اور خرچ کی احتیاج ہوتی تو خرچ دیتے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا محمد بن ابی بکر میرے بھائی کا جو حال ہوا (کہ مارا گیا اور لاش مرداروں میں پھینکی گئی پھر جلائی گئی) یہ مجھے اس امر کے بیان کرنے سے نہیں روک سکتا جو رسول اللہؐ نے فرمایا میری اس کوٹھری میں یا اللہ جو کوئی میری امت کا حاکم ہو پھر وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی ان پر سختی کر اور جو کوئی میری امت کا حاکم ہو اور وہ ان پر نرمی کرے تو بھی اس پر نرمی کر۔

٤٧٢٣- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۴۷۲۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

ف اور برے کو بائیں طرف۔ اور یمینی ماخوذ ہے یمن سے جس کے معنی برکت اور خوبی کے ہیں اور یہ جو حضرتؐ نے فرمایا دونوں ہاتھ اس کے داہنے ہیں اس سے مقصود تنبیہ ہے اس امر پر کہ یمین سے مراد عضو نہیں ہے کیونکہ وہ محال ہے اللہ تعالیٰ کے حق میں۔ انتہی

ماقال النووی مترجم کہتا ہے سلف صالحین کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو صفات قرآن اور حدیث میں مذکور ہیں وہ سب اپنے ظاہری معانی پر محمول ہیں اور ان میں تاویل یا تحریف جائز نہیں ہے اور پروردگار کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے اس کی ذات مبارک ہے اور ہاتھ سے نعمت یا قدرت کی تاویل کرنا معتزلہ اور قدریہ کا مذہب ہے خذلہم اللہ تعالیٰ اس صورت میں نووی کا یہ قول ہے کہ اس کے ظاہری معنی مراد نہیں ہیں محمول ہے ظاہر متعارف پر یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کا سا نہیں اور یہی صحیح ہے بلا شبہ لیس کمثلہ شیء جیسے اس کی ذات معظم ہماری ذات کی سی نہیں ہے کیونکہ اس کے جوڑ کا کوئی نہیں ہے فقط۔

٤٧٢٤- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

۴۷۲۴- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا (حاکم سے مراد منتظم اور نگراں کار اور محافظ ہے)۔ پھر جو کوئی بادشاہ ہے وہ لوگوں کا حاکم ہے اور اس سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا کہ اس نے اپنی رعیت کے حق ادا کیے' ان کی جان و مال کی حفاظت کی یا نہیں اور آدمی حاکم ہے اپنے گھر والوں کا اس سے سوال ہوگا ان کا اور عورت حاکم ہے اپنے خاوند کے گھر کی اور بچوں کی اس سے ان کا سوال ہوگا اور غلام حاکم ہے اپنے مالک کے مال کا اس سے اس کا سوال ہوگا۔ غرض یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور تم میں سے ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا۔

٤٧٢٥- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِهَذَا مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ.

۴۷۲۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٢٦- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ.

۴۷۲۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٧٢٧- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ ((**الرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ**)).

۴۷۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اور سوال ہوگا اس کا۔

٤٧٢٨- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى

۴۷۲۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٧٢٩- عَنْ الْحَسَنِ قَالَ عَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا

۴۷۲۹- حسن سے روایت ہے عبیداللہ بن زیاد معقل بن یسار کے پوچھنے کو آیا جس بیماری میں وہ مر گئے تو معقل نے کہا میں ایک حدیث تجھ سے بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہؐ سے سنی ہے

(۴۷۲۴) ☆ یہاں تک کہ جو شخص مجرد ہے وہ حاکم ہے اپنے نوکروں اور غلام اور لونڈیوں کا اگر مالدار ہے اور جو مفلس ہے تو حاکم ہے نفس اور اپنے اعضا کا۔

سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((**مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ**)).

اور اگر میں جانتا کہ ابھی زندہ رہوں گا تو تجھ سے بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی بندہ ایسا نہیں جس کو اللہ تعالیٰ ایک رعیت دے دے پھر وہ مرے اور جس دن وہ مرے وہ خیانت کرتا ہو اپنی رعیت کے حقوق میں مگر خدا تعالیٰ حرام کر دے گا اس پر جنت کو۔

(یہ حدیث مع فائدہ کے کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔)

٤٧٣٠- عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَهُوَ وَجِعٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الْأَشْهَبِ وَزَادَ قَالَ أَلَّا كُنْتَ حَدَّثْتَنِي هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ أَوْ لَمْ أَكُنْ لِأُحَدِّثَكَ.

۴۷۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ ابن زیاد نے پوچھا تم نے یہ حدیث مجھ سے پہلے کیوں نہیں بیان کی؟ انہوں نے کہا میں نے نہیں بیان کی یا میں تجھ سے کیوں بیان کرتا۔

٤٧٣١- عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ دَخَلَ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْلَا أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((**مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ**)).

۴۷۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزر چکا ہے۔

٤٧٣٢- عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ مَرِضَ فَأَتَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ يَعُودُهُ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ.

۴۷۳۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٣٣- عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((**إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهُ**

۴۷۳۳- حسن سے روایت ہے عائذ بن عمرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے وہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے اور اس سے کہا اے بیٹے میرے میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، فرماتے تھے سب سے برا چرواہا ظالم بادشاہ ہے (جو رعیت کو تباہ کر دے) تو ایسا نہ ہونا۔ عبید اللہ نے کہا بیٹھ تو

(۴۷۳۳)☆ یعنی تو فضلائے صحابہ سے نہیں ہے بلکہ صحابیوں میں ادنیٰ درجے کا ہے جیسے بھوسا آٹے میں سے نکلتا ہے یہ بھی ابن زیاد مردود کی ایک گستاخی ہے اور بے ادبی تھی جو اس نے حضرتؐ کے اصحاب سے کی اور حضرتؐ کے صحابہ تو سب کے سب عمدہ اور افضل تھے۔

اجْلِسْ)) فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ إِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِي غَيْرِهِمْ.

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی بھوسی ہے۔ عائذ نے کہا کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں بھی بھوسی تھی؟ بھوسی تو بعد والوں میں ہے اور غیر لوگوں میں۔

بَابُ غِلَظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ

باب : غنیمت میں چوری کرنا کیسا گناہ ہے

٤٧٣٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ ثُمَّ قَالَ ((لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا

۴۷۳۴- ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ کھڑے ہوئے (ہم کو نصیحت کرنے کو) تو بیان فرمایا آپ نے غنیمت کے مال میں چوری کرنے کا اور بڑا گناہ فرمایا اس کو' پھر فرمایا میں نہ پاؤں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن وہ آوے اور اس کی گردن پر ایک اونٹ بڑبڑا رہا ہو وہ کہتا ہو یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے۔ (نوویؒ نے کہا یعنی میں بغیر خدا کے حکم کے نہ مغفرت کر سکتا ہوں نہ شفاعت اور شاید پہلے آپ غصہ سے ایسا فرمادیں پھر شفاعت کریں بشرطیکہ وہ موحد ہو جیسے کتاب الایمان میں گزرا) نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک گھوڑا لیے ہوئے جو ہنہناتا ہو اور کہے یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھ سے کہہ چکا تھا (یعنی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا کہ چوری کی سزا بہت بڑی ہے۔ پھر تو نے کاہے کو چوری کی۔ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک بکری لیے ہوئے جو میمیں میمیں کر رہی ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے خدا کا حکم پہنچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن

(۴۷۳۴) ☆ یہ تینوں ترجمے رقاع تخفق کے ہیں۔ نووی نے کہا مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے کہ غلول یعنی غنیمت کے مال میں سے چوری کرنا حرام اور بڑا گناہ ہے اگر چرانے تو اس مال کو پھیر دے۔ اگر لشکر متفرق ہو جاوے اور پھر اس مال کا پہنچانا ہر ایک حق والے کو ممکن نہ ہو تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ شافعی اور ایک طائفہ کے نزدیک وہ مال امام یا حاکم کے سپرد کر دے مثل اور اموال ضائعہ کے اور حضرت ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ اور معاویہؓ اور حسن اور زہری اور اوزاعی اور مالک اور ثوری اور لیث اور احمد اور جمہور کے نزدیک خمس اس کا امام کو دیدے اور باقی صدقہ کر دے اور چرانے والے کو امام جیسی مناسب سمجھے سزا دیدے لیکن اس کا اسباب نہ جلاوے۔ مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ کا یہی قول ہے لح

أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ))۔

آوے اپنی گردن پر کوئی جان لیے ہوئے جو چلا رہی ہو (جس کا اس نے دنیا میں خون کیا ہو) پھر کہے یا رسول اللہؐ میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کپڑے لیے ہوئے جو اڑتے ہوں (جن کو اس نے چرایا تھا دنیا میں) یا چندیاں کاغذ کی جو اڑ رہی ہوں (جس میں اس کے اوپر کے حقوق لکھے ہیں) یا اور چیزیں جو ہل رہی ہوں (جن کو اس نے دنیا میں چرایا تھا) پھر کہے یا رسول اللہؐ! میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھے خبر کر چکا تھا۔ نہ پاؤں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر سونا چاندی پیسہ وغیرہ لیے ہوئے اور کہے یا رسول اللہؐ! میری مدد کیجئے۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تو تجھے خبر کر دی تھی۔

٤٧٣٥– و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ.

۴۷۳۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٣٦– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيَى بَعْدَ ذَلِكَ يُحَدِّثُهُ فَحَدَّثَنَا بِنَحْوِ مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ أَيُّوبُ.

۴۷۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٣٧– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

۴۷۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

لٹے اور مکحول اور حسن اور اوزاعی کے نزدیک اس کا گھر اور اسباب سب جلا دیا جاوے صرف ہتھیار اور جو کپڑے پہنے ہو وہ چھوڑ دیے جاویں۔ اور حسن نے کہا کہ جانور اور مصحف کو چھوڑ دیں۔ اور دلیل ان کی حدیث ہے عبداللہ بن عمرؓ کی جمہور نے کہا کہ وہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ منفرد ہوا اس کے ساتھ صالح محمد بن سالم سے اور وہ ضعیف ہے۔ طحاوی نے کہا اگر یہ روایت صحیح ہو تو محمول ہے اس زمانے پر جب سزائے مالی درست تھی جیسے زکوٰۃ نہ دینے والے کا آدھا مال لے لینا پھر منسوخ ہو گئی (یعنی اب ہماری شریعت میں تعزیر بالمال جائز نہیں ہے اور جرمانہ کرنا مال سے بالکل خلاف شرع ہے)۔

بَابُ تَحْرِيمِ هَدَايَا الْعُمَّالِ

باب: جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو تحفہ نہ لیوے

٤٧٣٨– عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَسْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا لِي أُهْدِيَ لِي قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ ((مَا بَالُ عَامِلٍ أَبْعَثُهُ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ فِي بَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى يَنْظُرَ أَيُهْدَى إِلَيْهِ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَنَالُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَيْعَرُ)) ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ.

۴۷۳۸- ابوحمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہؐ نے اسد کے قبیلہ سے ایک شخص کو جس کو ابن لتبیہ کہتے تھے صدقہ وصول کرنے پر مقرر کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ کے طور پر ملا۔ آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ستائش کی پھر فرمایا کیا حال ہے اس تحصیل دار کا جس کو میں مقرر کرتا ہوں پھر وہ کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا' وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتے کہ اس کو ہدیہ ملتا یا نہیں (یعنی اگر اس وقت بھی جب سرکاری کام نہ ہو کوئی ہدیہ دیا کرتا ہو تو اس کا ہدیہ کام کے بعد بھی درست ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اس نے ہدیہ دباؤ سے دیا ہے یا کسی غرض سے اور ایسا ہدیہ لینا حرام ہے۔) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے کوئی تم میں سے ایسا مال نہ لے گا مگر قیامت کے دن اپنی گردن پر لاد کر اس کو لائے گا' اونٹ ہو گا تو وہ بڑبڑاتا ہو گا' گائے ہو گی تو وہ چلاتی ہو گی' بکری ہو گی تو وہ میمیں میمیں کرتی ہو گی۔ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ہم کو نظر آئی اور آپ نے فرمایا یااللہ! میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا۔

٤٧٣٩– عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِالْمَالِ فَدَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَتَنْظُرَ أَيُهْدَى إِلَيْكَ أَمْ لَا)) ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ خَطِيبًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ.

۴۷۳۹- ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ وہ شخص قبیلہ ازد سے تھا۔

٤٧٤٠– عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ

۴۷۴۰- ابوحمید ساعدیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ الْأُتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ قَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللَّهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ)) أُذُنِي.

اسد کے قبیلہ سے ایک شخص کو جسے ابن لتبیہ کہتے تھے بنی سلیم کے صدقے تحصیل کرنے کے لیے مقرر کیا۔ جب وہ آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا وہ کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے (جو لوگوں نے مجھ کو دیا)۔ آپ نے فرمایا تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھا ہوتا تیرا ہدیہ تیرے پاس آ جاتا اگر تو سچا ہے۔ پھر آپ نے خطبہ سنایا ہم کو اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ستائش کی' بعد اس کے فرمایا میں تم میں سے کسی کو کام پر مقرر کرتا ہوں ان کاموں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دیئے پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھ کو ہدیہ ملا بھلا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر اس کا ہدیہ اس کے پاس آ جاتا اگر وہ سچا ہے۔ قسم خدا کی کوئی تم میں سے کوئی چیز ناحق نہ لے' مگر اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس کو لادے ہوئے اور میں پہچانوں گا تم میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملے گا اونٹ اٹھائے ہوئے اور وہ بڑبڑا رہا ہو گا یا گائے اٹھائے ہوئے وہ آواز کرتی ہو گی یا بکری اٹھائے ہوئے وہ چلاتی ہو گی پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دی اور آپ نے فرمایا الٰہی میں نے پہنچا دیا۔ ابو حمید کہتے ہیں میری آنکھ نے یہ دیکھا اور میرے کان نے یہ سنا۔

٤٧٤١ - عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدَةَ وَابْنِ نُمَيْرٍ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ كَمَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ ((تَعْلَمُنَّ وَاللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ قَالَ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنَايَ وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِي.

۴۷۴۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابو حمید نے کہا زید بن ثابت سے پوچھو وہ بھی اس وقت میرے ساتھ موجود تھے۔

٤٧٤٢ - عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِيرٍ

۴۷۴۲- ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا وہ بہت سی چیزیں لے کر آیا اور کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے یہ مجھے ہدیہ میں

فَجَعَلَ يَقُولُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لِأَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ فِيهِ إِلَى أُذُنِي.

ملا ہے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ عروہ نے کہا میں نے ابو حمید ساعدیؓ سے پوچھا یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا بے شک آپ کے منہ سے میرے کان نے سنی۔

٤٧٤٣- عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((**مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)) قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ ((**وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهَى**)).

۴۷۴۳- عدی بن عمیرہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو تم میں سے ہم کسی کام پر مقرر کریں پھر وہ ایک سوئی یا اس سے زیادہ چھپا رکھے تو وہ غلول ہے قیامت کے دن اس کو لے کر آوے گا۔ یہ سن کر ایک سانولا انصاری کھڑا ہوا گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں اور بولا یا رسول اللہ! اپنا کام مجھ سے لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا وہ بولا میں نے سنا آپ فرماتے تھے ایسا ایسا (یعنی ایک سوئی کا بھی مواخذہ ہوگا)۔ آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اب بھی پر جس کو ہم کام پر مقرر کریں وہ تھوڑی بہت سب چیزیں لے کر آوے پھر جو اس کو ملے وہ لے لیوے اور جو نہ ملے اس سے باز رہے (اس صورت میں کوئی بھی مواخذہ نہیں ہے)۔

٤٧٤٤- عَنْ إِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

۴۷۴۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٧٤٥- عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

۴۷۴۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ وُجُوبِ طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ

باب: بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے اس کام میں جو گناہ نہ ہو اور گناہ میں اطاعت کرنا حرام ہے

٤٧٤٦- عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ نَزَلَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فِي عَبْدِ

۴۷۴۶- حجاج بن محمد سے روایت ہے ابن جریج نے کہا یہ آیت اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ان کی جو حاکم ہوں تمہارے، عبداللہ بن حذافہ کے باب میں اتری جب

(۴۷۴۶) ☆ اس روایت سے معلوم ہوا کہ اولی الامر سے حاکم اور امیر مراد ہیں مسلمانوں کے۔ یہی قول ہے جمہور سلف اور خلف کا مفسرین اور فقہاء میں سے۔ اور بعضوں نے کہا علماء مراد ہیں۔ بعضوں نے کہا امراء اور علماء دونوں اور جس نے کہا صرف صحابہ مراد ہیں اس نے غلطی کی۔ نووی۔

اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيِّ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک فوج کا سردار کر کے بھیجا۔ ابن جریج نے کہا بیان کیا مجھ سے یہ یعلیٰ ابن مسلم نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے۔

٤٧٤٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي**)).

۴۷۴۷- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو کوئی اطاعت کرے حاکم کی (جس کو میں نے مقرر کیا) اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

٤٧٤٨- عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((**وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي**)).

۴۷۴۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ نہیں ہے کہ جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

٤٧٤٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((**مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي**)).

۴۷۴۹- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

٤٧٥٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً.

۴۷۵۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٥١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

۴۷۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٥٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

۴۷۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٥٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِذٰلِكَ وَقَالَ ((**مَنْ أَطَاعَ الْأَمِيرَ**)) وَلَمْ يَقُلْ ((**أَمِيرِي**)) وَكَذٰلِكَ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۴۷۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس حدیث میں میرے مقرر کردہ امیر کی بجائے مطلق امیر کی اطاعت کی بات ہے۔

٤٧٥٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**عَلَيْكَ**

۴۷۵۴- ابوہریرہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے فرمایا تجھ پر لازم ہے سننا اور اطاعت کرنا (حاکم کی بات کا) تکلیف اور راحت

السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ)).

میں اور خوشی اور رنج میں اور جس وقت تیرا حق اور کسی کو دیں۔ (یعنی اگرچہ حاکم تمہاری حق تلفی بھی کریں اور جو شخص تم سے کم حق رکھتا ہو اس کو تمہارے اوپر مقدم کریں تب بھی صبر اور اطاعت کرنی چاہیے اور فساد کرنا اور فتنہ پھیلانا منع ہے۔ نووی نے کہا یہ اطاعت اسی صورت میں ہے جب حاکم کا حکم خلاف شرع نہ ہو اور اگر شرع کے خلاف ہو تو اطاعت نہ کرے)۔

٤٧٥٥–عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأُطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ.

۴۷۵۵- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے دوست جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی سننے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ ایک غلام ہاتھ پاؤں کٹا حاکم ہو۔

٤٧٥٦– عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا فِي الْحَدِيثِ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ.

۴۷۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ غلام حبشی ہو ہاتھ پاؤں کٹا۔

٤٧٥٧–عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ.

۴۷۵۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٧٥٨– عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِي تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُولُ ((وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا)).

۴۷۵۸- یحییٰ بن حصین سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنی دادی سے وہ حدیث بیان کرتی ہیں انہوں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ خطبہ پڑھ رہے تھے حجۃ الوداع میں آپ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر ایک غلام حاکم کیا جاوے جو حکومت کرے اللہ کی کتاب کے موافق تو اس کی اطاعت کرو اور اس کا حکم مانو۔

٤٧٥٩– عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((عَبْدًا حَبَشِيًّا)).

۴۷۵۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں حبشی ہاتھ پاؤں کٹے کا لفظ نہیں ہے۔

٤٧٦٠– عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا)).

۴۷۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

٤٧٦١–عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا وَزَادَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ

۴۷۶۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے منیٰ میں سنا یا عرفات میں۔

(۴۷۵۵) ☆ نووی نے کہا غلام کی امارت اس صورت میں صحیح ہے جب اس کو کسی امام نے حکومت دی ہو یا اپنے زور اور شوکت سے سلطنت حاصل کرلے اور ابتداء سے حکومت دینا درست نہیں بلکہ اس کی شرط آزادی ہے۔ انتہی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَاتٍ.

٤٧٦٢ - عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ أَسْوَدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا)).

۴۷۶۲- ام حصین یحییٰ بن حصین کی دادی سے روایت ہے میں نے حج کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج وداع تو آپ نے بہت سی باتیں فرمائیں پھر میں نے سنا آپ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر ہاتھ پاؤں کٹا کالا غلام بھی امیر ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق تم کو چلانا چاہے تو اس کی اطاعت کرو اور اس کی بات کو سنو۔

٤٧٦٣ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ)).

۴۷۶۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر سننا اور ماننا واجب ہے (حاکم کی بات کا) خواہ اس کو پسند ہو یا نہ ہو مگر جب حکم کیا جاوے گناہ کا تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا۔

٤٧٦٤ - عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۷۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٦٥ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا فَأَرَادَ نَاسٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ الْآخَرُونَ إِنَّا قَدْ فَرَرْنَا مِنْهَا فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا ((لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) وَقَالَ لِلْآخَرِينَ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ ((لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ)).

۴۷۶۵- امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر حاکم کیا ایک شخص کو اس نے انگار جلائے اور لوگوں سے کہا اس میں گھس جاؤ۔ بعضوں نے چاہا اس میں گھس جاویں اور بعضوں نے کہا کہ ہم انگار سے بھاگ کر تو مسلمان ہوئے اور کفر چھوڑا جہنم سے ڈر کر اب پھر انگار ہی میں گھسیں یہ ہم سے نہ ہو گا پھر اس کا ذکر رسول اللہؐ سے ہوا۔ آپ نے فرمایا ان لوگوں سے جنہوں نے گھسنے کا قصد کیا تھا اگر تم گھس جاتے تو ہمیشہ اسی میں رہتے (کیونکہ یہ خودکشی ہے اور وہ شریعت میں حرام ہے) قیامت تک اور جو لوگ گھسنے پر راضی نہ ہوئے ان کی تعریف کی اور فرمایا اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے بلکہ اطاعت اسی میں ہے جو دستور کی بات ہو۔

(۴۷۶۲) ☆ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امیر اسلام قرشی نہ ہو تب بھی اس کی اطاعت ان باتوں میں جو شریعت کے خلاف نہ ہوں واجب ہے اور اس سے بغاوت بلا وجہ حرام ہے اور اس کے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑنا درست ہے۔

(۴۷۶۵) ☆ یعنی شرع کے خلاف جو بات ہو اس کو ہرگز نہ ماننا چاہیے' بادشاہ کیں بادشاہ کا باپ حکم دے دے' بلکہ سب مل کر اللہ

٤٧٦٦-عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا فَأَغْضَبُوهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ اجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا لَهُ ثُمَّ قَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوا ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتُطِيعُوا قَالُوا بَلَى قَالَ فَادْخُلُوهَا قَالَ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَكَانُوا كَذَلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهُ وَطُفِئَتِ النَّارُ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((**لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ**)).

۴۷۶۶- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک انصاری کو حاکم کیا (نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص عبداللہ بن حذافہؓ نہ تھے) اور حکم کیا لوگوں کو اس کی اطاعت کرنے کا اور اس کی بات سننے کا پھر ان لوگوں نے اس کو غصے کیا کسی بات میں۔ اس نے کہا لکڑیاں جمع کرو۔ لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں۔ پھر اس نے کہا انگار جلاؤ انہوں نے اپنے انگار جلائے تب وہ شخص بولا رسول اللہؐ نے کیا تم کو حکم نہیں دیا ہے میری بات سننے کا اور میری اطاعت کرنے کا؟ وہ بولا بے شک آپ نے ایسا حکم دیا ہے۔ اس نے کہا تو اس انگار میں گھس جاؤ۔ یہ سن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور انہوں نے کہا ہم تو انگار ہی سے (جہنم کے) بھاگ کر رسول اللہؐ کے پاس آئے۔ پھر وہ اسی حال میں رہے یہاں تک کہ اس کا غصہ فرو ہو گیا تھا اور انگار بجھا دیئے گئے جب وہ لوٹ کر آئے تو انھوں نے رسول اللہؐ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر انگار میں گھس جاتے تو پھر اس میں سے نہ نکلتے۔ اطاعت کرنا اسی باب میں لازم ہے جو واجبی ہو (یعنی شریعت کی رو سے منع نہ ہو۔ نووی نے کہا اس نے یہ بات امتحان لینے کے لیے کی تھی یا مذاق سے اور ہر حال میں خلاف شرع بات میں سردار کی اطاعت نہیں کرنا چاہیے۔)

٤٧٦٧- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۴۷۶۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٧٦٨-عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ

۴۷۶۸- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے بیعت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور بات

ﷺ ایسے بادشاہ کو سمجھاویں اور اس کو شرع کی مخالفت پر جبر کرنے سے باز رکھیں اگر نہ مانے تو اس کو معزول کر دیں اور اس کی جگہ کسی اور خلیفہ کو مقرر کریں جو اللہ کی کتاب پر چلے اس لیے کہ اطاعت بادشاہ یا خلیفہ کی بالذات نہیں ہے بلکہ بادشاہ اور خلیفہ بھی اور آدمیوں کی طرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت کے موافق چلتا ہے تو اس کی اطاعت بالذات نہیں ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہے اور جہاں وہ شریعت کے خلاف ہوا اس کی اطاعت ضروری نہ رہی۔

(۴۷۶۸) ☆ یہی باتیں اسلام کی ہیں اور جو مسلمان دنیا ساز' خوشامد باز' حق بات کا چھپانے والا' دنیاداروں کی ملامت سے ڈرنے والا ہو

وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ.

ماننے پر سختی اور راحت میں اور خوشی اور ناخوشی میں اور گو ہمارے حق کا خیال نہ رکھا جائے اور اس امر پر کہ ہم جھگڑا نہ کریں گے اس شخص کی سرداری میں جو اس کے لائق ہے اور ہم سچ بات کہیں گے جہاں ہوں گے' اللہ کی راہ میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

٤٧٦٩ - عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۷۶۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

٤٧٧٠ - عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ.

۴۷۷۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

٤٧٧١ - عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا أَصْلَحَكَ اللَّهُ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُ اللَّهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَكَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ قَالَ ((إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ)).

۴۷۷۱- جنادہ بن امیہ سے روایت ہے ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہ بیمار تھے ہم نے کہا بیان کرو ہم سے خدا تم کو اچھا کرے' ایسی کوئی حدیث ہے جس سے اللہ فائدہ دے اور جس کو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ انہوں نے کہا ہم کو بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ نے جو عہد لیے ان میں یہ بھی تھا کہ ہم بیعت کرتے ہیں بات سننے اور اطاعت کرنے پر خوشی اور ناخوشی میں اور سختی اور آسانی میں اور ہماری حق تلفیاں ہونے میں اور ہم جھگڑا نہ کریں گے اس شخص کی خلافت میں جو اس کے لائق ہو مگر جب کھلا کھلا کفر دیکھیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس حجت ہو۔

ہو وہ پورا مسلمان نہیں ہے بلکہ اس میں کفار کی خصلتیں موجود ہیں۔ اس کو چاہیے توبہ کرے اور راستبازی اور جرأت اور بہادری اور حق گوئی اور وفاداری اختیار کرے۔

(۴۷۷۱)☆نووی نے کہا کفر سے مراد معاصی ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اس وقت چپ نہ رہو بلکہ اس سے کہہ دو اور حق بات بیان کر دو پر مسلمان حاکم سے لڑنا اور بغاوت کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ فاسق ہو یا ظالم اور اس کی دلیل بہت سی حدیثیں ہیں۔ اور اجماع کیا ہے اہل سنت نے کہ امام فسق کی وجہ سے معزول نہیں ہوتا مگر ہمارے اصحاب کی بعض کتابوں میں ہے کہ وہ معزول ہو جاتا ہے اور معتزلہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہے اجماع کے۔ اور سبب معزول نہ ہونے کا یہ ہے کہ معزول کرنے میں فساد اور خونریزی کا ڈر ہے۔ قاضی عیاض نے کہا علمائے کرام نے اجماع کیا ہے کہ امامت کافر کی صحیح نہیں ہے اور جب امام کافر ہو جاوے تو وہ معزول ہو جاوے گا اسی طرح اگر نماز ترک کر دے یا بدعت شروع کرے۔ جمہور کا بھی یہی قول ہے پھر کافر ☆

بَابُ الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ

باب: امام مسلمانوں کی سپر ہے

٤٧٧٢ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَلَ كَانَ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرٌ وَإِنْ يَأْمُرْ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ)).

۴۷۷۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امام سپر ہے اس کے پیچھے مسلمان لڑتے ہیں (کافروں سے) اور اس کی وجہ سے لوگ بچتے ہیں تکلیف سے (ظالموں سے اور لٹیروں سے)۔ پھر اگر وہ حکم کرے اللہ سے ڈرنے کا اور انصاف کرے تو اس کو ثواب ہوگا اور جو اس کے خلاف حکم دے دے تو اس پر وبال ہوگا۔

بَابُ وُجُوبِ الْوَفَاءِ بِبَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ

باب: جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اسی کو قائم رکھنا چاہیے

٤٧٧٣ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ تَكْثُرُ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ وَأَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ)).

۴۷۷۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کی حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے۔ جب ایک پیغمبر مر تا تو دوسرا پیغمبر اس کی جگہ ہو جاتا' میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہیں ہے بلکہ خلیفہ ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا پھر آپ ہم کو کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جس سے پہلے بیعت کر لو اسی کی بیعت پوری کرو اور ان کا حق ادا کرو اللہ تعالیٰ ان سے سمجھ لے گا جو اس نے ان کو دیا ہے۔

ﷺ ہو جاوے یا شرع کے احکام بدل دے یا بدعت نکالے تو اس کی ولایت جاتی رہے گی اور اس کی اطاعت ساقط ہو جاوے گی اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کو معزول کریں اور اس کی جگہ ایک امام عادل کو مقرر کریں اور بدعت نکالنے کی صورت میں اس کا معزول کرنا واجب نہیں الا اس صورت میں کہ مسلمانوں کو قدرت ہو اس کے عزل کی' پر اس کے ملک سے ہجرت کرنا چاہیے اور اپنے دین کو بچانا چاہیے۔ اور فاسق کی بھی امامت ابتداءً صحیح نہیں لیکن اگر امامت کے بعد فاسق ہو جاوے تو بعضوں کے نزدیک اس کا معزول کرنا واجب ہے اگر بغیر فساد اور لڑائی کے معزول ہو سکے اور جمہور اہل سنت کا فقہاء اور محدثین اور متکلمین میں سے یہ قول ہے کہ وہ فسق یا ظلم یا حق تلفی کی وجہ سے معزول نہ ہوگا۔ قاضی عیاض نے کہا ابن مجاہد نے اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے لیکن رد کیا ہے بعضوں نے اس دعویٰ کو اس لیے کہ سیدنا حسینؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ اور اہل مدینہ بنو امیہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک جماعت عظیمہ تابعین اور صدر اول کی ابن اشعث کے ساتھ ہو گئی حجاج سے لڑنے کے لیے قاضی عیاض نے کہا شاید یہ اختلاف پہلے تھا پھر اس کے بعد اجماع ہو گیا۔ واللہ اعلم انتہی مختصراً۔

(۴۷۷۳) ☆ نوویؒ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہو جاوے پھر اس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت ہو تو اول کی بیعت صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت حرام ہے کیونکہ اس کو پورا کرنا حرام ہے خواہ دوسری بیعت پہلی بیعت معلوم ہوتے ہوئے کی ہو یا بے خبری میں کی ہو' خواہ ایک شہر میں ہو یا دو شہروں میں اور اتفاق ہے علماء کا اس پر کہ ایک زمانہ میں دو خلیفہ نہیں ﷺ

٤٧٧٤- عَنْ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۴۷۷۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٧٧٥- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذَلِكَ قَالَ ((تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ)).

۴۷۷۵- حضرت عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا میرے بعد حق تلفی ہوگی اور ایسی باتیں ہوں گی جن کو تم برا جانو گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ایسے وقت میں جو رہے اس کو آپ کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ادا کرو اس حق کو جو تم پر ہے (یعنی اطاعت اور فرمانبرداری) اور جو تمہارا حق ہے اس کو پروردگار سے مانگو (کہ خدا اس کو ہدایت کرے یا اس کو بدل کر عادل حاکم تم کو دے دے)۔

٤٧٧٦- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَأَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ

۴۷۷۶- عبدالرحمن بن عبد رب الکعبہ سے روایت ہے میں مسجد میں گیا وہاں عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے تھے اور لوگ ان کے پاس جمع تھے میں بھی گیا اور بیٹھا۔ انہوں نے کہا ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے ایک سفر میں تو ایک جگہ اترے کوئی اپنا ڈیرہ درست کرنے لگا کوئی تیر مارنے لگا کوئی اپنے جانوروں میں تھا کہ اتنے میں رسول اللہؐ کے پکارنے والے نے آواز دی نماز کے لیے اکٹھا ہو جاؤ۔ ہم سب آپ کے پاس جمع ہوئے۔ آپ نے فرمایا مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس پر ضروری نہ ہوا اپنی امت کو جو بہتر بات اس کو معلوم ہو بتانا اور جو بری بات ہو اس سے ڈرانا اور تمہاری یہ امت اس کے پہلے حصہ میں سلامتی ہے اور اخیر حصے میں بلا ہے اور وہ باتیں ہیں جو تم کو بری لگیں گی اور ایسے فتنے آویں گے کہ ایک فتنہ دوسرے کو ہلکا اور پتلا کردے گا (یعنی بعد کا فتنہ پہلے سے ایسا بڑھ کر ہوگا کہ پہلا فتنہ اس کے سامنے کچھ حقیقت نہ رکھے گا) اور ایک فتنہ آوے گا تو مومن کہے گا اس میں میری تباہی ہے پھر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا

لله ہو سکتے اگرچہ دار اسلام بہت وسیع ہو۔ مگر امام الحرمین نے کہا کہ جب دو ملک بہت فاصلے پر ہوں اور ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ سے بہت دور ہو تو احتمال ہے کہ تعدد جائز ہو۔ نووی نے کہا یہ قول مخالف ہے سلف اور خلف کے اور ظاہر احادیث کے۔

مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ هَذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ)) وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ لَهُ أَنْشُدُكَ اللَّهَ آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْوَى إِلَى أُذُنَيْهِ وَقَلْبِهِ بِيَدَيْهِ وَقَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي فَقُلْتُ لَهُ هَذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا وَاللَّهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ.

آوے گا مومن کہے گا اس میں میری تباہی ہے۔ پھر جو کوئی چاہے کہ جہنم سے بچے اور جنت میں جاوے اس کو چاہیے کہ مرے اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر یقین رکھ کر اور لوگوں سے وہ سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہو کہ لوگ اس سے کریں۔ اور جو شخص کسی امام سے بیعت کرے اور اس کو اپنا ہاتھ دے دیوے اور دل سے نیت کرے اس کی تابعداری کی تو اس کی طاعت کرے اگر طاقت ہو۔ اب اگر دوسرا امام اس سے لڑنے کو آوے تو (اس کو منع کرو اگر نہ مانے بغیر لڑائی کے تو) اس کی گردن مارو۔ یہ سن کر میں عبداللہ کے پاس گیا اور ان سے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم نے یہ رسول اللہؐ سے سنا ہے؟ انہوں نے اپنے کانوں اور دل کی طرف اشارہ کیا ہاتھ سے اور کہا میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا۔ میں نے کہا تمہارے چچا کے بیٹے معاویہؓ ہم کو حکم کرتے ہیں ایک دوسرے کا مال ناحق کھانے کے لیے اور اپنی جانوں کو تباہ کرنے کے لیے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو! مت کھاؤ اپنے مال ناحق مگر راضی سے سوداگری کر کے اور مت مارو اپنی جانوں کو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے۔ یہ سن کر عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ تھوڑی دیر تک چپ رہے پھر کہا معاویہؓ کی اطاعت کرو اس کام میں جو اللہ کے حکم کے موافق ہو اور جو کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہو اس میں معاویہؓ کا کہنا نہ مانو۔

٤٧٧٧- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۴۷۷۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٧٧٨- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ الصَّائِدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

۴۷۷۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ ظُلْمِ الْوُلَاةِ وَاسْتِئْثَارِهِمْ

باب: حاکموں کے ظلم اور بے جا ترجیح پر صبر کرنے کا بیان

٤٧٧٩- عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ

۴۷۷۹- اسید بن حضیر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے ایک

الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

انصاری نے علیحدہ ہو کر کہا مجھ کو حاکم کر دیجئے جیسے آپ نے فلاں شخص کو حکومت دی ہے؟ آپ نے فرمایا میرے بعد تمہاری حق تلفی ہو گی تو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے ملو حوض کوثر پر۔

٤٧٨٠– عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۴۷۸۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٧٨١– عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ خَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۷۸۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا فرق ہے کہ اس میں علیحدہ ہونے کا ذکر نہیں۔

بَابٌ فِي طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ وَإِنْ مَنَعُوا الْحُقُوقَ

باب: امراء کی اطاعت کرنے کا حکم اگرچہ وہ حق تلفی ہی کریں

٤٧٨٢– عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ ((اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)) وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ.

۴۷۸۲- علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ سلمٰی بن یزید جعفی نے رسول اللہؐ سے پوچھا یا نبی اللہ! اگر ہمارے امیر ایسے مقرر ہوں جو اپنا حق ہم سے طلب کریں اور ہمارا حق نہ دیں تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے جواب نہ دیا۔ پھر پوچھا' پھر جواب نہ دیا' پھر پوچھا تو اشعث بن قیس نے سلمہؓ کو گھسیٹا اور کہا سنو اور اطاعت کرو۔ ان پر ان کے اعمال کا بوجھ ہے اور تم پر تمہارے اعمال کا۔

٤٧٨٣– عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ فَجَذَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)).

۴۷۸۳- اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو۔ ان کے عمل ان کے ساتھ ہیں اور تمہارے عمل تمہارے ساتھ ہوں گے۔

بَابُ وُجُوبِ مُلَازَمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ وَفِي كُلِّ حَالٍ وَتَحْرِيمِ الْخُرُوجِ عَلَى الطَّاعَةِ وَمُفَارَقَةِ الْجَمَاعَةِ

باب: فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا

٤٧٨٤– عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ

۴۷۸۴- حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے لوگ رسول اللہؐ سے

النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ ((نَعَمْ)) فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ ((نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ)) قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ ((قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَيَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ)) فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ ((نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ ((نَعَمْ)) ((قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَرَى إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ ((تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ)) فَقُلْتُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ ((فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ عَلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ)).

بھلی باتوں کو پوچھا کرتے اور میں بری بات کو پوچھتا اس ڈر سے کہ کہیں برائی میں نہ پڑ جاؤں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم جاہلیت اور برائی میں تھے پھر اللہ نے ہم کو یہ بھلائی دی (یعنی اسلام) اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں لیکن اس میں دھبہ ہے۔ میں نے کہا وہ دھبہ کیسا؟ آپ نے فرمایا ایسے لوگ ہونگے جو میری سنت پر نہیں چلیں گے اور میرے طریقہ کے سوا اور راہ پر چلیں گے ان میں اچھی باتیں بھی ہونگی اور بری بھی۔ میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد برائی ہوگی؟ آپ نے فرمایا ہاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو جہنم کے دروازے کی طرف لوگوں کو بلاویں گے جو ان کی بات مانے گا اس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں نے کہا یا رسول اللہؐ! ان لوگوں کا حال ہم سے بیان فرمایئے؟ آپ نے فرمایا ان کا رنگ ہمارا سا ہی ہوگا اور ہماری ہی زبان بولیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اگر اس زمانہ کو میں پاؤں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہ اور ان کے امام کے ساتھ رہ۔ کہا اگر جماعت اور امام نہ ہوں؟ آپ نے فرمایا تو سب فرقوں کو چھوڑ دے اور اگرچہ ایک درخت کی جڑ دانت سے چباتا رہے مرتے دم تک۔

٤٧٨٥- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللَّهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيهِ فَهَلْ

۴۷۸۵- حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے بھلائی دی اب اس

(۴۷۸۴) ☆ یعنی جنگل میں چلا جاوے اور کچھ کھانے کو نہ ملے تو درخت کی جڑیں چبا کر رہے پھر ان بے دینوں سے نہ ملے اور الگ رہے۔ اس حدیث میں حضرتؐ نے بڑی پیش گوئی کی خوارج اور قرامطہ وغیرہ کی جو گمراہ فرقے حضرتؐ کے بعد پیدا ہوئے اور بھلائی ہے جس میں دھبہ ہے۔ بعضوں نے کہا عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ مراد ہے اور میں نے ایک باخدا محدث سے سنا کہ یہ زمانہ وہ تھا جو بنی امیہ کی خلافت کے بعد ہوا۔ اس میں اگرچہ بھلائی تھی پر بدعات پھیل گئی تھی۔ نری برائی کا زمانہ اب ہے جبکہ نیچریت اور بے دینی اور کھلم کھلا کفر پھیل رہا ہے اور جہنم کی طرف بلانے والے وہ لوگ ہیں جو سید احمد خاں ابوالنیچرہ کے پیرو اور ان کی راہ پر چلنے والے ہیں اس وقت میں جماعت اسلام کا ساتھ دینا ہر مسلمان کو ضروری ہے اور ان بے دین جلاہوں سے علیحدہ رہنا۔ واللہ اعلم۔

مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ هَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ فَهَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ كَيْفَ قَالَ ((يَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ)) قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ قَالَ ((تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْأَمِيرِ وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ)).

کے بعد بھی کچھ برائی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا پھر اس کے بعد بھلائی ہے آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا پھر اس کے بعد برائی؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیسے؟ آپ نے فرمایا میرے بعد وہ لوگ حاکم ہونگے جو میری راہ پر نہ چلیں گے، میری سنت پر عمل نہیں کریں گے اور ان میں ایسے لوگ ہونگے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیوں کے سے ہونگے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اس وقت میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اگر تو ایسے زمانہ میں ہو تو سن اور مان حاکم کی بات کو اگرچہ وہ تیری پیٹھ پھوڑے اور تیرا مال لے لے پر اس کی بات سنے جا اور اس کا حکم مانتا رہ۔

٤٧٨٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصَبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ)).

۴۷۸۶- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جاوے اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دے پھر وہ مرے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے لڑے (جس لڑائی کی درستی شریعت سے صاف صاف ثابت نہ ہو) غصہ ہو قوم کے لحاظ سے یا بلاتا ہو قوم کی طرف یا مدد کرتا ہو قوم کی اور خدا کی رضامندی مقصود نہ ہو پھر مارا جاوے تو اس کا مارا جانا جاہلیت کے زمانے کا سا ہوگا اور جو شخص (میری امت پر) دست درازی کرے اور اچھے اور بروں کو ان میں کے قتل کرے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے عہد ہوا ہو اس کا عہد پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے علاقہ نہیں رکھتا اور میں اس سے تعلق نہیں رکھتا (یعنی وہ مسلمان نہیں ہے)۔

٤٧٨٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ ((لَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا)).

۴۷۸۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٧٨٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيتَةً

۴۷۸۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکل جاوے اور جماعت چھوڑ دے پھر مرے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص ایذا

جاهلية ومن قتل تحت راية عمية يغضب للعصبة ويقاتل للعصبة فليس من أمتي ومن ((خرج من أمتي على أمتي يضرب برها وفاجرها لا يتحاش من مؤمنها ولا يفي بذي عهدها فليس مني)).

دھندہ جھنڈے کے تلے مارا جاوے جو غصہ ہوتا ہو قوم کے پاس سے اور لڑتا ہو قوم کے خیال سے وہ میری امت میں سے نہیں ہیں اور جو میری امت پر نکلے مارتا ہوا ان کے نیکوں اور بدوں کو مومن کو بھی نہ چھوڑے جس سے عہد ہو وہ بھی پورا نہ کرے تو وہ میری امت میں نہیں ہے۔

٤٧٨٩ – عن غيلان بن جرير بهذا الإسناد أما ابن المثنى فلم يذكر النبي صلى الله عليه وسلم في الحديث وأما ابن بشار فقال في روايته قال رسول الله ﷺ بنحو حديثهم.

۴۷۸۹ – ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٧٩٠ – عن ابن عباس رضي الله عنهما يرويه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رأى من أميره شيئا يكرهه فليصبر فإنه من فارق الجماعة شبرا فمات فميتة جاهلية.

۴۷۹۰ – ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے اس لیے کہ جو جماعت سے بالشت بھر جدا ہو جاوے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

٤٧٩١ – عن ابن عباس عن رسول الله ﷺ قال من كره من أميره شيئا فليصبر عليه فإنه ليس أحد من الناس خرج من السلطان شبرا فمات عليه إلا مات ميتة جاهلية.

۴۷۹۱ – ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو کوئی بادشاہ سے بالشت بھر جدا ہو پھر مرے اسی حال میں اس کی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی۔

٤٧٩٢ – عن جندب بن عبد الله البجلي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((من قتل تحت راية عمية يدعو عصبية أو ينصر عصبية فقتلة جاهلية)).

۴۷۹۲ – جندب بن عبداللہ بجلیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے مارا جاوے اور وہ بلاتا ہو تعصب اور قومی طرفداری کی طرف یا مدد کرتا ہو قومی تعصب کی تو اس کا قتل جاہلیت کا سا ہوگا۔

٤٧٩٣ – عن نافع رضي الله عنه قال جاء عبد الله بن عمر إلى عبد الله بن مطيع حين كان من أمر الحرة ما كان زمن يزيد بن

۴۷۹۳ – نافعؒ سے روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ عبداللہ بن مطیعؒ کے پاس آئے جب حرہ کا واقعہ ہوا یزید بن معاویہ کے زمانہ میں اس نے مدینہ منورہ پر لشکر بھیجا اور مدینہ والے حرہ میں جو ایک مقام ہے

(۴۷۹۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر امام کا مقرر کرنا واجب ہے اور بغیر امام کے رہنا خوب نہیں ہے ورنہ موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ پس اپنا خاتمہ بخیر کرنے کے لیے اور اس وعید سے بچنے کے لیے کسی کو بھی جو مستحق ہو یا امام مقرر کر لیں اور اس سے بیعت کر لیں۔

مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اطْرَحُوا لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وِسَادَةً فَقَالَ إِنِّي لَمْ آتِكَ لِأَجْلِسَ أَتَيْتُكَ لِأُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً)).

مدینہ سے ملا ہوا قتل ہوئے اور طرح طرح کے ظلم مدینہ والوں پر ہوئے۔ عبداللہ بن مطیع نے کہا ابو عبدالرحمٰنؓ (یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمرؓ کی) کے لیے توشک بچھاؤ۔ انہوں نے کہا میں اس لیے نہیں آیا کہ بیٹھوں بلکہ ایک حدیث تجھ کو سنانے کے لیے آیا ہوں جو میں نے رسول اللہؐ سے سنی ہے' آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا ہاتھ نکال لے اطاعت سے وہ قیامت کے دن خدا سے ملے گا اور کوئی دلیل اس کے پاس نہ ہوگی اور جو شخص مر جاوے اور کسی سے اس نے بیعت نہ کی ہو تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔

٤٧٩٤ – عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى ابْنَ مُطِيعٍ فَذَكَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۴۷۹۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٩٥ – عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

۴۷۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَاب حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ

باب : جو شخص مسلمانوں کے اتفاق میں خلل ڈالے

٤٧٩٦ – عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ)).

۴۷۹۶- عرفجہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب ہیں فتنے اور فساد پھر جو کوئی چاہے اس امت کے اتفاق کو بگاڑنا تو اس کو تلوار سے مارو چاہے جو کوئی بھی ہو۔

٤٧٩٧ – عَنْ عَرْفَجَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا ((فَاقْتُلُوهُ)).

۴۷۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٩٨ – عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ)).

۴۷۹۸- عرفجہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تمہارے پاس آوے اور تم سب ایک شخص کے اوپر جمے ہو' وہ چاہے تم میں پھوٹ ڈالنا اور جدائی کرنا تو اس کو مار ڈالو۔

(۴۷۹۶) ☆ اگر وہ باز نہ آوے اپنے کام سے سمجھانے سے تو اس کا خون ہدر ہوگا۔

بَابُ إِذَا بُوِيعَ لِخَلِيفَتَيْنِ

٤٧٩٩– عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا)).

باب : جب دو خلیفوں سے بیعت ہو

۴۷۹۹– حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو خلیفوں سے بیعت کی جاوے تو جس سے اخیر میں بیعت ہوئی ہو اس کو مار ڈالو (اس لیے کہ اس کی خلافت پہلے خلیفہ کے ہوتے ہوئے باطل ہے)۔

بَابُ وُجُوبِ الْإِنْكَارِ عَلَى الْأُمَرَاءِ فِيمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ وَتَرْكِ قِتَالِهِمْ مَا صَلَّوْا وَنَحْوِ ذَلِكَ

باب: اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اس کو برا جاننا چاہیے

٤٨٠٠– عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((سَتَكُونُ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا)).

۴۸۰۰– ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ تم پر امیر مقرر ہوں تم ان کے اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی' پھر جو کوئی برے کام کو پہچان لے وہ بری ہوا (اگر اس کو روکے ہاتھ یا زبان یا دل سے) اور جس نے برے کام کو برا جانا وہ بھی بچ گیا لیکن جو راضی ہوا برے کام سے اور پیروی کی اس کی (وہ تباہ ہوا)۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم ایسے امیروں سے لڑائی نہ کریں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھا کریں (اور جو نماز بھی چھوڑ دیں تو ان کو مارو اور امارت سے موقوف کر دو)۔

٤٨٠١– عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ ((لَا مَا صَلَّوْا)) أَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ.

۴۸۰۱– ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا تم پر ایسے امیر مقرر ہوں گے جن کے تم اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے بھی پھر جو کوئی برے کام کو برا جانے وہ گناہ سے بچا اور جس نے برا کہا وہ بھی بچا لیکن جو راضی ہوا اور اس کی پیروی کی (وہ تباہ ہوا)۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم ان سے لڑیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں (برا کہا یعنی دل میں برا کہا اور دل سے برا جانا گو زبان سے نہ کہہ سکے)۔

٤٨٠٢– عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ

۴۸۰۲– ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

((فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ)).

٤٨٠٣– عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ ((وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ لَمْ يَذْكُرْهُ)).

۴۸۰۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ خِيَارِ الْأَئِمَّةِ وَشِرَارِهِمْ

باب : اچھے اور برے حاکموں کا بیان

٤٨٠٤– عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ)) قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ ((لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ وُلَاتِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ فَاكْرَهُوا عَمَلَهُ وَلَا تَنْزِعُوا يَدًا مِنْ طَاعَةٍ)).

۴۸۰۴- عوف بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جن کو تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہیں' وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لیے دعا کرتے ہو اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں' تم ان پر لعنت کرتے ہوں وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایسے برے حاکموں کو تلوار سے نہ دفع کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں، جب تک وہ نماز کو تم میں قائم کرتے رہیں اور جب تم کوئی بات اپنے حاکموں سے دیکھو تو دل سے اس کو برا جانو لیکن ان کی اطاعت سے باہر نہ ہو (یعنی بغاوت نہ کرو)۔

٤٨٠٥– عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ)) قَالُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ ((لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ أَلَا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ)) قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ يَعْنِي لِرُزَيْقٍ

۴۸۰۵- عوف بن مالکؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جن کو تم چاہتے ہو وہ تم کو چاہتے ہیں' تم ان کے لیے دعا کرتے ہو وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو وہ تمہارے دشمن ہیں' تم ان پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ایسے برے حاکم کو ہم دور نہ کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک نماز پڑھتے رہیں۔ لیکن جب کوئی کسی حاکم کو گناہ کی بات کرتے دیکھے تو اس کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو۔ ابن جابر نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا میں نے رزیق بن حیان سے کہا جب انہوں نے یہ حدیث بیان کی وہ کہتے تھے میں نے عوفؓ سے سنی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنی۔ یہ سن کر رزیق اپنے گھٹنوں

حِينَ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ آللَّهِ يَا أَبَا الْمِقْدَامِ لَحَدَّثَكَ بِهَذَا أَوْ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ)) فَقَالَ ((إِي وَاللَّهِ)) الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کے بل جھکے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور کہا بے شک قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے میں نے اس حدیث کو مسلم بن قرظہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عوف بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

٤٨٠٦- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۴۸۰۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْإِمَامِ الْجَيْشَ عِنْدَ إِرَادَةِ الْقِتَالِ

باب : لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے

٤٨٠٧- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ.

۴۸۰۷- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے تو ہم نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے اور حضرت عمرؓ آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے شجرہ رضوان کے تلے تھے اور وہ سمرہ کا درخت تھا (سمرہ ایک جنگلی درخت ہے جو ریگستان میں ہوتا ہے) اور ہم نے بیعت کی آپ سے اس شرط پر کہ نہ بھاگیں گے اور یہ بیعت نہیں کی کہ مر جاویں گے۔

٤٨٠٨- عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ.

۴۸۰۸- جابرؓ سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ ﷺ سے مر جانے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر کی۔

٤٨٠٩- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يُسْأَلُ كَمْ كَانُوا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ كُنَّا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ فَبَايَعْنَاهُ غَيْرَ جَدِّ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ اخْتَبَأَ تَحْتَ بَطْنِ بَعِيرِهِ.

۴۸۰۹- ابوالزبیر نے جابرؓ سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ حدیبیہ کے دن کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا ہم چودہ سو آدمی تھے تو ہم نے آپ سے بیعت کی اور حضرت عمرؓ آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے سمرہ کے درخت کے تلے تھے۔ پھر ہم سب نے آپ سے بیعت کی مگر جد بن قیس انصاری نے بیعت نہیں کی وہ اپنے اونٹ کے پیٹ کے تلے چھپ رہا۔

٤٨١٠- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يُسْأَلُ هَلْ بَايَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ صَلّٰى بِهَا وَلَمْ يُبَايِعْ عِنْدَ شَجَرَةٍ إِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِي بِالْحُدَيْبِيَةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى بِئْرِ الْحُدَيْبِيَةِ.

۴۸۱۰- ابوالزبیر نے جابرؓ سے سنا ان سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ ﷺ نے بیعت لی ذوالحلیفہ میں؟ انہوں نے کہا نہیں لیکن آپ نے وہاں نماز پڑھی اور کسی درخت کے پاس بیعت نہ لی مگر حدیبیہ کے درخت کے پاس۔ ابن جریج نے کہا مجھ سے ابوالزبیر نے بیان کیا انہوں نے سنا جابرؓ سے کہ رسول اللہؐ نے دعا کی حدیبیہ کے کنویں پر (اس کا پانی بڑھ گیا اور یہ قصہ اوپر گزر چکا۔)

٤٨١١- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ ((أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ)) وَقَالَ جَابِرٌ لَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ لَأَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ.

۴۸۱۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو آدمی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج کے دن تم سب زمین والوں سے بہتر ہو اور جابرؓ نے کہا اگر میری بینائی ہوتی تو میں تم کو اس درخت کا مقام دکھلا دیتا۔

٤٨١٢- عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ.

۴۸۱۲- سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے میں نے جابر بن عبداللہؓ سے پوچھا اصحاب شجرہ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا اگر ہم لاکھ آدمی ہوتے تب بھی وہاں کا کنواں ہم کو کافی ہو جاتا (کیونکہ حضرتؐ کی دعا سے اس کا پانی بہت بڑھ گیا تھا) ہم پندرہ سو آدمی تھے۔

٤٨١٣- عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

۴۸۱۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨١٤- عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ.

۴۸۱۴- سالم بن ابی الجعد نے کہا میں نے جابرؓ سے پوچھا تم کتنے آدمی تھے اس دن؟ انہوں نے کہا چودہ سو آدمی تھے۔

٤٨١٥- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ.

۴۸۱۵- عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اصحاب شجرہ تیرہ سو آدمی تھے اور اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

٤٨١٦- عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۸۱۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٨١٧- عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النَّاسَ وَأَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِنْ أَغْصَانِهَا عَنْ رَأْسِهِ

۴۸۱۷- معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے اپنے آپ کو شجرہ کے دن دیکھا اور رسول اللہ ﷺ بیعت لے رہے تھے لوگوں سے اور میں ایک شاخ کو درخت کی آپ کے سر سے

(۴۸۱۱) ☆ کیونکہ وہ درخت باقی نہیں رہا تھا اس کو حضرت عمرؓ نے کٹوا ڈالا تھا جب سنا کہ لوگ اس کے پاس جمع رہتے ہیں۔

وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلَكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ.

اٹھائے ہوئے تھا ہم چودہ سو آدمی تھے اور ہم نے آپ سے مرنے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر۔

٤٨١٨ - عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۴۸۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨١٩ -عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبِي مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِّينَ فَخَفِيَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا فَإِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ.

۴۸۱۹- سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے کہا میرا باپ ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے شجرہ رضوان کے پاس انہوں نے کہا جب ہم دوسرے سال حج کو آئے تو اس درخت کی جگہ معلوم ہی نہیں ہوئی اگر تم کو معلوم ہو جاوے تو تم زیادہ جانتے ہو۔

٤٨٢٠ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَنَسُوهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ.

۴۸۲۰- سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے شجرہ رضوان کی جس سال بیعت ہوئی پھر دوسرے سال صحابہ کرام اس درخت کو بھول گئے۔

٤٨٢١ -عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا.

۴۸۲۱- سعید بن مسیب کے باپ نے کہا میں نے شجرہ رضوان دیکھا تھا لیکن پھر جو میں اس کے پاس آیا تو پہچان نہ سکا۔

٤٨٢٢ - عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ.

۴۸۲۲- یزید بن ابی عبید نے کہا میں نے سلمہ سے پوچھا تم نے کس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی؟ انہوں نے کہا مر جانے پر کی۔

٤٨٢٣ - عَنْ يَزِيدَ عَنْ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ.

۴۸۲۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨٢٤ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَتَاهُ آتٍ فَقَالَ هَا ذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ عَلَى مَاذَا قَالَ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أُبَايِعُ عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۸۲۴- عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا یہ حنظلہ کا بیٹا ہے جو لوگوں سے بیعت لے رہا ہے مرنے پر انہوں نے کہا میں ایسی بیعت کسی سے کرنے والا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔

(۴۸۲۱) ☆ نووی نے کہا اس درخت کے چھپ جانے میں یہ مصلحت تھی کہ جاہل لوگ جاکر اس کی پرستش نہ کرنے لگیں تو اس کا چھپ جانا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

(۴۸۲۴) ☆ نووی نے کہا موت پر بیعت کرنا یا نہ بھاگنے پر دونوں کا مطلب ایک ہی ہے اور پہلے شروع اسلام میں دس گنا زیادہ کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا منع تھا پھر اللہ تعالیٰ نے آسانی کر دی۔ اب دو گنا زیادہ کافروں سے بھاگنا منع ہے اس سے زیادہ اگر ہو تو جائز ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ رُجُوعِ الْمُهَاجِرِ إِلَى اسْتِيطَانِ وَطَنِهِ

باب: جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اس کو وہاں آکر وطن بنانا حرام ہے۔

٤٨٢٥- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ.

۴۸۲۵- سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج کے پاس گئے وہ بولا اے اکوع کے بیٹے تو مرتد ہو گیا پھر جنگل میں رہنے لگا۔ سلمہ نے کہا نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت دی جنگل میں رہنے کی۔

بَابُ الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنَى لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

باب: مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنی

٤٨٢٦- عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ ((إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا وَلَكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ)).

۴۸۲۶- مجاشع بن مسعود سلمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو آپ نے فرمایا ہجرت تو گزر گئی مہاجرین کے لیے لیکن بیعت کر اسلام پر یا جہاد پر یا نیکی پر۔

٤٨٢٧- عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ قَالَ جِئْتُ بِأَخِي أَبِي مَعْبَدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ ((قَدْ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِأَهْلِهَا)) قُلْتُ فَبِأَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ ((عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ)) قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ.

۴۸۲۷- مجاشع سے روایت ہے میں اپنے بھائی ابو سعید کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا مکہ فتح ہونے کے بعد اور میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اس سے بیعت لیجئے ہجرت پر آپؐ نے فرمایا ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی۔ میں نے کہا پھر کس چیز پر آپ بیعت لیں گے اس سے؟ آپ نے فرمایا اسلام پر اور جہاد پر اور نیکی پر۔ ابو عثمان نے کہا میں ابو سعید سے ملا ان سے مجاشع کا کہنا بیان کیا انہوں نے کہا مجاشع نے سچ کہا۔

٤٨٢٨- عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فَلَقِيتُ

۴۸۲۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۴۸۲۵) ☆ قاضی عیاض نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا اس کو وطن بنانے کے لیے حرام ہے اور اسی لیے حجاج نے اعتراض کیا سلمہؓ پر اور سلمہؓ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہؐ کی اجازت سے ایسا کرتا ہوں اور شاید وہ اپنے وطن کو نہ گئے ہوں بلکہ اور کہیں جنگل میں رہتے ہوں۔ دوسرے یہ کہ ہجرت سے جو غرض تھی وہ رسول اللہ کی مدد تھی وہ بھی مکہ کے فتح ہونے سے جاتی رہی اب اس کے بعد ہجرت فرض نہ رہی اسی واسطے آپ نے فرمایا مکہ کی فتح کے بعد ہجرت نہ رہی انتہٰی۔ مختصراً

أَخَاهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا مَعْبَدٍ.

٤٨٢٩ – عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ((لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا)).

۴۸۲۹- عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیک نیت ہے اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو تم نکلو جہاد کے لیے۔

٤٨٣٠ – عَنْ إِسْرَائِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۸۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨٣١ – عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا)).

۴۸۳۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیت ہے اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو۔

٤٨٣٢ – عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ ((وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَهَلْ تُؤْتِي صَدَقَتَهَا)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا)).

۴۸۳۲- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے ایک جنگلی نے رسول اللہؐ سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنی اپنا وطن چھوڑنا اور مدینہ میں میرے ساتھ رہنا اور یہ آپ نے اس لیے فرمایا کہ کہیں اس سے نہ ہو سکے پھر ہجرت توڑنا پڑے) تیرے پاس اونٹ ہیں وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو ان کی زکوٰۃ دیتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو سمندروں کے اس پار سے عمل کرتا رہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو ضائع نہیں کرے گا۔

٤٨٣٣ – عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ ((قَالَ إِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا)) وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ((فَهَلْ تَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا)) قَالَ نَعَمْ.

۴۸۳۳- وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو نہیں چھوڑے گا اور اتنا زیادہ ہے کہ تو ان کا دودھ دوہتا ہے جب وہ پانی پینے کو آتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔

بَابُ كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النِّسَاءِ

باب: عورتیں کیونکر بیعت کریں

٤٨٣٤ – عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ

۴۸۳۴- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

(۴۸۲۹) ☆ نووی نے کہا ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ہجرت دار الحرب سے دار السلام کی طرف ہمیشہ قائم ہے قیامت تک اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت نہ رہی کیونکہ دار السلام ہو گیا یا اس درجہ کی ہجرت جو فتح سے پہلے تھی اب نہ رہی نہ اب اتنا ثواب ہے۔

(۴۸۳۴) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہیے ان کا ہاتھ پکڑنا درست نہیں تو

النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُمْتَحَنَّ بِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ وَلَا وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُ**)) رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ أَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ قَطُّ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَفَّ امْرَأَةٍ قَطُّ وَكَانَ يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ ((**قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا**)).

مسلمان عورتیں جب ہجرت کرتیں تو آپ ان کا امتحان لیتے اس آیت کے موافق اے نبیؐ! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے کو آویں اس بات پر کہ شریک نہ کریں گی اللہ کا کسی کو، چوری نہ کریں گی، زنا نہ کریں گی اخیر تک پھر جو کوئی عورت ان باتوں کا اقرار کرتی وہ گویا بیعت کا اقرار کرتی (یعنی بیعت ہو جاتی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب وہ اقرار کر لیتیں اپنی زبان سے تو فرماتے جاؤ میں تم سے بیعت لے چکا۔ قسم اللہ کی آپ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا البتہ زبان سے آپ ان سے بیعت لیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے کوئی اقرار نہیں لیا مگر جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور آپ کی ہتھیلی کسی عورت کی ہتھیلی سے کبھی نہیں لگی بلکہ آپ صرف زبان سے فرما دیتے جب وہ اقرار کر لیتیں "میں تم سے بیعت کر چکا۔

٤٨٣٥- عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ امْرَأَةً قَطُّ إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَأَعْطَتْهُ قَالَ ((**اذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتُكِ**)).

۴۸۳۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ سے عورتوں کی بیعت کو بیان کیا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا البتہ آپ زبان سے اس سے بات کرتے پھر جب وہ زبان سے بول دیتیں تو آپ فرماتے جاؤ میں نے تم سے بیعت کر لی۔

بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ

باب : بیعت کرنا سننے اور ماننے پر جہاں تک ہو سکے

٤٨٣٦- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۴۸۳۶- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ہم آپ سے بیعت کرتے تھے بات سننے اور حکم ماننے پر۔ آپ فرماتے تھے یہ بھی کہو

تھے اور مردوں سے زبان سے اور ہاتھ پکڑ کر اور یہ بھی نکلا کہ اجنبی عورت سے ضرورت کے وقت بات درست ہے اور عورت کی آواز ستر نہیں ہے البتہ اس کا بدن بغیر ضرورت کے جیسے معالجہ یا فصد یا حجامہ یا دانت نکالنے یا سرمہ لگانے کے چھونا درست ہے اور یہ ضرورتیں بھی اسی وقت ہیں جب عورت یہ کام کرنے والی نہ ملے۔ انتہی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ.

جتنا مجھ سے ہو سکے گا (یہ آپ کی شفقت تھی اپنی امت پر کہ جو کام نہ ہو سکے اس کے نہ کرنے میں گنہگار نہ ہوں)۔

بَابُ بَيَانِ سِنِّ الْبُلُوغِ

باب: آدمی کب جوان ہوتا ہے

٤٨٣٧- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ عَرَضَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي وَعَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ فَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا لِمَنْ كَانَ ابْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَاجْعَلُوهُ فِي الْعِيَالِ.

۴۸۳۷- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں پیش ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احد کے دن لڑائی میں اور میں چودہ برس کا تھا' آپ نے مجھے منظور نہ کیا (یعنی لڑنے میں داخل نہ کیا)۔ پھر میں پیش ہوا خندق کے دن جب میں پندرہ برس کا تھا تو آپ نے منظور کر لیا۔ نافعؒ نے کہا میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز سے بیان کی ان کے پاس آکر وہ ان دنوں خلیفہ تھے انہوں نے کہا یہی حد ہے نابالغ اور بالغ کی اور اپنے عاملوں کو لکھا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہوا اس کا حصہ لگا دیں اور جو پندرہ سے کم ہو اس کو بال بچوں میں شریک کریں۔

٤٨٣٨- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاسْتَصْغَرَنِي.

۴۸۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں چودہ برس کا تھا آپ نے مجھے چھوٹا سمجھا۔

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ إِلَى أَرْضِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيفَ وُقُوعُهُ بِأَيْدِيهِمْ

باب: قرآن شریف کافروں کے ملک میں لے جانا منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ ان کے ہاتھ لگ جائے گا

٤٨٣٩- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ.

۴۸۳۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو دشمن کے ملک میں لے جانے سے سفر میں۔

٤٨٤٠- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ.

۴۸۴۰- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے قرآن کو سفر میں دشمن کے ملک میں لے جانے سے اس ڈر سے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ لگ جاوے۔

٤٨٤١ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ)) قَالَ أَيُّوبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوكُمْ بِهِ.

۴۸۴۱- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت لے جاؤ سفر میں قرآن شریف کو کیونکہ مجھے ڈر ہے دشمن کے ہاتھ میں پڑ جانے کا۔ ایوب نے کہا دشمن کے ہاتھ میں پڑ گیا اور وہ لوگ جھگڑا کرتے تم سے۔

٤٨٤٢ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَالثَّقَفِيِّ ((فَإِنِّي أَخَافُ)) وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ((مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ)).

۴۸۴۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيرِهَا

باب: گھوڑ دوڑ کا بیان اور گھوڑوں کا تیار کرنا شرط کے لیے

٤٨٤٣ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بِالْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا.

۴۸۴۳- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے دوڑ کی ان گھوڑوں کی جو تیار کیے گئے تھے حفیا سے ثنیۃ الوداع تک (ان دونوں مقاموں میں پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور بعضوں نے کہا چھ یا سات میل کا) اور جو تیار نہیں کیے گئے تھے ان کی دوڑ ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک مقرر کی اور ابن عمرؓ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے دوڑ کی۔

٤٨٤٤ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَّفَ بِي الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ.

۴۸۴۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عبداللہ نے کہا میں آگے آیا تو گھوڑا مجھے لے کر مسجد پر چڑھ گیا۔

(۴۸۴۱) ☆ نووی نے کہا ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتھ بے ادبی نہ کریں اور اگر یہ ڈر نہ ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اس وقت منع نہیں ہے اور مالک کے نزدیک ہر حال میں منع ہے اور مالک نے مکروہ رکھا ہے وہ روپیہ یا اشرفیاں کافروں کو دینا جن پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہو۔

(۴۸۴۳) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے گھوڑ دوڑ کا جواز نکلا اور یہ بھی نکلا کہ ان کو تیار کرنا یعنی تضمیر کرنا دوڑ کے لیے درست ہے اور تضمیر یہ ہے کہ گھوڑے کا دانہ چارہ کم کر دیں پھر اس کو گرم جھول پہنا کر ایک بند کوٹھڑی میں باندھ دیں تاکہ پسینا آئے اور گوشت کم ہو اور دوڑنے میں تیز ہو جاوے۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ گھوڑ دوڑ جائز ہے یا مستحب ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک وہ مستحب ہے اور بغیر عوض تو بالاجماع درست ہے اور بالعوض جب درست ہے کہ شخص ثالث عوض دے دے یا شخص ثالث درمیان میں ہو جاوے اور وہ کچھ نہ دے دے اور حدیث میں عوض کا ذکر نہیں ہے۔ انتہی

بَابُ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

باب : گھوڑوں کی فضیلت

٤٨٤٥- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۴۸۴۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے اور خوبی قیامت تک۔

٤٨٤٦- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

۴۸۴۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨٤٧- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهِ وَهُوَ يَقُولُ ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ)).

۴۸۴۷- جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ کو دیکھا آپ ایک گھوڑے کی پیشانی کے بال انگلی سے مل رہے تھے اور فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں سے برکت بندھی ہوئی ہے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت۔

٤٨٤٨- عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۴۸۴۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨٤٩- عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)).

۴۸۴۹- عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت۔

٤٨٥٠- عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْخَيْرُ مَعْقُوصٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ)) قَالَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمَ ذَاكَ قَالَ ((الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

۴۸۵۰- عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے۔ لوگوں نے عرض کیا کیونکر یا رسول اللہؐ! آپ نے فرمایا ثواب ہے اور غنیمت قیامت تک (کیونکہ جہاد قائم رہے گا قیامت تک)۔

٤٨٥١- عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ.

۴۸۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨٥٢- عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ ((الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)) وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيَّ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ.

۴۸۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨٥٣- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ ((الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)).

۴۸۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں ثواب اور غنیمت کا ذکر نہیں ہے۔

٤٨٥٤– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ)).

۴۸۵۴- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

٤٨٥٥–عَنْ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۴۸۵۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑے کی کون سی قسمیں بری ہیں

٤٨٥٦–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ.

۴۸۵۶- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ برا جانتے تھے اشکل گھوڑے کو (اس کی تفسیر آگے آتی ہے)۔

٤٨٥٧– عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشِّكَالُ أَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى.

۴۸۵۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ اشکل وہ گھوڑا ہے جس کا داہنا پاؤں اور بایاں ہاتھ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو۔

٤٨٥٨–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَفِي رِوَايَةِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّخَعِيَّ

۴۸۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْخُرُوجِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

باب: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا

٤٨٥٩– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَإِيمَانًا بِي وَتَصْدِيقًا بِرُسُلِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ

۴۸۵۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ضامن ہے اس کا جو نکلے اس کی راہ میں اور نہ نکلے مگر جہاد کے لیے اور ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور سچا جانتا ہو اس کے پیغمبروں کو۔ اللہ نے فرمایا ایسا شخص میری حفاظت میں ہے یا تو میں اس کو جنت میں لے جاؤں گا یا اس کو پھیر دوں گا اس کے گھر کی طرف ثواب یا غنیمت دے کر۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ

(۴۸۵۵) ☆ نوویؒ نے کہا ان حدیثوں سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت جہاد کے لیے نکلتی ہے اور وہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ نحوست گھوڑے میں ہوتی ہے مراد اس سے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے لیے نہ ہو یا بعضا گھوڑا مبارک ہوتا ہے بعضا منحوس۔

(۴۸۵۷) ☆ اور اکثر کے نزدیک اشکل وہ ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک ہم رنگ یا تین ہم رنگ اور ایک سفید۔ ابن درید نے کہا اشکل وہ ہے کہ ایک طرف کے ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں یا ایک طرف کا ہاتھ دوسرے طرف کا پاؤں۔ واللہ اعلم۔

(۴۸۵۹) ☆ یعنی بار بار خدا کی راہ میں شہید ہوں پھر زندہ ہوں پھر شہید ہوں۔ اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ جہاد ایسی عبادت ہے کہ اس کے برابر کوئی دوسری عبادت نہیں ہے اور حضرت کو اس کا نہایت شوق تھا اور آپ یہ چاہتے تھے کہ قتل

أَوْ غَنِيمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِينَ كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيحُهُ مِسْكٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ)).

٤٨٦٠ - عَنْ عُمَارَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

٤٨٦١ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ)).

٤٨٦٢ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ)).

٤٨٦٣ - عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں محمد ﷺ کی جان ہے کوئی زخم ایسا نہیں ہے جو خدائے تعالیٰ کی راہ میں لگے مگر وہ قیامت کے دن اسی شکل پر آوے گا جیسا دنیا میں ہوا تھا اس کا رنگ خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے کبھی بھی لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں (سواریوں وغیرہ کی) اور مسلمانوں پر دشوار ہوگا میرے ساتھ نہ چلنا۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ جہاد کروں اللہ کی راہ میں پھر مارا جاؤں پھر جہاد کروں پھر مارا جاؤں پھر جہاد کروں پھر مارا جاؤں۔

۴۸۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۶۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ ضامن ہے اس کا جو کوئی جہاد کرے اس کی راہ میں اور نہ نکلے اپنے گھر سے مگر خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے واسطے اس کے کلام کا یقین کرے اس بات کا کہ لے جاوے گا اس کو جنت میں یا پھیر دے گا اسے اس کے گھر کو جہاں سے نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھ۔

۴۸۶۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی ایسا نہیں جو زخمی ہو خدا کی راہ میں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو زخمی ہو اس کی راہ میں مگر قیامت کے دن وہ آئے گا اس کا خون بہتا ہوگا رنگ تو خون کا ہوگا پر خوشبو مشک کی ہوگی۔

۴۸۶۳- ہمام بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے یہ وہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر پھر بیان کیا کئی حدیثوں کو اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

ف: ایک ٹکڑے کے ساتھ خود بھی جہاد کو نکلیں پر خرچ کی وجہ سے آپ مجبور تھے اور جو آپ نکلتے تو اور بھی سب مسلمان نکلتے اور اتنے آدمیوں کا سامان بروقت مشکل تھا۔

((كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ تَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتْبَعُونِي وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَقْعُدُوا بَعْدِي)).

جو زخم مسلمان کو لگے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ قیامت کے دن اسی شکل پر آوے گا جیسے نیا لگا تھا' خون بہتا ہوا۔ رنگ تو خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی اور فرمایا آپ نے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانوں پر تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا جو جہاد کرتا ہے اللہ عزوجل کی راہ میں لیکن اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں سب کو سواریاں دوں اور نہ ان کو اتنی طاقت ہے کہ وہ سب میرے ساتھ رہیں اور نہ ان کے دلوں کو بھلا لگے گو میرے ساتھ نہ چلنا۔

٤٨٦٤ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا)) بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۴۸۶۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانوں کو تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

٤٨٦٥ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا أَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ)) نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

۴۸۶۵- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دشواری نہ ہوتی میری امت پر تو میں چاہتا کہ کسی لشکر کو نہ چھوڑوں جیسے اوپر گزرا۔

٤٨٦٦ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ مَا تَخَلَّفْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

۴۸۶۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

باب: اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت

٤٨٦٧ – عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ لَهَا

۴۸۶۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مر جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی بھلائی

(۴۸۶۷) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے شہادت کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور شہید اس لیے کہتے ہیں شہید کو کہ وہ شاہد ہے یعنی حاضر ہے جنت میں اور مسلمان قیامت کے دن جنت میں جاویں گے۔ اور ابن انباری نے کہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے گواہ ہیں جنت میں اس واسطے ...

عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا أَنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا وَلَا أَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ))۔

ہوتی ہے وہ راضی نہیں ہوتا کہ پھر دنیا میں آوے اگرچہ ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب اس کو ملے۔ شہید وہ آرزو کرتا ہے کہ پھر دنیا میں آوے اور مارا جاوے کیونکہ وہ دیکھتا ہے شہادت کی فضیلت کو۔

٤٨٦٨ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ غَيْرُ الشَّهِيدِ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ))۔

۴۸۶۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جنت میں جاوے گا اس کو پھر دنیا میں آنے کی آرزو نہ رہے گی اگرچہ اس کو ساری زمین کی چیزیں دی جاویں پر شہید آرزو کرے گا پھر آنے کی اور دس بار قتل ہونے کی کیونکہ وہ دیکھے گا شہادت کے درجہ کو۔

٤٨٦٩ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ((لَا تَسْتَطِيعُونَهُ)) قَالَ فَأَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ ((لَا تَسْتَطِيعُونَهُ)) وَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ ((الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى))۔

۴۸۶۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر کونسی عبادت ہے؟ آپ نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ پھر انہوں نے پوچھا دو یا تین بار اور آپ ہر بار یہی فرماتے تھے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ آخر تیسری بار میں آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزے دار ہو کر نماز میں کھڑا رہے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مطیع ہو نہ روزے سے تھکے نہ نماز سے یہاں تک کہ لوٹے مجاہد جہاد سے۔

٤٨٧٠ - عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۴۸۷۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨٧١ - عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ مَا أُبَالِي أَنْ لَا

۴۸۷۱- نعمان بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس بیٹھا تھا ایک شخص بولا مجھے

ؔ بعضوں نے کہا اس لیے کہ وہ جان نکلتے ہی مشاہدہ کر لیتا ہے اپنے اجر اور درجے کا۔ بعضوں نے کہا اس لیے کہ فرشتے رحمت کے اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں یا اس لیے کہ اس کا حال گواہ ہے اس کے حسن خاتمہ کا یا اس لیے کہ اس کا زخم اس کا گواہ ہے یا اس لیے کہ وہ گواہ ہوگا اور امتوں پر قیامت کے دن۔ انتہی ملخصاً

(۴۸۶۹) ☆ اور ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کر سکتا تو جہاد کے برابر دوسری عبادت بھی نہیں ہو سکتی۔

(۴۸۷۱) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے یہاں تک کہ جب نمازی جمع ہوں اس وقت ذکر اللہ یا تعلیم دین بھی بلند آواز سے نہ کرے کیونکہ نمازیوں کو نماز مشکل ہو جاتی ہے۔

أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أُسْقِيَ الْحَاجَّ وَقَالَ آخَرُ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَقَالَ آخَرُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلَكِنْ إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ الْآيَةَ إِلَى آخِرِهَا.

پرواہ نہیں مسلمان ہوئے پر کسی عمل کی جب میں پانی پلاؤں گا حاجیوں کو۔ دوسرا بولا مجھے کیا پرواہ ہے کسی عمل کی اسلام کے بعد میں تو مسجد حرام کی مرمت کرتا ہوں۔ تیسرا بولا ان چیزوں سے تو جہاد افضل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے سامنے جمعہ کے دن مت پکارو لیکن میں جمعہ کی نماز کے بعد آپ سے پوچھوں گا اس بات کو جس میں تم نے اختلاف کیا۔ تب اللہ نے یہ آیت اتاری اجعلتم سقایة الحاج یعنی کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا ایمان اور جہاد کے برابر کر دیا۔ ہرگز نہیں اللہ کے سامنے برابر نہیں۔

٤٨٧٢ – عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي تَوْبَةَ.

۴۸۷۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت

٤٨٧٣ – عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)).

۴۸۷۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

٤٨٧٤ – عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((وَالْغَدْوَةُ يَغْدُوهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)).

۴۹۷۴- سہل رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کو جو بندہ چلتا ہے اللہ کی راہ میں وہ ساری دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔

٤٨٧٥ – عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)).

۴۸۷۵- ترجمہ یہ ہے کہ صبح یا شام کو چلنا اللہ کی راہ میں دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

٤٨٧٦ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِنْ أُمَّتِي)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ((وَلَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)).

۴۸۷۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨٧٧– عَنْ أَبِي أَيُّوبَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ))

۴۸۷۷- ابوایوب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبح یا شام کو چلنا خدا کی راہ میں بہتر ہے ان سب چیزوں سے جن پر آفتاب نکلا اور ڈوبا۔

٤٨٧٨–عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً.

۴۸۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ بَيَانِ مَا أَعَدَّهُ اللَّهُ تَعَالَى لِلْمُجَاهِدِ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتِ

باب : جہاد کرنے والے کے درجوں کا بیان

٤٨٧٩– عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ ((وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)) قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

۴۸۷۹-ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوسعیدؓ! جو راضی ہو اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمدؐ کے نبی ہونے سے اس کے لیے جنت واجب ہے۔ یہ سن کر ابوسعیدؓ نے تعجب کیا اور کہا پھر فرمایئے یارسول اللہ! آپ نے پھر فرمایا اور فرمایا کہ ایک اور عمل ہے جس کی وجہ سے بندے کو سو درجے ملیں گے جنت میں اور ہر ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین میں ہے۔ حضرت ابوسعیدؓ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں' جہاد کرنا اللہ کی راہ میں' جہاد کرنا اللہ کی راہ میں۔

بَابُ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُفِّرَتْ خَطَايَاهُ إِلَّا الدَّيْنَ

باب : شہید کا ہر گناہ شہادت کے وقت معاف ہو جاتا ہے سوائے قرض کے

٤٨٨٠– عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ ((أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تُكَفَّرُ

۴۸۸۰-ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے صحابہ میں اور بیان کیا ان سے کہ تمام عملوں میں افضل جہاد ہے اللہ کی راہ میں اور ایمان لانا اللہ پر۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یارسول اللہ! اگر میں مارا جاؤں اللہ کی راہ میں تو میرے گناہ معاف ہو جاویں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں اگر تو مارا

(۴۸۸۰) نووی نے کہا یہ جب خالص ہو یعنی خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے لڑے نہ ملک اور مال اور دولت کے لیے نہ قوم کی ناموری یا عزت کے واسطے اور قرض معاف نہ ہوگا اسی طرح تمام حقوق العباد معاف نہ ہوں گے اور پہلے آپ نے قرض کو مستثنیٰ نہیں کیا پھر جب حضرت جبرائیلؑ نے آپ کو اسی وقت جتایا آپ نے بیان کر دیا۔ انتہیٰ

عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَيْفَ قُلْتَ)) قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ لِي ذَلِكَ)).

جاوے اللہ کی راہ میں صبر کے ساتھ اور تیری نیت خالص ہو خدا کے لیے اور تو سامنے رہے پیٹھ نہ موڑے۔ پھر آپ نے فرمایا تو نے کیا کہا؟ وہ بولا اگر میں مارا جاؤں اللہ کی راہ میں تو میرے گناہ معاف ہو جاویں گے؟ پھر آپ نے فرمایا ہاں اگر تو مارا جاوے صبر کر کے خالص نیت سے اور منہ تیرا سامنے ہو پیٹھ نہ موڑے مگر قرض معاف نہ ہوگا۔ کیونکہ جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا مجھ سے اس بات کو۔

٤٨٨١- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ.

۴۸۸۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨٨٢- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي بِمَعْنَى حَدِيثِ الْمَقْبُرِيِّ.

۴۸۸۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص آیا اور آپ منبر پر تھے۔

٤٨٨٣- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ)).

۴۸۸۳- عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ شہید کا ہر گناہ بخش دے گا لیکن قرض نہیں بخشے گا۔

٤٨٨٤- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ)).

۴۸۸۴- عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ کی راہ میں مارا جانا میٹ دیتا ہے سب گناہوں کو مگر قرض کو نہیں۔

بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَّهُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ

باب: شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور یہ کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں

٤٨٨٥- عَنْ مَسْرُوقٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

۴۸۸۵- مسروق سے روایت ہے ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی

(۴۸۸۵) ☆ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت موجود ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور وہیں سے آدم اتارے گئے تھے اور وہیں مومن عیش کریں گے۔ معتزلہ اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے بعد پیدا ہو جاوے گی اور آدم کی جنت

سَأَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ قَالَ أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ((أَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا قَالُوا أَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يَسْأَلُوا قَالُوا يَا رَبِّ نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا))۔

اللہ عنہ سے پوچھا اس آیت کو (ولاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون) یعنی مت سمجھ ان لوگوں کو جو قتل کیے گئے اللہ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں' اپنے پروردگار کے پاس روزی دیے جاتے ہیں۔ عبداللہ نے کہا ہم نے اس آیت کو پوچھا رسول اللہؐ سے آپ نے فرمایا شہیدوں کی روحیں سبز چڑیوں کے قالب میں قندیلوں کے اندر ہیں جو عرش مبارک سے لٹک رہی ہیں اور جہاں چاہتی ہیں جنت میں چرتی پھرتی ہیں' پھر اپنی قندیلوں میں آ رہتی ہیں۔ ایک بار ان کے پروردگار نے ان کو دیکھا اور فرمایا تم کچھ چاہتی ہو' انہوں نے کہا اب ہم کیا چاہیں گی ہم تو جنت میں چگتی پھرتی ہیں جہاں چاہتی ہیں۔ پروردگار جل وعلا نے پھر پوچھا' پھر پوچھا' جب انہوں نے دیکھا کہ بغیر پوچھے ہماری رہائی نہیں (یعنی پروردگار جل جلالہ برابر پوچھے جاتا ہے) تو انہوں نے کہا اے ہمارے پروردگار! ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہماری روحوں کو پھیر دے ہمارے بدنوں میں (یعنی دنیا کے بدنوں میں) تاکہ ہم مارے جاویں دوبارہ تیری راہ میں؟ جب پروردگار جل جلالہ نے دیکھا کہ اب ان کو کوئی خواہش نہیں تو چھوڑ دیا ان کو۔

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالرِّبَاطِ

باب : جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت

٤٨٨٦- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ ((رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ)) قَالَ ثُمَّ

۴۸۸۶- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور پوچھا کون شخص افضل ہے؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جو جہاد کرے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور

لله جنت اور تھی اور یہ بھی نکلا کہ روح کو فنا نہیں۔ اور روح کی حقیقت میں بہت اختلاف ہے' اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ بندوں کو اس کی حقیقت معلوم نہیں ہے اور فلاسفہ کہتے ہیں کہ روح کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے اور اطباء کہتے ہیں کہ روح ایک بخار لطیف ہے بدن میں اور بعض مشائخ نے کہا کہ روح حیاۃ کا نام ہے یا اجسام لطیفہ کا یا جسم لطیف کا جو صورت بیان رکھتا ہے اس جسم کے اندر یا نفس داخل اور خارج کا یا خون کا اور اصح یہ ہے کہ روح اجسام لطیف ہیں جو بدن میں سمائے ہوئے ہیں جب وہ جدا ہو جاتے ہیں تو آدمی مر جاتا ہے۔ انتہیٰ مختصراً

(۴۸۸۶) ☆ نووی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ عزلت (تنہائی اور گوشہ نشینی) افضل ہے صحبت اور اختلاط سے اور شافعی اور اکثر علماء لله

مَنْ قَالَ ((مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ اللَّهَ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ)).

جان سے اس نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ کو پوجے اور لوگوں کو بچاوے اپنے شر سے۔

٤٨٨٧- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ ((رَجُلٌ أَيُّ)) النَّاسِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ((ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ)).

۴۸۸۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨٨٨- عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ ((وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ))وَلَمْ يَقُلْ ((ثُمَّ رَجُلٌ)).

۴۸۸۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨٨٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ)).

۴۸۸۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب لوگوں کی زندگی سے اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو جہاد میں اپنے گھوڑوں کی باگ تھامے ہوئے دوڑتا پھرتا ہے اس کی پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑتا ہے اپنے قتل ہونے کو اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا پھرتا ہے یا اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو بکریاں لے کر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں میں سے یا پہاڑ کی کسی نالی میں انہیں نالیوں میں سے رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک' آدمیوں میں سے کوئی شخص خیر میں نہیں سوا اس کے۔

٤٨٩٠- عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ وَقَالَ فِي شِعْبَةٍ مِنْ هَذِهِ الشِّعَابِ خِلَافَ رِوَايَةِ يَحْيَى.

۴۸۹۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

تو کلام سب یہ ہے کہ اختلاط افضل ہے بشرطیکہ فتنوں سے حفاظت ہو سکے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں عزلت افضل ہے اور حدیث اسی پر محمول ہے۔

(۴۸۸۹) ☆ حضرت نے اس حدیث میں دو شخصوں کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جاں نثار کو دوسرے عابد درکنار کو اور حقیقت میں جب فساد کا زمانہ ہو جیسے یہ زمانہ تو گوشہ گیری سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے الا وہ جس کے لوگوں میں رہنے سے دین کا فائدہ ہو اور اس کیلئے نقصان کا ڈر نہ ہو۔

٤٨٩١—عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَقَالَ ((فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ)).

۴۸۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ بَيَانِ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ

باب: قاتل اور مقتول دونوں کب جنت میں جائیں گے

٤٨٩٢— عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ. فَقَالُوا: كَيْفَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ (عَزَّوَجَلَّ) فَيُسْتَشْهَدُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْلِمُ، فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (عَزَّوَجَلَّ) فَيُسْتَشْهَدُ)).

۴۸۹۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل ہنستا ہے دو شخصوں کو دیکھ کر ایک نے دوسرے کو قتل کیا پھر دونوں جنت میں گئے لوگوں نے عرض کیا یہ کیسے ہوگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا ایک شخص لڑا خدا تعالیٰ کی راہ میں پھر شہید ہوا اب جس نے اس کو شہید کیا تھا وہ مسلمان ہوا اور لڑا اللہ کی راہ میں اور شہید ہوا۔

٤٨٩٣— عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۸۹۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

٤٨٩٤— عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَضْحَكُ اللَّهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يُقْتَلُ هَذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْآخَرِ فَيَهْدِيهِ إِلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُسْتَشْهَدُ))

۴۸۹۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ یہ قتل کیا جاوے اور جنت میں جاوے پھر اللہ دوسرے پر رحم کرے اس کو ہدایت کرے اسلام کی وہ جہاد کرے اللہ کی راہ میں اور شہید ہو۔

٤٨٩٥— عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۴۸۹۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

(۴۸۹۲) ☆ تو قاتل اور مقتول دونوں جنتی ہوئے۔ نووی نے کہا اللہ تعالیٰ کے ہنسنے سے استعارہ مقصود ہے کیونکہ وہ ہنسی جو ہمارے لیے متعارف ہے اللہ تعالیٰ کے لیے جائز نہیں ہو سکتی اس لیے وہ خاصہ ہے جسم کا اور متغیرات کا اور اللہ جل جلالہ ان سے پاک ہے تو مراد ہنسنے سے رضا ہے یا ثواب اور تعریف ان کے فعل کی یا فرشتوں کا ہنسنا ہے۔ انتہی

مترجم کہتا ہے کہ اور صفات کی طرح ضحک یعنی ہنسنا یہ بھی اللہ کی ایک صفت ہے جیسے سمع اور بصر اور نزول اور استوا اور تجلی وغیرہ اور اس کی سب صفات اپنے معانی ظاہری پر محمول ہیں اور تاویل کی کوئی ضرورت نہیں البتہ یہ نہیں کہنا چاہیے کہ اس کی کوئی صفت مشابہ ہے مخلوق کی صفات کے اور یہی طریقہ ہے سلف امت کا رحمہم اللہ تعالیٰ۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا)).

اللہ ﷺ نے فرمایا کافر اور اس کا مارنے والا (مسلمان) دونوں جہنم میں ایک جگہ نہ رہیں گے اور کافر کو یہ موقع نہ ملے گا کہ مسلمان پر ہنسے (اور اس کو الزام دے کہ تجھ کو ایمان سے کیا فائدہ ہوا)۔

بَابُ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ

باب: جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے

٤٨٩٦– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ قِيلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ)).

۴۸۹۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں جہنم میں اس طرح اکٹھا نہ ہوں گے جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچادے۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کون لوگ ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا جو مسلمان کافر کو قتل کرے پھر نیکی پر قائم رہے۔

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَتَضْعِيفِهَا

باب: اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کا ثواب

٤٨٩٧– عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَكَ ((بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ)).

۴۸۹۷- ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے ایک شخص ایک اونٹنی لایا نکیل سمیت اور کہنے لگا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کے بدلے تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ملیں گی نکیل پڑی ہوئی۔

٤٨٩٨– عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۴۸۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ فَضْلِ إِعَانَةِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَرْكُوبٍ وَغَيْرِهِ وَخِلَافَتِهِ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ

باب: غازی کی مدد کرنے کی فضیلت

٤٨٩٩–عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي فَقَالَ ((مَا عِنْدِي)) فَقَالَ

۴۸۹۹- حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا جانور جاتا رہا اب مجھے سواری دیجئے؟ آپ نے فرمایا میرے پاس

(۴۸۹۶) ☆ نووی نے کہا اس میں یہ اشکال ہے کہ ایسا مسلمان تو جہنم میں جائے گا نہیں پھر ایک جگہ ہونے سے کیا غرض ہے خواہ وہ کافر کو قتل کرے یا نہ کرے اور اس کا جواب یہ دیا ہے کہ شاید راویوں نے اس حدیث میں غلطی ہو گئی ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ مومن جس کو کافر قتل کرے بعد اس کے وہ کافر ایمان لائے تو اس کا مضمون وہی ہو گا جو حدیث یضحك الله کا ہے یا سدد سے یہ غرض ہے ایمان پر قائم رہے لیکن اور گناہوں سے نہ بچے تو ایسا مومن جہنم میں جا سکتا ہے پر وہ کافر کے ساتھ نہ رہے گا۔ انتہی مع زیادہ

رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَدُلُّهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ**)).

سواری نہیں ہے۔ ایک شخص بولا یارسول اللہ! میں اسے بتلا دوں اس شخص کا جو سواری دیوے؟ آپ نے فرمایا جو کوئی نیکی کی راہ بتاوے اس کو اتنا ہی ثواب ہے جتنا نیکی کرنے والے کو۔

٤٩٠٠ - عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۴۹۰۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٩٠١ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِي مَا أَتَجَهَّزُ قَالَ ((**ائْتِ فُلَانًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ**)) فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ قَالَ يَا فُلَانَةُ ((**أَعْطِيهِ**)) الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللَّهِ لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيهِ.

۴۹۰۱- انسؓ سے روایت ہے ایک جوان اسلم قبیلہ کا رسول اللہ ﷺ سے بولا یارسول اللہ! میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس سامان نہیں؟ آپ نے فرمایا فلانے کے پاس جا اس نے سامان کیا تھا جہاد کا پر وہ شخص بیمار ہو گیا۔ وہ شخص اس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھ کو سلام کیا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ سامان مجھ کو دے دے۔ اس نے (اپنی بی بی یا لونڈی سے کہا) اے فلانی وہ سب سامان اس کو دے دے اور کوئی چیز مت رکھ خدا کی قسم جو چیز تو رکھ لے گی اس میں برکت نہ ہو گی۔

٤٩٠٢ - عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((**مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا**)).

۴۹۰۲- زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سامان کر دیا کسی غازی کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھر بار کی خبر رکھی اس نے بھی جہاد کیا (یعنی ثواب جہاد کا اس نے کمایا)۔

٤٩٠٣ - عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((**مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا**)).

۴۹۰۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٩٠٤ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي لَحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ ((**لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا**)).

۴۹۰۴- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بنی لحیان کی طرف بھیجا جو ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے اور فرمایا دو مردوں میں ایک مرد نکلے ہر گھر میں سے اور ثواب دونوں کو ہو گا (ایک کو جہاد کا اور دوسرے کو مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری کا)۔

٤٩٠٥ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَ بَعْثًا بِمَعْنَاهُ.

۴۹۰۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٩٠٦ – عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۴۹۰۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٩٠٧ – عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ إِلَى بَنِي لَحْيَانَ ((لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ)).

۴۹۰۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جو گھر بار کی خبر گیری رکھے اس کو مجاہد کا آدھا ثواب ملے گا۔

بَابُ حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ وَإِثْمِ مَنْ خَانَهُمْ فِيهِنَّ

باب: مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان اور ان میں خیانت والے کے گناہ کا بیان

٤٩٠٨ – عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ)).

۴۹۰۸- بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی حرمت گھر میں رہنے والوں پر ایسی ہے جیسے ان کی ماؤں کی حرمت اور جو شخص گھر میں رہ کر کسی مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری رکھے پھر اس میں خیانت کرے تو وہ قیامت کے دن کھڑا کیا جاوے گا اور مجاہد سے کہا جاوے گا کہ اس کے عمل میں سے جو چاہے وہ لے لے۔

٤٩٠٩ – عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ.

۴۹۰۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٩١٠ – عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ ((فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ)) فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((فَمَا ظَنُّكُمْ)).

۴۹۱۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جاوے گا تو اس کی نیکیوں میں سے جو چاہے لے لے۔ یہ فرما کر جناب رسول اللہؐ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا پھر تم کیا خیال کرتے ہو؟ (یعنی وہ مجاہد کوئی نیکی چھوڑنے والا نہیں سب ہی لے لے گا)۔

بَابُ سُقُوطِ فَرْضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْذُورِينَ

باب: معذور پر جہاد فرض نہیں ہے

٤٩١١ – عَنِ الْبَرَاءِ يَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ يَكْتُبُهَا فَشَكَا إِلَيْهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ

۴۹۱۱- براء نے کہا یہ آیت لا یستوی القاعدون من المومنین کے باب میں (یعنی برابر نہیں ہیں گھر بیٹھنے والے مسلمان اور لڑنے والے مسلمان یعنی لڑنے والوں کا درجہ بہت بڑا ہے) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا زید کو وہ ایک ہڈی

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْبَرَاءِ وَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي رِوَايَتِهِ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

لے کر آئے اور اس پر یہ آیت لکھی۔ تب عبداللہ بن ام مکتوم نے شکایت کی اپنی نابینائی کی (یعنی اندھا ہوں اس لیے جہاد میں نہیں جا سکتا تو میرا درجہ گھٹا رہے گا) اس وقت غیر اولی الضرر کا لفظ اترا یعنی وہ لوگ جو معذور نہیں ہیں اور معذور تو درجہ میں مجاہدین کے برابر ہوں گے۔

٤٩١٢- عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَلَّمَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَنَزَلَتْ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ

۴۹۱۲- براء رضی اللہ عنہ نے کہا جب یہ آیت اتری **لا یستوی القاعدون من المومنین** تو ابن ام مکتوم نے گفتگو کی تب غیر اولی الضرر اترا۔

بَابُ ثُبُوتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِيدِ

باب: شہید کے لیے جنت کا ثابت ہونا

٤٩١٣- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ أَيْنَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ وَفِي حَدِيثِ سُوَيْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ.

۴۹۱۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں کہاں ہوں گا اگر مارا جاؤں؟ آپ نے فرمایا جنت میں۔ یہ سن کر اس نے چند کھجوریں جو اس کے ہاتھ میں تھیں (کھانے کے لیے) پھینک دیں اور لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ اور سوید کی روایت میں ہے کہ احد کے دن ایک شخص نے کہا۔

٤٩١٤- عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ قَبِيلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَمِلَ هَذَا يَسِيرًا وَأُجِرَ كَثِيرًا)).

۴۹۱۴- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص بنی نبیت کا (جو انصار کا ایک قبیلہ ہے) آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ اس کے بندے اور اس کے پیغام پہنچانے والے ہیں، پھر آگے بڑھا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ مارا گیا آپ نے فرمایا اس نے عمل تھوڑا کیا پر ثواب بہت پایا۔

٤٩١٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا أَدْرِي مَا اسْتَثْنَى بَعْضَ نِسَائِهِ قَالَ فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثَ

۴۹۱۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسیسہ (ایک شخص کا نام ہے) کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ ابو سفیان کے قافلہ کی خبر لاوے۔ وہ لوٹ کر آیا اس وقت گھر میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہ تھا۔ راوی نے کہا مجھے یاد نہیں آپ کی کسی بی بی کا انس رضی اللہ عنہ

قَالَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ ((إِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا)) فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَأْذِنُونَهُ فِي ظُهْرَانِهِمْ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ ((لَا إِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا)) فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يُقَدِّمَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَى شَيْءٍ حَتَّى أَكُونَ أَنَا دُونَهُ)) فَدَنَا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قُومُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ)) قَالَ يَقُولُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا يَحْمِلُكَ عَلَى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ)) قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا رَجَاءَةَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ ((فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا)) فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ أَنَا حَيِيتُ حَتَّى آكُلَ تَمَرَاتِي هَذِهِ إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ فَرَمَى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ.

نے ذکر کیا۔ پھر حدیث بیان کی کہ رسول اللہؐ باہر نکلے اور فرمایا ہمیں کام ہے تو جس کی سواری موجود ہو وہ سوار ہو ہمارے ساتھ۔ یہ سن کر چند آدمی آپ سے اجازت مانگنے لگے اپنی سواریوں میں جانے کی جو مدینہ منورہ کی بلندی میں تھیں۔ آپ نے فرمایا نہیں صرف وہ لوگ جاویں جن کی سواریاں موجود ہوں۔ آخر آپ چلے اپنے اصحاب کے ساتھ یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے بدر میں پہنچے اور مشرک بھی آگئے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی چیز کی طرف نہ بڑھے جب تک میں اس کے آگے نہ ہوں۔ پھر مشرک قریب پہنچے رسول اللہؐ نے فرمایا اٹھو جنت میں جانے کے لیے جس کی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ عمیر بن حمام انصاری نے کہا یا رسول اللہؐ جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کی برابر ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا واہ سبحان اللہ آپ نے فرمایا ایسا کیوں کہتا ہے؟ وہ بولا کچھ نہیں یا رسول اللہؐ! میں نے اس امید سے کہا کہ جنت کے لوگوں سے میں بھی ہوں۔ آپ نے فرمایا تو جنت والوں میں سے ہے۔ یہ سن کر اس نے چند کھجوریں اپنے ترکش سے نکالیں اور ان کو کھانے لگا پھر بولا اگر میں جیوں اپنی کھجوریں کھانے تک تو بڑی لمبی زندگی ہوگی اور جتنی کھجوریں باقی تھیں وہ پھینک دیں اور لڑا کافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوا۔

٤٩١٦ – عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ)) فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى آنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

۴۹۱۶- عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ دشمن کے سامنے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں کے نیچے ہیں یہ سن کر ایک شخص اٹھا غریب میلا کچیلا اور کہنے لگا اے ابو موسیٰ! تم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ایسا فرماتے تھے؟ انہوں نے کہا

(۴۹۱۵) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو لڑائی کا چھپانا درست ہے تاکہ خبر فاش نہ ہو اور نقصان نہ پہنچے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کافروں میں گھس جانا شہادت کے لیے درست ہے بلا کراہت۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ

ہاں۔ یہ سن کر وہ اپنے یاروں کی طرف گیا اور کہا میں تم کو سلام کرتا ہوں اور اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا پھر تلوار لے کر دشمن کی طرف گیا اور مارا دشمن کو یہاں تک کہ شہید ہوا۔

٤٩١٧- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُونَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فِيهِمْ خَالِي حَرَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَدَارَسُونَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُونَ وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَجِيئُونَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَحْتَطِبُونَ فَيَبِيعُونَهُ وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ وَلِلْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا قَالَ وَأَتَى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسٍ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتَّى أَنْفَذَهُ فَقَالَ حَرَامٌ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ ((إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا وَإِنَّهُمْ قَالُوا اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا)).

۴۹۱۷- حضرت انسؓ سے روایت ہے کچھ لوگ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگا ہمارے ساتھ چند آدمی کر دیجیے جو ہم کو قرآن اور حدیث سکھلا دیں؟ آپ نے ان کے ساتھ ستر انصاری آدمیوں کو کر دیا جن کو قراء (قاری کی جمع یعنی قرآن پڑھنے والے) کہتے تھے۔ ان میں میرے ماموں حرام بھی تھے۔ وہ لوگ قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور رات کو قرآن مجید کی تحقیق کرتے سیکھتے اور دن کو پانی لا کر مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں اکٹھی کرتے پھر اس کو بیچتے اور کھانا خریدتے صفہ والوں اور فقیروں کے لیے (صفہ مسجد میں ایک مقام تھا پٹا ہوا اس میں ستر آدمی رہتے تھے جو محض بے معاش اور متوکل تھے)۔ رسول اللہؐ نے ان لوگوں کو ان کے ساتھ بھیج دیا انہوں نے راستہ میں ان کا مقابلہ کیا اور ان کو قتل کیا (یعنی ان لوگوں کو جن کو حضرتؐ نے ساتھ کر دیا تھا) اپنے ٹھکانے پر پہنچنے سے پہلے۔ انہوں نے (مرتے وقت) کہا یا اللہ! ہمارے نبی کو پہنچا دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور راضی ہیں تجھ سے اور تو ہم سے راضی ہے ایک شخص کافروں میں سے حرامؓ کے پاس آیا جو ماموں تھے انس بن مالکؓ کے اور برچھا مارا ان کے ایسا کہ پار ہو گیا۔ حرامؓ نے کہا میں مراد کو پہنچ گیا قسم ہے کعبہ کے مالکؐ کی رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تمہارے بھائی مارے گئے اور انہوں نے یہ کہا کہ یا اللہ! ہمارے نبی کو خبر کر دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے (یہ خبر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہؐ کو پہنچائی اور آپ نے صحابہ کو خبر دی)۔

٤٩١٨- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمِّي الَّذِي

۴۹۱۸- انسؓ نے کہا میرے چچا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا

سُمِّيتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا قَالَ فَشَقَّ عَلَيْهِ قَالَ أَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُيِّبْتُ عَنْهُ وَإِنْ أَرَانِيَ اللَّهُ مَشْهَدًا فِيمَا بَعْدُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَانِي اللَّهُ مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا قَالَ فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لَهُ أَنَسٌ يَا أَبَا عَمْرٍو أَيْنَ فَقَالَ وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَجِدُهُ دُونَ أُحُدٍ قَالَ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ قَالَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ قَالَ فَقَالَتْ أُخْتُهُ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَخِي إِلَّا بِبَنَانِهِ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا قَالَ فَكَانُوا يُرَوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ

ہے (یعنی ان کا نام بھی انسؓ تھا) رسول اللہؐ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے' یہ امر ان پر بہت دشوار گزرا اور انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کی پہلی لڑائی میں غائب رہا اب اگر اللہ دوسری کوئی لڑائی میں مجھے آپ کے ساتھ کرے گا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں اور ڈرے اس کے سوا اور کچھ کہنے سے (یعنی اور کچھ دعویٰ کرنے سے کہ میں ایسا کروں گا ویسا کروں گا کیونکہ شاید نہ ہو سکے اور جھوٹے ہوں) پھر وہ رسول اللہؐ کے ساتھ گئے احد کی لڑائی میں تو سعد بن معاذؓ ان کے سامنے آئے اور انہوں نے کہا اے ابو عمرو! (یہ کنیت تھی انس بن النضر بن ضمضم انصاریؓ کی جو چچا تھے انس بن مالکؓ کے) کہاں جاتے ہو؟ انہوں نے کہا افسوس جنت کی ہوا احد کی طرف سے مجھے آرہی ہے۔ انسؓ نے کہا پھر وہ لڑے کافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوئے۔ (لڑائی کے بعد دیکھا) تو ان کے بدن پر اسی سے زائد زخم تھے تلوار اور برچھی کے اور تیر کے ان کی بہن یعنی میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا میں نے اپنے بھائی کو نہیں پہچانا مگر ان کی پوریں انگلیوں کو دیکھ کر (کیونکہ سارا بدن زخموں سے چور چور ہو گیا تھا) اور یہ آیت **رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه** (یعنی وہ مرد جنہوں نے پورا کیا اپنا اقرار اللہ سے۔۔۔۔) بعضے تو اپنا کام کر چکے اور بعضے انتظار کر رہے ہیں' صحابہ کہتے تھے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے باب میں اتری۔

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

باب جو شخص لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے

٤٩١٩- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ

۴۹۱۹- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہؐ! آدمی لڑتا ہے لوٹ کے لیے اور آدمی لڑتا ہے نام کے

وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ **كَلِمَةُ اللَّهِ أَعْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ**)).

لیے اور آدمی لڑتا ہے اپنا مرتبہ دکھانے کو تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنا کون سا ہے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا جو لڑے اس لیے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

٤٩٢٠–عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً أَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ**)).

۴۹۲۰- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا اس شخص کو جو لڑتا ہے بہادری دکھانے کو یا اپنی قوم اور کنبے کی عزت کے لیے یا لڑتا ہے نمائش کے لیے تو کونسا لڑنا اللہ کی راہ میں ہے؟ آپ نے فرمایا جو اس لیے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

٤٩٢١– عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ مِنَّا شَجَاعَةً فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۹۲۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٩٢٢–عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَمَا رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ ((**مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ**)).

۴۹۲۲- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہؐ سے سوال کیا اللہ کی راہ میں لڑائی کونسی ہے؟ تو کہا کہ آدمی لڑتا ہے غصہ سے اور لڑتا ہے اپنی قوم کی طرفداری میں پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور اس وجہ سے اٹھایا کہ وہ کھڑا تھا (اور آپ بیٹھے تھے) آپ نے فرمایا جو لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ غالب ہو (یعنی توحید غالب ہو شرک پر اور شرک اور کفر مٹے) تو وہ لڑائی اللہ کی راہ میں ہے۔

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ اسْتَحَقَّ النَّارَ

باب : جو شخص لڑے نمائش کے لیے وہ جہنمی ہے

٤٩٢٣– عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَاتِلُ أَهْلِ الشَّامِ أَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ

۴۹۲۳- سلیمان بن یسارؒ سے روایت ہے لوگ ابو ہریرہؓ کے پاس سے جدا ہوئے تو ناتل نے کہا جو شام والوں میں سے تھا (ناتل بن قیس خزامی یہ فلسطین کا رہنے والا تھا اور یہ تابعی ہے اس کا باپ صحابی تھا) اے شیخ مجھ سے ایک حدیث بیان کر جو تو نے حضرت

(۴۹۲۳) ☆ تو جہاد اور علم اور صدقہ اور تلاوت قرآن اتنی بڑی بڑی عبادتیں ضائع ہو جاویں گی اللہ بچاوے ریا اور نمائش سے کیا بری بلا ہے سب محنت اور مشقت اکارت کر دیتی ہے۔ بقول شخصے نیکی برباد گناہ لازم مومن کو چاہیے کہ جو عمل کرے تھوڑا ہو یا بہت خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کرے دکھلاوے کے خیال سے ہرگز نہ کرے۔ بعض اہل اللہ نے ریا کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر کی ہے کہ ظاہر میں ایسے لائق

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ)).

رسول اللہؐ سے سنی ہو؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا اچھا میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے پہلے قیامت میں جس کا فیصلہ ہو گا وہ ایک شخص ہو گا جو شہید ہوا۔ جب اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس لاویں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمت اس کو بتلاوے گا وہ پہچانے گا اللہ پوچھے گا تو نے اس کے لیے کیا عمل کیا ہے؟ وہ بولے گا میں لڑا تیری راہ میں یہاں تک کہ شہید ہوا۔ اللہ فرماوے گا تو نے جھوٹ کہا تو لڑا تھا اس لیے کہ لوگ بہادر کہیں اور تجھے بہادر کہا گیا' پھر حکم ہو گا اور اس کو اوندھے منہ گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ایک شخص ہو گا جس نے دین کا علم سیکھا اور سکھلایا اور قرآن پڑھا اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس لاویں گے وہ اپنی نعمتیں دکھلاوے گا وہ شخص پہچان لے گا۔ تب کہا جاوے گا تو نے اس کے لیے کیا عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پڑھا۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے تو نے اس لئے علم پڑھا تھا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن اس لیے پڑھا تھا کہ لوگ قاری کہیں تجھ کو' عالم اور قاری دنیا میں کہا گیا پھر حکم ہو گا اس کو منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیں گے۔ اور ایک شخص ہو گا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا تھا اور سب طرح کے مال دیئے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس لایا جاوے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں دکھلاوے گا وہ پہچان لے گا اللہ پوچھے گا تو نے اس کے لیے کیا عمل کئے؟ وہ کہے گا میں نے کوئی راہ مال خرچنے کی جس میں تو خرچ کرنا پسند کرتا تھا نہیں چھوڑی تیرے واسطے۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے اس

ایسے کام کرتے ہیں کہ لوگ ان کو فاسق یا فاجر سمجھیں پر حقیقت میں وہ فاسق نہیں ہوتے وہ چاہتے ہیں کہ لوگ ان کو اچھا نہ سمجھیں اب جو وہ عمل کرتے ہیں خدا ہی اس کو جانتا ہے اور ایسے ہی عمل کا ثواب ملے گا۔ غرض یہ کہ اگر عمل خیر لوگوں کے سامنے کیا جاوے تو بھی برا نہیں بشرطیکہ نیت لوگوں کو دکھلانے کی نہ ہو اور خالص خدا کی رضامندی مقصود ہو اور حتی المقدور اپنے عمدہ اعمال کو چھپانا بہتر ہے بشرطیکہ انکے چھپانے میں کوئی قباحت نہ ہو۔ مثلاً فرض نماز کو نہیں چھپا سکتا کیونکہ اس میں جماعت ضروری ہے لیکن نفل نماز' صدقہ' تہجد اور عبادات چھپ کر کر سکتا ہے اور صدقہ وہی عمدہ ہے کہ بائیں ہاتھ کو بھی دائیں ہاتھ کی خبر نہ ہو۔

لیے خرچا کہ لوگ سخی کہیں تو تجھے لوگوں نے سخی کہہ دیا دنیا میں پھر حکم ہوگا منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں ڈال دیں گے۔

٤٩٢٤- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّجَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَاتِلٌ الشَّامِيُّ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ.

۴۹۲۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَغَنِمَ وَمَنْ لَمْ يَغْنَمْ

باب: جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کمائے اس کا ثواب اس سے کم ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کمائے

٤٩٢٥- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُصِيبُونَ الْغَنِيمَةَ إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ وَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ)).

۴۹۲۵- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لشکر لڑے اللہ کی راہ میں اور لوٹ کا مال کماوے اس کو دو حصے ثواب کے دنیا میں مل گئے اب آخرت میں ایک ہی حصہ ملے گا اور جو لوٹ نہ کماوے تو پورا ثواب آخرت میں ملے گا۔

٤٩٢٦- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ أُجُورُهُمْ)).

۴۹۲۶- عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی لشکر یا فوج کا ٹکڑا جہاد کرے پھر غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے تو اس کو آخرت کے ثواب میں سے دو حصے دنیا میں مل گئے اور جو لشکر یا فوج کا ٹکڑا خالی ہاتھ آوے اور نقصان اٹھاوے (یعنی زخمی ہو یا مارا جاوے) تو اس کو آخرت میں پورا ثواب ملے گا۔

بَابُ قَوْلِهِ ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَأَنَّهُ يَدْخُلُ فِيهِ الْغَزْوُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَعْمَالِ

باب: ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے

٤٩٢٧- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ

۴۹۲۷- حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(۴۹۲۶) ☆ نوویؒ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجاہدین جب سلامت رہیں اور لوٹ حاصل کریں تو ان کا ثواب بہ نسبت ان مجاہدین کے کم ہوگا جو سلامت نہ رہیں یا سلامت رہیں پر لوٹ حاصل نہ کریں۔ اور لوٹ گویا بدل ہے ثواب کے ایک حصہ کا تو لوٹ بھی اجر میں داخل ہے اور یہ موافق ہے احادیث صحیحہ کے اور اس کے خلاف کوئی حدیث صحیح اور صریح نہیں آئی۔

(۴۹۲۷) ☆ اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جس کا نام قیس تھا مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ لوگوں نے اس کا

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)).

عملوں کا اعتبار نیت سے ہے اور آدمی کے واسطے وہی ہے جو اس نے نیت کی پھر جس کی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول ہی کے لیے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت کے بیاہنے کے لیے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے۔

٤٩٢٨ - عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۴۹۲۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ منبر پر بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

باب : اللہ کی راہ میں شہادت مانگنے کا ثواب

٤٩٢٩ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ)).

۴۹۲۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سچے دل سے شہادت مانگے اس کو شہادت کا ثواب مل جائے گا گو شہادت نہ ملے۔

٤٩٣٠ - عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ

۴۹۳۰- سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچائی سے شہادت مانگے خدائے اللہ اس کو شہیدوں کا درجہ دے گا اگرچہ وہ اپنے بچھونے پر

یہ حال آپ سے عرض کیا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ نووی نے کہا کہ اس حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علماء نے اتفاق کیا ہے۔ امام شافعی نے کہا کہ یہ حدیث ثلث ہے اسلام کی اور شافعی نے کہا کہ فقہ کے ستر بابوں میں اس حدیث کو دخل ہے اور بعضوں نے ربع اسلام کہا ہے۔ اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا جو شخص کوئی کتاب تصنیف کرے تو اس حدیث کو شروع میں لکھے تاکہ طالب کو اعتبار ہو نیت صحیح کرنے کے لیے اور بخاری نے ایسا ہی کیا ہے اور اس حدیث کو اپنی کتاب میں سات جگہ نقل کیا ہے۔ حفاظ نے کہا کہ یہ حدیث صرف حضرت عمرؓ سے صحیح ہے اور حضرت عمرؓ سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سوا علقمہ بن وقاص اور علقمہ سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سوا محمد بن ابراہیم تیمی کے اور محمد سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سوا یحییٰ بن سعید انصاری کے البتہ دو سو آدمیوں سے زیادہ نے اس حدیث کو یحییٰ سے نقل کیا اور اس لیے اکثر اماموں نے اس حدیث کو متواتر نہیں کہا اگرچہ مشہور ہے خاص اور عام میں کیونکہ شروع سناد میں تواتر نہیں ہے اور اس حدیث میں ایک لطف یہ ہے کہ تین تابعی اس کو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں یحییٰ اور محمد اور علقمہ۔ جمہور علماء نے کہا کہ انما حصر کے لیے ہے تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ عمل اسی صورت میں معتبر ہوں گے جب نیت ہو اور بغیر نیت کے لغو ہوں گے اور اس میں دلیل ہے کہ وضو اور غسل اور تیمم بغیر نیت کے صحیح نہیں ہیں۔ ایسے ہی نماز اور زکوٰۃ اور روزہ اور حج اور اعتکاف اور تمام عبادتیں لیکن نجاست کے دھونے میں نیت شرط نہیں ہے۔ انتہی مختصراً

مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ)). وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ بِصِدْقٍ.

مرے۔

بَابُ ذَمِّ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ

باب : جو شخص مر جاوے بغیر جہاد کے بغیر نیت جہاد کے اس کی برائی

٤٩٣١ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ)) قَالَ ابْنُ سَهْمٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ فَنُرَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۴۹۳۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مر جائے اور جہاد نہ کرے نہ نیت کرے جہاد کرنے کی وہ منافقوں کے طور پر مرا۔ عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے متعلق ہے۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ أَوْ عُذْرٌ آخَرُ

باب: جو شخص جہاد نہ کر سکے بیماری یا عذر سے اس کا ثواب

٤٩٣٢ - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ ((إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ)).

۴۹۳۲- جابرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے ایک لڑائی میں تو آپ نے فرمایا مدینہ میں چند لوگ ہیں جب تم چلتے ہو یا کسی وادی کو طے کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں (یعنی ان کو وہی ثواب ہوتا ہے جو تم کو ہوتا ہے)۔ وہ بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہ آ سکے۔

٤٩٣٣ - عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ ((إِلَّا شَرِكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ))

۴۹۳۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ

باب : دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت

٤٩٣٤ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ

۴۹۳۴- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان کے پاس جاتے (کیونکہ وہ آپ کی محرم تھیں یعنی رضائی خالہ یا آپ کے والد یا دادا کی خالہ) وہ آپ کو کھانا کھلاتیں

(۴۹۳۱) ☆ اور لوگوں نے کہا یہ حدیث عام ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص منافقوں کے مشابہ ہو گیا جیسے منافق جہاد سے بیٹھ رہتے ہیں ایسا ہی اس نے بھی کیا اور جہاد کا ترک کرنا منافقت ہے۔ انتہی

(۴۹۳۴) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جوں کا مارنا جائز ہے اسی طرح محرم کا سر چھونا اس کے ساتھ خلوت کرنا اس کے پاس سونا اور اس حدیث میں آپ کے کئی معجزے مذکور ہیں ایک تو اپنی امت کی ترقی کی پیشین گوئی دوسری یہ کہ وہ دریا میں جہاد کریں گے

حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((**نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ**)) يَشُكُّ أَيُّهُمَا قَالَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((**نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ**)) كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ ((**أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ**)) فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

اور ام حرامؓ عبادہ بن صامتؓ کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز رسول اللہؐ ان کے پاس گئے انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا پھر بیٹھیں آپ کے سر کی جوئیں دیکھنے لگیں کہ رسول اللہؐ سو گئے۔ پھر آپ جاگے ہنستے ہوئے۔ ام حرامؓ نے پوچھا کہ آپ کیوں ہنستے ہیں یا رسول اللہؐ! آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ سامنے لائے گئے میرے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کے واسطے اس دریا کے بیچ میں سوار ہو رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہیں یا بادشاہوں کی طرح تخت پر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ اللہ سے دعا کیجئے خدا تعالیٰ مجھ کو بھی ان میں سے کرے؟ آپ نے دعا کی پھر سر رکھا اور آپ سو رہے۔ پھر جاگے ہنستے ہوئے میں نے پوچھا آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لیے جاتے تھے اور بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔ میں نے کہا یا رسول اللہؐ! دعا کیجئے اللہ سے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہو چکی۔ پھر ام حرام بنتؓ ملحان معاویہؓ کے زمانے میں سوار ہوئیں دریا میں (جزیرہ قبرص فتح کرنے کے لیے جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزوں کے حوالے کر دیا) اور جانور سے گر کر مر گئیں جب دریا سے نکلیں۔

٤٩٣٥- عَنْ أُمِّ حَرَامٍ وَهِيَ خَالَةُ أَنَسٍ قَالَتْ أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ ((**أُرِيتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ ظَهْرَ الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ**))

٤٩٣٥- ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جیسے اوپر گزری۔ یہ مختصر ہے اس میں یہ ہے کہ ان سے نکاح کیا عبادہ بن صامتؓ نے بعد اس کے اور لوگوں نے جہاد کیا سمندر میں۔ عبادہؓ ان کو بھی لے گئے اپنے ساتھ جب وہ آئیں تو ایک خچر سامنے لایا گیا اس پر چڑھیں لیکن اس نے گرا دیا۔ ان کی گردن

ٹوٹ گئی۔ تیسری یہ کہ ام حرامؓ جب تک زندہ رہیں گی ان کے ساتھ شہید ہوں گی اور یہ جہاد حضرت عثمانؓ کی خلافت میں ہوا معاویہؓ کی سرداری میں یا معاویہؓ کی حکومت میں ہوا مگر اکثر اہل سیر پہلے قول کو اختیار کرتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عورت اور مرد دونوں دریا میں سوار ہو سکتے ہیں۔ انتہی مختصراً

فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ ((فَإِنَّكِ مِنْهُمْ)) قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ أَيْضًا وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ)) قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بَعْدُ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا.

ٹوٹ گئی (اور شہید ہوئیں)۔

٤٩٣٦- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ أَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هَذَا الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ))ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

۴۹۳۶- حضرت انس بن مالکؓ نے اپنی خالہ ام حرامؓ بنت ملحان سے سنا انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ایک دفعہ مجھ سے قریب سو گئے پھر جاگے تو آپ ہنستے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ میرے سامنے لائے گئے جو سوار ہوتے تھے اس بحر اخضر پر۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

٤٩٣٧-عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنَةَ مِلْحَانَ خَالَةَ أَنَسٍ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عِنْدَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ إِسْحَقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ.

۴۹۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: اللہ کی راہ میں چوکی اور پہرہ دینے کی فضیلت

٤٩٣٨- عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ)).

۴۹۳۸- سلمان سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے اللہ کی راہ میں ایک دن رات پہرہ چوکی دینا ایک مہینہ بھر روزے رکھنے سے اور عبادت کرنے سے افضل ہے جو مر جاوے گا تو اس کا یہ کام برابر جاری رہے گا (یعنی اس کا ثواب مرنے کے بعد بھی موقوف نہ ہوگا' بڑھتا ہی چلا جاوے گا۔ یہ خاص ہے اس عمل سے) اور اس کا رزق جاری ہو جاوے گا (جو شہیدوں کو ملتا ہے) اور بچ جاوے گا۔۔۔۔ فتنہ سے۔

۴۹۳۹-عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْمَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى.

۴۹۳۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ بَيَانِ الشُّهَدَاءِ

باب : شہیدوں کا بیان

۴۹۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)) وَقَالَ ((الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ)).

۴۹۴۰- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص جا رہا تھا اس نے راہ میں ایک کانٹے کی ڈالی دیکھی وہ ہٹادی۔ اللہ نے اس کا بدلہ دیا اور اس کو بخش دیا۔ اور آپ نے فرمایا شہید پانچ ہیں جو طاعون (وبا یعنی جو مرض عام ہو جاوے۔ اس زمانہ میں طاعون تے دست سے ہوتا ہے) سے مرے یعنی پیٹ کے عارضے سے مرے (جیسے اسہال یا ہیضہ یا استقا سے) جو پانی میں ڈوب کر مرے، جو دب کر مرے، جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے۔

۴۹۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ ((مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ)) قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللَّهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ ((إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ)) قَالُوا فَمَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ قَالَ ((مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ)) قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلَى أَبِيكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَالَ ((وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ)).

۴۹۴۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شہید کس کو سمجھتے ہو؟ انھوں نے کہا یا رسول اللہ جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا جب تو میری امت میں بہت کم شہید ہوں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر شہید کون کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے جو اللہ کی راہ میں مر جاوے (مثلاً حج یا جہاد کو جاتے ہوئے) وہ بھی شہید ہے جو طاعون (وبا) میں مرے وہ بھی شہید ہے جو پیٹ کے عارضے سے مرے وہ بھی شہید ہے جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے۔

۴۹۴۲-عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُهَيْلٌ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ

۴۹۴۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۴۹۴۰) ☆ نوویؒ نے کہا ان کے سوا اور لوگ بھی دوسری حدیثوں میں مذکور ہیں جو ذات الجنب سے مرے جو جل کر مرے جو عورت زچگی کے عارضے میں مرے جو مرد اپنا مال بچانے میں مارا جاوے جو مرد اپنے بال بچوں بی بی کے بچانے میں مارا جاوے اور مراد ان کی شہادت سے یہ ہے کہ آخرت میں ان کو ثواب شہیدوں کا ملے گا لیکن ان کو غسل دیا جاوے گا اور ان پر نماز پڑھی جاوے گی البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو شہید ہو اس کو غسل نہ دیں گے اور اس کا بیان کتاب الایمان میں گزرا۔

أَشْهَدُ عَلَى أَخِيكَ أَنَّهُ زَادَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ.

٤٩٤٣- عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَزَادَ فِيهِ ((وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ)).

۴۹۴۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٤٤- عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِمَ مَاتَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُونِ قَالَتْ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ)).

۴۹۴۴- حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا یحییٰ بن ابی عمرہ کس عارضے میں مرے؟ میں نے کہا طاعون سے مرے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کے لیے۔

٤٩٤٥- عَنْ عَاصِمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

۴۹۴۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ فَضْلِ الرَّمْيِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ وَذَمِّ مَنْ عَلِمَهُ ثُمَّ نَسِيَهُ

باب : تیر مارنے کا ثواب

٤٩٤٦- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ ((وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ)).

۴۹۴۶- عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ منبر پر فرماتے تھے اللہ فرماتا ہے تیار کرو کافروں کے لیے زور کو'زور سے مراد تیر اندازی ہے'زور سے مراد تیر اندازی ہے'زور سے مراد تیر اندازی ہے۔

٤٩٤٧- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرَضُونَ وَيَكْفِيكُمُ اللَّهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ)).

۴۹۴۷- حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے چند روز میں کئی ملک تمہارے ہاتھ پر فتح ہوں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کافی ہے پھر کوئی تم میں سے اپنا تیر کا کھیل نہ چھوڑے (یعنی تیر نشانے پر لگانا سیکھے۔)

(۴۹۴۴) ☆ میرے تینوں بھائیوں نے یعنی مولوی حاجی واعظ مشہور مولوی بدیع الزماں صاحب نے اور مولوی حافظ حاجی فرید الزماں اور مولوی حاجی سعید الزماں نے شہر حیدر آباد میں طاعون سے انتقال کیا'مطعون بھی مرے اور مبطون بھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو شہادت کا اجر دیوے اور ہماری ان کی ملاقات جنت میں نصیب کرے۔ جو بھائی مسلمان اس ترجمہ کو پڑھیں وہ للہ ہم چاروں بھائیوں کو اپنی دعائے خیر سے فراموش نہ فرماویں۔

(۴۹۴۶) ☆ نوویؒ نے کہا جہاد کے لیے تیر اندازی سیکھنے کی فضیلت اس حدیث سے نکلتی ہے اور اسی پر قیاس کر لینا چاہیے ہر ایک ہتھیار کی مشق کو اور گھوڑے کی سواری اور دوڑ وغیرہ اگر جہاد کی نیت سے ہوں۔ انتہی

٤٩٤٨– عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۴۹۴۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٤٩– عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ أَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَأَنْتَ كَبِيرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أُعَانِيهِ قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ لِابْنِ شِمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ إِنَّهُ قَالَ ((مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصَى)).

۴۹۴۹- عبدالرحمٰن بن شماسہ سے روایت ہے فقیم لخمی نے عقبہ بن عامر سے کہا تم ان دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو بوڑھے ضعیف ہو کر تم پر مشکل ہوتا ہوگا۔ عقبہ نے کہا اگر میں نے ایک بات نہ سنی ہوتی رسول اللہؐ سے تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا۔ حارث نے کہا میں نے ابن شماسہ سے پوچھا وہ کیا بات تھی؟ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا جو کوئی تیر مارنا سیکھے پھر چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے یا گنہگار ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ

باب: رسول اللہؐ نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا

٤٩٥٠– عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ ((وَهُمْ كَذٰلِكَ)).

۴۹۵۰- حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا کوئی ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آوے (یعنی قیامت) اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔

٤٩٥١– عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ)).

۴۹۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ (اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں گزرا)

اہل حدیث کی فضیلت:

(۴۹۵۰) ☆ اللہ تعالیٰ کے حکم سے قیامت مراد ہے یا وہ ہوا جس سے ہر مومن مر جائے گا اور یہ گروہ امام بخاری نے کہا اہل علم کا ہے اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ گروہ اگر اہل حدیث نہیں ہے تو میں نہیں جانتا اور کون ہیں۔ قاضی عیاض نے کہا مراد اہل سنت اور جماعت ہیں اور جو اہل حدیث کے مذہب پر یقین رکھتے ہیں۔ اور مترجم کہتا ہے اس زمانہ میں اہل سنت و جماعت بہت کم رہ گئے ہیں اب اہل بدعت اور ضلالت کا وہ ہجوم ہے کہ خدا کی پناہ پر حضرتؐ کا فرمانا خلاف نہیں ہو سکتا۔ اب بھی ایک فرقہ مسلمانوں کا باقی ہے جو محمدی کے لقب سے مشہور ہے اور اہل توحید اور اہل حدیث اور موحد یہ سب ان کے نام ہیں یہ فرقہ قرآن اور حدیث پر قائم ہے اور باوجود صدہا ہزارہا فتنوں کے یہ فرقہ بدعت اور گمراہی سے اب تک بچا ہوا ہے اور اس زمانہ میں یہی لوگ اس حدیث کے مصداق ہیں۔

۴۹۵۲—عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ سَوَاءً.

۴۹۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۹۵۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)).

۴۹۵۳- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دین برابر قائم رہے گا اور اس کے اوپر لڑتی رہے گی ایک جماعت (کافروں سے اور مخالفوں سے) مسلمانوں کی قیامت ہونے تک۔

۴۹۵۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

۴۹۵۴- جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑتا رہے گا قیامت تک۔

۴۹۵۵—عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةً بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ)).

۴۹۵۵- عمیر بن ہانی سے روایت ہے میں نے معاویہؓ سے سنا منبر پر وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا اللہ کے حکم پر قائم رہے گا جو کوئی ان کو بگاڑنا چاہے وہ کچھ بگاڑ نہ سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آن پہنچے اور وہ غالب رہیں گے لوگوں پر۔

۴۹۵۶—عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ذَكَرَ حَدِيثًا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ أَسْمَعْهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى مِنْبَرِهِ حَدِيثًا غَيْرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

۴۹۵۶- معاویہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اس کو دین میں سمجھ دیتا ہے اور ہمیشہ ایک جماعت مسلمانوں کی حق پر لڑتی رہے گی اور غالب رہے گی ان پر جو ان سے لڑیں قیامت تک۔

۴۹۵۷—عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُونَ اللَّهَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ

۴۹۵۷- عبدالرحمٰن بن شماسہ مہری سے روایت ہے میں مسلمہ بن مخلد کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس عبداللہ بن عمرو بن العاص تھے۔ عبداللہؓ نے کہا قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین خلق اللہ پر وہ بدتر ہوں گے جاہلیت والوں سے اللہ تعالیٰ سے جس بات کی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو دے دے گا۔ لوگ اسی حال میں تھے کہ عقبہ بن عامر آئے مسلمہ نے ان سے کہا اے عقبہ عبداللہ کیا کہتے

عَامِرٍ فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةُ يَا عُقْبَةُ اسْمَعْ مَا يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ عُقْبَةُ هُوَ أَعْلَمُ وَأَمَّا أَنَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ قَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ)) فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَجَلْ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحًا كَرِيحِ الْمِسْكِ مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيرِ ((فَلَا)) تَتْرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَّا قَبَضَتْهُ ثُمَّ يَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ.

ہیں؟ عقبہ نے کہا وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں پر میں نے تو رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ یا ایک جماعت اللہ کے حکم پر لڑتی رہے گی اور اپنے دشمن پر غالب رہے گی جو کوئی ان کا خلاف کرے گا ان کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت آ جاوے گی اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔ عبداللہؓ نے کہا بے شک (حضرت نے ایسا فرمایا) لیکن پھر اللہ ایک ہوا بھیجے گا جس میں مشک کی سی بو ہو گی اور ریشم کی طرح بدن پر لگے گی وہ نہ چھوڑے گی کسی شخص کو جس کے دل میں ایک دانے برابر بھی ایمان ہو گا بلکہ اس کو مار ڈالے گی بعد اس کے سب برے کافر لوگ رہ جاویں گے انہی پر قیامت قائم ہو گی۔

٤٩٥٨ – عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَزَالُ أَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)).

۴۹۵۸- سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا ہمیشہ مغرب والے (یعنی عرب یا شام والے) حق پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو گی۔

بَابُ مُرَاعَاةِ مَصْلَحَةِ الدَّوَابِّ فِي السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّعْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ

باب: جانوروں کی بھلائی کا خیال رکھنا سفر میں اور رات کو راستہ میں اترنے کی ممانعت

٤٩٥٩ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَإِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ)).

۴۹۵۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم سفر کرو چارہ اور پانی کے زمانے میں (یعنی اچھے موسم میں جب جانوروں کو پانی اور چارہ بافراط ہو) تو اونٹوں کو ان کا حصہ لینے دو زمین سے اور جب سفر کرو قحط میں تو جلدی چلے جاؤ ان پر (تاکہ قحط زدہ ملک سے جلد پار ہو جاویں) اور جب رات کو تم اترو تو راہ سے بچ کر اترو۔

٤٩٦٠ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ)) حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ ((وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ

۴۹۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب قحط میں سفر کرو تو جانوروں کے مغز جاتے رہنے سے پہلے ان کو جلد لے جاؤ (اس لیے کہ اگر قحط زدہ ملک میں زیادہ قیام ہو گا تو جانور چارہ نہ

(۴۹۵۹) ☆ کیونکہ راہ میں اکثر جانور بھی آتے ہیں اور رات کو کیڑے مکوڑے سانپ وغیرہ بھی ادھر سے گزرتے ہیں کچھ کھانا وغیرہ چن لینے کے لیے۔

فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ)).

پا کر بالکل سقط ہو جاویں گے اور ان میں صرف ہڈیاں رہ جاویں گی مغز نہ رہے گا۔

بَابُ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ

باب: سفر ایک عذاب ہے

٤٩٦١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ نَعَمْ)).

۴۹۶۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے' روکتا ہے تم کو سونے اور کھانے اور پینے سے (یعنی وقت پر یہ چیزیں نہیں ملتیں' اکثر تکلیف ہو جاتی ہے) تو جب کوئی تم میں سے اپنا کام سفر میں پورا کرے وہ جلد اپنے گھر کو چلا آوے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الطُّرُوقِ وَهُوَ الدُّخُولُ لَيْلًا لِمَنْ وَرَدَ مِنْ سَفَرٍ

باب: مسافر اپنے گھر میں رات کو نہ لوٹے

٤٩٦٢-عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً.

۴۹۶۲- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سفر سے اپنے گھر میں رات کو نہ آتے بلکہ صبح یا شام کو آتے (تاکہ عورت کو آراستہ ہونے کا موقع ملے)۔

٤٩٦٣- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ لَا يَدْخُلُ.

۴۹۶۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٦٤-عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ ((أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ)).

۴۹۶۴- جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے جہاد میں جب مدینہ میں آئے تو ہم اپنے گھروں کو جانے لگے' آپ نے فرمایا ٹھہرو ہم رات کو جاویں گے تاکہ جو عورت سر پریشان ہے وہ کنگھی کرے اور جس کا خاوند غائب تھا وہ پاکی کرے (یعنی بال لے لیوے)۔

٤٩٦٥- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((إِذَا قَدِمَ أَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَا يَأْتِيَنَّ أَهْلَهُ طُرُوقًا حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ)).

۴۹۶۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو آئے تو اپنے گھر میں گھسا نہ چلا آئے (بلکہ ٹھہرے) یہاں تک کہ پاکی کرے وہ عورت جس کا خاوند سفر میں تھا اور کنگھی کرے وہ عورت جس کے بال پریشان ہوں۔

(۴۹۶۴) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو بھی گھر میں جانا درست ہے بشرطیکہ پہلے سے گھر والوں کو خبر ہو جاوے کہ فلاں شخص آج آنے والے ہیں اور ناگہاں جانا مکروہ ہے۔

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ

کتاب شکار اور ذبیحوں کے بیان میں اور جن جانوروں کا گوشت حلال ہے

بَابُ الصَّيْدِ بِالْكِلَابِ الْمُعَلَّمَةِ

٤٩٧٢ - عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ)) قُلْتُ ((وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا)) قُلْتُ لَهُ فَإِنِّي أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَأُصِيبُ فَقَالَ ((إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْهُ وَإِنْ أَصَابَهُ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْهُ)).

باب: سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنے کا بیان

۴۹۷۲- عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں چھوڑتا ہوں اپنے سکھلائے ہوئے کتوں کو کہ وہ جا کر شکار کو تھام لیتے ہیں اور میں اللہ کا نام لیتا ہوں اس پر؟ آپ نے فرمایا جب تو اپنا سیکھا ہوا کتا چھوڑے اور اللہ کا نام لیوے تو کھا جو شکار کرے۔ میں نے کہا اگر وہ مار ڈالے؟ آپ نے فرمایا اگرچہ مار ڈالے جب تک کوئی دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک نہ ہو جو اس کے ساتھ نہیں چھوڑا گیا تھا۔ میں نے کہا میں معراض پھینکتا ہوں اس سے شکار مارتا ہوں؟ آپ نے فرمایا اگر معراض پھینکے پھر وہ گھس جاوے (نوک کی طرف سے) تو کھا لے اس جانور کو اور جو پٹ لگے (عرض میں) تو مت کھا اس کو۔

(۴۹۷۲) ☆ نوویؒ نے کہا شکار کی اباحت پر علماء کا اتفاق ہے پھر جو شکار کرے کسب یا حاجت یا منفعت کے لیے اور جو بے ضرورت کھیل کے لیے کرے تو وہ مکروہ ہے۔ مالک کے نزدیک۔ اور لیث اور ابن عبدالحکم کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ ذبح کی اور اس سے منفعت لینے کی نیت ہو اور جو یہ نیت نہ ہو تو حرام ہے بے ضرورت جان لینا اور فساد کرنا۔

نوویؒ نے کہا جب کتا شکار پہ چھوڑیں یا جانور ذبح یا نحر کرنے لگیں تو صرف بسم اللہ کہنا چاہیے بالاجماع۔ اب یہ واجب ہے یا سنت اس میں اختلاف ہے۔ شافعی کے نزدیک سنت ہے اگر سہواً یا عمداً چھوڑ دے تو وہ جانور حلال ہے اور یہی روایت ہے مالک اور احمد سے اور اہل ظاہر کے نزدیک اگر بسم اللہ چھوڑ دے عمداً ہو یا سہواً تو وہ جانور حلال نہ ہو گا اور یہی صحیح روایت ہے احمد سے اور یہی مروی ہے ابن سیرین اور ابو ثور سے (اور یہی صحیح ہے اور موافق ہے کتاب اللہ کے) اور ابو حنیفہ اور مالک اور ثوری اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ اگر سہواً چھوڑ دے تو جانور حلال ہے اور جو قصداً چھوڑے تو حرام ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ہر شکاری کتے کا شکار حلال ہے اگرچہ وہ سیاہ رنگ کا ہو اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا اور حسن بصری اور نخعی اور قتادہ اور احمد اور اسحاق کے نزدیک کالے کتے کا شکار درست نہیں کیونکہ وہ شیطان ہے اور یہ ضروری ہے کہ کتا شکاری یعنی سدھایا ہوا ہو پھر اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو تو اس کا شکار بالاجماع حرام ہے اور جو سدھایا ہو مگر بن چھوڑے شکار کرے تو اس کا شکار حرام ہے ہمارے نزدیک اور اکثر علماء کے نزدیک پر اصم کے نزدیک وہ مباح ہے اور ابن منذر نے عطا اور اوزاعی سے

٤٩٧٣- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ ((إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ)) عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ ((يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ)).

۴۹۷۳- عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہم لوگ شکار کیا کرتے ہیں ان کتوں سے؟ آپ نے فرمایا جب تو اپنے شکاری کتوں کو چھوڑے اور اللہ کا نام لے کر چھوڑے تو کھا ان جانوروں میں سے جن کو وہ پکڑ لیں اگرچہ وہ مار ڈالیں مگر جس صورت میں کتا بھی اس جانور میں سے کھا لے تو اس کو مت کھا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہیں کتے نے اس کو اپنے لیے نہ پکڑا ہو' اسی طرح اگر اس کتے کے ساتھ اور غیر کتے شریک ہو جاویں تب بھی مت کھا۔

٤٩٧٤- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ ((إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ)) وَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ)) قُلْتُ فَإِنْ وَجَدْتُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ ((قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ)).

۴۹۷۴- عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے معراض کے شکار کو تو آپ نے فرمایا جب نوک سے معراض لگے تو کھا لے اور جب پٹ سے لگے اور مر جاوے تو وہ وقیذ ہے (یعنی موقوذہ ہے جو پتھر یا لکڑی سے مارا جاوے اور وہ قرآن مجید میں حرام ہے) مت کھا اس کو اور میں نے پوچھا رسول اللہؐ سے کتے کو آپ نے فرمایا جب اپنا کتا چھوڑے اللہ کا نام لے کر تو کھا لے لیکن اگر کتا شکار میں سے کھا لے تو مت کھا کیونکہ اس نے شکار کیا اپنے لیے۔ میں نے کہا اگر میں اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاؤں اور یہ نہ معلوم ہو کہ کس کتے نے اس کو پکڑا ہے؟ آپ نے فرمایا مت کھا اس کو اس لیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر

لئے سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔ اور دوسرا کتا اگر شریک ہو اس کتے کے ساتھ تو اگر وہ کتا بن چھوڑے شریک ہو یا اس کا چھوڑنے والا مشرک ہے یا مجوسی ہے تو وہ شکار حرام ہے ورنہ حلال ہے۔ اور معراض کہتے ہیں اس لکڑی کو جس کی نوک پر لوہا لگا ہو یا لوہا نہ ہو اور بعضوں نے کہا معراض وہ تیر ہے بغیر پھل اور پر کے۔ اور ابن درید نے کہا کہ معراض ایک لمبا تیر ہے اور بعضوں نے کہا وہ ایک لکڑی ہے جس کے دو کنارے پتلے اور بیچ سے موٹی ہوتی ہے اور مکحول اور اوزاعی کے نزدیک معراض کا شکار ہر حال میں درست ہے اور یہ خلاف ہے اس حدیث کے۔ اسی طرح ان لوگوں نے اور ابن ابی لیلیٰ نے کہا ہے کہ غلیل کا شکار بھی درست ہے اور سعید بن المسیب اور جمہور علماء سے منقول ہے کہ گولی کا شکار یعنی غلیل کا مطلق درست نہیں ہے جب تک اس جانور کو زندہ پا کر ذبح نہ کریں۔ انتہی مختصراً

(۵۰۷۳) ☆ نوویؒ نے کہا سنن ابوداؤد میں یہ حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا کھا لے اس جانور میں سے اگرچہ کتا بھی اس میں سے کھا لے اور اس میں اختلاف ہے علماء کا۔ شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور اسحق کا یہ قول ہے کہ وہ حرام ہے اور سعد اور سلمان اور ابن عمرؓ اور مالک کے نزدیک حلال ہے اور یہی حکم ہے پرندے شکاری کا بھی لیکن سوا شافعی کے اور علماء نے اس کا کھانا جائز رکھا ہے۔ انتہی مختصراً

نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۴۹۷۵- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۹۷۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۹۷۶- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذَلِكَ

۴۹۷۶- ترجمہ وہی ہے جو آگے گزرا۔

۴۹۷۷- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ ((مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ)) وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ ((مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ أَخْذُهُ فَإِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهُ كَلْبًا آخَرَ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ)) تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ.

۴۹۷۷- عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا اگر نوک سے لگے تو کھالے اس کو اور جو پٹ لگے تو وہ وقیذ ہے (یعنی مردار ہے) اور میں نے پوچھا آپ سے کتے کے شکار کو آپ نے فرمایا جس جانور کو کتا پکڑ لے اور اس میں سے کھاوے نہیں تو اس کو کھالے اس لیے کہ اس کی زکوۃ یہی ہے کتے کا پکڑنا۔ اگر تو اس کے ساتھ دوسرا کتا پاوے اور تجھے یہ ڈر ہو کہ دوسرے کتے نے بھی اس کے ساتھ پکڑا ہوگا اور مار ڈالا ہوگا تو مت کھا اس کو اس لیے کہ تو نے اللہ تعالیٰ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۴۹۷۸-عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۴۹۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۹۷۹- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَدَخِيلًا وَرَبِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا قَدْ أَخَذَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ ((فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ)).

۴۹۷۹- عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے (شعبہ نے کہا) وہ ہمارا ہمسایہ اور شریک اور نوکر تھا نہرین میں (جو ایک مقام کا نام ہے)۔ اس نے پوچھا رسول اللہؐ سے کہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں اب نہیں معلوم ہوتا کہ شکار کس نے پکڑا؟ آپ نے فرمایا مت کھا اس کو کیونکہ تو نے بسم اللہ کہی اپنے کتے پر نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۴۹۸۰- عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۴۹۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۹۸۱- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ فَإِنْ

۴۹۸۱- عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ روک لے تیرے شکار کو اور تو اسے زندہ پاوے تو ذبح کر اس کو اور جو مار

أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَإِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ)).

ڈالے لیکن کھاوے نہیں اس میں سے تو بھی کھا اس کو اور جو تیرے کتے کے ساتھ دوسرا کتا ملے اور جانور مارا گیا ہو تو مت کھا اس کو کیونکہ معلوم نہیں کس نے مارا اس کو۔ اور جو تو تیر مارے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے پھر اگر تیرا شکار (تیر کھا کر) ایک دن تک غائب رہے بعد اس کے تو اس میں سوا اپنے تیر کے اور کسی مار کا نشان نہ پائے تو کھا اس کو اگر تیرا جی چاہے اور جو تو اس کو پانی میں ڈوبا ہوا پائے تو مت کھا۔

٤٩٨٢ - عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ ((إِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ)).

۴۹۸۲- عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا شکار کو آپ نے فرمایا جب تو تیر مارے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے پھر اگر تو اس کو مرا ہوا پاوے تو کھا اس کو۔ مگر جس صورت میں وہ پانی میں پڑا ہو تو مت کھا اس لیے کہ معلوم نہیں وہ ڈوب کر مرا یا تیرے تیر سے مرا۔

٤٩٨٣ - عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ أَوْ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ قَالَ ((أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُونَ فِي آنِيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ

۴۹۸۳- ابو ثعلبہ خشنیؓ سے روایت ہے میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم اہل کتاب (یعنی یہود یا نصاریٰ) کے ملک میں رہتے ہیں' ان کے برتنوں میں کھانا کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے تو میں شکار کرتا ہوں اپنی کمان سے اور شکار کرتا ہوں سکھائے ہوئے کتے سے اور شکار کرتا ہوں اس کتے سے جو سکھایا نہیں گیا' تو بیان کیجئے مجھ سے جو حلال ہو ان میں؟ آپ نے فرمایا تو نے جو کہا میں اہل کتاب کے ملک میں ہوں ان کے برتنوں میں کھاتا ہوں تو اگر تم کو اور برتن مل سکیں تو مت کھاؤ ان کے برتنوں میں اور جو اور برتن نہ ملیں تو دھو لو ان کو پھر کھاؤ ان میں اور جو تو نے ذکر کیا ہے کہ تم شکار کی زمین میں ہو پس جس کو تیر پہنچے اور تو اس پر اللہ کا نام لے تو اسے کھا لے اور جو تو اپنے

(۴۹۸۳) ☆ نووی نے کہا ابوداؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ یعنی اہل کتاب اپنی ہانڈیوں میں سور پکاتے ہیں اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔ تب آپ نے بھی فرمایا کہ اگر اور برتن ملیں تو ان میں کھاؤ پیو اگر نہ ملیں تو دھو ڈالو ان کو کھاؤ پیو ان میں اور یہ حدیث مخالف ہے فقہاء کے قول کے جو کہتے ہیں مشرکوں کے برتن کا استعمال درست ہے دھو ڈالنے کے بعد اس میں کوئی کراہت نہیں اگرچہ دوسرا ملے

اللهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ))۔

شکاری کتے سے شکار کرے تو اس پر اللہ کا نام لے اور کھالے اور جو ایسے کتے کا شکار ہو جو شکاری نہ ہو اور تو اسے زندہ پالے تو اسے ذبح کر کے پھر کھالے۔

٤٩٨٤– عَنْ حَيْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي الْمُبَارَكِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ صَيْدَ الْقَوْسِ

۴۹۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٨٥– عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ))۔

۴۹۸۵- ابو ثعلبہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو تیر مارے پھر شکار غائب ہو جائے بعد اس کے ملے تو کھا اس کو جب تک بدبودار نہ ہو۔

٤٩٨٦–عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ((فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ))۔

۴۹۸۶- ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شکار تین روز کے بعد پاوے وہ کھاوے اس کو اگر سڑ نہ گیا ہو۔

٤٩٨٧– عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلَاءِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ نُتُونَتَهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ ((كُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ إِلَّا أَنْ يُنْتِنَ فَدَعْهُ))۔

۴۹۸۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ ایک روایت میں کتے کے شکار میں بھی یہی ہے کہ تین دن کے بعد اگر ملے تو کھا مگر جب سڑ جاوے تو اس کو چھوڑ دے۔

بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

باب: ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے کی حرمت کا بیان

٤٩٨٨–عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ زَادَ إِسْحٰقُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِهَذَا حَتَّى قَدِمْنَا الشَّامَ

۴۹۸۸- حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے کھانے سے۔ زہری نے کہا ہم نے نہیں سنا اس حدیث کو یہاں تک کہ ہم شام کے ملک میں آ گئے۔

٤٩٨٩–عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنْ

۴۹۸۹- ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے

ﷺ برتن مل سکتا ہو اور اس حدیث سے جب دوسرا برتن مل سکتا تو اس کے استعمال کی کراہت نکلتی ہے اور دھونے سے یہ کراہت نہیں جاتی اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں وہ برتن مراد ہیں جس میں سور کا گوشت پکا کرتا ہو یا شراب پی جاتی ہو اور فقہاء کی مراد وہ برتن ہیں جس میں نجاستوں کا استعمال نہ ہوتا ہو۔ انتہی مختصراً۔

السِّبَاعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ عُلَمَائِنَا بِالْحِجَازِ حَتَّى حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ وَكَانَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الشَّامِ

کھانے سے۔ ابن شہاب نے کہا ہم نے یہ حدیث حجاز میں اپنے علماء سے نہیں سنی یہاں تک کہ مجھ سے ابو ادریس نے بیان کیا اور وہ شام کے فقیہوں میں سے تھے۔

٤٩٩٠ — عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

۴۹۹۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٩١ — عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَعَمْرٍو كُلُّهُمْ ذَكَرَ الْأَكْلَ إِلَّا صَالِحًا وَيُوسُفَ فَإِنَّ حَدِيثَهُمَا نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ.

۴۹۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٩٢ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ)).

۴۹۹۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے۔

٤٩٩٣ — عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۹۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٩٤ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

۴۹۹۴- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے سے۔

٤٩٩٥ — عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۹۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٩٦ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

۴۹۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٩٧ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ.

۴۹۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۴۹۹۷) ☆ نوویؒ نے کہا جمہور علماء جیسے شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور داؤد ان کا یہ مذہب ہے کہ ہر درندہ دانت سے شکار کرنے والا اسی طرح ہر پرندہ پنجہ سے شکار کرنے والا حرام ہے اور امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ مَيْتَةِ الْبَحْرِ

٤٩٩٨ – عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَأَمَّرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ نَتَلَقَّى عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً قَالَ فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِهَا قَالَ نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ قَالَ وَانْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ الضَّخْمِ فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ قَالَ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوا قَالَ فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتَّى سَمِنَّا قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ وَنَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ أَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ فَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ

باب: دریا کے مردے کا مباح ہونا

۴۹۹۸- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا اور ہمارا سردار ابوعبیدہ بن الجراح کو کیا تاکہ ہم ملیں قریش کے قافلہ سے اور ہمارے توشے کے لیے ایک تھیلہ کھجور کا دیا اور کچھ آپ کو نہ ملا۔ تو ابوعبیدہؓ ہم کو ایک ایک کھجور (ہر روز) دیا کرتے تھے۔ ابوالزبیر نے کہا میں نے جابرؓ سے پوچھا تم ایک کھجور میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا اس کو چوس لیتے تھے بچہ کی طرح، پھر اس پر تھوڑا پانی پی لیتے تھے وہ ہم کو سارے دن رات کو کافی ہو جاتی اور ہم اپنی لکڑیوں سے پتے جھاڑتے پھر اس کو پانی میں تر کرتے اور کھاتے۔

جابرؓ نے کہا ہم گئے سمندر کے کنارے پر وہاں ایک لمبی سی موٹی چیز نمودار ہوئی۔ ہم اس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ایک جانور ہے جس کو عنبر کہتے ہیں۔ ابوعبیدہؓ نے کہا یہ مردار ہے، پھر کہنے لگے نہیں ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں نکلے ہیں اور تم بے قرار ہو رہے ہو (بھوک کے مارے) تو کھاؤ اس کو۔ جابرؓ نے کہا ہم وہاں ایک مہینہ رہے اور ہم تین سو آدمی تھے (اس کا گوشت کھایا کرتے) یہاں تک کہ ہم موٹے ہو گئے۔ جابرؓ نے کہا تم دیکھو ہم اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے چربی کے گھڑے

(۴۹۹۸) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے صحابہ کا زہد اور صبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ باوجود تکلیف اور بھوک کے وہ لڑائی میں پست ہمت نہ ہوتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہم اپنے توشے اپنی گردنوں پر لیتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب توشہ ختم ہو چکا تو ابوعبیدہؓ نے سب کے توشے جو باقی تھے جمع کیے اور ہر روز ہم کو ایک کھجور اس میں سے دیتے تھے۔

امام نوویؒ نے کہا پہلے ابوعبیدہؓ نے اپنے اجتہاد سے اس کو مردار کہا پھر ان کا اجتہاد بدل گیا اور انہوں نے کہا یہ حلال ہے گو مردار ہو کیونکہ وہ مضطر تھے اور مضطر کے لیے مردار بھی حلال ہے۔ اور حضرتؐ نے جو اس کا گوشت مانگا تو ان کے دل کو خوش کرنے کے لیے کیونکہ وہ حلال تھا اس لیے کہ وہ خاص اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا اس کو متبرک سمجھ کر۔ اور اس میں دلیل ہے اس امر کی کہ آدمی کو اپنے دوست سے کوئی شے مانگنا درست ہے اور یہ سوال حرام نہیں ہے اور اجتہاد جائز ہونے کی یہاں تک کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں بھی اور اس امر کی کہ دریا کا مردہ حلال ہے خواہ خود مر جاوے خواہ شکار سے مر جاوے۔ اور اجماع کیا ہے اہل اسلام نے مچھلی کی حلت پر اور ہمارے اصحاب نے کہا

عَشَرَ رَجُلًا فَأَقْعَدَهُمْ فِي وَقْبِ عَيْنِهِ وَأَخَذَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((**هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللَّهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا**)) قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ.

بھرتے تھے اور اس میں سے بیل کے برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے۔ آخر ابو عبیدہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا تو وہ سب اس کی آنکھ کے حلقے کے اندر بیٹھ گئے اور ایک پسلی اس کی پسلیوں میں سے اٹھا کر کھڑی کی' پھر سب سے بڑے اونٹ پر پالان باندھا ان اونٹوں میں سے جو ہمارے ساتھ تھے' وہ اس کے تلے سے نکل گیا اور ہم نے اس کے گوشت میں سے وشائق بنا لیے توشہ کے واسطے (وشائق جمع ہے وشیقہ کی وشیقہ وہ ابلا ہوا گوشت جو سفر کے لیے رکھتے ہیں)۔ جب ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہؐ کے پاس آئے اور یہ قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا رزق تھا جو تمہارے لیے اس نے نکالا تھا اب تمہارے پاس کچھ ہے اس کا گوشت تو ہم کو بھی کھلاؤ۔ جابرؓ نے کہا ہم نے اس کا گوشت آپ کے پاس بھیجا آپ نے اس کو کھایا۔

٤٩٩٩- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهَا حَتَّى ثَابَتْ أَجْسَامُنَا قَالَ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ وَأَطْوَلِ جَمَلٍ

٤٩٩٩- جابرؓ سے روایت ہے ہم کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے سردار ابو عبیدہ بن الجراحؓ تھے۔ ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے تو ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور وہاں سخت بھوکے ہوئے یہاں تک کہ پتے کھانے لگے اور اس لشکر کا نام یہی ہو گیا پتوں کا لشکر۔ پھر سمندر نے ہمارے لیے ایک جانور پھینکا جس کو عنبر کہتے ہیں۔ اس میں سے ہم آدھے مہینے تک کھاتے رہے اور اس کی چربی بدن پر ملتے رہے یہاں تک کہ ہم زور دار ہو گئے۔ پھر ابو عبیدہؓ نے اس کی ایک پسلی لے کر کھڑی کی اور سب سے زیادہ لمبا آدمی لشکر میں دیکھا اور سب سے زیادہ لمبا اونٹ' اس آدمی کو اس اونٹ پر سوار کیا

لہ مینڈک کو حرام کہا ہے اور مینڈک کے سوا اور دریائی جانوروں میں تین قول ہیں سب میں صحیح زیادہ یہ ہے کہ وہ حلال ہیں اور امام مالک کے نزدیک مینڈک بھی درست ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک سوا مچھلی کے اور کوئی دریا کا جانور درست نہیں ہے۔ اسی طرح وہ مچھلی جو خود مر کر پانی کے اوپر تیر آوے ہمارے نزدیک اور جمہور علماء کے نزدیک حلال ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حرام ہے اور حرمت کی دلیل میں جو جابرؓ کی حدیث مروی ہے وہ ضعیف ہے استدلال کے لائق نہیں ہے اور ہماری دلیل یہ حدیث صحیح ہے۔ انتہی مختصراً

فَحَمَلَهُ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ وَجَلَسَ فِي حَجَاجِ عَيْنِهِ نَفَرٌ قَالَ وَأَخْرَجْنَا مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ كَذَا وَكَذَا قُلَّةَ وَدَكٍ قَالَ وَكَانَ مَعَنَا جِرَابٌ مِنْ تَمْرٍ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِي كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا قَبْضَةً قَبْضَةً ثُمَّ أَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدْنَا فَقْدَهُ.

وہ اس کی پسلی کے تلے سے نکل گیا اور اس کی آنکھ کے حلقہ میں کئی آدمی بیٹھ گئے۔ جابرؓ نے کہا ہم نے اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے اتنے گھڑے چربی کے نکالے اور ہمارے ساتھ (اس جانور کے ملنے سے پہلے) ایک بورہ تھا کھجور کا تو ابو عبیدہؓ ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک مٹھی کھجور دیا کرتے' پھر ایک ایک کھجور دینے لگے۔ جب وہ بھی نہ ملی تو ہم کو معلوم ہوا اس کا نہ ملنا (یعنی ایک کھجور سے کیا ہوتا ہے پھر جب وہ بھی نہ رہی اس وقت معلوم ہوا کہ ایک کھجور بھی غنیمت تھی)۔

٥٠٠٠- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ فِي جَيْشِ الْخَبَطِ إِنَّ رَجُلًا نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ.

٥٠٠٠- جابرؓ سے روایت ہے پتوں کے لشکر میں ایک شخص نے ایک دن تین اونٹ کاٹے پھر تین اونٹ پھر تین اونٹ۔ پھر ابو عبیدہؓ نے منع کر دیا اونٹوں کے کاٹنے سے اس خیال سے کہ کہیں اونٹ تمام ہو جاویں اور جہاد میں خلل واقع ہو۔

٥٠٠١-عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ أَزْوَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا.

٥٠٠١- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا ہم تین سو آدمی تھے اور ہمارا توشہ ہماری گردنوں پر تھا۔

٥٠٠٢- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَرِيَّةً ثَلَاثَ مِائَةٍ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَفَنِيَ زَادُهُمْ فَجَمَعَ أَبُو عُبَيْدَةَ زَادَهُمْ فِي مِزْوَدٍ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا حَتَّى كَانَ يُصِيبُنَا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ.

٥٠٠٢- جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تین سو آدمیوں کا اور ان کا سردار ابو عبیدہؓ کو کیا ان کا توشہ تمام ہو گیا تو ابو عبیدہؓ نے سب کے توشہ دان اکٹھے کئے اور ہر روز ہم کو ایک کھجور دیا کرتے۔

٥٠٠٣- عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً أَنَا فِيهِمْ إِلَى سِيفِ الْبَحْرِ وَسَاقُوا جَمِيعًا بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ فَأَكَلَ مِنْهَا الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً.

٥٠٠٣- جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا میں بھی اس میں تھا سمندر کے کنارے' پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔ اس میں یہ ہے کہ لوگوں نے اٹھارہ دن تک اس جانور کا گوشت کھایا۔

٥٠٠٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا إِلٰى أَرْضِ جُهَيْنَةَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ.

۵۰۰۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَحْرِيْمِ أَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ

باب: بستی کے گدھوں کا گوشت حرام ہے

٥٠٠٥- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۵۰۰۵- امیر المومنین حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے خیبر کے دن اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے بھی منع کیا۔

٥٠٠٦- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۵۰۰۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٠٠٧-عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۵۰۰۷- ابی ثعلبہ سے روایت ہے حرام کیے رسول اللہؐ نے گوشت ان گدھوں کے جو بستی میں رہتے ہیں (اور جنگل کا گدھا یعنی گورخر باتفاق حلال ہے)۔

٥٠٠٨-عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۵۰۰۸- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

٥٠٠٩- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ النَّاسُ احْتَاجُوْا إِلَيْهَا.

۵۰۰۹- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھے کھانے سے خیبر کے دن حالانکہ لوگوں کو حاجت تھی۔

٥٠١٠- عَنِ الشَّيْبَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصَبْنَا لِلْقَوْمِ حُمُرًا خَارِجَةً مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَنَحَرْنَاهَا فَإِنَّ قُدُوْرَنَا لَتَغْلِي إِذْ نَادٰى مُنَادِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اكْفَئُوا الْقُدُوْرَ وَلَا

۵۰۱۰- شیبانی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے پوچھا بستی کے گدھوں کے گوشت کو انھوں نے کہا ہم خیبر کے دن بھوکے ہوئے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم نے یہود کے گدھے جو شہر سے نکل رہے تھے پکڑ لئے تھے' پھر ہم نے ان کو کاٹا اور ہماری ہانڈیوں میں ان کا گوشت ابل رہا تھا اتنے میں جناب رسول اللہؐ کے منادی نے پکارا ہانڈیاں الٹ دو اور گدھوں کا گوشت مت کھاؤ۔ میں نے کہا آپ نے گدھوں کا

(۵۰۰۵) ☆ جمہور علماء کے نزدیک اور ابن عباسؓ نے کہا حرام نہیں ہے۔ اور مالک کے تین قول ہیں سب میں مشہور یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے اور صحیح حرمت ہے۔ (نووی مختصراً)

تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا فَقُلْتُ حَرَّمَهَا تَحْرِيمَ مَاذَا قَالَ تَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا فَقُلْنَا حَرَّمَهَا أَلْبَتَّةَ وَحَرَّمَهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ.

گوشت کیسے حرام کیا یہ باتیں ہم نے آپس میں کیں۔ بعضوں نے کہا آپ نے ان کو قطعی حرام کر دیا' بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ ان کا خمس نہیں نکلا تھا (یعنی تقسیم سے پہلے انہوں نے گدھے کاٹ ڈالے اس وجہ سے آپ نے حرام کیا)۔

٥٠١١- عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتْ بِهَا الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِ اكْفَئُوا الْقُدُورَ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ فَقَالَ نَاسٌ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ آخَرُونَ نَهَى عَنْهَا أَلْبَتَّةَ.

۵۰۱۱- سلیمان شیبانی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے سنا وہ کہتے تھے ہم خیبر کی رات بھوکے ہوئے جب دن ہوا تو ہم بستی کے گدھوں پر گرے اور ان کو کاٹا جب دیگیں ابلنے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا الٹا دو دیگوں کو اور گدھوں کے گوشت میں سے کچھ مت کھاؤ۔ اس وقت بعضوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے اس لیے کہ گدھے تقسیم میں نہیں آئے اور بعضوں نے کہا نہیں آپ نے اس کو حرام کر دیا۔

٥٠١٢- عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى يَقُولَانِ أَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اكْفَئُوا الْقُدُورَ.

۵۰۱۲- براء اور عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ ہم نے گدھوں کو پکڑا اور ان کو پکایا پھر آپ کے منادی نے آواز دی الٹ دو ہانڈیوں کو۔

٥٠١٣- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ الْبَرَاءُ أَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اكْفَئُوا الْقُدُورَ.

۵۰۱۳- حضرت ابو اسحاقؒ سے روایت ہے براء نے کہا ہم نے خیبر کے دن گدھے پکڑے پھر جناب رسول اللہؐ کے منادی نے آواز دی کہ الٹ دو ہانڈیوں کو۔

٥٠١٤- عَنِ الْبَرَاءِ يَقُولُ نُهِينَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۵۰۱۴- براء سے روایت ہے ہم منع کیے گئے بستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

٥٠١٥- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُلْقِيَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ نِيئَةً وَنَضِيجَةً ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ.

۵۰۱۵- براء بن عازبؓ سے روایت ہے حکم کیا ہم کو رسول اللہؐ نے بستی کے گدھوں کا گوشت پھینک دینے کا کچا ہو یا پکا ہو' پھر نہیں حکم دیا اس کے کھانے کا۔

٥٠١٦- عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۵۰۱۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٠١٧- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَدْرِي إِنَّمَا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ

۵۰۱۷- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا رسول اللہؐ نے منع کیا گدھوں کے گوشت سے اس وجہ

حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

سے کہ وہ لادنے کے کام میں آتے ہیں تو برا جانا آپ نے ان کا تلف کرنا یا حرام کیا خیبر کے دن بستی کے گدھوں کا گوشت۔

٥٠١٨- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ ثُمَّ إِنَّ اللهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**مَا هَذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ**)) قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيِّ لَحْمٍ قَالُوا ((**عَلَى لَحْمِ حُمُرٍ**)) إِنْسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا**)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ.

٥٠١٨- سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف پھر اللہ تعالیٰ نے فتح کر دیا خیبر کو جس دن فتح ہوا اس کی شام کو لوگوں نے بہت انگار جلائے۔ آپ نے فرمایا یہ انگار کیسے ہیں اور کیا چیز پکاتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا گوشت پکاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کاہے کا گوشت؟ لوگوں نے کہا بستی کے گدھوں کا۔ آپ نے فرمایا گوشت پھاڑ دو اور ہانڈیاں توڑ ڈالو۔ ایک شخص بولا ہم گوشت پھاڑ دیں اور ہانڈیاں دھو ڈالیں؟ آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کر لو۔

٥٠١٩- عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

٥٠١٩- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٠٢٠- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَإِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِمَا فِيهَا.

٥٠٢٠- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو گاؤں سے جو گدھے نکل رہے تھے ہم نے ان کو پکڑا پھر ان کا گوشت پکایا اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی خبردار ہو جاؤ اللہ اور اس کا رسول دونوں تم کو منع کرتے ہیں گدھوں کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہے شیطان کا کام ہے اس کا کھانا۔ پھر سب ہانڈیاں الٹ گئیں اور گوشت ان میں ابل رہا تھا۔

٥٠٢١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَلْحَةَ فَنَادَى إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ أَوْ نَجِسٌ قَالَ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا.

٥٠٢١- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب خیبر کا دن ہوا تو ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے کھائے گئے پھر دوسرا آیا اور یوں گدھے فنا ہو گئے۔ تب آپ نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم کیا انہوں نے پکارا اللہ اور رسول اس کا منع کرتے ہیں تم کو گدھوں کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہیں یا ناپاک ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔

بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ (۱)

۵۰۲۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ.

۵۰۲۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ أَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ.

۵۰۲۴- عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

۵۰۲۵- عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَكَلْنَاهُ.

۵۰۲۶- عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

باب: گھوڑوں کا گوشت حلال ہے

۵۰۲۲- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا خیبر کے دن بستی کے گدھوں کے گوشت سے اور اجازت دی گھوڑوں کا گوشت کھانے کی۔

۵۰۲۳- جابر بن عبداللہؓ نے کہا ہم نے خیبر کے زمانہ میں گھوڑوں کا اور گورخروں کا گوشت کھایا اور منع کیا ہم کو رسول اللہؐ نے بستی کے گدھے سے۔

۵۰۲۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۲۵- اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم نے ایک گھوڑا کاٹا رسول اللہؐ کے زمانہ میں پھر اس کا گوشت کھایا۔

۵۰۲۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ إِبَاحَةِ الضَّبِّ

۵۰۲۷- عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ ((لَسْتُ بِآكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ)).

۵۰۲۸- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ ((لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ)).

۵۰۲۹- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ ((لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ)).

باب: گوہ کا گوشت حلال ہے (یعنی سوسمار کا)

۵۰۲۷- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا گوہ کا گوشت تو آپ نے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔

۵۰۲۸- ابن عمرؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گوہ کھانے کو تو آپ نے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔

۵۰۲۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ منبر پر تھے۔

(۵۰۲۵) ☆ نووی نے کہا اس میں اختلاف ہے تو شافعی اور جمہور سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ گھوڑے کا گوشت مباح ہے بلا کراہت اور امام مالک اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک مکروہ ہے۔

(۵۰۲۷) ☆ آپ نے نہیں کھایا کیونکہ وہ آپ کے ملک میں نہیں ہوتا تھا تو آپ کو اس سے کراہت ہوتی جیسے دوسری روایت ہے پر صحابہ نے کھایا آپ کے سامنے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہے اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا پر ابوحنیفہ سے منقول ہے کہ انہوں نے مکروہ کہا۔ (نووی)

٥٠٣٠- عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

٥٠٣٠- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٠٣١- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الضَّبِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَيُّوبَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِضَبٍّ فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ وَفِي حَدِيثِ أُسَامَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ.

٥٠٣١- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٠٣٢- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ سَعْدٌ وَأُتُوا بِلَحْمِ ضَبٍّ فَنَادَتِ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**كُلُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي**)).

٥٠٣٢- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے کئی صحابی تھے ان میں سعدؓ بھی تھے۔ وہ گوہ کا گوشت لائے تو ایک عورت نے آپ کی بیبیوں میں سے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ گوہ کا گوشت ہے۔ آپ نے صحابہ سے فرمایا تم کھاؤ وہ حلال ہے لیکن وہ میرا کھانا نہیں ہے (یعنی مجھے اس کے کھانے کا اتفاق نہیں ہوا اس وجہ سے کراہت آتی ہے)۔

٥٠٣٣- عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ أَسْمَعْهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هَذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ سَعْدٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ.

٥٠٣٣- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٠٣٤- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ أَخْبِرُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((**لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ**

٥٠٣٤- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں اور خالد بن ولیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہؓ کے گھر میں گئے' وہاں ایک گوہ لایا گیا بھنا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ادھر جھکایا بعضی عورتوں نے جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادیا جس کو آپ کھانے والے تھے (یعنی کہہ دیا کہ یہ گوہ ہے)۔ یہ سنتے ہی آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ میں نے کہا کیا وہ حرام ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نہیں وہ میرے ملک میں نہ تھا

يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ)) قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ.

اس وجہ سے مجھ کو کراہت ہوئی۔ خالدؓ نے کہا میں نے اس کو اپنی طرف کھینچا اور کھایا اور آپ دیکھ رہے تھے۔

٥٠٣٥- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدَّمُ إِلَيْهِ طَعَامٌ حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ قُلْنَ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ)) قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللهِ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَنِي.

٥٠٣٥- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے خالد بن ولیدؓ جن کو سیف اللہ کہا جاتا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ام المومنین میمونہؓ کے پاس گئے جو رسول اللہؐ کی بی بی تھیں اور خالہ تھیں خالدؓ اور ابن عباسؓ کی۔ ان کے پاس گوہ دیکھا بھنا ہوا جو لائی تھیں میمونہ کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے۔ پھر وہ گوہ رسول اللہؐ کے سامنے رکھا گیا اور کم ایسا ہوتا کہ آپ کے سامنے کوئی کھانا رکھا جاوے اور بیان نہ کیا جاوے اور نام نہ لیا جاوے (کہ وہ کیا کھانا ہے) تو رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ بڑھایا گوہ کی طرف ایک عورت عورتوں میں سے جو موجود تھیں بول اٹھی رسول اللہؐ سے اور کہہ دیا جو آپ کے سامنے لائی تھیں وہ کہنے لگیں یہ گوہ ہے یا رسول اللہ! یہ سن کر آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ خالد بن ولیدؓ نے کہا کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نہیں حرام نہیں ہے لیکن یہ میرے ملک میں نہیں ہوتا اس وجہ سے مجھ کو نفرت ہوتی ہے۔ خالدؓ نے کہا پھر میں نے اس کو کھینچا اور کھایا اور رسول اللہؐ دیکھ رہے تھے مجھے کھاتے ہوئے منع نہیں کیا۔

٥٠٣٦- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ فَقُدِّمَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَحْمُ ضَبٍّ جَاءَتْ بِهِ أُمُّ حُفَيْدٍ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَعْلَمَ مَا هُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ وَكَانَ فِي حِجْرِهَا.

٥٠٣٦- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے خالد بن ولیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ بنت حارثؓ کے گھر میں گئے وہ خالدؓ کی خالہ تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوہ کا گوشت لایا گیا۔ اس کو ام حفید بنت حارث نجد سے لائی تھیں اور وہ بنی جعفر میں سے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز نہیں کھاتے تھے جب تک آپ کو معلوم نہ ہو جاتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے پھر بیان کیا اسی طرح۔

٥٠٣٧– عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِيدَ بْنَ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ.

٥٠٣٧– ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ دو گوہ آئے بھنے ہوئے۔

٥٠٣٨– عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِلَحْمِ ضَبٍّ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

٥٠٣٨– ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٠٣٩–عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَهْدَتْ خَالَتِي أُمُّ حُفَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا فَأَكَلَ مِنْ السَّمْنِ وَالْأَقِطِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

٥٠٣٩– حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میری خالہ ام حفید نے رسول اللہ ﷺ کے پاس گھی اور پنیر اور گوہ بھیجی آپ نے گھی اور پنیر کھایا اور گوہ نفرت کر کے چھوڑ دیا اور گوہ آپ کے دستر خوان پر کھایا گیا اور جو حرام ہوتا تو آپ کے دستر خوان پر نہ کھایا جاتا۔

٥٠٤٠– عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ دَعَانَا عَرُوسٌ بِالْمَدِينَةِ فَقَرَّبَ إِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا فَآكِلٌ وَتَارِكٌ فَلَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ الْغَدِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَكْثَرَ الْقَوْمُ حَوْلَهُ حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((لَا آكُلُهُ وَلَا أَنْهَى عَنْهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِئْسَ مَا قُلْتُمْ مَا بُعِثَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِلَّا مُحِلًّا وَمُحَرِّمًا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَامْرَأَةٌ أُخْرَى إِذْ قُرِّبَ إِلَيْهِمْ خُوَانٌ عَلَيْهِ لَحْمٌ فَلَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ قَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَكَفَّ يَدَهُ وَقَالَ ((هَذَا لَحْمٌ لَمْ آكُلْهُ قَطُّ)) وَقَالَ لَهُمْ ((كُلُوا)) فَأَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ وَخَالِدُ بْنُ

٥٠٤٠– یزید بن اصم سے روایت ہے ہم کو ایک دولھا نے بلایا مدینہ میں تو تیرہ گوہ ہمارے سامنے رکھے۔ بعضوں نے کھائی بعضوں نے نہ کھائی۔ پھر میں دوسرے دن ابن عباسؓ سے ملا اور ان سے یہ حال بیان کیا لوگوں نے ان کے سامنے بہت باتیں کیں۔ بعضوں نے یہاں تک کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ منع کرتا ہوں' نہ حرام کہتا ہوں۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا تم نے برا کہا' رسول اللہؐ تو اسی لیے بھیجے گئے کہ ہر ایک چیز کو حلال کہیں یا حرام۔ (چنانچہ قرآن مجید میں حضرتؐ کی صفت بھی آتی ہے یحل لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبائث) بلکہ آپ ایک روز میمونہؓ کے پاس تھے اور فضل بن عباسؓ اور خالد بن ولیدؓ بھی تھے' ایک عورت اور بھی تھی اتنے میں ان لوگوں کے سامنے ایک خوان لایا گیا اس میں گوشت بھی تھا' جب رسول اللہؐ نے اس کے کھانے کا قصد کیا تو میمونہؓ نے کہہ دیا وہ گوہ کا گوشت ہے۔ یہ سن کر آپ نے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا اس گوشت کو میں نے کبھی نہیں کھایا اور ان لوگوں سے فرمایا تم کھاؤ تو فضلؓ اور خالد بن

الْوَلِيدِ وَالْمَرْأَةُ وَقَالَتْ مَيْمُونَةُ لَا آكُلُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَيْءٌ يَأْكُلُ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

ولیدؓ اور اس عورت نے وہ گوشت کھایا اور میمونہؓ نے کہا میں تو وہی چیز کھاؤں گی جس میں سے رسول اللہ کھاویں گے۔

۵۰۴۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ وَقَالَ ((**لَا أَدْرِي لَعَلَّهُ مِنَ الْقُرُونِ الَّتِي مُسِخَتْ**)).

۵۰۴۱- جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ کے پاس گوہ لایا گیا آپ نے انکار کیا اس کے کھانے سے اور فرمایا مجھ کو معلوم نہیں ہے یہ ان قوموں میں سے ہے جو مسخ ہو گئیں (گویا عذاب کی صورت ہے اگرچہ یہ گوہ جانور ہے اور جو مسخ ہوئے تھے وہ مر گئے)۔

۵۰۴۲- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا تَطْعَمُوهُ وَقَذِرَهُ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُحَرِّمْهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ فَإِنَّمَا طَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي طَعِمْتُهُ.

۵۰۴۲- ابوالزبیر سے روایت ہے میں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے گوہ کو پوچھا انہوں نے کہا مت کھاؤ اس کو اور ناپاک سمجھا اس کو اور کہا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے گوہ کو حرام نہیں کیا اور اللہ فائدہ دیتا ہے اس سے بہتوں کو کیونکہ اکثر چرواہے وہی کھاتے ہیں اور جو میرے پاس ہوتا تو میں بھی کھاتا۔

۵۰۴۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضٍ مَضَبَّةٍ فَمَا تَأْمُرُنَا أَوْ فَمَا تُفْتِينَا قَالَ ((**ذُكِرَ لِي أَنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ**)) فَلَمْ يَأْمُرْ وَلَمْ يَنْهَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ وَإِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ هَذِهِ الرِّعَاءِ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَطَعِمْتُهُ إِنَّمَا عَافَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۵۰۴۳- ابوسعیدؓ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! ہم ایسے ملک میں ہیں جہاں گوہ بہت ہیں تو آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا تھا پھر آپ نے نہ حکم دیا گوہ کھانے کا نہ منع کیا اس سے۔ ابوسعیدؓ نے کہا اس کے بعد حضرت عمرؓ نے کہا اللہ اس سے فائدہ دیتا ہے بہتوں کو اور وہی غذا ہے اکثر چرواہوں کی اور جو میرے پاس گوہ ہوتا تو میں کھاتا لیکن رسول اللہ ﷺ کو اس سے نفرت ہوئی۔

۵۰۴۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فِي غَائِطٍ مَضَبَّةٍ وَإِنَّهُ عَامَّةُ طَعَامِ أَهْلِي قَالَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقُلْنَا عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثَلَاثًا ثُمَّ نَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ ((**يَا أَعْرَابِيُّ إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ أَوْ غَضِبَ عَلَى سِبْطٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَابَّ يَدِبُّونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْرِي لَعَلَّ هَذَا مِنْهَا**

۵۰۴۴- ابوسعیدؓ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ کے پاس آیا اور بولا ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں جہاں گوہ بہت ہیں اور وہی کھانا ہے اکثر میرے گھر والوں کا۔ آپ نے اس کو جواب نہ دیا۔ ہم نے کہا پھر پوچھ اس نے پھر پوچھا آپ نے تین بار جواب نہ دیا پھر تیسری بار کے بعد آپ نے اس کو آواز دی اور فرمایا اے دیہاتی اللہ جل جلالہ نے لعنت کی یا غصہ کیا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر تو ان کو جانور کر دیا وہ زمین پر چلتے تھے، میں نہیں جانتا کہ گوہ انہی جانوروں میں سے ہے یا کیا، اس لیے میں اس کو نہیں کھاتا نہ اس کو

فَلَسْتُ آكُلُهَا وَلَا أَنْهَى عَنْهَا)).

حرام کہتا ہوں۔

بَابُ إِبَاحَةِ الْجَرَادِ

باب: ٹڈی کھانا درست ہے

٥٠٤٥– عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ.

۵۰۴۵– عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیاں لڑیں اور ٹڈیاں کھاتے رہے۔

٥٠٤٦–عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَ قَالَ إِسْحَقُ سِتَّ وَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ سِتَّ أَوْ سَبْعَ.

۵۰۴۶– ابو یعفور سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری۔ اسحاق نے چھ لڑائیاں روایت کیں ہیں اور ابن عمرؓ نے شک کے ساتھ چھ یا سات۔

٥٠٤٧– عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ.

۵۰۴۷– ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ إِبَاحَةِ الْأَرْنَبِ

باب: خرگوش حلال ہے

٥٠٤٨– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهِ فَلَغَبُوا قَالَ فَسَعَيْتُ حَتَّى أَدْرَكْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَبِلَهُ.

۵۰۴۸– انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جا رہے تھے ہم نے مر الظہران میں (جو ایک مقام ہے قریب مکہ کے) ایک خرگوش کا پیچھا کیا پہلے لوگ اس پر دوڑے لیکن تھک گئے پھر میں دوڑا تو میں نے پکڑ لیا اور ابو طلحہؓ کے پاس لایا انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کا پٹھ اور دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں۔ میں لے کر آیا آپ نے لے لیا ان کو۔

٥٠٤٩– عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا.

۵۰۴۹– ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۵۰۴۶) ☆ نوویؒ نے کہا ٹڈی کے حلال ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اب شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ٹڈی ہر حال میں حلال ہے کہ ذبح کی جاوے یا نہ کی جاوے' مسلمان شکار کرے یا مجوسی یا خود مر جاوے اور مالک نے کہا کہ وہ حلال نہیں ہے اگر خود مر جاوے البتہ اگر کسی سبب سے مرے مثلاً کوئی ٹکڑا اس کا کاٹیں یا اس کو ذبح کریں یا زندہ ہنڈیا میں ڈالیں یا بھونیں تو حلال ہے۔ انتہیٰ۔

(۵۰۴۸) ☆ نوویؒ نے کہا خرگوش حلال ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کے نزدیک مگر عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ اور ابن ابی لیلیٰ سے اس کی کراہت منقول ہے اور کسی حدیث سے ممانعت اس کی نہیں ہے۔ انتہیٰ

بَابُ إِبَاحَةِ مَا يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى الْاِصْطِيَادِ وَالْعَدْوِ وَكَرَاهَةِ الْخَذْفِ

باب: شکار کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان ضروری ہو وہ درست ہے لیکن چھوٹی کنکریاں پھینکنا نادرست ہے

۵۰۵۰- عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ أَوْ قَالَ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ فَإِنَّهُ لَا يُصْطَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكَأُ بِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أُخْبِرُكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ أَوْ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ أَرَاكَ تَخْذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا.

۵۰۵۰- ابن بریدہ سے روایت ہے عبداللہ بن مغفل نے ایک شخص کو دیکھا اپنے یاروں سے خذف کرتے ہوئے (خذف کنکری مارنا یا گٹھلی مارنا یا کوئی اور چیز ان کے مانند دو انگلیوں کے بیچ میں رکھ کر یا انگلی اور انگوٹھے کے بیچ میں رکھ کر)۔ عبداللہ نے اس سے کہا تو خذف مت کر اس لیے کہ رسول اللہؐ مکروہ جانتے تھے یا منع کرتے تھے خذف کو کیونکہ نہ اس سے شکار ہوتا ہے نہ دشمن مرتا ہے بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے (جب وہ کسی کے لگ جاتا ہے)۔ پھر عبداللہ نے اس کو دیکھا خذف کرتے ہوئے تو کہا میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ رسول اللہؐ مکروہ رکھتے تھے یا منع کرتے تھے خذف سے اور پھر میں دیکھتا ہوں تو خذف کیے جاتا ہے اب میں تجھ سے بات نہ کروں گا۔

۵۰۵۱- عَنْ كَهْمَسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۵۰۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۵۲- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَلَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلٰكِنَّهُ

۵۰۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۵۰۵۰) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور فاسقوں کی ملاقات ترک کرنی چاہیے۔ اسی طرح ان لوگوں کی جو جان بوجھ کر حدیث پر عمل نہ کریں اور ایسے لوگوں کی ترک ملاقات ہمیشہ کے لیے درست ہے اور وہ جو تین دن سے زیادہ ترک منع ہے وہ جب ہے کہ اپنے حظ نفس یا دنیاوی امور کے لیے ترک کرے لیکن اہل بدعت سے تو ہمیشہ ترک ملاقات چاہیے اور اس حدیث کی مؤید اور حدیثیں ہیں جیسے حدیث کعب بن مالکؓ وغیرہ کی۔ انتہی

مترجم کہتا ہے کہ حدیث پر عمل نہ کرنا اور اپنی خواہش نفس پر اصرار کرنا ایسا بڑا گناہ ہے کہ ایسے شخص سے ہمیشہ کے لیے ترک ملاقات جائز ہے اور داخل ہیں اس میں وہ لوگ جو حدیث صحیح کو کسی مجتہد یا عالم یا درویش یا پیر یا مرشد کے قول یا فعل کے خلاف میں واجب العمل نہ جانیں بلکہ ان کا گناہ سخت ہے اس شخص کے گناہ سے جو صرف شامت نفس سے حدیث پر عمل نہ کر سکے لیکن حدیث پر عمل کرنا اچھا سمجھتا ہے۔

يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ و قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ ((إِنَّهَا لَا تَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْقَأُ الْعَيْنَ)).

٥٠٥٣–عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ قَرِيبًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ قَالَ فَنَهَاهُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا وَلَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ قَالَ فَعَادَ فَقَالَ أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ تَخْذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا.

۵۰۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عبداللہ بن مغفل کے ایک رشتہ دار نے خذف کیا۔

٥٠٥٤– عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۵۰۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الْأَمْرِ بِإِحْسَانِ الذَّبْحِ وَ الْقَتْلِ وَ تَحْدِيدِ الشَّفْرَةِ

باب: ذبح یا قتل اچھی طرح کرنا چاہیے اور چھری کو تیز کر لینا چاہیے

٥٠٥٥– عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ ((فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ)).

۵۰۵۵- شداد بن اوس سے روایت ہے دو باتیں میں نے یاد رکھیں رسول اللہؐ سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں بھلائی فرض کی ہے۔ جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور چاہیے کہ تم سے جو کوئی ذبح کرنا چاہے وہ چھری کو تیز کر لیوے اور اپنے جانور کو آرام دیوے (اور یہی مستحب ہے کہ چھرے جانور کے سامنے تیز نہ کرے اور نہ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرے اور نہ ذبح کرنے کے لیے کھینچ کر لے جاوے)

٥٠٥٦– عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ بِإِسْنَادِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ.

۵۰۵۶۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ

باب : جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے

٥٠٥٧– عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ جَدِّي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ دَارَ

۵۰۵۷- ہشام بن زید بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اپنے دادا انس بن مالکؓ کے ساتھ حکم بن ایوب

(۵۰۵۷) ☆ اور یہ ممانعت تحریمی ہے کیونکہ اس میں جانور کو ایذا ہوتی ہے اور مال تلف ہوتا ہے۔ نووی نے کہا عربی میں اس کو صبر ←

الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَإِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ.

کے گھر میں گیا وہاں کچھ لوگوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اور اس پر تیر مار رہے تھے۔ انسؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا جانوروں کو باندھ کر مارنے سے۔

٥٠٥٨– عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

٥٠٥٨– ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٠٥٩– عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا)).

٥٠٥٩– حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ۔

٥٠٦٠– عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

٥٠٦٠– ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٠٦١– عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضي الله عنه قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَتَرَامَوْنَهَا فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا.

٥٠٦١– حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گزرے چند لوگوں پر جنہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اس پر تیر چلا رہے تھے۔ جب ان لوگوں نے ابن عمرؓ کو دیکھا تو وہاں سے الگ ہو گئے۔ ابن عمرؓ نے کہا یہ کام کس نے کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے تو لعنت کی ہے اس پر جو ایسا کام کرے۔

٥٠٦٢– عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُونَهُ وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا.

٥٠٦٢– سعید بن جبیر سے روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ جو قریش کے چند جوانوں پر گزرے انہوں نے ایک پرندہ پر نشانہ لگایا تھا اور اس کو تیر مار رہے تھے اور جس کا پرندہ تھا اس سے یہ ٹھہرایا تھا کہ جو تیر نشانے پر نہ لگے اس تیر کو وہ لے لیوے۔ جب ان لوگوں نے عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا تو الگ ہو گئے۔ ابن عمرؓ نے کہا لعنت کی اللہ نے اس پر جو ایسا کام کرے اور رسول اللہؐ نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو کسی جاندار کو نشانہ بناوے۔

٥٠٦٣– عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا.

٥٠٦٣– جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جانور کو باندھ کر مارنے سے۔

☆ ☆ ☆

لہ کہتے ہیں یعنی جانور کو باندھ دینا اور وہ زندہ ہو پھر اس کو تیروں وغیرہ سے مارنا۔

كِتَابُ الْأَضَاحِيْ

کتاب قربانیوں کے بیان میں

بَابُ وَقْتِهَا

٥٠٦٤- عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ صَلَّى وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَرَى لَحْمَ أَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ ((مَنْ كَانَ ذَبَحَ أُضْحِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ)).

باب: قربانی کا وقت کیا ہے

۵۰۶۴- جندب بن سفیانؓ سے روایت ہے میں عیدالاضحیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا آپ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی اور نماز سے فارغ نہیں ہوئے تھے اور سلام نہیں بھیجا تھا کہ دیکھا قربانیوں کا گوشت اور وہ ذبح ہو چکی تھیں نماز سے فارغ ہونے کے اول ہی تو آپ نے فرمایا جس شخص نے قربانی کاٹی اپنی نماز سے پہلے ہی یا ہماری نماز سے پہلے (یہ شک ہے راوی کا) وہ دوسری قربانی کرے (کیونکہ پہلی قربانی درست نہیں ہوئی) اور جس نے نہیں کاٹی وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کاٹے۔

(۵۰۶۴) ☆نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ مالدار پر قربانی واجب ہے یا نہیں؟ جمہور علماء کے نزدیک قربانی سنت ہے اگر ترک کرے گا تو گناہ گار نہ ہو گا نہ قضا لازم ہو گی اور یہی مذہب ہے مالک اور احمد اور ابو یوسف اور اسحٰق اور ابو ثور اور مزنی اور داؤد وغیر ہم اور ربیعہ اور اوزاعی اور ابو حنیفہ اور لیث کے نزدیک مالدار پر قربانی واجب ہے اور نخعی نے کہا مالدار پر واجب ہے بشرطیکہ وہ منیٰ میں حاجی نہ ہو اور محمد بن حسن نے کہا شہر والوں پر واجب ہے۔ اور وقت قربانی کا یہ ہے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد قربانی کرے اور اجماع ہے اس پر کہ طلوع فجر سے پہلے دسویں تاریخ کی قربانی کرنا درست نہیں ہے اور اختلاف ہے اس کے بعد میں تو شافعی اور ابوداؤد اور ابن منذر وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ جب آفتاب نکلا دسویں تاریخ کا اور اتنا وقت گزر گیا کہ عید کی نماز اور دو خطبے جتنی دیر میں ہوتے ہیں تو قربانی کا وقت آگیا اب اگر قربانی کرے گا تو کافی ہے گو امام کے ساتھ عید کی نماز پڑھے یا عید کی نماز ہی نہ پڑھے خواہ شہر والا ہو یا دیہاتی یا مسافر خواہ امام نے اپنی قربانی اس وقت تک کاٹی ہو یا نہ کاٹی ہو۔ اور عطا اور ابو حنیفہ نے کہا کہ گاؤں اور جنگل والوں کے لیے قربانی کا وقت دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والوں کے لیے جب تک امام نماز اور خطبہ سے فارغ نہ ہو اس وقت تک نہیں ہوتا تو اس سے پہلے قربانی درست نہ ہو گی۔ اور امام مالک نے کہا کہ جب تک امام نماز اور خطبہ اور قربانی کے ذبح سے فارغ نہ ہو تو اس وقت تک قربانی درست نہیں ہے اور امام احمد نے کہا کہ امام کی نماز سے پہلے درست نہیں اور اس کی نماز کے بعد درست ہے گو اس نے ابھی قربانی نہ کی ہو اور دیہاتی اور شہری ان کے نزدیک برابر ہیں۔ اور ثوری نے کہا کہ امام جب تک خطبہ سے فارغ نہ ہو اس وقت تک درست نہیں ہے اور ربیعہ نے کہا جہاں امام نہیں ہے وہاں آفتاب نکلنے سے پہلے قربانی درست نہیں ہے اور اس کے بعد درست ہے اب اخیر وقت قربانی کا تیرھویں کی شام تک ہے اور یہی قول ہے شافعی کا اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے نزدیک بارھویں کی شام تک اور رات کو بھی قربانی درست ہے لیکن مکروہ ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں۔ انتہی مختصراً

٥٠٦٥ - عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ بِالنَّاسِ نَظَرَ إِلَى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ)).

٥٠٦٥- جندب بن سفیان سے روایت ہے میں عیدالاضحیٰ میں رسول اللہ کے ساتھ تھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو بکریوں کو دیکھا وہ کٹ گئیں آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا ہے وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

٥٠٦٦ - عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا عَلَى اسْمِ اللَّهِ كَحَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ.

٥٠٦٦- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٠٦٧ - عَنْ جُنْدَبٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ أَضْحَى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ ((مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ)).

٥٠٦٧- جندب بجلیؓ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا عیدالاضحیٰ کے دن آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہو وہ دوبارہ پھر کرے اور جس نے نہیں کی وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر کاٹے۔

٥٠٦٨ - عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

٥٠٦٨- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٠٦٩ - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ضَحَّى خَالِي أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ ((ضَحِّ بِهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحَّى قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ)).

٥٠٦٩- براءؓ سے روایت ہے میرے ماموں ابوبردہؓ نے نماز سے پہلے قربانی کی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی (یعنی قربانی کا ثواب نہیں ہے)۔ ابوبردہؓ نے کہا یارسول اللہؐ! میرے پاس ایک چھ مہینہ کا بچہ ہے بکری کا۔ آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر اور تیرے سوا اور کسی کے لیے یہ درست نہیں (بلکہ بکری ایک برس یا زیادہ کی ضروری ہے)۔ پھر آپ نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے اس نے اپنی ذات کے لیے کاٹا (یعنی گوشت کھانے کیلئے، قربانی کا ثواب نہیں ملتا) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی پوری ہوئی اور وہ پا گیا مسلمانوں کی سنت کو۔

٥٠٧٠ - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ خَالَهُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ وَإِنِّي عَجَّلْتُ نَسِيكَتِي لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَجِيرَانِي وَأَهْلَ دَارِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

٥٠٧٠- براء بن عازبؓ سے روایت ہے ان کے ماموں ابوبردہ بن نیار نے رسول اللہ ﷺ کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کرلی تو کہنے لگا یارسول اللہؐ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش رکھنا برا ہے (یعنی قربانی نہ کرنا اور بال بچوں کے دل میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا اس دن برا ہے اور بعض نسخوں میں مکروہ کے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَعِدْ نُسُكًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَقَالَ ((هِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْكَ وَلَا تَجْزِي جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)).

بدلے مقروم ہے تو ترجمہ یہ ہوگا یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی طلب ہوتی ہے) اور میں نے اپنی قربانی جلد کی تاکہ کھلاؤں میں اپنے بال بچوں اور ہمسایوں اور گھر والوں کو رسول اللہؐ نے فرمایا پھر قربانی کر وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دودھ والی کم سن بکری ہے (ایک برس سے کم عمر کی اس کو عرب میں عناق کہتے ہیں) اور وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے فرمایا یہ بہتر ہے تیری دونوں قربانیوں میں (اگرچہ پہلی قربانی نہ تھی مگر چونکہ ابو بردہ نے اس کو نیت خیر سے کاٹا تھا اس وجہ سے اس میں بھی ثواب ہوا) اور اب تیرے بعد ایک برس سے کم کی بکری کسی کے لیے درست نہ ہوگی (البتہ بھیڑ درست ہے)

٥٠٧١- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ ((لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يُصَلِّيَ)) قَالَ فَقَالَ خَالِي يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ هُشَيْمٍ.

۵۰۷۱- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا کوئی قربانی نہ کرے نماز سے پہلے میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا برا ہے پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

٥٠٧٢- عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يُصَلِّيَ)) فَقَالَ خَالِي يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ نَسَكْتُ عَنِ ابْنٍ لِي فَقَالَ ((ذَاكَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ لِأَهْلِكَ)) فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي شَاةً خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ قَالَ ((ضَحِّ بِهَا فَإِنَّهَا خَيْرُ نَسِيكَةٍ)).

۵۰۷۲- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے (یعنی مسلمان ہو) وہ قربانی نہ کرے جب تک کہ نماز نہ پڑھ لیں۔ میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہؐ میں تو اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر چکا آپ نے فرمایا اس میں تو نے جلدی کی اپنے گھر والوں کے لیے اس نے رسول اللہؐ سے کہا میرے پاس ایک بکری ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے۔ (نوویؒ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ قربانی میں گوشت کی کثرت افضل نہیں ہے بلکہ گوشت کی عمدگی تو ایک فربہ بکری دو دبلی بکریوں سے بہتر ہے) آپ نے فرمایا قربانی کر اس کی وہ تیری دونوں قربانیوں سے بہتر ہے۔

٥٠٧٣– عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا نُصَلِّي ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ)) وَكَانَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ عِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ ((اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)).

۵۰۷۳- براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جو کام ہم اس دن کرتے ہیں وہ یہ کہ نماز پڑھتے ہیں (عید کی پھر گھر کو) لوٹ کر قربانی کرتے ہیں تو جو کوئی ایسا کرے وہ ہمارے طریقہ پر چلا اور جو (نماز سے پہلے) ذبح کرے تو وہ گوشت ہے جس کو اس نے تیار کیا اپنے گھر والوں کے لیے قربانی نہ ہوگی اور ابو بردہ بن نیار نے ذبح کر لیا تھا پھر بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے (ایک برس سے کم کا) جو بہتر ہے مسنہ سے (ایک برس سے زیادہ عمر کا)۔ آپ نے فرمایا تو ذبح کر اسی کو اور تیرے بعد اور کسی کو درست نہیں۔

٥٠٧٤–عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۵۰۷۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٠٧٥–عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

۵۰۷۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٠٧٦– عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ ((لَا يُضَحِّيَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يُصَلِّيَ)) قَالَ رَجُلٌ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ ((فَضَحِّ بِهَا وَلَا تَجْزِي جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)).

۵۰۷۶- براء بن عازبؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا نماز سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے۔ ایک شخص بولا میرے پاس ایک دودھ والی (یعنی کم سن ابھی دودھ پیتی تھی) ایک برس سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر اور تیرے بعد پھر کسی کو جذعہ کی قربانی درست نہ ہوگی (یعنی بکری کا جذعہ)۔

٥٠٧٧– عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَبْدِلْهَا)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَأَظُنُّهُ قَالَ وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)).

۵۰۷۷- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو بردہ نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بدل دوسری قربانی کر۔ وہ بولا یا رسول اللہ! میرے پاس تو جذعہ کے سوا اور کچھ نہیں۔ شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں اس نے یہ بھی کہا کہ وہ جذعہ مسنہ سے بہتر ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اچھا اسی کو ذبح کر اور تیرے بعد کسی کو کافی نہ ہوگا۔

٥٠٧٨– عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ

۵۰۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

الشَّكُّ فِي قَوْلِهِ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ.

٥٠٧٩– عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ((مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَدَّقَهُ قَالَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ أَفَأَذْبَحُهَا قَالَ فَرَخَّصَ لَهُ فَقَالَ لَا أَدْرِي أَبَلَغَتْ رُخْصَتُهُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا قَالَ وَانْكَفَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوهَا أَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوهَا.

۵۰۷۹– حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے (دسویں تاریخ) یوم النحر کو فرمایا جس نے میری نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ دوبارہ ذبح کرے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کی محتاجی کا حال بیان کیا شاید رسول اللہؐ نے اس کو سچا کہا پھر وہ شخص بولا میرے پاس ایک بکری ہے ایک برس سے کم کی (یعنی جذعہ) جو گوشت کی دو بکریوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے کیا میں اس کو ذبح کروں؟ آپ نے اس کو اجازت دی۔ راوی نے کہا اب یہ نہیں معلوم کہ یہ اجازت اوروں کو بھی ہوئی یا نہیں۔ پھر آپ جھکے دو مینڈھوں پر ان کو ذبح کیا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے) پھر لوگ کھڑے ہوئے اور بکریوں کو بانٹ لیا۔

٥٠٨٠– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ ذَبْحًا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

۵۰۸۰– ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٠٨١– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمَ أَضْحًى قَالَ فَوَجَدَ رِيحَ لَحْمٍ فَنَهَاهُمْ أَنْ يَذْبَحُوا قَالَ ((مَنْ كَانَ ضَحَّى فَلْيُعِدْ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا)).

۵۰۸۱– انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عید الاضحیٰ کے روز پھر گوشت کی بو پائی اور منع کیا ان کو ذبح کرنے سے (نماز سے پہلے) اور فرمایا جو ذبح کر چکا ہو وہ پھر ذبح کرے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

بَابُ سِنِّ الْأُضْحِيَةِ

باب: قربانی کی عمر کا بیان

٥٠٨٢– عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((لَا

۵۰۸۲– حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا مت ذبح کرو قربانی میں مگر مسنہ (جو ایک برس کا ہو کر

(۵۰۸۲) ؒنووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ دنبہ کے سوا اور جانور کا جذعہ درست نہیں اور اس پر اجماع ہے مگر اوزاعی سے یہ منقول ہے کہ ہر جانور کا جذعہ درست ہے اور دنبہ کا جذعہ ہمارے اور اکثر علماء کے نزدیک درست ہے اور ابن عمرؓ اور زہری کے نزدیک درست نہیں ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سوا اونٹ اور گائے اور بکری کے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں اور حسن سے منقول ہے کہ نیل گائے بھی

تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ)).

دوسرے میں لگا ہو) البتہ جب تم کو ایسا جانور نہ ملے تو دنبہ کا جذعہ کرو (جو چھ مہینہ کا ہو کر ساتویں میں لگا ہو)۔

۵۰۸۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِينَةِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوا وَظَنُّوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ أَنْ يُعِيدَ بِنَحْرٍ آخَرَ وَلَا يَنْحَرُوا حَتَّى يَنْحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

۵۰۸۳- جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یوم النحر کو مدینہ میں تو کئی آدمیوں نے آگے ہی قربانی کر لی اور یہ سمجھے کہ آپ نے بھی قربانی کر لی پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جس نے آپ سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے اور جب تک رسول اللہؐ قربانی نہ کریں تم قربانی نہ کرو۔ (اس سے امام مالک کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جب تک امام قربانی نہ کرے لوگ بھی نہ کریں)۔

۵۰۸۴- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ ((ضَحِّ بِهِ أَنْتَ)) قَالَ قُتَيْبَةُ عَلَى صَحَابَتِهِ.

۵۰۸۴- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں دیں اپنے یاروں کو بانٹنے کے لیے قربانی کے لیے پھر ایک برس کا بچہ بچ رہا بکری کا انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اسی کو قربانی کر۔

۵۰۸۵- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِينَا ضَحَايَا فَأَصَابَنِي جَذَعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَصَابَنِي جَذَعٌ فَقَالَ ((ضَحِّ بِهِ)).

۵۰۸۵- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قربانی کی بکریاں بانٹیں تو میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا (ایک برس کا بچہ)۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے حصہ میں جذعہ آیا آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر۔

۵۰۸۶- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

۵۰۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

ف: سات آدمیوں کی طرف سے درست ہے اور ہرن ایک آدمی کی طرف سے درست ہے اور دنبہ کا جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو اور بعضوں نے کہا چھ مہینے کا اور بعضوں نے کہا سات کا اور بعضوں نے کہا آٹھ کا اور بعضوں نے کہا دس کا اور افضل قربانی کے لیے ہمارے نزدیک اونٹ ہے، پھر گائے بیل پھر دنبہ بھیڑ، پھر بکری اور مالک کے نزدیک بکری افضل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور موٹا تندرست عمدہ ہو۔ انتہیٰ مختصراً

بَابُ اسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ

باب: قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسی طرح بسم اللہ واللہ اکبر کہنا

٥٠٨٧- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا.

٥٠٨٧- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو سفید تھے یا سفید اور سیاہ سینگ دار آپ نے ذبح کیا ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے اور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی اور پاؤں رکھا ان کی گردن پر کاٹتے وقت تاکہ جانور اپنا سر نہ ہلا سکے اور تکلیف نہ پاوے۔

٥٠٨٨- عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا قَالَ وَسَمَّى وَكَبَّرَ.

٥٠٨٨- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٠٨٩- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ قُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَمْ.

٥٠٨٩- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے کاٹتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔

٥٠٩٠- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيَقُولُ ((بِاسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ))

٥٠٩٠- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

٥٠٩١- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ فَقَالَ لَهَا ((يَا

٥٠٩١- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ایک مینڈھا سینگ دار لانے کا جو چلتا ہو سیاہی میں اور بیٹھتا ہو سیاہی میں اور دیکھتا ہو سیاہی میں (یعنی پاؤں اور پیٹ اور آنکھوں کے گرد سیاہی ہو) پھر لایا گیا ایک ایسا

(٥٠٨٧) ☆ نووی نے کہا اجماع ہے اہل اسلام کا کہ قربانی میں بے سینگ جانور یعنی جس کا سینگ اگا ہی نہ ہو درست ہے اور جس کا سینگ ٹوٹ گیا ہو اس میں اختلاف ہے تو شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک درست ہے اور اجماع ہے کہ بیمار اور دبلے اور کانے اور لنگڑے جانور کی قربانی درست نہیں اور ایسے ہی اندھے یا گنجے کی اور ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ افضل رنگ قربانی میں سفید ہے پھر زرد پھر خاکی پھر چت کبرا پھر کالا اور مستحب ہے اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا اور جائز ہے کسی اور کو وکیل کرنا عذر سے اس حالت میں مستحب ہے کہ ذبح کے وقت خود بھی موجود رہے اور اگر وکیل کرے یہودی یا نصرانی کو تو مکروہ ہے اور جائز ہے وکیل کرنا لڑکے یا حائضہ عورت کو۔ انتہی مختصراً

(٥٠٩١) ☆ نوویؒ نے کہا اجماع ہے اس پر کہ جانور کو بائیں کروٹ پر لٹادے تاکہ ذبح کرنے والے کو آسانی ہووے چھری داہنے ہاتھ میں پکڑے اور بائیں ہاتھ سے اس کا سر تھامے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک ہی جانور ایک ہی آدمی اور اس کے گھر والوں کی طرف سے

عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ)) ثُمَّ قَالَ ((اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ)) فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ ((بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ)) ثُمَّ ضَحَّى بِهِ.

مینڈھا قربانی کے لیے آپ نے فرمایا اے عائشہؓ چھری لا پھر فرمایا تیز کر لے اس کو پتھر سے میں نے تیز کر دی پھر آپ نے چھری لی اور مینڈھے کو پکڑا اس کو لٹایا پھر اس کو ذبح کیا پھر فرمایا بسم اللہ یا اللہ قبول کر محمدؐ کی طرف سے اور محمدؐ کی آل کی طرف سے اور محمدؐ کی امت کی طرف سے پھر قربانی کی اس کی۔

بَابُ جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلاَّ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَائِرَ الْعِظَامِ

باب: ذبح ہر چیز سے درست ہے جو خون بہائے سوا دانت اور ناخن اور ہڈی کے

٥٠٩٢- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى قَالَ ﷺ ((أَعْجِلْ أَوْ أَرْنِي مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ)) قَالَ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا)).

٥٠٩٢- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کل دشمن سے بھڑنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا جلدی کر یا ہوشیاری کر جو خون بہاوے اور اللہ کا نام لیا جاوے اس کو کھا سوا دانت اور ناخن کے اور میں تجھ سے کہوں گا اس کی وجہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔ راوی نے کہا ہم کو لوٹ میں ملے اونٹ اور بکری پھر ان میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا ایک شخص نے اس کو تیر سے مارا وہ ٹھہر گیا۔ تب رسول اللہؐ نے فرمایا ان اونٹوں میں بھی بعضے بگڑ جاتے ہیں اور بھاگ نکلتے ہیں جیسے جنگلی جانور بھاگتے ہیں پھر جب کوئی جانور ایسا ہو جاوے تو اس کے ساتھ یہی کرو۔

خوشی سے کافی ہے اور سب کو ثواب ملے گا ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور ثوری اور ابو حنیفہ نے اس کو مکروہ کہا اور طحاوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے یا مخصوص۔ اور علماء نے کہا ہے کہ طحاوی کا قول غلط ہے کیونکہ نسخ اور تخصیص صرف دعویٰ سے نہیں ہو سکتی۔ انتہی

(٥٠٩٢) ☆ یعنی تیز برچھی وغیرہ سے اس کو مار تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اگر وہ اس زخم سے مر جاوے تو اس کو کھا لو وہ حلال ہے اور جو نہ مرے تو ذبح کر ڈالو جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور یہ صحیح ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناخن اور دانت اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں باقی ہر تیز چیز سے جیسے تلوار چھری تیز پتھر لکڑی کانچ نرکل ٹھیکری تانبہ وغیرہ سے درست ہے اگر وہ دھار دار ہوں اور ابو حنیفہ کے نزدیک جو دانت بدن سے جدا ہو گیا ہو اسی طرح جو ہڈی جدا ہو گئی ہو اس سے ذبح کرنا درست ہے اور مالک کے نزدیک ہڈی سے درست ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں اور خلاف ہیں حدیث کے۔ (نووی مختصراً)

۵۰۹۳- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.

۵۰۹۳- رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو تہامہ میں ہے (یہ ذوالحلیفہ دوسرا ایک مقام ہے حاذہ اور ذات عرق کے بیچ میں اور وہ ذوالحلیفہ نہیں ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہے) وہاں ہم کو بکری اور اونٹ ملے۔ لوگوں نے جلدی کر کے ان کو جوش دیا ہانڈیوں میں (یعنی ان کے گوشت کاٹ کر)۔ آپ نے حکم دیا وہ سب ہانڈیاں اوندھائی گئیں۔ پھر دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر رکھیں اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔

۵۰۹۴- عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنُذَكِّي بِاللِّيطِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَقَالَ فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيرٌ مِنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتَّى وَهَصْنَاهُ.

۵۰۹۴- رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ! کل ہم دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو ہم ذبح کریں نرکل کے چھلکوں سے پھر بیان کیا حدیث کو قصہ سمیت اور کہا کہ ایک اونٹ ہم میں کا بھڑک نکلا ہم نے اس کو تیروں سے مارا یہاں تک کہ گرا دیا اس کو۔

۵۰۹۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ بِتَمَامِهِ وَقَالَ فِيهِ وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ.

۵۰۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۹۶- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ وَذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ.

۵۰۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَّ نَسْخِهِ

باب: تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے ممانعت اور اس کے منسوخ ہونے کا بیان

۵۰۹۷- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ

۵۰۹۷- ابو عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عید کی نماز میں

(۵۰۹۳) ☆ آپ نے ہانڈیوں کو اوندھا دیا کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست نہیں ہے جب دارالسلام میں پہنچ جاوے اور دارالحرب میں ضرورت سے کھانے کی چیز کا استعمال درست ہے۔

(۵۰۹۷) ☆ ایک طائفہ علماء نے اسی حدیث پر عمل کر کے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھ چھوڑنا حرام کیا ہے اور جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے اور یہی صحیح ہے۔ (نووی مختصراً)

عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ.

حضرت علیؓ کے ساتھ تھا انہوں نے نماز پہلے پڑھی اور خطبہ اس کے بعد اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔

۵۰۹۸- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ فَصَلَّى لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَأْكُلُوا.

۵۰۹۸- ابو عبیدؓ سے روایت ہے انہوں نے عید کی نماز پڑھی حضرت عمر کے ساتھ پھر انہوں نے کہا میں نے نماز پڑھی حضرت علیؓ کے ساتھ انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا لوگوں کو اور کہا کہ رسول اللہؐ نے منع کیا ہے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن سے زیادہ تو مت کھاؤ (تین دن کے بعد بلکہ تین دن تک کھاؤ اور خیرات بھی کرو)۔

۵۰۹۹- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۰۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۰۰- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا يَأْكُلُ أَحَدٌ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ)).

۵۱۰۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاوے۔

۵۱۰۱- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

۵۱۰۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۱۰۲- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ بَعْدَ ثَلَاثٍ.

۵۱۰۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ سالم نے کہا ابن عمرؓ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے۔

۵۱۰۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ

۵۱۰۳- عبداللہ بن واقدؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ عبداللہ بن ابی بکرؓ نے کہا میں نے یہ عمرہ سے بیان کیا انہوں نے کہا سچ کہا عبداللہ نے، میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا وہ کہتی تھیں چند لوگ

(۵۱۰۳) ☆ نوویؒ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا منع نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قربانی میں سے صدقہ دینا چاہیے اور کھانا بھی چاہیے پھر اگر قربانی نفل ہو تو اس میں صدقہ دینا واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ اکثر صدقہ کرے۔ علماء نے

سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى زَمَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((ادَّخِرُوا ثَلَاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ)) فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَّخِذُونَ الْأَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمُلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا نَهَيْتَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ ((إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَتَصَدَّقُوا))

دیہات کے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں آئے عیدالاضحیٰ میں شریک ہونے کو (اور وہ لوگ محتاج تھے) تو آپ نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن کے موافق رکھ لو باقی خیرات کر دو (تاکہ یہ محتاج بھوکے نہ رہیں اور ان کو بھی کھانے کو گوشت ملے)۔ اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ اپنی قربانیوں سے مشکیں بناتے تھے ان کی کھالوں کی اور ان میں چربی پگھلاتے تھے۔ رسول اللہ نے فرمایا اب کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے منع فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے اور اس سے نکلا کہ قربانی کا کوئی جز تین دن سے زیادہ نہ رکھنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا ان محتاجوں کی وجہ سے جو اس وقت آگئے تھے اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ دو۔

٥١٠٤- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ ((كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا)).

۵۱۰۴- حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے منع کیا قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے پھر اس کے بعد فرمایا کھاؤ اور توشہ کرو اور رکھ چھوڑو (تو ممانعت منسوخ ہو گئی)۔

٥١٠٥- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى فَأَرْخَصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا قُلْتُ لِعَطَاءٍ قَالَ جَابِرٌ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ

۵۱۰۵- حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے منیٰ میں پھر رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ بناؤ (راہ کا)۔ میں نے عطاء سے کہا جابرؓ نے یہ بھی کہا یہاں تک کہ ہم آئے مدینہ کو؟ انہوں نے کہا ہاں۔

٥١٠٦- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا لَا نُمْسِكُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَتَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَأْكُلَ مِنْهَا يَعْنِي فَوْقَ ثَلَاثٍ.

۵۱۰۶- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں رکھتے تھے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا اس میں سے توشہ بنانے کا اور تین دن سے زیادہ کھانے کا۔

٥١٠٧- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا إِلَى

۵۱۰۷- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم قربانی کے گوشت کا توشہ

لہ نے کہا ہے کہ تہائی کھاوے اور تہائی صدقہ دیوے اور تہائی دوستوں کو ہدیہ کرے اور یہ ایک قول ہے کہ آدھا کھاوے آدھا خیرات کرے۔ اور کھانا اس میں سے مستحب ہے واجب نہیں اور بعض سلف سے اس کا وجوب منقول ہے۔ انتہی مختصراً

الْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

بناتے مدینہ تک رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں۔

٥١٠٨- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَا تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ)) وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ ((كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَاحْبِسُوا)) أَوْ ادَّخِرُوا قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى شَكَّ عَبْدُ الْأَعْلَى.

۵۱۰۸- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مدینہ کے لوگو! مت کھاؤ قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ۔ لوگوں نے شکایت کی آپ سے کہ ہمارے بال بچے نوکر چاکر ہیں (اس لیے ضرورت پڑتی ہے گوشت رکھ چھوڑنے کی) آپ نے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور رکھ لو یا رکھ چھوڑو۔

٥١٠٩- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِي بَيْتِهِ بَعْدَ ثَالِثَةٍ شَيْئًا)) فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ أَوَّلَ فَقَالَ ((لَا إِنَّ ذَاكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيهِ بِجَهْدٍ فَأَرَدْتُ أَنْ يَفْشُوَ فِيهِمْ)).

۵۱۰۹- سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے دن کے بعد اس کے گھر میں کچھ نہ رہے (اس میں سے یعنی سب خرچ کر ڈالے)۔ جب دوسرا سال ہوا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایسا ہی کریں جیسے پہلے سال کیا تھا؟ آپ نے فرمایا نہیں وہ سال محتاجی کا تھا تو میں نے چاہا کہ سب لوگوں کو گوشت ملے۔

٥١١٠- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ ((يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هَذِهِ)) فَلَمْ أَزَلْ أُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ.

۵۱۱۰- ثوبانؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کاٹی پھر فرمایا اے ثوبانؓ! اس کا گوشت بنا رکھ میں آپ کو وہ گوشت کھلاتا رہا یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ میں آئے۔

٥١١١- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۱۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١١٢- عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ((أَصْلِحْ هَذَا اللَّحْمَ)) قَالَ ((فَأَصْلَحْتُهُ)) فَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتَّى بَلَغَ الْمَدِينَةَ.

۵۱۱۲- ثوبانؓ سے روایت ہے جو مولیٰ تھے (غلام آزاد کیے ہوئے) رسول اللہ ﷺ کے انہوں نے کہا مجھ سے فرمایا رسول اللہؐ نے حجۃ الوداع میں اے ثوبانؓ! یہ گوشت بنا رکھ میں نے بنا لیا پھر آپ اس میں سے کھاتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچے۔

٥١١٣- عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۱۱۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۵۱۱۰) ☆ نوویؒ نے کہا اس سے یہ نکلا کہ سفر میں توشہ رکھنا توکل کے خلاف نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسافر کو قربانی مشروع ہے جیسے مقیم کو اور ہمارا اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور نخعی اور ابوحنیفہ کے نزدیک مسافر پر قربانی نہیں ہے اور مالک نے کہا کہ مسافر پر منیٰ اور مکہ میں قربانی نہیں ہے۔

وَلَمْ تَقُلْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

٥١١٤– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا)).

۵۱۱۴- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے اب زیارت کرو ان کی اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے اب رکھو جب تک چاہو اور میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے سوا مشک کے اور برتنوں میں اب جس برتن میں چاہو بناؤ لیکن نہ پیو نشہ کرنے والی چیزیں۔

٥١١٥– عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ)) فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سِنَانٍ.

۵۱۱۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

باب: فرع اور عتیرہ کا بیان

٥١١٦– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ)) زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ.

۵۱۱۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ فرع کوئی چیز ہے نہ عتیرہ۔ ابن رافع نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ فرع پہلا بچہ ہے اونٹنی کا جس کو مشرک ذبح کیا کرتے تھے۔

بَابُ نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ مُرِيدُ التَّضْحِيَةِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا

باب: جو شخص قربانی والا ہو وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخن نہ کتروائے

٥١١٧– عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ

۵۱۱۷- ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا

(۵۱۱۳) ☆ نووی نے کہا ان حدیثوں میں ناسخ اور منسوخ دونوں کا بیان ہے اور نسخ کبھی اسی طرح معلوم ہوتا ہے کبھی صحابی کے کہنے سے جیسے کہا کہ اخیر امر آپ کا وضو نہ کرنا تھا ان چیزوں کے کھانے سے جو آگ سے پکی ہوں اور کبھی تاریخ سے جب جمع ممکن نہ ہو اور کبھی اجماع سے جیسے نسخ شارب خمر کے قتل کا اور اجماع ناسخ نہیں ہے لیکن ناسخ کے وجود کی دلیل کا ہے انتہیٰ

(۵۱۱۶) ☆ اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے کہ رجب کے دس دنوں میں کرتے تھے اس کو رجبی کہتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ فرع وہ شخص کرتا تھا جس کے سو اونٹ ہو جاتے تھے وہ ذبح کرتا پہلوٹی کے بچے کو بتوں کے واسطے اور یہ دونوں جاہلیت کی رسمیں تھیں حضرتؐ نے ان کو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ ان کی کوئی اصل نہیں ہے اب اگر کوئی خدا کے واسطے یہ کام کرے تو جائز ہے اور دوسری حدیثوں میں اس کی اجازت آئی ہے۔

(۵۱۱۷) ☆ نوویؒ نے کہا بعض علماء کا عمل اسی حدیث پر ہے اور ان کے نزدیک یہ نہی حرمت کے لیے ہے احمد اور اسحاق اور داؤد اور

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعَرِهِ وَبَشَرِهِ شَيْئًا)) قِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهُ قَالَ لَكِنِّي أَرْفَعُهُ.

جب ذی الحجہ کا عشرہ آجاوے (یعنی پہلی تاریخ شروع ہو) اور تم میں سے کسی کا ارادہ قربانی کا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کچھ نہ لے۔ سفیان (جو راوی ہیں اس حدیث کے ان) سے کسی نے کہا بعض لوگ اس حدیث کو مرفوع نہیں کرتے انہوں نے کہا میں تو مرفوع کرتا ہوں۔

٥١١٨- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَرْفَعُهُ قَالَ ((إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهُ أُضْحِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا)).

٥١١٨- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ذی الحجہ کا عشرہ آجاوے اور قربانی موجود ہو جس کو وہ قربان کرنا چاہے تو بال نہ لیوے نہ ناخن تراشے۔

٥١١٩- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ)).

٥١١٩- ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخن یونہی رہنے دے۔

٥١٢٠- عَنْ عُمَرَ أَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

٥١٢٠- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٢١- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ)).

٥١٢١- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جس کے پاس جانور ہو ذبح کرنے کے لیے اور ذی الحجہ کا چاند آجاوے تو اپنے بال اور ناخن نہ لیوے جب تک قربانی نہ کرے۔

٥١٢٢- عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الْأَضْحَى فَاطَّلَى فِيهِ نَاسٌ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَمَّامِ إِنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُ هَذَا أَوْ يَنْهَى عَنْهُ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي هَذَا حَدِيثٌ قَدْ نُسِيَ وَتُرِكَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ

٥١٢٢- عمرو بن مسلم بن عمار لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حمام میں تھے عید الاضحیٰ سے ذرا پہلے تو بعض لوگوں نے نورہ لگایا بعض حمام والوں نے کہا کہ سعید بن المسیب اس کو مکروہ کہتے ہیں یا اس سے منع کرتے ہیں۔ پھر میں سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا اے بھتیجے میرے یہ تو حدیث کا مضمون ہے جس کو لوگوں نے بھلا دیا یا چھوڑ دیا مجھ سے

للہ کا بھی یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک یہ نہی بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کراہت تنزیہی بھی نہیں ہے اور مالک سے دو روایتیں ہیں۔ انتہی مختصراً

زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو.

حدیث بیان کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۲۳ - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ.

۵۱۲۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَحْرِيمِ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَعْنِ فَاعِلِهِ

باب: جو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور کاٹے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے

۵۱۲٤ - عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيْكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ قَالَ فَقَالَ مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قَالَ ((لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ

۵۱۲۴- ابوالطفیل عامر بن واثلہ سے روایت ہے میں حضرت علیؓ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو چھپا کر بتلاتے تھے یہ سن کر حضرت علیؓ ناراض ہوئے اور کہنے لگے آپ نے مجھے کوئی چیز ایسی نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو مگر آپ نے مجھے فرمایا چار باتوں کو وہ شخص بولا وہ کیا ہیں اے امیر المومنین حضرت علیؓ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کرے اللہ اس پر جو ذبح کرے سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کرے اللہ اس پر جو جگہ دے دے کسی بدعتی کو اور لعنت کرے اللہ اس پر

(۵۱۲۴) ☆ کیونکہ آپ پیغمبر تھے اور آپ کو ساری امت کے لوگوں کی تعلیم منظور تھی جو آپ نے بتلایا اور سکھایا وہ سب کو سکھایا اور بتلایا یہ رافضیوں کا طوفان ہے کہ آپ نے حضرت علیؓ کو ہی خاص کر عمدہ عمدہ علوم سکھائے اور امت کے لوگوں کو نہیں بتلائے۔ معاذ اللہ اس میں حضرتؐ کی نبوت پر ایک الزام آتا ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

یہ حدیث کتاب الحج کے اخیر میں گزر چکی۔ امام نوویؒ نے کہا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لیے ذبح کرنا یہ ہے کہ اللہ کے سوا اور کسی کا نام لے کر ذبح کرے جیسے بت کا یا صلیب کا یا موسیٰ کا یا عیسیٰ کا یا کعبے کا یا مانند اس کے یہ سب حرام ہے اور ذبیحہ مردار ہے خواہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا نصرانی یا یہودی اس پر امام شافعی نے نص کر دیا ہے اور ہمارے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے پھر اگر اس کے ساتھ غیر اللہ کی تعظیم بھی منظور ہو اور اس کی پرستش کا قصد ہو تو وہ کفر ہے۔ اگر ذبح کرنے والا اس سے پہلے مسلمان ہوگا تو اس فعل سے مرتد ہو جاوے گا اور شیخ ابراہیم مروزی نے ہمارے اصحاب میں سے یہ کہا ہے کہ بادشاہ کی سواری آتے وقت جو جانور کاٹے جاتے ہیں اہل بخارا ان کی حرمت کا فتویٰ دیتے ہیں کیونکہ ما اهل به لغير الله میں داخل ہیں۔ اور رافعی نے کہا کہ ان جانوروں کو بادشاہ کی سواری کی خوشی میں کاٹتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی جیسے عقیقہ کا ذبح اور حرمت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ رافعی کا قول اس وقت درست ہوگا جب ذبح سے ان کی نیت غیر اللہ کی تعظیم نہ ہو بلکہ ذبح اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہو اور جو ذبح سے بادشاہ کی عظمت منظور ہو اور تقرب الی غیر اللہ تو وہ جانور حرام ہوگا گو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور اس میں فریقین کی طرف سے جدا جدا رسالے مرتب ہوئے ہیں اور یہ احتیاط ہے کہ ایسے جانور جو غیر اللہ کی جگہ

الْأَرْضِ))۔

جو زمین کے نشان کو بدلے۔

٥١٢٥– عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ أَسَرَّهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ مَا أَسَرَّ إِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسَ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ))۔

٥١٢٥- ابوالطفیل سے روایت ہے ہم نے حضرت علیؓ سے کہا وہ بات ہم کو بتلاؤ جو رسول اللہؐ نے پوشیدہ تم کو سکھائی؟ انہوں نے کہا آپ نے کوئی بات مجھے پوشیدہ نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو لیکن میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے لعنت کی اللہ نے اس شخص پر جو کاٹے جانور کو سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو جگہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے والدین پر اور لعنت کی اللہ نے جو بدل دیوے زمین کے نشان کو (کیونکہ اس میں مسافروں کو تکلیف ہو گی)۔

٥١٢٦– عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخَصَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً إِلَّا مَا كَانَ فِي قِرَابِ سَيْفِي هَذَا قَالَ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مَكْتُوبٌ فِيهَا ((لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا))۔

٥١٢٦- ابوالطفیل سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا گیا کیا تم کو خاص کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی بات سے؟ انہوں نے کہا ہم سے کوئی خاص بات نہیں فرمائی جو سب لوگوں سے نہ فرمایا ہو البتہ چند باتیں ہیں جو میری تلوار کے غلاف میں ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ آپ نے ایک کاغذ نکالا جس میں لکھا تھا لعنت کی اللہ نے اس پر جو ذبح کرے جانور کو سوا اللہ تعالیٰ کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو زمین کی نشانی چرائے اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو جگہ دے بدعتی کو (یعنی بدعتی کو اپنے گھر اتارے یا اس کی مدد کرے معاذ اللہ بدعت یعنی دین میں نئی بات نکالنا جس کی دلیل کتاب اور سنت سے نہ ہو کتنا بڑا گناہ ہے جب بدعتی کے مددگار پر لعنت ہوئی تو خود بدعت نکالنے والے پر کتنی بڑی پھٹکار ہو گی خدا بچاوے)۔

☆ ☆ ☆

؎ تعظیم کے لیے کاٹا گیا ہو مطلقاً پرہیز کرے گو اس پر کاٹتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے۔

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

کتاب شرابوں کے بیان میں

بَابُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

۵۱۲۷- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شَارِفًا أُخْرَى فَأَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِأَبِيعَهُ وَمَعِي صَائِغٌ مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَأَسْتَعِينَ بِهِ عَلَى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ تُغَنِّيهِ فَقَالَتْ أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ

باب: خمر کی حرمت کا بیان

۵۱۲۷- حضرت علیؓ سے روایت ہے مجھے ایک اونٹنی ملی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی لوٹ میں اور آپ نے ایک اونٹنی مجھے اور دی۔ میں نے ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا اور میرا ارادہ یہ تھا کہ ان پر اذخر (ایک گھاس ہے خوشبودار) لاد کر لاؤں اور بیچوں اور میرے ساتھ ایک سنار بھی تھا بنی قینقاع (یہود کا ایک قبیلہ تھا) میں سے اور مجھے مدد ملی حضرت فاطمہؓ کے ولیمہ کے لیے (یعنی ان کے ساتھ جو میں نے نکاح کیا تھا تو ولیمہ نہیں کیا تھا پس میرا قصد یہ تھا کہ اذخر لا کر بیچ کر کچھ پیسہ کماؤں اور ولیمہ کروں) اور اسی گھر میں (جس کے دروازے پر میں اونٹنیاں بٹھا گیا تھا) حمزہ بن عبدالمطلب (حضرت کے چچا سید الشہداءؓ) شراب پی رہے تھے (اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی)۔ ان کے

(۵۱۲۷) ☆ ضع السكين في اللبات منها وضرجهن حمزة بالدماء ☆ رهن معقلات لفناء

قديداً من طبيخ او شواء ☆ وعجل من اطائبها لشرب

یہ اشعار ہیں ان کا ترجمہ نظم میں یہ ہے (نظم) چل اے حمزہ ان موٹے اونٹوں پر جا۔ بندھے ہیں صحن میں جو سب ایک جا۔ چلا ان کی گردن پر جلدی چھرا۔ ملا ان کو تو خون میں اور لٹا۔ بنا ان کے ٹکڑوں سے عمدہ جو ہوں گزک گوشت کا ہو پکا یا بھنا۔

نوویؒ نے کہا حضرت سید الشہداء امیر حمزہؓ نے جو کام کیا یعنی شراب کا پینا اور دونوں اونٹنیوں کی کوہان کاٹ لینا ان کی کوکھیں پھاڑ ڈالنا ان کا گوشت کھا لینا ان میں سے کسی کام کا گناہ ان پر نہیں ہوا کیونکہ شراب پینا تو اس زمانے میں مباح تھا اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ متوالا ہونا ہمیشہ حرام رہا ہے وہ غلط کہتا ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ اب رہ گئے باقی کام وہ نشہ میں سرزد ہوئے اس وقت تکلیف نہیں رہتی جیسے کوئی ضرورت سے دوا پئے پھر اس کی عقل جاتی رہے یا مرکہ سمجھ کر شراب پی لے یا زبردستی شراب پلایا جاوے اور نشہ میں کوئی کام گناہ کا کر بیٹھے تو اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا البتہ کسی کے مال کا نقصان کرے تو تاوان لازم ہوگا اور شاید حضرت حمزہؓ نے وہ نقصان حضرت علیؓ کو دے دیا ہو یا حضرت علیؓ نے معاف کر دیا ہو یا حضرتؐ نے حمزہ کی طرف سے ادا کر دیا ہو۔ اور عمر بن شیبہ کی کتاب میں ہے کہ آپ نے حمزہؓ سے ان دونوں اونٹنیوں کا تاوان دلایا تھا

أَحَدٌ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنَ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِي فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِآبَائِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُقَهْقِرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ.

پاس ایک لونڈی تھی جو گا رہی تھی آخر اس نے یہ گایا: الا یا حمز للشرف النواء یہ سن کر حمزہ اپنی تلوار لے کر ان پر دوڑے اور ان کی کوہان کاٹ لی اور ان کی کوکھیں پھاڑ ڈالیں پھر ان کا کلیجہ لے لیا۔ ابن جریج نے کہا میں نے ابن شہاب سے کہا اور کوہان بھی لیا؟ انہوں نے کہا کہ کوہان تو کاٹ ہی لیے۔ حضرت علیؓ نے کہا میں نے جو یہ حال دیکھا (اپنے اونٹوں کا) مجھے برا لگا میں رسول اللہؐ کے پاس آیا آپ کے ساتھ زید بن حارثہؓ تھے میں نے سب قصہ کہا۔ آپ نکلے اور آپ کے ساتھ زیدؓ تھے میں بھی آپ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ حمزہؓ کے پاس پہنچے۔ آپ حمزہ پر غصے ہوئے۔ حمزہؓ نے آنکھ اٹھا کر دیکھا اور کہا تم ہو کیا میرے باپ دادوں کے غلام ہو؟ یہ سن کر جناب رسول اللہؐ الٹے پاؤں پھرے یہاں تک کہ وہاں سے نکل گئے کیونکہ آپ کو معلوم ہو گیا کہ حمزہ نشے میں ہے ٹھہرنا ٹھیک نہیں۔

٥١٢٨– عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

٥١٢٨– ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٢٩– عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ يَرْتَحِلُ مَعِي فَنَأْتِي بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَأَسْتَعِينَ بِهِ

٥١٢٩– حضرت حسین بن علی محبوب رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے حضرت علیؓ نے کہا مجھے بدر کی لوٹ میں سے ایک اونٹنی ملی اور اسی دن رسول اللہؐ نے خمس میں سے ایک اونٹنی مجھ کو دی پھر جب میں نے چاہا کہ صحبت کروں حضرت فاطمہ زہراؓ سے جو صاحبزادی تھیں رسول اللہؐ کی تو میں نے وعدہ کیا کہ ایک سنار سے بنی قینقاع کے ہمراہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل کر اذخر لاویں اور سناروں کو بیچیں اور اس سے میں ولیمہ کروں اپنی

لہ اور اجماع ہے علماء کا کہ متوالا ایسا گل کسی کا مال تلف کر دے تو تاوان لازم ہو گا اور یہ جو کوہان اونٹنیوں کے حمزہؓ نے کاٹے اگر نحر کے بعد کاٹے تو حلال تھے اور جو نحر سے پہلے کاٹ لئے تو حرام تھے باجماع لیکن ان کے کھانے پر حمزہؓ پر گناہ نہیں ہوا کیونکہ وہ نشہ کی حالت میں تھے اور اس حالت میں تکلیف نہیں ہے۔ انتہی مختصراً

یہ حمزہؓ نے نشہ میں کہا حضرت علیؓ کو دیکھ کر اور زیدؓ کو دیکھ کر زیدؓ تو واقعی رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے اور حضرت علیؓ حضرت حمزہؓ کے چھوٹے اور بچے کی طرح تھے وہ بھی گویا غلام ہوئے اور خطاب رسول اللہؐ کی طرف نہ تھا اور اگر آپ کی طرف بھی ہو تو نشہ میں یہ بات ان سے نکل گئی اور ایسی حالت میں تکلیف نہیں ہے علاوہ اس کے حمزہؓ رسول اللہؐ کے بھی چچا تھے اور باعتبار رشتہ قرابت کے بزرگ تھے دوسرے یہ کہ حضرت حمزہؓ نے اپنے باپ دادوں کا غلام کہا نہ کہ اپنا اور حضرت حمزہؓ کے باپ عبدالمطلب تھے اور عبدالمطلب جناب رسول اللہؐ کے دادا تھے۔

فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَمَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا شَارِفَايَ قَدِ اجْتُبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابَهُ فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَقَامَ حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا فَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَقَالَ عَلِيٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي وَجْهِيَ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَابَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُ فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ فَقَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي فَعَرَفَ

شادی کا تو میں اپنی دونوں اونٹنیوں کا سامان اکٹھا کر رہا تھا پالان رکابیں رسیاں۔ اور وہ دونوں بیٹھیں تھیں ایک انصاری کی کوٹھری کے بازو۔ جس وقت میں یہ سامان جو اکٹھا کرتا تھا اکٹھا کر چکا تھا تو کیا دیکھتا ہوں دونوں اونٹنیوں کی کوہان کٹے ہوئے ہیں اور ان کی کوکھیں پھٹی ہوئی ہیں' مجھ سے یہ دیکھ کر نہ رہا گیا اور میری آنکھیں تھم نہ سکیں (یعنی میں رونے لگا اور یہ رونا دنیا کے طمع سے نہ تھا بلکہ حضرت فاطمہ زہراؓ اور رسول اللہؐ کے حق میں جو تقصیر ہوئی اس خیال سے تھا)۔ میں نے پوچھا یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے کہا حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب نے اور وہ اس گھر میں ہیں انصار کے ایک جماعت کے ساتھ جو شراب پی رہے ہیں' ان کے سامنے ایک گانے والی نے گانا گایا اور ان کے ساتھیوں نے تو گانے میں یہ کہا اے حمزہؓ اٹھ ان موٹی اونٹنیوں کو لے۔ اسی وقت حضرت حمزہؓ تلوار لے کر اٹھے اور ان کے کوہان کاٹ لیے اور کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور جگر نکال لیے۔ حضرت علیؓ نے کہا یہ سن کر میں چلا اور رسول اللہؐ کے پاس گیا وہاں زید بن حارثہؓ بیٹھے تھے آپ نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا جو میرے منہ پر رنج تھا اور فرمایا کیا ہوا تجھ کو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قسم خدا کی آج کا سا دن میں نے کبھی نہیں دیکھا' حضرت حمزہؓ نے میری دونوں اونٹنیوں پر ستم کیا ان کے کوہان کاٹ لیے' کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور وہ اس گھر میں ہیں چند شرابیوں کے ساتھ۔ یہ سن کر رسول اللہؐ نے اپنی چادر منگوائی اور اس کو اوڑھا پھر چلے پاپیادہ۔ میں اور زید بن حارثہؓ دونوں آپ کے پیچھے یہاں تک کہ آپ اس دروازے پر آئے جہاں حضرت حمزہؓ تھے اور اجازت مانگی اندر آنے کی۔ لوگوں نے اجازت دی دیکھا تو وہ شراب پیے ہوئے تھے۔ رسول اللہؐ نے حضرت حمزہؓ کو اس کام پر ملامت شروع کی اور حضرت حمزہؓ کی آنکھیں سرخ تھیں (نشے سے) انہوں نے رسول اللہ کو دیکھا' پھر آپ کے گھٹنوں کو دیکھا'

رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

پھر نگاہ بلند کی تو ناف کو دیکھا پھر نگاہ بلند کی تو منہ کو دیکھا پھر کہا تم ہو کیا میرے باپ دادوں کے غلام ہو۔ تب رسول اللہؐ نے پہچانا کہ وہ نشہ میں مست ہیں آپ الٹے پاؤں پھرے اور باہر نکلے ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے۔

۵۱۳۰– عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۱۳۰– ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۳۱– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِي بَيْتِ أَبِي طَلْحَةَ وَمَا شَرَابُهُمْ إِلَّا الْفَضِيخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي فَقَالَ اخْرُجْ فَانْظُرْ فَخَرَجْتُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَاهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوا أَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلَانٌ قُتِلَ فُلَانٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ قَالَ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ.

۵۱۳۱– انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس دن شراب حرام ہوئی تو میں لوگوں کا ساقی تھا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں اور ان کا شراب نہیں تھا مگر گدر کھجور یا خشک کھجور کا ایک ہی ایکا سنا ایک شخص کو پکارتے ہوئے۔ ابو طلحہؓ نے کہا نکل کر دیکھ۔ میں نکلا تو وہ پکار رہا تھا خبر دار ہو جاؤ شراب حرام ہو گئی ہے۔ پھر تمام مدینہ کے راستوں میں یہ منادی ہو گئی۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا اٹھ جا اور بہادے شراب کو (جو باقی ہے) میں نے بہادی۔ تب بعضوں نے کہا فلاں اور فلاں تباہ ہو گئے ان کے پیٹوں میں شراب ہے (یعنی وہ پی چکے تھے حرمت سے پہلے)۔ اس پر یہ آیت اتری **لیس علی الذین امنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا** اخیر تک۔

۵۱۳۲– عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلُوا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْفَضِيخِ فَقَالَ مَا

۵۱۳۲– عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے انس بن مالکؓ سے لوگوں نے پوچھا فضیخ کو (فضیخ وہ شراب ہے جو گدر کھجور سے بنتا

(۵۱۳۱) ☆ یعنی جو لوگ ایماندار ہیں اور نیک کام کر چکے ہیں ان پر کچھ نہیں اس کا جو کھا چکے جب آئندہ سے پرہیز کریں اور ایماندار رہیں اور نیک کام کریں۔ نووی نے کہا امام مسلم نے اس مقام پر جن حدیثوں کو نقل کیا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام وہ شرابیں جن میں نشہ ہو حرام ہیں اور ان سب کو خمر کہتے ہیں خواہ کھجور کا ہو یا انگور کا یا جو کا یا جوار کا یا شہد کا یا اور کسی چیز کا یہ سب حرام ہیں اور خمر ہیں۔ ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے مالک اور احمد اور جمہور سلف اور خلف کا اور بصرہ والے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تازے انگور کا شیرہ حرام ہے اسی طرح خشک انگور کا جھوٹا کچا شربت۔ لیکن پکے ہوئے انگور کا اور کچے اور پکے انگور کے سوا اور چیزوں کا درست ہے جب تک اس میں نشہ نہ ہو۔ اور ابو حنیفہ نے کہا کہ کھجور اور انگور کا شیرہ حرام ہے لیکن تازے انگور کا کچا پانی وہ تو قلیل اور کثیر حرام ہے پر جب پکا کر دو تہائی زائل کر دیں اور ایک تہائی رہ جاوے تو حلال ہے اور نبیذ خشک کھجور اور انگور کا درست ہے اگر اس کو تھوڑا پکا لیں اور بن پکائے تھوڑا انگور کا حرام ہے پر اس کے پینے والے پر حد نہ پڑے گی جب تک نشہ نہ ہو اور تازے انگور کا شیرہ مطلقاً حرام ہے اور اختلاف علماء کا اس شراب میں ہے جس میں نشہ نہ ہو لیکن اگر نشہ ہو تو وہ حرام ہے بالاجماع اہل اسلام۔ انتہیٰ مختصراً

كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيخِكُمْ هَذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ إِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِيهَا أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا أَيُّوبَ وَرِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ يَا أَنَسُ أَرِقْ هَذِهِ الْقِلَالَ قَالَ فَمَا رَاجَعُوهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ.

ہے اسے توڑ کر پانی میں ڈال دیتے ہیں اور رہنے دیتے ہیں یہاں تک کہ جھاگ مارے) انہوں نے کہا فضیخ کے سوا اور کوئی خمر نہ تھا ہمارا اور میں کھڑا ہوا یہی فضیخ ابو طلحہؓ اور ابو ایوبؓ اور انصار کے کئی آدمیوں کو پلا رہا تھا اپنے گھر میں اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ کچھ خبر پہنچی؟ ہم نے کہا نہیں وہ بولا شراب حرام ہو گئی' ابو طلحہؓ نے کہا اے انسؓ! بہادے ان مٹکوں کو پھر کبھی انہوں نے شراب نہیں پی اور نہ اس کا حال پوچھا اس خبر کے بعد۔

٥١٣٣ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ عَلَى عُمُومَتِي أَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخٍ لَهُمْ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًّا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوا اكْفِئْهَا يَا أَنَسُ فَكَفَأْتُهَا قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا هُوَ قَالَ بُسْرٌ وَرُطَبٌ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سُلَيْمَانُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا.

۵۱۳۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اپنے قبیلہ کے چچاؤں کو کھڑا ہوا فضیخ پلا رہا تھا اور میں عمر میں سب سے چھوٹا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا شراب حرام ہو گیا۔ انہوں نے کہا بہادے شراب کو اے انسؓ! میں نے بہا دیا۔ سلیمان تیمی نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا وہ شراب کاہے کا تھا؟ انہوں نے کہا گدر اور پکی کھجور کا۔ ابو بکر بن انس نے کہا ان دنوں خمر ان کا یہی تھا۔ سلیمان نے کہا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا اس نے انسؓ سے سنا وہ یہی کہتے تھے۔

٥١٣٤ - عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

۵۱۳۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥١٣٥ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَأَكْفَأْنَاهَا يَوْمَئِذٍ وَإِنَّهَا لَخَلِيطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ قَالَ قَتَادَةُ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَكَانَتْ عَامَّةُ خُمُورِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيطَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ.

۵۱۳۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہؓ اور ابو دجانہؓ اور معاذ بن جبلؓ اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص اندر آیا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے 'شراب حرام ہو گیا۔ پھر ہم نے اسی دن شراب کو بہا دیا اور وہ شراب گدر اور خشک کھجور کا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خمر جب حرام ہوا تو اکثر خمر ان کا یہی تھا خلیط یعنی گدر اور خشک کھجور کو ملا کر۔

٥١٣٦ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ مِنْ مَزَادَةٍ فِيهَا خَلِيطُ بُسْرٍ وَتَمْرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ سَعِيدٍ.

۵۱۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٣٧- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْوُ ثُمَّ يُشْرَبَ وَإِنَّ ذَلِكَ كَانَ عَامَّةَ خُمُورِهِمْ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ.

۵۱۳۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خشک اور گدر کھجور ملا کر بھگونے سے پھر اس کو پینے سے اور اکثر شراب ان لوگوں کا یہی تھا جب شراب حرام ہوا۔

٥١٣٨- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ وَتَمْرٍ فَأَتَاهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَنَسُ قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى تَكَسَّرَتْ.

۵۱۳۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابو عبیدہؓ اور ابو طلحہؓ اور ابی بن کعبؓ کو فضیخ کا شراب پلا رہا تھا اور کھجور کا اتنے میں ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا شراب حرام ہو گیا۔ ابو طلحہؓ نے کہا اے انسؓ اٹھ اور یہ گھڑا پھوڑ ڈال۔ میں نے پتھر کا ہاون اٹھایا اور اس کے نیچے سے مارا وہ ٹوٹ گیا۔

٥١٣٩- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ لَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِيهَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْمَدِينَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ إِلَّا مِنْ تَمْرٍ.

۵۱۳۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ نے وہ آیت اتاری جس میں شراب کو حرام کیا اور اس وقت مدینہ میں کوئی شراب نہ تھی جو پی جاتی ہو سوا کھجور کے۔

بَابُ تَحْرِيمِ تَخْلِيلِ الْخَمْرِ

باب: شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے

٥١٤٠- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ ((لَا)).

۵۱۴۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ شراب کو سرکہ بنا لیویں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

بَابُ تَحْرِيمِ التَّدَاوِي بِالْخَمْرِ

باب: شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ دوا نہیں ہے

٥١٤١- عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيِّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ أَوْ كَرِهَ أَنْ يَصْنَعَهَا فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ ((إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ)).

۵۱۴۱- طارق بن سوید جعفی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شراب کو آپ نے منع کیا یا ناپسند کیا اس کے بنانے کو۔ وہ بولا میں دوا کے لیے بناتا ہوں؟ آپ نے فرمایا وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔

(۵۱۴۰) ☆ نوویؒ نے کہا امام شافعی اور جمہور علماء کی یہی دلیل ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں اور نہ وہ پاک ہوگی سرکہ ہونے سے اور اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کے نزدیک پاک ہے۔ انتہی مختصراً

(۵۱۴۱) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب سے دوا کرنا یا وہ دوا استعمال کرنا جس میں شراب ہو حرام ہے اور یہی صحیح ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک اسی طرح حرام ہے شراب کا پینا پیاس کی حالت میں لیکن اگر لقمہ حلق میں اٹک جاوے اور اس کے اتارنے کو پانی نہ ملے اور ہلاکت کا یقین ہو تو شراب کے گھونٹ سے اتار سکتا ہے۔ انتہی مع زیادۃ

بَابُ بَيَانِ أَنَّ جَمِيعَ مَا يُنْبَذُ مِمَّا يُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ يُسَمَّى خَمْرًا

باب: کھجور کا شراب بھی خمر ہے

٥١٤٢ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ)).

۵۱۴۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے ہوتا ہے کھجور اور انگور کے درخت سے۔

٥١٤٣ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ)).

۵۱۴۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٤٤ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ ((الْكَرْمِ وَالنَّخْلِ)).

۵۱۴۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ كَرَاهَةِ انْتِبَاذِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ مَخْلُوطَيْنِ

باب: کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونا مکروہ ہے

٥١٤٥ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخْلَطَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ.

۵۱۴۵- حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے منع کیا انگور اور کھجور کو یا گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔ (کیونکہ ایسے نبیذ میں جلد نشہ آ جاتا ہے اور پینے والے کو خبر نہیں ہوتی اور یہ کراہت تنزیہی ہے۔ اور نبیذ حرام نہیں ہے جب تک اس میں نشہ نہ ہو اور یہی قول ہے جمہور علماء کا۔ اور بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک اس میں کراہت بھی نہیں ہے اور یہ قول خلاف ہے احادیث کے)۔

٥١٤٦ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ

۵۱۴۶- جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا آپ نے کھجور اور انگور کو یا کچی اور گدر کھجور کو ملا کر

(۵۱۴۴) ☆ نوویؒ نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ جو شراب بنایا جاوے گدر یا خشک انگور سے وہ خمر ہے اور حرام ہے بشرطیکہ نشہ کرے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور ان حدیثوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جوار یا شہد یا جو کا خمر نہیں ہوتا کیونکہ دوسری حدیثوں میں صاف موجود ہے کہ ان سے بھی خمر ہوتا ہے۔

جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الرُّطَبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا.

بھگونے سے۔

٥١٤٧- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا ((تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ نَبِيذًا)).

۵۱۴۷- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملا کر بھگوو پکی اور گدر کھجور کو اور انگور اور کھجور کو۔

٥١٤٨- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا.

۵۱۴۸- جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور منع کیا گدر کھجور اور پختہ کھجور ملا کر بھگونے سے۔

٥١٤٩- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا.

۵۱۴۹- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٥١٥٠- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَخْلِطَ بَيْنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَأَنْ نَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ.

۵۱۵۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٥١- عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۱۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٥٢- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيبًا فَرْدًا أَوْ تَمْرًا فَرْدًا أَوْ بُسْرًا فَرْدًا)).

۵۱۵۲- ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سے نبیذ (شربت کھجور یا انگور کا) پیئے تو صرف انگور کا پیئے یا صرف کھجور کا یا صرف گدر کھجور کا۔

٥١٥٣- عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبًا بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

۵۱۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٥٤- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا وَانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِهِ)).

۵۱۵۴- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوو گدر کھجور اور پختہ کھجور کو ملا کر اور مت بھگوو انگور اور کھجور کو ملا کر بلکہ علیحدہ علیحدہ بھگوو ہر ایک کو۔

٥١٥٥- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.	۵۱۵۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
٥١٥٦- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلٰكِنِ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ)) وَزَعَمَ يَحْيَى أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا.	۵۱۵۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
٥١٥٧- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَيْنِ الْإِسْنَادَيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((الرُّطَبَ وَالزَّهْوَ وَالتَّمْرَ وَالزَّبِيبَ)).	۵۱۵۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
٥١٥٨- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ ((انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ)).	۵۱۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
٥١٥٩- و حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ	۵۱۵۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
٥١٦٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ ((يُنْبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِهِ)).	۵۱۶۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔
٥١٦١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِهِ.	۵۱۶۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
٥١٦٢- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ جُرَشَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ.	۵۱۶۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے لکھا جرش والوں کو (جرش ایک شہر ہے یمن میں) منع کرتے تھے ان کو کھجور اور انگور کے خلیط سے۔
٥١٦٣- عَنِ الشَّيْبَانِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ.	۵۱۶۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے لیکن اس حدیث میں آپ نے گدر کھجور اور پختہ کھجور کا ذکر نہیں کیا۔

٥١٦٤- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا.

۵۱۶۴- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر یا کھجور اور منقی کو ملا کر بھگونا۔

٥١٦٥- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا.

۵۱۶۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِانْتِبَاذِ فِي الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَبَيَانِ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ وَأَنَّهُ الْيَوْمَ حَلَالٌ مَا لَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا

باب: مرتبان اور تو نبے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت اور اس کی منسوخی کا بیان

٥١٦٦- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ نَبِيذًا.

۵۱۶۶- حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منع کیا گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر اور منقی اور کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے۔

٥١٦٧- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ.

۵۱۶۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تو نبے اور مرتبان (لاکھی برتن) میں نبیذ بنانے سے۔

٥١٦٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ))

۵۱۶۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت نبیذ بناؤ تو نبے اور مرتبان میں پھر حضرت ابوہریرہؓ کہتے تھے بچو سبز لاکھی برتنوں سے۔

٥١٦٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ قَالَ قِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ مَا الْحَنْتَمُ قَالَ الْجِرَارُ الْخُضْرُ.

۵۱۶۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے لاکھی اور حنتم اور لکڑی کے برتن سے (جس کو نقیر کہتے ہیں وہ کھجور کی لکڑی کو کرید کر بناتے ہیں) کسی نے ابوہریرہؓ سے پوچھا حنتم کیا ہے؟ انہوں نے کہا سبز گھڑے۔

٥١٧٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ ((أَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ

۵۱۷۰- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آپ نے عبدالقیس کے گروہ سے فرمایا میں تم کو منع کرتا ہوں تو نبے اور سبز ٹھلیا اور نقیر

(۵۱۶۷) ☆ اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں تفصیل سے گزرا اور خلاصہ یہ ہے کہ جب شراب حرام ہوئی تو کچھ مدت تک جن برتنوں میں شراب بنتی تھی آپ نے ان میں نبیذ بنانا بھی منع کر دیا اس خیال سے کہ کہیں اس میں نشہ نہ ہو جاوے اور لوگوں کو خبر نہ ہو پھر یہ ممانعت جاتی رہی۔

(۵۱۷۰) ☆ نووی نے کہا یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح یہ ہے کہ منع کیا حنتم اور منع کیا سر کٹی مشک سے جو شکل مٹکے کے ہو جاتی ہے۔

وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ وَلَكِنِ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَأَوْكِهِ)).

اور مقیر (روغن دار) برتن سے اور حنتم سرکٹی مشک سے لیکن پی اپنی چھاگل سے اور ڈاٹ لگا اس میں (تاکہ کیڑا وغیرہ نہ جاوے)۔

٥١٧١- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ هَذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْثَرٍ وَشُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

۵۱۷۱- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نبے اور رالا کھی برتن میں نبیذ بنانے سے۔

٥١٧٢- عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ هَلْ سَأَلْتَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرِينِي عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَتْ نَهَانَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَمَا ذَكَرَتِ الْحَنْتَمَ وَالْجَرَّ قَالَ إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعْتُ أَؤُحَدِّثُكَ مَا لَمْ أَسْمَعْ.

۵۱۷۲- ابراہیم سے روایت ہے میں نے اسود سے کہا تم نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے پوچھا کن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا اے ام المومنین! مجھے بتاؤ کن برتنوں میں رسول اللہؐ نے نبیذ بنانے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہم اہل بیت کو منع کیا آپ نے نبیذ بنانے سے تو نبے اور رالا کھی برتن میں۔ میں نے ان سے کہا تم نے حنتم اور ٹھلیا کا ذکر نہیں کیا انہوں نے کہا؟ میں تو وہ بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے کیا میں وہ بیان کروں جو میں نے نہیں سنا ہے۔

٥١٧٣- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

۵۱۷۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو نبے اور رالا کھی برتن سے۔

٥١٧٤- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۵۱۷۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٧٥- عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَحَدَّثَتْنِي أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ النَّبِيذِ فَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ.

۵۱۷۵- ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملا اور ان سے پوچھا نبیذ کو انہوں نے کہا عبدالقیس کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے نبیذ کو آپ نے منع کیا ان کو تو نبے اور چوبین اور لاکھی اور سبز برتن سے۔

٥١٧٦- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ.

۵۱۷۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نبے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

٥١٧٧- عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُوَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۱۷۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں لاکھی کے عوض روغنی

إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمُزَفَّتِ الْمُقَيَّرَ.

برتن مذکور ہے۔

٥١٧٨- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ)) وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ جَعَلَ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ الْمُزَفَّتِ.

۵۱۷۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عبدالقیس کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا میں تم کو منع کرتا ہوں تونبے اور سبز برتن اور چوبین اور روغنی سے یا لاکھی سے۔

٥١٧٩- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ.

۵۱۷۹- ابن عباسؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تونبے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے۔

٥١٨٠- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَأَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ

۵۱۸۰- ابن عباسؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہؐ نے تونبے اور سبز اور لاکھی اور روغنی برتن سے، کچی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

٥١٨١- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ.

۵۱۸۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تونبے اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

٥١٨٢-عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَهَى عَنِ الْجَرِّ أَنْ يُنْبَذَ فِيهِ.

۵۱۸۲- ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ٹھلیا میں نبیذ بنانے سے۔

٥١٨٣-عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ.

۵۱۸۳- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا تونبے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

٥١٨٤- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۵۱۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٨٥-عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنْتَمَةِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ.

۵۱۸۵- ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے سبز برتن اور تونبے اور چوبین میں پینے سے۔

٥١٨٦- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ.

۵۱۸۶- سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے میں گواہی دیتا ہوں ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ پر انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا تونبے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے۔

٥١٨٧- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ فَأَتَيْتُ ابْنَ

۵۱۸۷- سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ٹھلیا کے نبیذ کو پوچھا انہوں نے کہا حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ کو۔ میں ابن

عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ فَقُلْتُ وَأَيُّ شَيْءٍ نَبِيذُ الْجَرِّ فَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنَ الْمَدَرِ.

عباسؓ کے پاس آیا اور ان سے کہا تم نے نہیں سنا ابن عمرؓ جو کہتے ہیں؟؟ انہوں نے کہا کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ٹھلیا کے نبیذ کو حرام کیا ہے۔ انہوں نے کہا سچ کہا ابن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ کو اور جو چیز مٹی سے بنے وہ ٹھلیا کے مثل ہے۔

٥١٨٨- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَانْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَبْلُغَهُ فَسَأَلْتُ مَاذَا قَالَ قَالُوا نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

۵۱۸۸- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک جہاد میں خطبہ سنایا لوگوں کو میں ادھر چلا (خطبہ سننے کو) آپ میرے پہنچنے سے پہلے فارغ ہو گئے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا منع کیا آپ نے نبیذ بنانے سے تونبے اور لاکھی میں۔

٥١٨٩-عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ إِلَّا مَالِكٌ وَأُسَامَةُ.

۵۱۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٩٠-عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ فَقَالَ قَدْ زَعَمُوا ذَاكَ قُلْتُ أَنَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ قَدْ زَعَمُوا ذَاكَ

۵۱۹۰- ثابت سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے؟ انہوں نے کہا لوگ ایسا کہتے ہیں۔ میں نے کہا کیا آپ نے منع کیا ہے اس سے؟؟ انہوں نے کہا لوگ ایسا کہتے ہیں۔

٥١٩١- عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ أَنَهَى نَبِيُّ اللهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَاوُسٌ وَاللهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

۵۱۹۱- طاؤسؒ سے روایت ہے ایک شخص نے ابن عمرؓ سے کہا کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے؟؟ انہوں نے کہا ہاں۔ طاؤس نے کہا قسم خدا کی میں نے یہ سنا ابن عمرؓ سے۔

٥١٩٢- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ أَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ قَالَ نَعَمْ.

۵۱۹۲- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے ٹھلیا اور تونبے میں نبیذ بنانے سے؟؟ انہوں نے کہا ہاں۔

٥١٩٣- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَهَى عَنْ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ.

۵۱۹۳- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ٹھلیا اور تونبے سے۔

٥١٩٤- عَنْ طَاوُسٍ يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَنَهَى رَسُولُ اللهِ

۵۱۹۴- طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابن عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ ﷺ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ نَعَمْ

منع کیا ٹھلیا کے نبیذ سے اور تونبے سے اور مرتبان سے؟ انہوں نے کہا ہاں منع کیا ہے۔

۵۱۹۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ.

۵۱۹۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے سبز برتن اور تونبے اور لاکھی سے محارب نے کہا میں نے یہ ابن عمرؓ سے کئی بار سنا۔

۵۱۹۶- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ وَأُرَاهُ قَالَ وَالنَّقِيرِ.

۵۱۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں نقیر کا بھی ذکر ہے۔

۵۱۹۷- عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ انْتَبِذُوا فِي الْأَسْقِيَةِ.

۵۱۹۷- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا اور تونبے اور لاکھی برتن سے اور فرمایا نبیذ بناؤ مشکیزوں میں۔

۵۱۹۸- عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ فَقُلْتُ مَا الْحَنْتَمَةُ قَالَ الْجَرَّةُ.

۵۱۹۸- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتمہ سے میں نے کہا حنتمہ کیا ہے؟ کہا ٹھلیا۔

۵۱۹۹- عَنْ زَاذَانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ حَدِّثْنِي بِمَا نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنَ الْأَشْرِبَةِ بِلُغَتِكَ وَفَسِّرْهُ لِي بِلُغَتِنَا فَإِنَّ لَكُمْ لُغَةً سِوَى لُغَتِنَا فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَعَنِ النَّقِيرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ تُنْسَحُ نَسْحًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَأَمَرَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الْأَسْقِيَةِ.

۵۱۹۹- زاذان سے روایت ہے میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا حدیث بیان کرو مجھ سے ان شرابوں کی جن سے جناب رسول اللہؐ نے منع کیا اپنی زبان میں اور ترجمہ کرو اس کا ہماری زبان میں کیونکہ تمہاری زبان ہماری زبان سے جدا ہے؟ انہوں نے کہا منع کیا آپ نے حنتم سے اور وہ ٹھلیا ہے اور دباء سے اور وہ تونبا ہے اور مزفت سے اور وہ روغنی ہے اور نقیر سے اور وہ کھجور کی لکڑی ہے جو چھیل کر کریدی جاتی ہے اور حکم کیا آپ نے نبیذ بنانے کا مشکوں میں۔

۵۲۰۰- عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ

۵۲۰۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۰۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ عِنْدَ هٰذَا الْمِنْبَرِ وَأَشَارَ إِلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ

۵۲۰۱- سعید بن المسیب سے روایت ہے میں نے سنا عبداللہ بن عمرؓ سے اس منبر کے پاس اور اشارہ کیا رسول اللہؐ کے منبر کی طرف کہ عبدالقیس کے لوگ آئے رسول اللہؐ کے پاس اور پوچھا آپ سے شرابوں کو۔ آپ نے منع کیا ان کو تونبے اور چوبین اور حنتم

عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَالْمُزَفَّتِ وَظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَهُ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ كَانَ يَكْرَهُ.

سے میں نے کہا اے ابو محمد! اور لاکھی سے اور ہم سمجھے کہ وہ بھول گئے انہوں نے کہا اس دن میں نے لاکھی کا لفظ عبداللہ بن عمرؓ سے نہیں سنا لیکن وہ مکروہ جانتے تھے لاکھی کو بھی۔

٥٢٠٢- عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ.

۵۲۰۲- جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا چوبین اور لاکھی اور تو بنے سے۔

٥٢٠٣- عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

۵۲۰۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منع فرماتے تھے ٹھلیا اور تو بنے اور لاکھی سے۔

٥٢٠٤- قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْتَبَذُ لَهُ فِيهِ نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ.

۵۲۰۴- ابوالزبیر نے کہا میں نے جابرؓ سے سنا کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ٹھلیا سے اور لاکھی سے اور چوبین برتن سے اور آپ کو جب کوئی برتن نہ ملتا نبیذ بنانے کے لیے نبیذ بنایا جاتا آپ کے لیے گھڑے میں پتھر کے۔

٥٢٠٥- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنْتَبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ.

۵۲۰۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا جاتا پتھر کے گھڑے میں۔

٥٢٠٦- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْتَبَذُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَأَنَا أَسْمَعُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ مِنْ بِرَامٍ قَالَ مِنْ بِرَامٍ.

۵۲۰۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا جاتا ایک مشک میں جب مشک نہ ملتی تو پتھر کے گھڑے میں بناتے۔ بعضوں نے کہا میں نے ابوالزبیر سے سنا وہ کہتے تھے وہ گھڑا برام کا تھا یعنی پتھر کا۔

٥٢٠٧- عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا)).

۵۲۰۷- بریدہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے سوا مشک کے اور برتنوں میں' اب سب برتنوں میں بناؤ لیکن نہ پیو اس شراب کو جس میں نشہ ہو۔

٥٢٠٨- عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَإِنَّ الظُّرُوفَ أَوْ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).

۵۲۰۸- حضرت بریدہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا برتنوں سے لیکن برتنوں سے کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوئی اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔

٥٢٠٩- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ

۵۲۰۹- بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا چمڑے کے

فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا))۔

برتنوں میں پینے سے اب پیو ہر برتن میں پر نہ پیو نشہ لانے والی چیز۔

٥٢١٠ – عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيذِ فِي الْأَوْعِيَةِ قَالُوا لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ فَأَرْخَصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ۔

۵۲۱۰- عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب منع کیا رسول اللہ ﷺ نے برتنوں میں نبیذ بنانے سے تو لوگوں نے کہا ہر ایک آدمی کو چمڑے کی مشک نہیں ملتی پھر آپ نے اجازت دی ٹھلیا کی جو لاکھی نہ ہو۔

بَابُ بَيَانِ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَأَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ

باب: ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے

٥٢١١ – عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ))۔

۵۲۱۱- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ سے پوچھا لوگوں نے بتع کو (شہد کی شراب کو)؟ آپ نے فرمایا جس شراب میں نشہ ہو وہ حرام ہے۔

٥٢١٢ – عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ))۔

۵۲۱۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢١٣ – عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَصَالِحٍ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))۔

۵۲۱۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢١٤ – عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنَا وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِيرِ وَشَرَابٌ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))۔

۵۲۱۴- ابو موسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے ملک میں ایک شراب بنتا ہے جس کو مزر کہتے ہیں وہ جو سے بنتا ہے (انگریزی میں اس کو (بیئر) کہتے ہیں) اور ایک شراب شہد سے بنتا ہے جس کو بتع کہتے ہیں آپ نے فرمایا ہر نشہ والی شراب حرام ہے۔

٥٢١٥ – عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُمْ

۵۲۱۵- ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کو اور معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا اور ان دونوں سے فرمایا

شَرَابًا مِنَ الْعَسَلِ يُطْبَخُ حَتَّى يَعْقِدَ وَالْمِزْرُ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ مَا أَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فَهُوَ حَرَامٌ)).

لوگوں کو خوش رکھنا اور ان پر آسانی کرنا اور دین کی باتیں سکھلانا اور نفرت نہ دلانا اور دونوں اتفاق سے رہنا۔ جب انھوں نے پیٹھ موڑی تو حضرت ابو موسیٰ لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! یمن والوں کے پاس ایک شراب ہوتا ہے شہد سے جو پکایا جاتا ہے یہاں تک جم جاتا ہے اور ایک شراب ہوتا ہے مزر کا جو بنایا جاتا ہے جو سے۔ آپ نے فرمایا جو شراب نماز سے غافل کرے وہ حرام ہے۔

٥٢١٦ – عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُوَا النَّاسَ ((وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَيَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا)) قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْتِنَا فِي شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْيَمَنِ الْبِتْعُ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُنْبَذُ حَتَّى يَشْتَدَّ وَالْمِزْرُ وَهُوَ مِنَ الذُّرَةِ وَالشَّعِيرِ يُنْبَذُ حَتَّى يَشْتَدَّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهِ فَقَالَ ((أَنْهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ أَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ)).

۵۲۱۶- ابو موسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا بلاؤ لوگوں کو (اسلام کی طرف) اور خوش رکھو ان کو اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم کو فتویٰ دیجیے دو شرابوں میں جن کو ہم بنایا کرتے تھے یمن میں ایک تبع کا شہد سے بنتا ہے جب وہ جھاگ مارنے لگے دوسرے مزر جو جوار یا جو کا ہوتا ہے اس کو بھگوتے ہیں یہاں تک کہ تیز ہو جاوے اور رسول اللہ کو اللہ نے وہ باتیں دی تھیں جن میں لفظ تھوڑے ہوں اور معنے بہت ہوں۔ آپ نے فرمایا میں منع کرتا ہوں ہر نشہ لانے والے شراب سے جو باز رکھے نماز سے۔

٥٢١٧ – عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانَ وَجَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَوَ مُسْكِرٌ هُوَ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ ((عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ)).

۵۲۱۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جیشان سے آیا اور جیشان ایک شہر ہے یمن میں اس نے پوچھا اس شراب کو جو پیتے تھے اس کے ملک میں اور وہ جوار سے بنتا تھا اس کو مزر کہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میں نشہ ہے؟ وہ بولا ہاں۔ آپ نے فرمایا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے جو نشہ پیئے اس کو طینۃ الخبال پلاوے گا (آخرت میں)۔ لوگوں نے عرض کیا طینۃ الخبال کیا ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا یہ پسینہ ہے جہنمیوں کا۔

٥٢١٨ – عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

۵۲۱۸- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ))

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ کرنے والا شراب خمر ہے اور ہر نشہ کرنے والا شراب حرام ہے اور جو شخص دنیا میں خمر پیئے گا پھر مر جاوے گا پیتے پیتے اور توبہ نہ کرے گا تو اس کو آخرت میں خمر نہیں ملے گا۔

٥٢١٩—عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).

۵۲۱۹- ابن عمرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نشہ لانے والا نشہ خمر ہے اور نشہ لانے والا شراب حرام ہے۔

٥٢٢٠—عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۲۲۰- ترجمہ وہی جو گزر چکا۔

٥٢٢١—عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ))

۵۲۲۱- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔

بَابُ عُقُوبَةِ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ إِذَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا بِمَنْعِهِ إِيَّاهَا فِي الْآخِرَةِ

باب : جو شخص دنیا میں شراب پئے اور توبہ نہ کرے

٥٢٢٢— عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ)).

۵۲۲۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دنیا میں شراب پئے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا۔

٥٢٢٣— عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَهَا قِيلَ لِمَالِكٍ رَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ.

۵۲۲۳- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا جو شخص دنیا میں شراب پئے پھر اس سے توبہ نہ کرے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا اور اس کو نہ پئے گا۔ امام مالکؒ سے کسی نے پوچھا عبداللہؓ نے اس حدیث کو مرفوع کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

٥٢٢٤— عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ.

۵۲۲۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دنیا میں خمر پئے وہ آخرت میں نہ پئے گا مگر جب توبہ کر لے۔

(۵۲۲۱) ﷺ یہ شکل اول کی پہلی ضرب ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ایک نشہ لانے والا حرام ہے اس میں کوئی خصوصیت نہیں کہ وہ انگور کا ہو یا جو کا یا جوار کا جو نشہ کرے وہ حرام ہے۔ اب بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ حدیث سے اس مقدار کی حرمت نکلتی ہے جس سے نشہ ہو جاوے اور قلیل کی حرمت نہیں نکلتی اس کا جواب یہ ہے کہ دوسری حدیث میں صاف موجود ہے جس شراب کی کثیر مقدار نشہ کرے اس میں سے قلیل بھی حرام ہے تو اب کوئی شبہ باقی نہ رہا۔

٥٢٢٥ – عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ.

٥٢٢٥- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ إِبَاحَةِ النَّبِيذِ الَّذِي لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا

باب: جس نبیذ میں تیزی نہ آئی ہو اور نہ اس میں نشہ ہو وہ حلال ہے

٥٢٢٦ – عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُنْتَبَذُ لَهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي تَجِيءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْأُخْرَى وَالْغَدَ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَصُبَّ.

٥٢٢٦- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اول رات میں نبیذ بھگو دیتے آپ اس کو پیتے صبح کو، پھر دوسری رات کو پھر صبح کو پھر تیسری رات کو پھر صبح کو عصر تک، اس کے بعد جو بچتا تو آپ خادم کو پلا دیتے یا حکم دیتے وہ بہا دیا جاتا۔

٥٢٢٧ – عَنْ يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ ذَكَرُوا النَّبِيذَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ أَوْ صَبَّهُ.

٥٢٢٧- یحییٰ بہرانی سے روایت ہے لوگوں نے نبیذ کا ذکر کیا عبداللہ بن عباسؓ کے سامنے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا جاتا تھا مشک میں، شعبہ نے کہا پیر کی رات کو پھر آپ پیتے اس کو پیر کے دن اور منگل کے دن عصر تک پھر جو کچھ بچتا وہ خادم کو پلا دیتے یا بہا دیتے۔

٥٢٢٨ – عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ إِلَى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيُسْقَى أَوْ يُهَرَاقُ.

٥٢٢٨- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ کے لیے انگور بھگوئے جاتے آپ اس دن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن شام تک پھر آپ حکم کرتے اس کے پینے کا (جب مسکر نہ ہو) یا گرا دینے کا (جب مسکر ہو)۔

٥٢٢٩ – عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُنْبَذُ لَهُ الزَّبِيبُ فِي السِّقَاءِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ فَإِذَا كَانَ مَسَاءُ الثَّالِثَةِ شَرِبَهُ وَسَقَاهُ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ أَهْرَاقَهُ.

٥٢٢٩- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے انگور بھگوئے جاتے مشک میں، آپ اس دن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن کی شام کو اس کو پیتے اور پلاتے اور جو کچھ بچ رہتا اس کو بہا دیتے۔

٥٢٣٠ – عَنْ يَحْيَى النَّخَعِيِّ قَالَ سَأَلَ قَوْمٌ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا

٥٢٣٠- یحییٰ نخعی سے روایت ہے کچھ لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا شراب کی بیع اور تجارت کو انہوں نے کہا تم

(٥٢٢٦) ☆ اگر اس میں تیزی نہ آتی اور نشہ کی کوئی نشانی ظاہر نہ ہوتی تو خادم کو دے دیتے ورنہ بہا دیتے۔ غرض یہ کہ آپ تیسرے دن تک پیتے کیونکہ اس مدت میں تیزی نہیں آتی اور وہ مثل شربت کے ہوتا ہے۔

وَالتِّجَارَةِ فِيهَا فَقَالَ أَمُسْلِمُونَ أَنْتُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ بَيْعُهَا وَلَا شِرَاؤُهَا وَلَا التِّجَارَةُ فِيهَا قَالَ فَسَأَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ نَبَذَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي حَنَاتِمَ وَنَقِيرٍ وَدُبَّاءٍ فَأَمَرَ بِهِ فَأُهْرِيقَ ثُمَّ أَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَبِيبٌ وَمَاءٌ فَجُعِلَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَلَيْلَتَهُ الْمُسْتَقْبَلَةَ وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى أَمْسَى فَشَرِبَ وَسَقَى فَلَمَّا أَصْبَحَ أَمَرَ بِمَا بَقِيَ مِنْهُ فَأُهْرِيقَ.

مسلمان ہو؟ وہ بولے ہاں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تو نہ اس کی بیع درست ہے نہ خرید نہ تجارت اس کی۔ پھر لوگوں نے ان سے نبیذ کو پوچھا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نکلے پھر لوٹے تو لوگوں نے آپ کے اصحاب میں سے نبیذ بنایا تھا سبز گھڑوں میں اور چوبین برتن میں اور تونبے میں آپ نے حکم دیا وہ بہایا گیا پھر آپ نے حکم دیا ایک مشک میں انگور اور پانی ڈالا گیا وہ رات بھر یونہی رہا پھر صبح کو آپ نے اس میں سے پیا اور دوسری رات کو پھر دوسرے دن صبح کو شام تک پیا اور پلایا پھر تیسرے دن جو بچا آپ نے حکم دیا وہ بہایا گیا۔

۵۲۳۱- عَنْ ثُمَامَةَ يَعْنِي ابْنَ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَدَعَتْ عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ سَلْ هَذِهِ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ الْحَبَشِيَّةُ كُنْتُ أَنْبِذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ وَأُوكِيهِ وَأُعَلِّقُهُ فَإِذَا أَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ.

۵۲۳۱- ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملا ان سے نبیذ کو پوچھا انہوں نے ایک حبشی لونڈی کو بلایا اور کہا اس سے پوچھ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا کرتی تھی اس نے کہا میں آپ کے لیے مشک میں رات کو نبیذ بھگوتی اور ڈاٹ لگا دیتی اور پھر لٹکا دیتی صبح کو آپ اس میں سے پیتے۔

۵۲۳۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوكَى أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً.

۵۲۳۲- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک مشک میں نبیذ بھگوتے اور ڈاٹ لگا دیتے اس میں سوراخ تھا صبح کو ہم بھگوتے اور رات کو آپ پیتے اور رات کو بھگوتے اور صبح کو آپ پیتے۔

۵۲۳۳- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعَتْ لَهُ

۵۲۳۳- سہل بن سعد سے روایت ہے ابو اسید ساعدیؓ نے اپنی شادی میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی اور ان کی عورت ہی کام کرتی تھی اس دن اور وہی دلہن بھی تھی۔ سہل نے کہا تم جانتے ہو اس نے رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا تھا رات کو اس نے چند کھجوریں بھگو دیں تھیں ایک گھڑے میں جب آپ کھانا کھا چکے تو اس کا

(۵۲۳۳) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے نکلا کہ میزبان بعض مہمانوں کی تخصیص کر سکتا ہے عمدہ کھانے سے یا شربت سے بشرطیکہ اوروں کو رنج نہ ہو اور صحابہ تو خوش ہوتے تھے رسول اللہ کی زیادہ خاطر کرنے سے۔

تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ.

شربت آپ کو پلایا۔

٥٢٣٤–عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ.

۵۲۳۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢٣٥–عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ فَسَقَتْهُ تَخُصُّهُ بِذَلِكَ.

۵۲۳۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس عورت نے ملا ان کھجوروں کو اور صرف آپ کو پلایا گیا وہ۔

٥٢٣٦– عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ قَالَ قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا أَتَدْرِينَ مَنْ هَذَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ جَاءَكِ لِيَخْطُبَكِ قَالَتْ أَنَا كُنْتُ أَشْقَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ ((اسْقِنَا

۵۲۳۶- سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہؐ کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا آپ نے ابواسید کو حکم کیا پیام دینے کا' انہوں نے پیام دیا' وہ آئی اور بنی ساعدہ کے قلعوں میں اتری۔ رسول اللہؐ نکلے اور اس کے پاس تشریف لے گئے جب وہاں پہنچے دیکھا تو ایک عورت ہے سر جھکائے ہوئے' آپ نے اس سے بات کی وہ بولی میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں تم سے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تو نے اپنے تئیں بچالیا مجھ سے (یعنی اب میں تجھ سے کچھ نہیں کرنے کا)۔ لوگوں نے اس سے کہا تو جانتی ہے یہ کون شخص ہیں؟ وہ بولی نہیں میں نہیں جانتی۔ لوگوں نے کہا اللہ کے رسول ہیں' اللہ کی رحمت اور سلام ہو ان پر وہ تشریف لائے تھے تجھ سے نسبت کرنے کو۔ وہ بولی میں بدقسمت تھی (جب تو میں نے پناہ مانگی آپ سے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منگنی کرنے والے کو عورت کی طرف دیکھنا درست ہے)۔ سہل نے کہا: پھر رسول اللہؐ اسی دن آئے اور بنی ساعدہ کے چھتے میں بیٹھے آپ اور آپ کے

(۵۲۳۶) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ رسول اللہؐ کے آثار شریفہ سے برکت لینا جائز ہے اور جس چیز کو آپ نے چھوا' پہنا وہ سب متبرک ہے اور سلف اور خلف سب نے اجماع کیا کہ جہاں پر آپ نے نماز پڑھی روضہ میں وہاں نماز پڑھنا برکت کے لیے' اسی طرح اس غار میں جانا جس میں حضرتؐ تشریف رکھتے تھے وہ اسی قسم میں ہے جو آپ نے ابوطلحہؓ کو اپنے بال دیئے تھے لوگوں کو بانٹنے کے لیے اور اپنا کپڑا دیا تھا صاحبزادی کے کفن کے لیے اور قبر پر شاخیں لگادی تھیں اور ملحان کی بیٹی نے آپ کا پسینا اکٹھا کیا تھا اور آپ کے وضو کے پانی کو صحابہ نے بدن پر ملا اور آپ کی تھوک کو منہ پر لگایا اور اس کے نظائر بہت ہیں صحیح حدیثوں میں اور یہ واضح ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ انتہیٰ

لِسَهْلٍ)) قَالَ فَأَخْرَجْتُ لَهُمْ هَذَا الْقَدَحَ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِيهِ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ بَعْدَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَهَبَهُ لَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ ((اسْقِنَا يَا سَهْلُ))

اصحاب۔ پھر آپ نے فرمایا اے سہل! ہم کو پلا۔ سہل نے کہا میں نے یہ پیالا نکالا اور سب کو پلایا ابو حازم نے کہا سہل نے وہ پیالہ نکالا ہم لوگوں نے بھی اس میں پیا (برکت کے لیے)۔ پھر عمر بن عبدالعزیز نے (اپنی خلافت کے زمانے میں) وہ پیالہ سہل سے مانگا۔ سہل نے دے دیا۔

٥٢٣٧- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ بِقَدَحِي هَذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ.

٥٢٣٧- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے اپنے اس پیالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد اور نبیذ اور پانی اور دودھ پلایا۔

بَابُ جَوَازِ شُرْبِ اللَّبَنِ

باب: دودھ پینے کا بیان

٥٢٣٨- عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَبْتُ لَهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ.

٥٢٣٨- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے مکہ سے مدینہ کو تو ایک چرواہا ملا اور آپ پیاسے تھے میں نے تھوڑا دودھ دوہا اور لے کر آیا۔ آپ نے پیا یہاں تک کہ میں سمجھا بس آپ کو کافی ہو گیا۔

٥٢٣٩- عَنِ الْبَرَاءِ يَقُولُ لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَتْبَعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ ادْعُ اللهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ قَالَ فَدَعَا اللهَ قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرُّوا بِرَاعِي غَنَمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ.

٥٢٣٩- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کو آئے تو سراقہ بن مالک نے آپ کا پیچھا کیا (مشرکوں کی طرف سے) آپ نے اس کے لیے بددعا کی اس کا گھوڑا دھنس گیا (یعنی زمین نے اس کو پکڑ لیا) تو وہ بولا آپ میرے لیے دعا کیجئے میں آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ آپ نے دعا کی (اس کو نجات ملی)۔ پھر آپ پیاسے ہوئے اور بکریوں کا ایک چرانے والا ملا۔ ابوبکرؓ نے کہا میں نے پیالہ لیا اور تھوڑا دودھ آپ کے لیے دوہا وہ لے کر آیا آپ نے پیا یہاں تک کہ میں سمجھا بس آپ کو کافی ہو گیا۔

(٥٢٣٨) ☆ نوویؒ نے کہا ان جانوروں کا مالک کافر حربی ہوگا اور اس کا مال لے لینا درست ہے یا دوہ آپ کے پینے سے ناراض نہ ہوگا یا عرب کے ملک میں یہ امر دستور کے خلاف نہ ہوگا۔

٥٢٤٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

۵۲۴۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس رات کو رسول اللہ ﷺ بیت المقدس میں لائے گئے تو آپ کے پاس دو پیالے آئے ایک میں شراب تھا اور ایک میں دودھ۔ آپ نے دونوں کو دیکھا اور دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبرائیلؑ نے کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے تم کو فطرت کی ہدایت کی (یعنی اسلام کی اور استقامت کی)۔ اگر تم شراب کو لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی۔ (اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں گزرا)۔

٥٢٤١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ بِإِيلِيَاءَ.

۵۲۴۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَاب فِي شُرْبِ النَّبِيذِ وَتَخْمِيرِ الْإِنَاءِ

باب: برتن کو ڈھانپ دینے اور اور باتوں کا بیان

٥٢٤٢- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا فَقَالَ ((أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا)) قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ إِنَّمَا أُمِرَ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ تُوكَأَ لَيْلًا وَبِالْأَبْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا.

۵۲۴۲- ابوحمید ساعدی سے روایت ہے میں رسول اللہؐ کے پاس ایک پیالہ دودھ کا لایا نقیع سے (نقیع ایک مقام ہے وادی عقیق میں) جو ڈھانپا ہوا نہ تھا آپ نے فرمایا تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی آڑی اس پر رکھ دیتا (اگر ڈھانپنے کو کچھ نہ تھا)۔ ابوحمید نے کہا آپ نے حکم کیا رات کو مشک میں ڈاٹ لگا دینے کا اور دروازوں کو بند کرنے کا۔

٥٢٤٣- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ بِمِثْلِهِ قَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَّاءُ قَوْلَ أَبِي حُمَيْدٍ بِاللَّيْلِ

۵۲۴۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢٤٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَسْقِيكَ نَبِيذًا فَقَالَ ((بَلَى)) قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَسْعَى فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ فَشَرِبَ)).

۵۲۴۴- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے پانی مانگا۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو نبیذ پلاؤں؟ آپ نے فرمایا اچھا وہ دوڑتا گیا اور ایک پیالہ نبیذ کا لایا۔ آپ نے فرمایا تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی آڑی رکھ دیتا' پھر اس کو پیا آپ نے۔

٥٢٤٥- عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا)).

۵۲۴۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جس کو ابو حمید کہتے تھے نقیع سے ایک دودھ کا پیالہ لایا آپ نے فرمایا تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں کاش ایک لکڑی ہی آڑی رکھ دیتا۔

٥٢٤٦- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ)).

۵۲۴۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھانپ دو برتن کو اور ڈاٹ لگا دو مشک کو اور بند کر دو دروازوں کو اور بجھا دو چراغ کو کیونکہ شیطان مشک نہیں کھولتا اور دروازہ نہیں کھولتا اور برتن نہیں کھولتا۔ پھر اگر تم میں سے کسی کو کچھ نہ ملے سوا ایک لکڑی کے اسی کو آڑا رکھ لے اور اللہ کا نام لیوے اس لیے کہ چوہیا لوگوں کے گھر جلا دیتی ہے (چراغ کی بتی کھینچ کر آگ لگا دیتی ہے)۔ قتیبہ کی روایت میں دروازہ بند کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

٥٢٤٧- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَأَكْفِئُوا الْإِنَاءَ أَوْ خَمِّرُوا الْإِنَاءَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ تَعْرِيضَ الْعُودِ عَلَى الْإِنَاءِ.

۵۲۴۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں آڑی لکڑی رکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

٥٢٤٨- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَغْلِقُوا الْبَابَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَخَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَقَالَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ ثِيَابَهُمْ)).

۵۲۴۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢٤٩- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ ((وَالْفُوَيْسِقَةُ تُضْرِمُ الْبَيْتَ عَلَى أَهْلِهِ)).

۵۲۴۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢٥٠- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا

۵۲۵۰- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی تاریکی آ جائے یا شام ہو تو اپنے بچوں کو مت نکلنے دو اس لیے کہ شیطان اس وقت پھیل جاتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات گزر جاوے تو ان کو چھوڑ دو اور دروازے بند کر لو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو اس لیے کہ شیطان بند

اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ))۔

دروازے نہیں کھولتا اور اپنی مشکوں پر ڈاٹ لگادو اور اللہ عزوجل کا نام لو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اور اللہ کا نام لو اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو نہ ملے تو ان پر آڑا کچھ رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھادو۔

٥٢٥١—عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ نَحْوًا مِمَّا أَخْبَرَ عَطَاءٌ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَقُولُ ((اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ))۔

۵۲۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢٥٢— عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَطَاءٍ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ كَرِوَايَةِ رَوْحٍ۔

۵۲۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢٥٣— عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْبَعِثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ))۔

۵۲۵۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے جانوروں کو مت چھوڑو اور بچوں کو جب آفتاب ڈوبے یہاں تک کہ عشاء کی تاریکی جاتی رہے کیونکہ شیاطین بھیجے جاتے ہیں آفتاب ڈوبتے ہی عشاء کی تاریکی جانے تک۔

٥٢٥٤—عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ۔

۵۲۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢٥٥— عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ)) لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ۔

۵۲۵۵- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے برتن ڈھانپ دو اور مشک بند کر دو اس لیے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا اترتی ہے پھر وہ وبا جو برتن کھلا پاتی ہے یا مشک کھلی پاتی ہے اس میں سما جاتی ہے۔

٥٢٥٦—عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

۵۲۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ سال میں ایک

(۵۲۵۵)☆ اور جو کوئی اس برتن کے کھانے میں سے کھاتا ہے یا اس پانی میں سے پیتا ہے اس کو وبا ہو جاتی ہے' اسی طرح لوگوں کو وبا پھیل جاتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وبا حکم الٰہی ہے پانی یا ہوا کے فساد سے وبا نہیں ہوتی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی ہوا اور ایک ہی پانی کو بہت سے آدمی استعمال کرتے ہیں اور پھر بعضوں کو وبا ہوتی ہے بعضوں کو نہیں ہوتی۔ ایک مدت سے ڈاکٹر اور حکیم وبا کی علت دریافت کر رہے ہیں اور اس کے واسطے بہت سی خاک اڑا رہے ہیں پر آج کی تاریخ تک کوئی علت ایسی معلوم نہیں ہوئی جس پر پورا اطمینان ہو سکے۔ بعض کہتے ہیں کہ وبا کی علت پانی کا فساد ہے اور ہمیشہ پانی کو گرم کر کے پھر کو نلوں اور ریت میں پکا کر پینا چاہیے۔ بعض کہتے ہیں یہ ہوا کا فساد ہے اور اس سے گریز بچ

غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ يَوْمًا يَنْزِلُ فِيهِ وَبَاءٌ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ قَالَ اللَّيْثُ فَالْأَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُونَ ذَلِكَ فِي كَانُونَ الْأَوَّلِ.

دن وبا اترتی ہے اور لیث نے کہا کہ ہمارے ملک میں عجم کے لوگ کانون اول میں اس سے بچتے ہیں (کانون[1] اول وہ مہینہ ہے جب آفتاب برج قوس کے بیچ میں آجاتا ہے اور کانون ثانی وہ مہینہ ہے جو دلو[2] میں آتا ہے)۔

٥٢٥٧- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ)).

٥٢٥٧- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت چھوڑو انگار کو اپنے گھروں میں جب سونے لگو۔

٥٢٥٨- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ عَلَى أَهْلِهِ بِالْمَدِينَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَأْنِهِمْ قَالَ ((إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ)).

٥٢٥٨- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رات کو مدینہ مبارک میں کسی کا گھر جل گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب سونے لگو اس کو بجھا دو۔

بَابُ آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَأَحْكَامِهِمَا

باب: کھانے اور پینے اور سونے کے آداب کا بیان

٥٢٥٩- عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعَ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ

٥٢٥٩- حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو اپنے ہاتھ نہ ڈالتے جب تک آپ شروع نہ کرتے اور ہاتھ نہ ڈالتے ایک بار ہم آپ کے ساتھ کھانے پر موجود تھے ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی جیسے کوئی اس کو ہانک رہا ہے اور اس نے اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنا چاہا آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک گنوار آیا دوڑتا ہوا آپ نے اس

نہیں بجز اس کے کہ چونے کے ڈھیر یا کولوں کو گھر میں رکھیں، سرکہ دیواروں پر چھڑکیں، نجاست کو دور کریں، سڑی چیز کو داب دیں، وامر گندھک کے دھونی دیں کافور سونگھیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ گوشت کے فساد سے پیدا ہوتی ہے۔ بعض کہتے ہیں ترکاریوں کے فساد سے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہر ایک آدمی کے جسم میں یہ زہر رہتا ہے اور جب پھیل جاتا ہے اور خون میں مل جاتا ہے تو کالرا کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(٥٢٥٩) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ پکار کر کہے تاکہ جو بھول گیا ہو وہ بھی سن کر کہے اور جو شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جاوے اور کھانے میں یاد آوے تو بسم اللہ اولہ و آخرہ کہہ لیوے اور جنابت یا حیض بسم اللہ کہنے کا مانع نہیں ہے اب ٹھیک مذہب جس پر جمہور علماء ہیں سلف اور خلف کے محدثین اور فقہاء اور متکلمین وہ یہ ہے کہ یہ حدیث اور جو حدیثیں

[1] کانون الاول شامی زبان میں دسمبر کو کہتے ہیں اور کانون الثانی جنوری کو۔

[2] عربی مہینہ کا نام فصول الشتاء میں آتا ہے۔

كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا)).

کا ہاتھ تھام لیا پھر فرمایا کہ شیطان اس کھانے پر قدرت پاتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا نہ جاوے اور وہ ایک لڑکی کو لایا اس کھانے پر قدرت حاصل کرنے کو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ۔

٥٢٦٠ – عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ كُنَّا إِذَا دُعِينَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى طَعَامٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ ((كَأَنَّمَا يُطْرَدُ)) وَفِي الْجَارِيَةِ ((كَأَنَّمَا تُطْرَدُ)) وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْأَعْرَابِيِّ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ مَجِيءِ الْجَارِيَةِ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ وَأَكَلَ.

٥٢٦٠ – ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں پہلے گنوار کے آنے کا ذکر نہیں ہے اور اخیر حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ نے اللہ کا نام لیا اور کھایا۔

٥٢٦١ – عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْجَارِيَةِ قَبْلَ مَجِيءِ الْأَعْرَابِيِّ.

٥٢٦١ – ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢٦٢ – عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ)).

٥٢٦٢ – جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر میں جاتا ہے پھر گھر میں گھستے وقت اور کھاتے وقت اللہ عزوجل کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے رفیقوں اور دوسرے تابعداروں سے) کہتا ہے نہ تمہارے رہنے کا یہاں ٹھکانہ ہے نہ کھانا ہے۔ اور جب گھر میں گھستے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہیں رہنے کا تو ٹھکانہ مل گیا اور جب کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہارے رہنے کا بھی ٹھکانہ ہوا اور کھانا بھی ملا۔

٥٢٦٣ – عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ إِلَّا

٥٢٦٣ – ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

لہ شیطان کے کھانے کے باب میں آئیں وہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہیں اور شیطان کھاتا ہے اس لیے کہ عقلاً یہ محال نہیں ہے اور شرع نے اس کا انکار نہیں کیا ہے بلکہ ثابت کیا تو واجب ہے قبول کرنا اس کا اور اعتقاد رکھنا اس پر۔ انتہی مختصرا

أَنَّهُ قَالَ ((وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عِنْدَ طَعَامِهِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عِنْدَ دُخُولِهِ)).

٥٢٦٤- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ)).

۵۲۶۴- جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

٥٢٦٥- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ)).

۵۲۶۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھاوے تو داہنے ہاتھ سے کھاوے اور جب پئے تو داہنے ہاتھ سے پئے۔ اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

٥٢٦٦- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سُفْيَانَ

۵۲۶۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢٦٧- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا)) قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ يَزِيدُ فِيهَا ((وَلَا يَأْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطِي بِهَا)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الطَّاهِرِ ((لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ))

۵۲۶۷- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا کوئی تم میں سے نہ کھاوے اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پئے بائیں ہاتھ سے کیونکہ شیطان کھاتا ہے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے اس سے نافع کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نہ لیوے اور نہ دیوے بائیں ہاتھ سے۔

٥٢٦٨- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِشِمَالِهِ فَقَالَ ((كُلْ بِيَمِينِكَ)) قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ ((لَا اسْتَطَعْتَ)) مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ.

۵۲۶۸- سلمہ بن الاکوعؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہؐ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا آپ نے فرمایا داہنے ہاتھ سے کھا۔ وہ بولا مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ آپ نے فرمایا خدا کرے تجھ سے نہ ہو سکے اور اس نے غرور کی راہ سے ایسا کیا تھا وہ اس ہاتھ کو منہ تک نہ اٹھا سکا۔

٥٢٦٩- عَنِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

۵۲۶۹- عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول

(۵۲۶۵) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ داہنے ہاتھ سے کھانا اور پینا مستحب ہے اور بائیں ہاتھ سے مکروہ ہے۔ اگر عذر ہو تو بائیں ہاتھ سے بھی درست ہے۔

(۵۲۶۸) ☆ اس کا ہاتھ رہ گیا یہ سزا ہے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔ بعضوں نے کہا یہ شخص منافق تھا اور اس کا نام بسر بن راعی العیر تھا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو کوئی بلا عذر شریعت کی مخالفت کرے اس پر بددعا کرنا درست ہے۔

قَالَ كُنْتُ فِي حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي ((يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ)).

اللہ ﷺ کی گود میں تھا (کیونکہ آپ نے عمر کی ماں ام سلمہ سے نکاح کیا تھا) اور میرا ہاتھ پیالہ میں سب طرف گھوم رہا تھا آپ نے فرمایا اے لڑکے اللہ کا نام لے اور داہنے ہاتھ سے کھا اور جو پاس ہو ادھر سے کھا۔

٥٢٧٠– عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلْتُ آخُذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلْ مِمَّا يَلِيكَ))

٥٢٧٠– عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا تو میں نے پیالہ کے سب کناروں سے گوشت لینا شروع کیا' آپ نے فرمایا اپنے پاس کی طرف سے کھا۔

٥٢٧١– عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ.

٥٢٧١– حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ کو الٹ کر پینے سے (ایسا نہ ہو کوئی کیڑا وغیرہ منہ میں چلا جاوے)۔

٥٢٧٢– عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا.

٥٢٧٢– ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کو الٹ کر ان کے منہ سے پانی پینے سے۔

٥٢٧٣– عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاخْتِنَاثُهَا أَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ.

٥٢٧٣– ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ قَائِمًا

باب: کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان

٥٢٧٤– عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

٥٢٧٤– انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے۔

٥٢٧٥– عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا فَالْأَكْلُ فَقَالَ ذَاكَ أَشَرُّ أَوْ أَخْبَثُ.

٥٢٧٥– انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے منع کیا کھڑے ہو کر پانی وغیرہ پینے سے۔ قتادہؓ نے کہا ہم نے کہا اور کھڑے ہو کر کھانا کیا ہے؟ انس نے کہا یہ تو اور زیادہ برا ہے۔

٥٢٧٦– عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ.

٥٢٧٦– ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں قتادہؓ کا قول مذکور نہیں ہے۔

(٥٢٧٥) ☆ ابن عباسؓ سے روایت ہے آپ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا تو یہ نہی تنزیہی ہے اور کھڑے ہو کر پینا بھی جائز ہے۔ (نووی)

٥٢٧٧- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

٥٢٧٧- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے۔

٥٢٧٨- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

٥٢٧٨- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢٧٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ)).

٥٢٧٩- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے کھڑا ہو کر نہ پئے اور جو بھولے سے پی لے تو قے کر ڈالے۔

٥٢٨٠- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

٥٢٨٠- ابن عباسؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا اور آپ کھڑے تھے۔

٥٢٨١- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ.

٥٢٨١- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے زمزم کا پانی ایک ڈول سے پیا کھڑے ہو کر۔

٥٢٨٢- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ.

٥٢٨٢- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے زمزم میں سے پیا کھڑے ہو کر۔

٥٢٨٣- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا وَاسْتَسْقَى وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ.

٥٢٨٣- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے پیا کھڑے ہو کر اور پانی مانگا کعبہ کے پاس۔

٥٢٨٤- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا فَأَتَيْتُهُ بِدَلْوٍ.

٥٢٨٤- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ كَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِيْ نَفْسِ الْإِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ

باب: پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور باہر مستحب ہے۔

٥٢٨٥- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ.

٥٢٨٥- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا برتن کے اندر ہی سانس لینے سے۔

٥٢٨٦- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا.

٥٢٨٦- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ تین بار سانس لیتے برتن میں (یعنی پینے میں برتن کے باہر یعنی تین گھونٹ میں پیتے۔)

٥٢٨٧- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي

٥٢٨٧- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ پینے میں تین بار سانس لیتے اور فرماتے ایسا کرنے سے خوب

الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ ((إِنَّهُ أَرْوَى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ)) قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا.

سیری ہوتی ہے اور پیاس بجھتی ہے یا بیماری سے تندرستی ہوتی ہے اور پانی اچھی طرح ہضم ہوتا ہے۔ انسؓ نے کہا میں بھی پانی پینے میں تین بار سانس لیتا ہوں۔

۵۲۸۸- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَقَالَ فِي الْإِنَاءِ.

۵۲۸۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْمَآءِ وَاللَّبَنِ وَ نَحْوِهِمَا عَلَى يَمِينِ الْمُبْتَدِئِ

باب : دودھ یا پانی یا کوئی چیز شروع کرنے والے کے داہنی طرف سے تقسیم کرنا

۵۲۸۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ ((الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ)).

۵۲۸۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ آیا جس میں پانی ملا تھا۔ آپ کے داہنی طرف ایک دیہاتی شخص تھا اور بائیں طرف ابو بکر صدیقؓ تھے' آپ نے دودھ پیا پھر دیہاتی شخص کو دیا اور فرمایا داہنی طرف سے شروع کرنا چاہیے پھر داہنی طرف سے (اگرچہ داہنی طرف وہ شخص ہو جو بائیں طرف والے سے رتبہ میں کم ہو)۔

۵۲۹۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يُحَثِّثْنَنِي عَلَى خِدْمَتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَشِيبَ لَهُ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ أَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ))

۵۲۹۰- حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اس وقت میں دس برس کا تھا اور آپ نے وفات پائی اس وقت میں بیس برس کا تھا اور میری مائیں رغبت دلاتیں مجھ کو آپ کی خدمت کرنے کی۔ آپ ہمارے گھر میں آئے ہم نے آپ کے لیے ایک پلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا اور گھر میں ایک کنواں تھا اس کا پانی اس دودھ میں ملایا' جناب رسول اللہؐ نے اس کو پیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اب ابو بکرؓ کو دیجئے وہ آپ کے بائیں طرف بیٹھے تھے آپ نے ایک دیہاتی کو دیا جو آپ کے داہنے طرف بیٹھا تھا اور فرمایا داہنے سے شروع کرنا چاہیے پھر بائیں سے۔

۵۲۹۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي دَارِنَا فَاسْتَسْقَى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاءِ بِئْرِي هَذِهِ قَالَ فَأَعْطَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۵۲۹۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں آئے اور پانی مانگا ہم نے بکری کا دودھ دوہا پھر اس میں پانی ملایا اپنے اس کنویں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپ نے پیا اور ابو بکرؓ آپ کی بائیں

عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ وِجَاهَهُ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ شُرْبِهِ قَالَ عُمَرُ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُرِيهِ إِيَّاهُ فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَعْرَابِيَّ وَتَرَكَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَيْمَنُونَ الْأَيْمَنُونَ الْأَيْمَنُونَ قَالَ أَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ.

طرف بیٹھے تھے اور عمرؓ سامنے اور داہنی طرف ایک اعرابی تھا۔ آپ نے اعرابی کو دیا اور ابوبکرؓ کو اور عمرؓ کو نہیں دیا اور فرمایا داہنی طرف والے مقدم ہیں پھر داہنی طرف والے انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ تو سنت ہے سنت ہے۔

۵۲۹۲- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ ((أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ)) فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللَّهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي يَدِهِ.

۵۲۹۲- سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز آئی آپ نے پیا اور داہنی طرف آپ کے ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف بڑے لوگ تھے آپ نے لڑکے سے فرمایا تو مجھ کو اجازت دیتا ہے پہلے ان لوگوں کو دینے کی۔ وہ بولا نہیں قسم خدا کی میں اپنا حصہ دوسرے کسی کو نہیں دینا چاہتا۔ یہ سن کر آپ نے اس لڑکے کے ہاتھ میں دے دیا۔

۵۲۹۳- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُولَا فَتَلَّهُ وَلَكِنْ فِي رِوَايَةِ يَعْقُوبَ قَالَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

۵۲۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْأَصَابِعِ

باب: کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا مستحب ہے

۵۲۹۴- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا)).

۵۲۹۴- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک اس کو چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دیوے (اپنی بی بی، بچہ یا لونڈی کو جو برا نہ مانیں بلکہ خوش ہوں)۔

۵۲۹۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۵۲۹۵- ابن عباسؓ سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

(۵۲۹۲) ☆ بعضوں نے کہا وہ لڑکے عبداللہ بن عباس تھے اور بڑوں میں خالد بن ولیدؓ تھے اور آپ نے لڑکے سے اجازت مانگی اس لیے کہ اس کی ناراضی کا ڈر نہ تھا اور گنوار سے اجازت نہ مانگی اس ڈر سے کہ وہ ناراض نہ ہو اور تباہ ہو جاوے اور داہنی طرف سے پلانا وغیرہ مسنون ہے بلاخلاف اور مالک سے اس کی تخصیص پلانے ہی سے منقول ہے۔ (نووی)

ﷺ ((إذا أكل أحدكم من الطعام فلا يمسح يده حتى يلعقها أو يلعقها)).

٥٢٩٦- عن ابن كعب بن مالك عن أبيه قال رأيت النبي ﷺ يلعق أصابعه الثلاث من الطعام ولم يذكر ابن حاتم الثلاث وقال ابن أبي شيبة في روايته عن عبد الرحمن بن كعب عن أبيه.

۵۲۹۶- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے ہوئے دیکھا کھانے کے بعد۔

٥٢٩٧- عن ابن كعب بن مالك عن أبيه قال كان رسول الله صلى الله عليه و سلم يأكل بثلاث أصابع ويلعق يده قبل أن يمسحها.

۵۲۹۷- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے اور ہاتھ پونچھنے سے پہلے ان کو چاٹتے۔

٥٢٩٨- عن كعب بن مالك أو عبد الله بن كعب أخبره عن أبيه كعب أنه حدثهم أن رسول الله ﷺ كان يأكل بثلاث أصابع فإذا فرغ لعقها.

۵۲۹۸- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے پھر جب فارغ ہوتے تو انگلیوں کو چاٹتے۔

٥٢٩٩- عن كعب بن مالك عن النبي صلى الله عليه و سلم بمثله.

۵۲۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٠٠- عن جابر رضي الله عنه أن النبي ﷺ أمر بلعق الأصابع والصحفة وقال إنكم لا تدرون في أيه البركة.

۵۳۰۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا انگلیوں اور رکابی کو چاٹنے اور صاف کرنے کا اور فرمایا تم نہیں جانتے برکت کس میں ہے۔

٥٣٠١- عن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم ((إذا وقعت لقمة أحدكم فليأخذها فليمط ما كان بها من أذى وليأكلها ولا يدعها للشيطان ولا يمسح يده بالمنديل حتى يلعق أصابعه فإنه لا يدري في أي طعامه البركة)).

۵۳۰۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے (اور وہ جگہ نجس نہ ہو) تو اس کو اٹھا لے اور جو کوڑا وغیرہ لگ گیا ہو اس کو صاف کرے اور کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک انگلیاں چاٹ نہ لے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔

٥٣٠٢- عن سفيان بهذا الإسناد مثله وفي حديثهما ولا يمسح يده بالمنديل حتى يلعقها

۵۳۰۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے جب تک چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دے۔

أَوْ يُلْعِقَهَا وَمَا بَعْدَهُ.

۵۳۰۳- عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبَرَكَةُ)).

۵۳۰۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے شیطان تم میں سے ایک کے پاس اس کے ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی۔ پھر جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے تو اس کو صاف کرے کچرے وغیرہ سے جو اس میں لگ جاوے پھر اس کو کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے جب کھانے سے فارغ ہو تو انگلیاں چاٹے کیونکہ وہ نہیں جانتا اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے۔

۵۳۰۴- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ((إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ)) إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ)).

۵۳۰۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۰۵- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي ذِكْرِ اللَّعْقِ وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرَ اللُّقْمَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا.

۵۳۰۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۰۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ ((إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ)) وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ قَالَ ((فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ)).

۵۳۰۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے اور فرماتے تم میں سے کسی کا نوالہ اگر گر جاوے تو اس کو صاف کر کے کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور حکم کیا پیالہ پونچھ لینے کا ہم کو۔ آپ نے فرمایا تم کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔

۵۳۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ)).

۵۳۰۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھاوے تو اپنی انگلیاں چاٹ لیوے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کونسی انگلی میں برکت ہے۔

۵۳۰۸- عَنْ حَمَّادٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَلْيَسْلُتْ أَحَدُكُمُ الصَّحْفَةَ)) وَقَالَ ((فِي

۵۳۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پونچھ لیوے ایک تم میں کا پیالے کو اور فرمایا کون سے کھانے میں برکت

أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ أَوْ يُبَارَكُ لَكُمْ)).

ہے یا برکت ہوتی ہے تمہارے لیے۔

بَابُ مَا يَفْعَلُ الضَّيْفُ إِذَا تَبِعَهُ غَيْرُ مَنْ دَعَاهُ صَاحِبُ الطَّعَامِ

باب: اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفیلی ہو جاوے تو کیا کرے

٥٣٠٩- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَرَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَعَرَفَ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ فَقَالَ لِغُلَامِهِ وَيْحَكَ اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَةِ نَفَرٍ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ قَالَ فَصَنَعَ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَدَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((إِنَّ هَذَا اتَّبَعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ رَجَعَ)) قَالَ لَا بَلْ آذَنُ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ.

٥٣٠٩- ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار میں ایک مرد تھا جس کا نام ابو شعیبؓ تھا اس کا ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا۔ اس مرد نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ کے چہرے پر بھوک معلوم ہوئی اس نے اپنے غلام سے کہا ارے ہم پانچ آدمیوں کے لیے کھانا تیار کر کیونکہ میں چاہتا ہوں رسول اللہ کی دعوت کرنا اور آپ پانچویں ہیں پانچ آدمیوں کے۔ پھر اس نے کھانا تیار کیا اور وہ مرد پھر رسول اللہؐ کے پاس آیا آپ کو دعوت دی آپ پانچویں تھے پانچ کے ان کے ساتھ ایک اور آدمی ہو گیا۔ جب آپ دروازے پر پہنچے تو فرمایا (صاحب خانہ سے) یہ شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اس کو اجازت دے ورنہ یہ لوٹ جاوے گا۔ اس نے کہا نہیں میں اس کو اجازت دیتا ہوں یا رسول اللہؐ۔

٥٣١٠- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ فِي رِوَايَتِهِ لِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

٥٣١٠- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣١١- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

٥٣١١- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣١٢- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَارًا لِرَسُولِ اللهِ

٥٣١٢- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

(٥٣٠٩) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کے ساتھ اگر کوئی شخص طفیلی چلا جاوے تو صاحب خانہ کو خبر کر دے جب اس کے دروازے پر پہنچے اور صاحب خانہ کو مستحب ہے کہ اجازت دے اگر اس میں کوئی ضرر نہ ہو۔

(٥٣١٢) ☆ امام نوویؒ نے کہا آپ نے دعوت قبول نہ کی کسی عذر سے اور حضرت کو اختیار تھا دعوت قبول کرنے اور نہ کرنے کا اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوْهُ فَقَالَ ((وَهٰذِهٖ)) لِعَائِشَةَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا فَعَادَ يَدْعُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَهٰذِهٖ)) قَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((لَا)) ثُمَّ عَادَ يَدْعُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَهٰذِهٖ)) قَالَ نَعَمْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَامَا يَتَدَافَعَانِ حَتّٰى أَتَيَا مَنْزِلَهٗ.

کا ایک ہمسایہ شوربا عمدہ بناتا تھا۔ وہ فارس کا تھا اس نے ایک بار شوربا تیار رسول اللہؐ کے لیے اور آپ کو بلانے آیا۔ آپ نے فرمایا عائشہؓ کی بھی دعوت ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو میں بھی نہیں آتا۔ پھر وہ دوبارہ بلانے کو آیا آپ نے فرمایا عائشہؓ کی بھی دعوت ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں بھی نہیں آتا۔ پھر سہ بار آپ کو بلانے کے لیے آیا آپ نے فرمایا عائشہؓ کی بھی دعوت ہے؟ وہ بولا تیسری بار میں ہاں۔ پھر دونوں چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یعنی حضرت رسول اللہؐ اور جناب عائشہ صدیقہؓ) یہاں تک کہ اس کے مکان پر پہنچے۔

بَابُ جَوَازِ اسْتِتْبَاعِهٖ غَيْرَهٗ إِلٰى دَارِ مَنْ يَثِقُ بِرِضَاهُ بِذٰلِكَ وَبِتَحَقُّقِهٖ تَحَقُّقًا تَامًّا وَاسْتِحْبَابِ الْاِجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ

باب: اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسرے کسی شخص کو ساتھ لے جانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لے جاسکتا ہے

٥٣١٣– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ ((مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ)) قَالَا الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَأَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا قُوْمُوْا)) فَقَامُوْا مَعَهٗ فَأَتٰى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهٖ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۵۳۱۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک رات باہر نکلے آپ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا' پوچھا تم کیوں نکلے؟ اس وقت انہوں نے کہا بھوک کے مارے نکلے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں بھی اسی وجہ سے نکلا' چلو پھر وہ آپ کے ساتھ چلے آپ ایک انصاری کے دروازے پر آئے وہ اپنے گھر میں نہیں تھا اس کی عورت نے آپ کو دیکھا وہ کہنے لگی آیئے آپ اچھے آئے اپنے لوگوں میں۔ آپ نے فرمایا فلاں شخص (اس کے خاوند کو فرمایا) کہاں گیا ہے؟ وہ بولی ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گیا ہے۔ (اس

لہٰ تو آپ نے بغیر عائشہؓ کے قبول نہ کی اس وجہ سے کہ وہ بھی بھوکی ہوں گی تو آپ نے اکیلے کھانا منظور نہ کیا اور یہ حسن معاشرت ہے۔ اور بعض علماء کا مذہب یہ بھی ہے کہ سوا ولیمہ کے اور کوئی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے۔

(۵۳۱۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؐ اور آپ کے صحابہ کرام کی زندگی کیونکر گزری۔ ایک حدیث میں ہے کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی سے پیٹ نہیں بھرا اور وفات کے وقت زرہ گرو تھی۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بھوک کی حالت میں اپنے دوست کے پاس جانا درست ہے اگر اس کو تکلیف نہ ہو اور اجنبی عورت سے ضرورت کے وقت کلام کرنا درست ہے۔

عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((أَيْنَ فُلاَنٌ)) قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوا مِنْ هَذِهِ وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوا فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ.

حدیث سے معلوم ہوا اجنبی عورت سے بات کرنا اور جواب دینا اس کو درست ہے عذر سے۔ اسی طرح عورت اس مرد کو گھر میں بلا سکتی ہے جس کے آنے سے خاوند راضی ہو)۔ اتنے میں وہ مرد انصاری آگیا اس نے رسول اللہؐ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو کہا شکر ہے خدا کا آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت والے مہمان نہیں ہیں جیسے میرے پاس ہیں۔ پھر گیا اور کھجور کا ایک خوشہ لے کر آیا جس میں گدر اور سوکھی اور تازہ کھجوریں تھیں اور کہنے لگا اس میں سے کھاؤ۔ پھر اس نے چھری لی آپ نے فرمایا دودھ والی بکری مت کاٹنا۔ اس نے ایک بکری کاٹی اور سب نے اس کا گوشت کھایا اور کھجور بھی کھائی اور پانی پیا۔ جب سیر ہو گئے کھانے اور پینے سے تو رسول اللہؐ نے فرمایا ابو بکرؓ اور عمرؓ سے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سے سوال ہوگا اس نعمت کا قیامت کے دن تم اپنے گھروں سے نکلے بھوک کے مارے پھر نہیں لوٹے یہاں تک کہ تم کو یہ نعمت ملی۔

٥٣١٤– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَيْنَا أَبُو بَكْرٍ قَاعِدٌ وَعُمَرُ مَعَهُ إِذْ أَتَاهُمَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَا أَقْعَدَكُمَا هَاهُنَا)) قَالَا أَخْرَجَنَا الْجُوعُ مِنْ بُيُوتِنَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ خَلَفِ بْنِ خَلِيفَةَ

٥٣١٤– ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣١٥– عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِرَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَمَصًا فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ لِي جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ

٥٣١٥– جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب خندق کھودی گئی (مدینہ کے گرد) تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھوکا پایا۔ میں اپنی بی بی کے پاس لوٹا اور کہا تیرے پاس کچھ ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بہت بھوکا پایا ہے۔ اس نے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تھا پلا ہوا میں نے اس کو ذبح کیا اور میری عورت نے آٹا پیسا وہ

(٥٣١٥) ☆ نووی نے کہا اس حدیث میں آپ کے دو معجزے ہیں ایک تو تھوڑا کھانا بہت ہو جانا دوسرے آپ کو معلوم ہو جانا پیشتر سے۔

وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ قَالَ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ
فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي فَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ
وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ
فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَ سَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ قَالَ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ
صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ فِي نَفَرٍ
مَعَكَ فَصَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ
وَقَالَ ((يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ
لَكُمْ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ)) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ
وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَتَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ)) فَجِئْتُ
وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقْدُمُ
النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ
فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ لِي فَأَخْرَجَتْ لَهُ
عَجِينَتَنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا
فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ((ادْعِي خَابِزَةً
فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا
تُنْزِلُوهَا)) وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَأَكَلُوا حَتَّى
تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ
عَجِينَتَنَا أَوْ كَمَا قَالَ الضَّحَّاكُ لَتُخْبَزُ كَمَا هُوَ.

بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوئی۔ میں نے اس کا گوشت کاٹ کر ہانڈی میں ڈالا بعد اس کے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹا۔ عورت بولی مجھ کو رسوا نہ کرنا رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے (یعنی کھانا تھوڑا ہے کہیں بہت سے آدمیوں کی دعوت نہ کر دینا)۔ جب میں آپ کے پاس آیا تو چپکے سے میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا جو ہمارے پاس تھا تیار کیا ہے تو آپ چند لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر تشریف لائیے۔ یہ سن کر رسول اللہؐ نے پکارا اور فرمایا اے خندق والو! جابرؓ نے تمہاری دعوت کی ہے تو چلو۔ اور آپ نے فرمایا اپنی ہانڈی کو مت اتارنا اور آٹے کی روٹی مت پکانا جب تک میں نہ آلوں۔ پھر میں گھر میں آیا اور جناب رسول اللہؐ بھی تشریف لائے' آپ آگے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے تھے۔ میں اپنی عورت کے پاس آیا وہ بولی تو ہی ذلیل ہوگا اور تجھے ہی لوگ ذلیل اور برا کہیں گے۔ میں نے کہا میں نے تو وہی کیا جو تو نے کہا تھا (پر رسول اللہؐ نے فاش کر دیا اور سب کو دعوت سنا دی) آخر اس نے وہ آٹا نکالا' رسول اللہؐ نے اپنا لب مبارک اس میں ڈالا اور برکت کی دعا کی' پھر ہماری ہانڈی کی طرف چلے اس میں بھی تھوکا اور برکت کی دعا کی بعد اس کے فرمایا ایک روٹی پکانے والی اور بلا لے جو تیرے ساتھ مل کر پکاوے (میری عورت سے فرمایا) اور ہانڈی میں سے ڈوئی نکال کر نکالتی جا' اس کو اتار مت۔ جابرؓ نے کہا آپ کے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے تو میں قسم کھاتا ہوں کہ سب نے کھایا یہاں تک کہ چھوڑ دیا اور لوٹ گئے اور ہانڈی کا وہی حال تھا ابل رہی تھی اور آٹا بھی ویسا ہی تھا اس کی روٹیاں بن رہی تھیں۔

ف یہ کہ یہ کھانا سب کو کافی ہو جاوے گا دوسری روایت میں حضرت انسؓ سے بھی ایسا ہی معجزہ مذکور ہے جب چند روٹیاں جو کی ستر یا اسی آدمیوں کو کافی ہو گئی تھیں اس کا قصہ آگے آتا ہے۔

۵۳۱۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ)) قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ((أَلِطَعَامٍ)) فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ ((قُومُوا)) قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((هَلُمِّي مَا عِنْدَكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ)) فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ

۵۳۱۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیمؓ[1] رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کمزوری پائی ہے میں سمجھتا ہوں آپ بھوکے ہیں تو تیرے پاس کچھ ہے کھانے کو؟ وہ بولی ہاں ہے۔ پھر اس نے جو کی کئی روٹیاں نکالیں اور اپنی اوڑھنی لی اس میں روٹیوں کو لپیٹا اور میرے کپڑے میں چھپا دیا کچھ میرے کو اوڑھا دیا (یعنی ایک ہی کپڑے میں سے کچھ مجھے اوڑھا دیا اور کچھ کپڑے میں روٹی چھپا دی) پھر مجھ کو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں اس کو لے کر گیا میں نے آپ کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا آپ کے ساتھ لوگ تھے میں کھڑا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کھانا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا اٹھو اور آپ چلے۔ میں سب کے سامنے چلا یہاں تک کہ ابو طلحہؓ کے پاس آیا ان کو خبر کی۔ ابو طلحہؓ نے کہا اے ام سلیمؓ رسول اللہؐ لوگوں کو لے کر تشریف لائے اور ہمارے پاس ان کے کھلانے کو کچھ نہیں ہے۔ ام سلیمؓ نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ پھر ابو طلحہؓ چلے اور رسول اللہ ﷺ سے آگے بڑھ کر ملے بعد اس کے آپ تشریف لائے اور ابو طلحہؓ بھی ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا اے ام سلیمؓ تیرے پاس کیا ہے؟ وہ وہی روٹیاں لے کر آئی۔ آپ نے حکم دیا وہ سب روٹیاں توڑی گئیں پھر ام سلیمؓ نے تھوڑا گھی اس پر ڈال دیا وہ گویا سالن تھا۔ پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا آپ نے

(۵۳۱۶) ☆ آپ نے دس دس کو بلایا کیونکہ پیالہ چھوٹا ہوگا اور دس سے زیادہ آدمی اس کے گرد حلقہ نہ کر سکتے ہوں گے۔ اس حدیث سے ام سلیمؓ کی بڑی دانائی اور دینداری ثابت ہوئی کہ ابو طلحہؓ گھبرا گئے پر وہ پریشان نہیں ہوئیں۔

[1] ام سلیمؓ ابو طلحہؓ کی بی بی اور انسؓ کی ماں تھیں۔

يَقُولُ ثُمَّ قَالَ ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ)) لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ.

فرمایا (دعا کی) بعد اس کے فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ۔ انہوں نے کھایا پیٹ بھر کر وہ نکلے پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ۔ انہوں نے بھی کھایا سیر ہو کر اور چلے پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ یہاں تک کہ سب نے کھالیا سیر ہو کر اور سب ستر یا اسی آدمی تھے۔

۵۳۱۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِأَدْعُوَهُ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ فَأَقْبَلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ أَجِبْ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ ((قُومُوا)) فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ فَمَسَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَدَعَا فِيهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ((أَدْخِلْ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِي عَشَرَةً)) وَقَالَ ((كُلُوا)) وَأَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجُوا فَقَالَ ((أَدْخِلْ عَشَرَةً)) فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَيُخْرِجُ عَشَرَةً حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِينَ أَكَلُوا مِنْهَا.

۵۳۱۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھے ابو طلحہؓ نے بھیجا رسول اللہ ﷺ کو دعوت دینے کے لیے اور کھانا انہوں نے تیار کیا تھا۔ میں آیا اس وقت آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے میری طرف دیکھا مجھے شرم آئی میں نے عرض کیا ابو طلحہؓ کی دعوت قبول کیجئے۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا چلو۔ ابو طلحہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے تو آپ کے لیے تھوڑا کھانا تیار کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے کو چھوا اور دعا کی اس میں برکت ہونے کی پھر آپ نے فرمایا میرے ساتھیوں میں سے دس آدمیوں کو بلا لے آپ نے فرمایا کھاؤ اور اپنی انگلیوں کے بیچ میں سے کچھ نکالا انہوں نے کھایا اور سیر ہو گئے وہ گئے پھر آپ نے فرمایا اور دس کو بلا لے۔ انہوں نے بھی کھایا اور نکلے پھر اسی طرح آپ دس دس کو اندر بلاتے اور دس دس باہر جاتے یہاں تک کہ کوئی ان میں سے باقی نہ رہا جو سیر نہ ہوا ہو۔ پھر آپ نے اس کھانے کو ایک جگہ کیا تو وہ اتنا ہی تھا جتنا انہوں نے شروع کیا تھا۔

۵۳۱۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ ((دُونَكُمْ هَذَا)).

۵۳۱۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر جو کھانا بچا آپ نے اس کو اکٹھا کیا اور دعا کی اس میں برکت کی وہ اتنا ہی ہو گیا جیسے پہلے تھا۔ پھر آپ نے فرمایا لے لو اس کو۔

۵۳۱۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ أَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لِنَفْسِهِ خَاصَّةً

۵۳۱۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے اپنا ہاتھ اس کھانے پر رکھا اور اللہ کا نام لیا پھر فرمایا دس آدمیوں کو

ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَيْهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ وَسَمَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ ((كُلُوا وَسَمُّوا اللَّهَ فَأَكَلُوا)) حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوا سُؤْرًا.

آنے دیے۔ انہوں نے دس کو اجازت دی وہ اندر آئے۔ آپ نے فرمایا کھاؤ اور اللہ کا نام لو انھوں نے کھایا یہاں تک کہ اسی آدمیوں کو اسی طرح بلایا پھر رسول اللہؐ نے اور گھر والوں نے سب کے بعد کھایا تب بھی کھانا بچ رہا۔

۵۳۲۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ فِيهِ فَقَامَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ حَتَّى أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ يَسِيرٌ قَالَ ((هَلُمَّهُ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُ فِيهِ الْبَرَكَةَ)).

۵۳۲۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ابو طلحہؓ دروازے پر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے۔ آپ نے فرمایا اسی کو لے آ اللہ جل جلالہ اس میں برکت دے گا۔

۵۳۲۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَكَلَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَأَفْضَلُوا مَا أَبْلَغُوا جِيرَانَهُمْ.

۵۳۲۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اور گھر والوں نے کھایا اور اتنا کھانا بچا کہ اپنے ہمسایوں کو بھیجا۔

۵۳۲۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَأَتَى أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ وَأَظُنُّهُ جَائِعًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ وَأُمُّ سُلَيْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَأَهْدَيْنَاهُ لِجِيرَانِنَا.

۵۳۲۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہؓ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا مسجد میں لیٹے ہوئے آپ پیٹ کو پیٹھ بناتے (یعنی اس کو زمین سے لگاتے)۔ پس آئے ام سلیمؓ کے پاس اور کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے اور پیٹ کو پیٹھ بنا رہے ہیں اور سمجھتا ہوں کہ آپ بھوکے ہیں۔ پھر بیان کیا حدیث کو اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہؐ نے کھایا اور ابو طلحہؓ نے اور ام سلیمؓ نے اور انسؓ نے اور کچھ بچ رہا تو ہم نے اپنے ہمسایوں کو حصہ بھیجا۔

۵۳۲۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ يُحَدِّثُهُمْ وَقَدْ عَصَّبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ قَالَ أُسَامَةُ وَأَنَا أَشُكُّ عَلَى

۵۳۲۳- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دن آیا میں نے دیکھا آپ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہیں اور پیٹ پر ایک پٹی باندھے ہیں۔ اسامہ نے کہا مجھے شک ہے کہ پتھر کا بھی ذکر کیا یا نہیں۔ میں نے آپ کے کسی صحابی سے پوچھا یہ پٹی

حجر فقلت لبعض أصحابه لم عصب رسول الله ﷺ بطنه فقالوا من الجوع فذهبت إلى أبي طلحة وهو زوج أم سليم بنت ملحان فقلت يا أبتاه قد رأيت رسول الله عصب بطنه بعصابة فسألت بعض أصحابه فقالوا من الجوع فدخل أبو طلحة على أمي فقال هل من شيء فقالت نعم عندي كسر من خبز وتمرات فإن جاءنا رسول الله ﷺ وحده أشبعناه وإن جاء آخر معه قل عنهم ثم ذكر سائر الحديث بقصته.

آپ نے کیوں باندھی ہے؟ اس نے کہا بھوک کی وجہ سے۔ میں ابو طلحہؓ کے پاس گیا وہ خاوند تھے ام سلیمؓ کے جو ملحان کی بیٹی تھی اور میں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہے۔ میں نے آپ کے ایک صحابی سے پوچھا تو اس نے کہا بھوک کی وجہ سے باندھی ہے یہ سن کر ابو طلحہؓ میری ماں کے پاس گئے اور پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ وہ بولی ہاں کچھ ٹکڑے ہیں روٹی کے اور کچھ کھجوریں ہیں اگر رسول اللہ ﷺ اکیلے تشریف لاویں تو ہم آپ کو پیٹ بھر کر کھلا سکتے ہیں اور جو اور کوئی بھی آپ کے ساتھ آوے تو کھانا کم پڑے گا۔ پھر بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ۔

٥٣٢٤ - عن أنس بن مالك عن النبي ﷺ في طعام أبي طلحة نحو حديثهم.

۵۳۲۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ جَوَازِ أَكْلِ الْمَرَقِ وَاسْتِحْبَابِ أَكْلِ الْيَقْطِينِ

باب: شوربا کھانا اور کدو کھانے کا بیان

٥٣٢٥ - عن أنس بن مالك يقول إن خياطا دعا رسول الله ﷺ لطعام صنعه قال أنس بن مالك فذهبت مع رسول الله ﷺ إلى ذلك الطعام فقرب إلى رسول الله ﷺ خبزا من شعير ومرقا فيه دباء وقديد قال أنس فرأيت رسول الله ﷺ يتتبع الدباء من حوالي الصحفة قال فلم أزل أحب الدباء منذ يومئذ.

۵۳۲۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی کچھ کھانا پکایا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ گیا اس کھانے پر پھر آپ کے سامنے جو کی روٹی لائی گئی اور شوربا آیا جس میں کدو تھا اور بھنا ہوا گوشت۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں دیکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ کے کناروں سے کدو کو ڈھونڈ کر کھاتے تھے اس روز سے مجھے بھی کدو سے محبت ہے۔

(۵۳۲۵) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ دعوت قبول کرنا درست ہے اور درزی کا کسب حلال ہے اور شوربا درست ہے۔ اور کدو کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کدو کو دوست رکھنا چاہیے۔ اسی طرح ہر چیز کو جس کو رسول اللہ دوست رکھتے تھے اور حرص کرنا چاہیے اس کے حاصل کرنے پر اور دستر خوان کھانے والوں کو مستحب ہے عمدہ چیز کسی کو کھلانا اگر میزبان کو برا نہ معلوم ہو اور یہ جو اس روایت میں ہے کہ آپ پیالہ کے کناروں سے کدو کے ٹکڑے ڈھونڈتے تھے نہ دوسری طرفوں سے دوسرے یہ کہ ممانعت اس وجہ سے ہے کہ دوسرے کھانے والوں کو کراہت نہ ہو اور رسول اللہ کے جوٹھے سے کسی کو کراہت نہ تھی بلکہ آپ کے آثار شریف سے برکت حاصل کرتے یہاں تک کہ آپ کی تھوک مبارک کو اپنے مونہوں پر ملتے۔ (نووی)

۵۳۲۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجِيءَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْ ذَلِكَ الدُّبَّاءِ وَيُعْجِبُهُ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أُلْقِيهِ إِلَيْهِ وَلَا أَطْعَمُهُ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ يُعْجِبُنِي الدُّبَّاءُ.

۵۳۲۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی ایک شخص نے دعوت کی میں بھی آپ کے ساتھ گیا وہاں شوربا آیا جس میں کدو تھا رسول اللہ ﷺ نے کدو کھانا شروع کیا بڑے مزے سے جب میں نے یہ دیکھا تو میں کدو کے ٹکڑے آپ کی طرف ڈالتا تھا اور خود نہیں کھاتا تھا۔ انسؓ نے کہا اس روز سے مجھے کدو پسند ہو گیا۔

۵۳۲۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ بَعْدُ أَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دُبَّاءٌ إِلَّا صُنِعَ.

۵۳۲۷- انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے دعوت کی رسول اللہ ﷺ کی اتنا زیادہ ہے اس روایت میں کہ انسؓ نے کہا پھر جو کوئی کھانا اس کے بعد میرے لیے تیار کیا گیا اور مجھ سے ہو سکا اس میں کدو شریک کیا گیا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوَى خَارِجَ التَّمْرِ

باب: کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے

۵۳۲۸- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي قَالَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ شُعْبَةُ هُوَ ظَنِّي وَهُوَ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللهُ إِلْقَاءُ النَّوَى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ ادْعُ اللهَ لَنَا فَقَالَ «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ».

۵۳۲۸- عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے پاس اترے ہم نے کھانا پیش کیا اور وطبہ (وطبہ ایک کھانا ہے جو کھجور اور پنیر اور گھی کو ملا کر بنتا ہے) آپ نے کھایا پھر سوکھی کھجوریں آئیں آپ ان کو کھاتے تھے اور گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکھتے جاتے کلمہ اور بیچ کی انگلی کے درمیان۔ شعبہ نے کہا مجھے یہی خیال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں یہی ہے گٹھلیاں دونوں انگلیوں میں ڈالنا (غرض یہ ہے کہ گٹھلیاں کھجور میں نہیں ملاتے تھے جدا رکھتے تھے)۔ پھر پینے کے لیے کچھ آیا آپ نے پیا بعد اس کے داہنی طرف جو بیٹھا تھا اس کو دیا۔ پھر میرے باپ نے آپ کے جانور کی باگ تھامی اور عرض کیا دعا کیجئے ہمارے لیے آپ نے فرمایا اللہ! برکت دے ان کی روزی میں اور بخش دے ان کو اور رحم کر ان پر۔

(۵۳۲۶) ☆ کدو بڑی فائدہ مند ترکاری ہے اور خصوصاً عرب اور جو گرم ملکوں کے لیے گوشت کے ساتھ کدو کا کھانا ضروری ہے تاکہ حرارت گوشت کی ضرر نہ کرے اور کدو حرارت صفرا کو بجھا دیتا ہے اور تشنگی کو دفع کرتا ہے اور ماءالقرع صفراوی بخار اور تپ دق کو بڑا مفید ہے۔

۵۳۲۹- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَشُكَّا فِي إِلْقَاءِ النَّوَى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ.

۵۳۲۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ أَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ

باب: کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا

۵۳۳۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ.

۵۳۳۰- عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو ککڑی کھاتے ہوئے کھجور کے ساتھ۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْآكِلِ وَصِفَةِ قُعُودِهِ

باب: کیونکر بیٹھ کے کھانا چاہیے

۵۳۳۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا.

۵۳۳۱- انس بن مالکؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اقعاء کے طور پر بیٹھے تھے کھجور کھا رہے تھے۔

۵۳۳۲- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ أَكْلًا حَثِيثًا.

۵۳۳۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوریں آئیں آپ ان کو وہ بانٹنے لگے اور اسی طرح بیٹھے تھے جیسے کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے (یعنی اکڑوں) اور جلدی جلدی اس میں سے کھا رہے تھے (کیونکہ آپ کو دوسرا کوئی کام درپیش ہوگا)۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَانِ فِي جَمَاعَةٍ

باب: جب لوگوں کے ساتھ کھاتا ہو تو دو دو لقمے یا دو دو کھجوریں ایک بار نہ کھائے

۵۳۳۳- عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ قَالَ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ وَكُنَّا نَأْكُلُ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فَيَقُولُ لَا تُقَارِنُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ

۵۳۳۳- جبلہ بن سحیم سے روایت ہے عبداللہ بن زبیرؓ ہم کو کھجوریں کھلاتے ان دنوں لوگوں پر تکلیف تھی (کھانے کی) ہم کھا رہے تھے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سامنے سے نکلے اور انہوں نے کہا دو دو لقمے مت کھاؤ (ملا کر) کیونکہ رسول اللہ صلی

(۵۳۳۰) ☆ اس میں بھی بڑی مصلحت ہے کہ کھجور کی حرارت اور ککڑی کی برودت مل کر اعتدال ہو جاوے اور کھجور سے جو شدت صفرا کی ہوتی ہے وہ نہ ہووے۔

(۵۳۳۱) ☆ اقعاء کا بیٹھنا یہ ہے کہ سرین زمین سے لگادے اور دونوں پنڈلیاں کھڑی کر دیوے۔

(۵۳۳۳) ☆ دو لقمے یا دو کھجوریں یا تین یا زیادہ ایک بار گی اٹھا کر کھانا منع ہے اس لیے کہ جماعت میں اوروں کو ناگوار ہوگا۔ دوسرے یہ کہ کھانے میں سب کا حق ہے پھر اوروں سے زیادہ کھا جانا مروت کے خلاف ہے اور یہ نہی تحریمی ہے یا بطور کراہت اور ادب کے ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کھانا مشترک ہو تو حرام ہے بغیر اجازت اور شرکاء کے اور جو ایک شخص کا ہو تو اس کی رضامندی کے بغیر حرام ہے اگر کھانا قلیل ہو اور جو کھانا بہت ہو تب بھی ادب کے خلاف اور مکروہ ہے۔ (نووی مختصراً)

صلى الله عليه و سلم نهى عن الإقران إلا أن يستأذن الرجل أخاه قال شعبة لا أرى هذه الكلمة إلا من كلمة ابن عمر يعني الاستئذان.

اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے مگر جب اپنے بھائی سے اجازت لیوے۔ شعبہ نے کہا یہ اجازت لینا میں سمجھتا ہوں ابن عمرؓ کا قول ہے۔

٥٣٣٤- عن شعبة بهذا الإسناد وليس في حديثهما قول شعبة ولا قوله وقد كان أصاب الناس يومئذ جهد.

۵۳۳۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں نہ شعبہ کا قول ہے نہ لوگوں پر تکلیف ہونے کا ذکر ہے۔

٥٣٣٥- عن جبلة بن سحيم قال سمعت ابن عمر يقول نهى رسول الله ﷺ أن يقرن الرجل بين التمرتين حتى يستأذن أصحابه.

۵۳۳۵- جبلہ بن سحیم سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لیوے۔

باب في ادخار التمر و نحوه من الأقوات للعيال

باب: کھجوریا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچوں کے لیے جمع کر رکھنا

٥٣٣٦- عن عائشة أن النبي ﷺ قال ((لا يجوع أهل بيت عندهم التمر)).

۵۳۳۶- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ گھر والے بھوکے نہ رہیں گے جن کے پاس کھجور ہو۔

٥٣٣٧- عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ ((يا عائشة بيت لا تمر فيه جياع أهله يا عائشة بيت لا تمر فيه جياع أهله أو جاع أهله قالها مرتين أو ثلاثا))

۵۳۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ! جس گھر میں کھجور نہیں ہے وہ گھر والے بھوکے ہیں' دوبار یہی فرمایا یا تین بار۔

باب فضل تمر المدينة

باب: مدینہ کی کھجور کی فضیلت

٥٣٣٨- عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال ((من أكل سبع تمرات مما بين لابتيها حين يصبح لم يضره سم حتى يمسي)).

۵۳۳۸- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھالیوے صبح کے وقت اس کو شام تک کوئی زہر نقصان نہ کرے گا۔

٥٣٣٩- عن سعد بن أبي وقاص يقول سمعت سعدا يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول ((من تصبح بسبع تمرات عجوة لم

۵۳۳۹- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھالیوے صبح کے وقت اس کو شام تک کوئی زہر

يَضُرُّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ))

نقصان کرے گا نہ کوئی جادو۔

٥٣٤٠– عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَلَا يَقُولَانِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

٥٣٤٠- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٣٤١– عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً أَوْ إِنَّهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ)).

٥٣٤١- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عالیہ (وہ حصہ مدینہ کا جو نجد کی طرف ہے تین میل یا آٹھ میل تک) کی عجوہ میں شفا ہے یا وہ تریاق ہے صبح ہی صبح۔

بَابُ فَضْلِ تَمْرِ الْمَدِينَةِ

باب: کھنبی کی فضیلت اور آنکھ کا علاج

٥٣٤٢– عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ)).

٥٣٤٢- سعید بن زیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کھنبی من سے ہے (یعنی وہ من جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا اگرچہ وہ مثل ترنجبین کے تھا مگر یہ بھی خودرو ہے تو گویا من کی طرح ہوا) اور اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

٥٣٤٣– عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ)).

٥٣٤٣- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٤٤– عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ.

٥٣٤٤- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٤٥– عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ)).

٥٣٤٥- سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنبی اس من میں سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اتارا تھا اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

٥٣٤٦– عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى مُوسَى وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ)).

٥٣٤٦- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٤٧– عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

٥٣٤٧- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ)).

٥٣٤٨- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ.

٥٣٤٨- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَاب فَضِيلَةِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَبَاثِ

باب : اراک کے سیاہ پھل کی فضیلت

٥٣٤٩- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَنَحْنُ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((**عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ**)) قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّكَ رَعَيْتَ الْغَنَمَ قَالَ ((**نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا**)) أَوْ نَحْوَ هَذَا مِنَ الْقَوْلِ.

٥٣٤٩- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مر الظہران میں (جو مکہ سے ایک منزل پر ہے) اور ہم کباث چن رہے تھے (کباث کہتے ہیں اراک کے پھل کو اور اراک ایک جنگلی درخت ہے)۔ رسول اللہؐ نے فرمایا سیاہ دیکھ کر چنو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ نے بکریاں چرائیں ہیں (تب تو جنگل کا حال معلوم ہے)۔ آپ نے فرمایا ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔

بَابُ فَضِيلَةِ الْخَلِّ

باب: سرکہ کی فضیلت

٥٣٥٠- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((**نِعْمَ الْأُدُمُ أَوِ الْإِدَامُ الْخَلُّ**)).

٥٣٥٠- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا سالن ہے سرکہ۔

٥٣٥١- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((**نِعْمَ الْأُدُمُ**)) وَلَمْ يَشُكَّ.

٥٣٥١- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٣٥٢- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ فَقَالُوا مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ ((**نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ**)) ((**نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ**)).

٥٣٥٢- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے آپ سے سالن مانگا کہنے لگے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے سوا سرکہ کے۔ آپ نے سرکہ منگوایا پھر اس سے روٹی کھائی اور فرماتے تھے کہ سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ اچھا سالن ہے۔

٥٣٥٣- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِيَدِي ذَاتَ

٥٣٥٣- جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے گئے اپنے مکان پر پھر چند ٹکڑے روٹی

(٥٣٤٩) ☆ کیونکہ بکریاں چرانے سے تواضع پیدا ہوتی ہے خلوت کی وجہ سے دل صاف ہوتا ہے بکریاں چراتے چراتے پھر آدمیوں کے چرانے کی لیاقت پیدا ہوتی ہے۔ (نووی)

يَوْمٍ إِلَى مَنْزِلِهِ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فِلَقًا مِنْ خُبْزٍ فَقَالَ ((مَا مِنْ أُدُمٍ)) فَقَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ ((فَإِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْأُدُمُ)) قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ ((الْخَلَّ مُنْذُ)) سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ قَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ.

کے آپ کے پاس لائے گئے آپ نے فرمایا سالن نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا کچھ نہیں' سرکہ ہے آپ نے فرمایا سرکہ تو اچھا سالن ہے۔ جابرؓ نے کہا اس روز سے مجھے سرکہ سے محبت ہو گئی جب سے میں نے آپ سے یہ سنا اور طلحہؓ نے کہا (جو اس حدیث کو روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ سے) جب سے میں نے یہ حدیث جابرؓ سے سنی مجھے بھی سرکہ پسند ہے۔

٥٣٥٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ إِلَى مَنْزِلِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ إِلَى قَوْلِهِ ((فَنِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۵۳۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٥٥- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي دَارِي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَى بَعْضَ حُجَرِ نِسَائِهِ فَدَخَلَ ثُمَّ أَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ ((هَلْ مِنْ غَدَاءٍ)) فَقَالُوا نَعَمْ فَأُتِيَ بِثَلَاثَةِ أَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلَى نَبِيٍّ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَخَذَ قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ أَخَذَ الثَّالِثَ فَكَسَرَهُ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ((هَلْ مِنْ أُدُمٍ)) قَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ ((هَاتُوهُ فَنِعْمَ الْأُدُمُ هُوَ)).

۵۳۵۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا رسول اللہ ﷺ مجھ پر سے گزرے اور مجھ کو اشارہ کیا' میں آپ کے پاس گیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا' پھر ہم چلے یہاں تک کہ آپ اپنی کسی بی بی کے حجرے پر پہنچے اور اندر گئے' پھر مجھے اجازت دی تو اس بی بی نے پردہ کیا' آپ نے پوچھا کچھ کھانا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ پھر تین روٹیاں آپ کے سامنے لائی گئیں اور چھال کی ایک دستر خوان پر رکھی گئیں۔ رسول اللہؐ نے ایک روٹی لی اس کو اپنے سامنے رکھا پھر دوسری روٹی لی اس کو میرے سامنے رکھا پھر تیسری روٹی لی اس کے دو ٹکڑے کئے' آدھی اپنے سامنے رکھی اور آدھی میرے سامنے' پھر فرمایا کچھ سالن ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں سرکہ ہے۔ آپ نے فرمایا لاؤ سرکہ تو بہتر سالن ہے۔

بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ الثُّومِ

باب: لہسن کھانا درست ہے

٥٣٥٦- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ فِيهَا

۵۳۵۶- ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کھانا آتا آپ اس میں سے کھاتے اور جو بچتا وہ مجھے بھیج دیتے۔ ایک بار آپ نے کھانا بھیجا اور اس میں سے نہیں کھایا کیونکہ اس میں لہسن تھا۔ میں نے آپ سے پوچھا کیا

ثومًا فسألته أحرام هو قال ((لا ولكني أكرهه من أجل ريحه قال فإني أكره ما كرهت))

۵۳۵۷- عن شعبة في هذا الإسناد.

۵۳۵۸- عن أبي أيوب رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه و سلم نزل عليه فنزل النبي صلى الله عليه و سلم في السفل و أبو أيوب في العلو قال فانتبه أبو أيوب ليلة فقال نمشي فوق رأس رسول الله صلى الله عليه و سلم فتنحوا فباتوا في جانب ثم قال للنبي صلى الله عليه و سلم فقال النبي صلى الله عليه و سلم ((السفل أرفق)) فقال لا أعلو سقيفة أنت تحتها فتحول النبي صلى الله عليه و سلم في العلو و أبو أيوب في السفل فكان يصنع للنبي صلى الله عليه و سلم طعامًا فإذا جيء به إليه سأل عن موضع أصابعه فيتتبع موضع أصابعه فصنع له طعامًا فيه ثوم فلما رد إليه سأل عن موضع أصابع النبي صلى الله عليه و سلم فقيل له لم يأكل ففزع وصعد إليه فقال أحرام هو فقال النبي صلى الله عليه و سلم ((لا ولكني أكرهه)) قال فإني أكره ما تكره أو ما كرهت قال وكان النبي صلى الله عليه و سلم يؤتى

لہسن حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن بو کی وجہ سے مجھے برا معلوم ہوتا ہے۔ میں نے کہا جو چیز آپ کو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری لگتی ہے۔

۵۳۵۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۳۵۸- ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ان کے پاس اترے تو آپ نیچے کے مکان میں رہے اور ابوایوب اوپر کے درجہ میں تھے۔ ایک بار ابوایوب رات کو جاگے اور کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اوپر چلا کرتے ہیں پھر ہٹ کر رات کو ایک کونے میں ہو گئے۔ بعد اس کے ابوایوب نے کہا آپ سے اوپر جانے کے لیے آپ نے فرمایا نیچے کا مکان آرام کا ہے (رہنے والوں کے لیے آنے والوں کے لیے اور اسی لیے حضرت نیچے کے مکان میں رہتے تھے) ابوایوبؓ نے کہا میں اس چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ ہوں۔ یہ سن کر آپ اوپر کے درجے میں تشریف لے گئے اور ابوایوبؓ نیچے کے درجے میں آرہے۔ ابوایوبؓ حضرتؐ کے لیے کھانا تیار کرتے تھے پھر جب کھانا آپ کے پاس آتا اور آپ کھاتے بعد اس کے بچا ہوا کھانا واپس جاتا تو ابوایوبؓ آدمی سے پوچھتے آپ کی انگلیاں کھانے کی کس جگہ پر لگی ہیں وہیں سے وہ کھاتے برکت کے لیے۔ ایک بار ابوایوبؓ نے کھانا پکایا جس میں لہسن تھا جب کھانا واپس گیا تو ابوایوبؓ نے پوچھا آپ کی انگلیاں کہاں لگی تھیں؟ لوگوں نے کہا آپ نے نہیں کھایا۔ یہ سن کر ابوایوبؓ گھبرائے اور اوپر گئے اور پوچھا کیا لہسن حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن مجھے برا معلوم ہوتا ہے۔ ابوایوبؓ نے کہا جو چیز آپ کو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری معلوم ہوتی ہے۔ ابوایوبؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتے آتے اور فرشتوں کو لہسن کی بو سے تکلیف ہوتی ہے اس واسطے آپ نہیں کھاتے۔

بَابُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ

٥٣٥٩– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ فَقَالَ ((مَنْ يُضِيفُ هَذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِئِ السِّرَاجَ وَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ حَتَّى تُطْفِئِيهِ قَالَ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ))

٥٣٦٠– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوتُهُ وَقُوتُ صِبْيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِئِ السِّرَاجَ وَقَرِّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ.

باب: مہمان کی خاطر داری کرنا چاہیے

۵۳۵۹- ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے بڑی تکلیف ہے (کھانے پینے کی)۔ آپ نے اپنی کسی بی بی کے پاس کہلا بھیجا وہ بولی قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ نے دوسری بی بی کے پاس بھیجا اس نے بھی ایسا ہی کہا یہاں تک کہ سب عورتوں نے یہی جواب دیا ہمارے پاس کچھ نہیں سوا پانی کے۔ آپ نے فرمایا کون اس کی مہمانی کرتا ہے آج کی رات اللہ اس پر رحم کرے۔ تب ایک انصاری اٹھا اور کہنے لگا میں کرتا ہوں یا رسول اللہ۔ پھر وہ اس کو اپنے ٹھکانے پر لے گیا اور اپنی بی بی سے کہا تیرے پاس کچھ ہے؟ وہ بولی کچھ نہیں البتہ میرے بچوں کا کھانا ہے۔ انصاری نے کہا بچوں سے کچھ بہانہ کر دے اور جب ہمارا مہمان اندر آوے تو چراغ بجھا دے۔ اس نے ایسا ہی کیا اور میاں بی بی بھوکے بیٹھ رہے اور مہمان نے کھانا کھایا جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہؐ کے پاس آیا آپ نے فرمایا اللہ نے تعجب کیا اس سے جو تم نے اپنے مہمان کے ساتھ کیا اس رات کو۔

۵۳۶۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک انصاری کے پاس مہمان آیا اس کے پاس کچھ نہ تھا سوا اس کے اور اس کے بچوں کے کھانے کے۔ اس نے اپنی عورت سے کہا بچوں کو سلا دے اور چراغ بجھا دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکھ دے۔ اس نے ایسا ہی کیا تب یہ آیت اتری ویوثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ یعنی اپنی راحت پر دوسروں کے آرام کو مقدم رکھتے ہیں گو خود محتاج ہوں۔

(۵۳۵۹) ☆ آپ کو سوخت غیر کو لذت عربی میں اس کو ایثار کہتے ہیں یہ بڑے بزرگوں کا کام ہے ' قرآن شریف میں ایسے لوگوں کی فضیلت اتری ویوثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ اور بچوں پر ایثار اس وقت درست ہے جب بھوک کے مارے ان کے ضرر کا ڈر نہ ہو ورنہ ان کو کھلانا مہمان کی مہمانداری پر مقدم ہے۔

٥٣٦١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيُضِيفَهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُضِيفُهُ فَقَالَ ((أَلَا رَجُلٌ يُضِيفُ هَذَا رَحِمَهُ اللَّهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَذَكَرَ فِيهِ نُزُولَ الْآيَةِ كَمَا ذَكَرَهُ وَكِيعٌ.

٥٣٦١- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا مہمان۔ آپ کے پاس کچھ نہ تھا اس کی مہمانی کو' آپ نے فرمایا کوئی اس کی مہمانی کرتا ہے خدا اس پر رحم کرے۔ ایک انصاری بولا جس کو ابو طلحہؓ کہتے تھے میں کرتا ہوں۔ پھر وہ لے گیا اس کو اپنے گھر اخیر حدیث تک۔

٥٣٦٢-عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي وَقَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَقْبَلُنَا فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِهِ فَإِذَا ثَلَاثَةُ أَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((احْتَلِبُوا هَذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا)) قَالَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنَّا نَصِيبَهُ وَنَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ قَالَ فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ قَالَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ فَأَتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيبِي فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْأَنْصَارَ فَيُتْحِفُونَهُ وَيُصِيبُ عِنْدَهُمْ مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلَى هَذِهِ الْجُرْعَةِ فَأَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا فَلَمَّا أَنْ وَغَلَتْ فِي بَطْنِي وَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ إِلَيْهَا سَبِيلٌ قَالَ نَدَّمَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ أَشَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ فَيَجِيءُ فَلَا يَجِدُهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ

٥٣٦٢- مقداد بن الاسودؓ سے روایت ہے میں اور میرے دونوں ساتھی آئے اور ہمارے کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی تکلیف سے (فاقہ وغیرہ کے)۔ ہم اپنے تئیں پیش کرتے تھے حضرت کے اصحاب پر کوئی ہم کو قبول نہ کرتا۔ آخر ہم رسول اللہؐ کے پاس آئے آپ ہم کو اپنے گھر لے گئے' وہاں تین بکریاں تھیں آپ نے فرمایا ان کا دودھ دوہو۔ ہم تم سب پئیں گے۔ پھر ہم نے ان کا دودھ دوہا کرتے اور ہر ایک ہم میں سے اپنا حصہ پی لیتا اور رسول اللہ کا حصہ اٹھا رکھتے آپ رات کو تشریف لاتے اور ایسی آواز سے سلام کرتے جس سے سونے والا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے۔ پھر آپ مسجد میں آتے اور نماز پڑھتے پھر اپنے دودھ کے پاس آتے اور اس کو پیتے۔ ایک رات شیطان نے مجھ کو بھڑکایا میں اپنا حصہ پی چکا تھا' شیطان نے کہا یہ حضرت محمدؐ تو انصار کے پاس جاتے ہیں وہ آپ کو تحفہ دیتے ہیں اور جو آپ کو احتیاج ہوتی ہے وہ مل جاتا ہے' آپ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا احتیاج ہوگی۔ آخر میں آیا اور وہ دودھ پی لیا۔ جب دودھ پیٹ میں سما گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب وہ دودھ نہیں ملنے کا اس وقت شیطان نے مجھ کو ندامت دی اور کہنے لگا خرابی ہو تیری تو نے کیا کام کیا' تو نے حضرت کا حصہ پی لیا اب وہ آویں گے اور دودھ کو نہ پاویں گے پھر تجھ پر بددعا کریں گے تیری دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہو گی۔ میں ایک چادر اوڑھے تھا جب اس کو پاؤں پر ڈالتا تو سر

إِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى قَدَمَيَّ خَرَجَ رَأْسِي وَإِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي خَرَجَ قَدَمَايَ وَجَعَلَ لَا يَجِيئُنِي النَّوْمُ وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ الْآنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَأَهْلِكُ فَقَالَ ((**اللَّهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي**)) قَالَ فَعَمَدْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْأَعْنُزِ أَيُّهَا أَسْمَنُ فَأَذْبَحُهَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ حَافِلَةٌ وَإِذَا هُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ إِلَى إِنَاءٍ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ قَالَ فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتَّى عَلَتْهُ رَغْوَةٌ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ ((**أَشَرِبْتُمْ شَرَابَكُمُ اللَّيْلَةَ**)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوِيَ وَأَصَبْتُ دَعْوَتَهُ ضَحِكْتُ حَتَّى أُلْقِيتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إِحْدَى سَوْآتِكَ يَا مِقْدَادُ**)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((**مَا هَذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللهِ أَفَلَا كُنْتَ آذَنْتَنِي فَنُوقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيبَانِ مِنْهَا**)) قَالَ

کھل جاتا اور جب سر ڈھانپتا تو پاؤں کھل جاتے اور نیند بھی مجھ کو نہ آئی۔ میرے ساتھی سو گئے انہوں نے یہ کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا آخر رسول اللہؐ آئے اور معمول کے موافق سلام کیا پھر مسجد میں آئے اور نماز پڑھی بعد اس کے دودھ کے پاس آئے' برتن کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا' میں سمجھا کہ اب آپ بددعا کرتے ہیں اور تو تباہ ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ کھلا اس کو جو مجھ کو کھلاوے اور پلا اس کو جو مجھ کو پلاوے۔ یہ سن کر میں نے اپنی چادر کو مضبوط باندھا اور چھری لی اور بکریوں کی طرف چلا کہ جو ان میں سے موٹی ہو اس کو ذبح کروں رسول اللہؐ کے لیے' دیکھا تو اس کے تھن میں دودھ بھرا ہوا ہے پھر دیکھا تو اور بکریوں کے تھنوں میں بھی دودھ بھرا ہوا ہے۔ میں نے آپ کے گھر والوں کا ایک برتن لیا جس میں وہ دودھ نہ دوہتے تھے (یعنی اس میں دوہنے کی خواہش نہیں کرتے تھے) اس میں میں نے دودھ دوہا یہاں تک کہ اوپر جھاگ آ گیا (اتنا زیادہ دودھ نکلا)۔ اور اس کو میں لے کر آیا آپ کے پاس آپ نے فرمایا تم نے اپنے حصہ کا دودھ رات کو پیا یا نہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ دودھ پیجئے آپ نے پیا پھر مجھے دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اور پیجئے۔ آپ نے پیا' پھر مجھے دیا۔ جب مجھ کو معلوم ہوا کہ آپ سیر ہو گئے اور آپ کی دعا میں نے لے لی اس وقت میں ہنسا یہاں تک کہ خوشی کے مارے زمین پر لوٹ گیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اے مقدادؓ! تو نے کوئی بری بات کی وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میرا حال ایسا ہوا اور میں نے ایسا قصور کیا۔ آپ نے فرمایا اس وقت کا دودھ جو خلاف معمول اترا اللہ کی رحمت تھی تو نے مجھ سے پہلے ہی کیوں نہ کہا ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی یہ دودھ پیتے۔ میں نے عرض کیا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا کلام دے کر بھیجا اب مجھ کو کوئی

فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُبَالِي إِذَا أَصَبْتُهَا وَأَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ.

۵۳۶۳–عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۳۶۴– عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَيْعٌ أَمْ عَطِيَّةٌ أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةٌ فَقَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى قَالَ وَايْمُ اللَّهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا حَزَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُزَّةً حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ قَالَ وَجَعَلَ قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلْنَا مِنْهُمَا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ.

۵۳۶۵– عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا نَاسًا فُقَرَاءَ وَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ مَرَّةً ((**مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثَةٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ**)) أَوْ كَمَا قَالَ وَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِثَلَاثَةٍ قَالَ فَهُوَ أَنَا وَ أَبِي وَ أُمِّي وَ لَا أَدْرِي هَلْ

پرواہ نہیں جب میں نے خدا کی رحمت حاصل کی اور آپ کے ساتھ حاصل کی کہ کوئی بھی اس کو حاصل کرے۔

۵۳۶۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۶۴- عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے ایک سو تیس آدمی آپ نے فرمایا تمہارے پاس کھانا ہے؟ تو ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج نکلا' کسی کے پاس ایسا ہی پھر وہ سب گوندھا گیا۔ بعد اس کے ایک مشرک آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے لمبا بکریاں لے کر ہانکتا ہوا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تو بیچتا ہے یا یونہی دیتا ہے!؟ اس نے کہا نہیں' بیچتا ہوں۔ آپ نے ایک بکری اس سے خرید لی' اس کا گوشت تیار کیا گیا اور آپ نے حکم دیا اس کی کلیجی بھونے کا۔ راوی نے کہا قسم خدا کی ان ایک سو تیس آدمیوں میں سے کوئی نہ رہا جس کے لیے آپ نے کچھ اس کلیجی میں سے جدا نہ کیا ہو اگر وہ موجود تھا تو اس کو دے دیا ورنہ اس کا حصہ رکھ چھوڑا اور دو پیالوں میں آپ نے گوشت نکالا پھر ہم سب نے ان میں سے کھایا اور سیر ہو گئے بلکہ پیالوں میں کچھ بچ رہا اس کو میں نے لاد لیا اونٹ پر یا ایسا ہی کہا۔ (اس حدیث میں آپ کے دو معجزے ہیں ایک تو کلیجی میں برکت دوسرے بکری میں برکت)۔

۵۳۶۵- عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے اور رسول اللہؐ نے ایک بار فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تین کو لے جاوے اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچ یا چھٹے کو بھی لے جاوے اور حضرت ابو بکرؓ تین آدمیوں کو لے آئے اور رسول اللہؐ دس آدمیوں کو لے گئے (آپ کے اہل و عیال بھی دس کے قریب تھے تو گویا آدھا کھانا مہمانوں کے لیے ہوا) عبدالرحمٰن نے کہا ہمارے گھر میں میں تھا اور میرے باپ اور میری ماں راوی نے کہا شاید بی بی کو بھی کہا اور ایک خادم جو میرے اور ابو بکرؓ دونوں کے گھر میں تھا۔ عبدالرحمٰنؓ نے کہا ابو بکرؓ

قَالَ وَ امْرَاتِیْ وَ خَادِمٌ بَیْنَ بَیْتِنَا وَ بَیْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰی صُلِّیَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰی نَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَامَضٰی مِنَ اللَّیْلِ مَاشَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ مَاحَبَسَكَ عَنْ اَضْیَافِكَ اَوْ قَالَتْ ضَیْفِكَ قَالَ اَوَمَا عَشَّیْتِهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰی تَجِیْءَ قَدْ عَرَضُوْا عَلَیْهِمْ فَغَلَبُوْهُمْ قَالَ فَذَهَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَاْتُ وَ قَالَ یَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَ سَبَّ وَ قَالَ كُلُوْا لَاهَنِیْئًا وَ قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اَبَدًا قَالَ فَاَیْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَاْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ اِلَّا رَبَامِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ حَتّٰی شَبِعْنَا وَ صَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ اِلَیْهَا اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِذَا هِیَ كَمَا هِیَ اَوْ اَكْثَرُ قَالَ لِامْرَاَتِهِ یَا اُخْتَ بَنِیْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَیْنِیْ لَهِیَ الْاٰنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَالِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ قَالَ فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ قَالَ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ یَعْنِیْ یَمِیْنَهُ ثُمَّ اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ وَ كَانَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَی الْاَجَلُ فَعَرَّفَنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اُنَاسٌ اللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ قَالَ اِلَّا اَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَوْ كَمَا قَالَ.

نے رات کا کھانا رسول اللہؐ کے ساتھ کھایا پھر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی پھر نماز سے فارغ ہو کر رسول اللہؐ کے پاس لوٹ گئے اور وہیں رہے یہاں تک کہ آپ سو گئے۔ غرض بڑی رات گزرنے کے بعد جتنی اللہ کو منظور تھی ابو بکرؓ گھر میں آئے' ان کی بی بی نے کہا تم اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے؟ حضرت ابو بکرؓ نے کہا تم نے ان کو کھانا نہیں کھلایا؟! انہوں نے کہا مہمانوں نے نہیں کھایا تمہارے آنے تک اور انہوں نے مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا تھا لیکن مہمان ان پر غالب ہوئے نہ کھانے میں۔ عبدالرحمٰن نے کہا میں (ابو بکرؓ کی خفگی کے ڈر سے) چھپ گیا انہوں نے مجھ کو پکارا اے ست مجہول یا احمق تیری ناک کٹے اور برا کہا مجھ کو اور مہمانوں سے کہا کھاؤ ہر چند یہ خوشگوار کھانا نہیں (کیونکہ بے وقت ہے) اور ابو بکرؓ نے کہا قسم خدا کی میں نہیں کھاؤں گا اس کو کبھی بھی عبدالرحمٰن نے کہا قسم خدا کی ہم جو لقمہ اٹھاتے نیچے سے اتنا ہی وہ کھانا بڑھ جاتا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ ابو بکرؓ نے اس کھانے کو دیکھا تو وہ اتنا ہی ہے یا زیادہ ہو گیا انہوں نے اپنی عورت سے کہا اے بنی فراس کی بہن (ان کا نام ام رومان تھا اور بنی فراس ان کا قبیلہ تھا) یہ کیا ہے؟ وہ بولی قسم میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی (یعنی رسول اللہؐ کی) یہ تو پہلے سے بھی زیادہ ہے' تین حصے زیادہ ہے (یہ حضرت ابو بکرؓ کی کرامت تھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء کی کرامت حق ہے)۔ پھر حضرت ابو بکرؓ نے اس میں سے کھایا اور کہا یہ قسم جو میں نے کھائی تھی شیطان کی طرف سے تھی (غصے میں)۔ پھر ایک لقمہ اس میں سے کھایا بعد اس کے وہ کھانا رسول اللہؐ کے پاس لے گئے میں بھی صبح کو وہیں تھا اور ہمارے اور ایک قوم کے بیچ میں عقد تھا (یعنی اقرار تھا صلح کا) تو مدت اقرار کی گزر گئی آپ نے ہمارے افسر بارہ آدمی کئے اور ہر ایک کے ساتھ لوگ

تھے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کتنے لوگ تھے پھر وہ کھانا ان کے ساتھ کر دیا سب لوگوں نے اس میں سے کھایا۔

۵۳۶۶- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَ عَلَيْنَا أَضْيَافٌ لَنَا قَالَ وَكَانَ أَبِي يَتَحَدَّثُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَانْطَلَقَ وَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ افْرُغْ مِنْ أَضْيَافِكَ قَالَ فَلَمَّا أَمْسَيْتُ جِئْنَا بِقِرَاهُمْ قَالَ فَأَبَوْا فَقَالُوا حَتّٰى يَجِيءَ أَبُو مَنْزِلِنَا فَيَطْعَمَ مَعَنَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ إِنَّهُ رَجُلٌ حَدِيدٌ وَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوا خِفْتُ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ أَذًى قَالَ فَأَبَوْا فَلَمَّا جَاءَ لَمْ يَبْدَأْ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنْهُمْ فَقَالَ أَفَرَغْتُمْ مِنْ أَضْيَافِكُمْ قَالَ قَالُوا لَا وَاللّٰهِ مَا فَرَغْنَا قَالَ أَلَمْ آمُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَتَنَحَّيْتُ قَالَ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي إِلَّا جِئْتَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ مَا لِي ذَنْبٌ هٰؤُلَاءِ أَضْيَافُكَ فَسَلْهُمْ قَدْ أَتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يَطْعَمُوا حَتّٰى تَجِيءَ قَالَ فَقَالَ مَا لَكُمْ أَنْ لَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالُوا فَوَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ كَالشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ وَيْلَكُمْ مَا لَكُمْ أَنْ لَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا الْأُولٰى فَمِنَ الشَّيْطَانِ هَلُمُّوا قِرَاكُمْ قَالَ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَسَمّٰى فَأَكَلَ وَأَكَلُوا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَرُّوا

۵۳۶۶- عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے ہمارے پاس مہمان اترے اور میرے باپ رات کو رسول اللہؐ سے باتیں کیا کرتے تھے وہ چلے اور مجھ سے کہہ گئے اے عبدالرحمٰن! تم مہمانوں کی خدمت کر لینا۔ جب شام ہوئی ہم ان کے لیے کھانا لائے انہوں نے انکار کیا کھانے سے اور کہا جب تک گھر کے صاحب نہ آویں اور ہمارے ساتھ نہ کھاویں ہم بھی نہیں کھاویں گے۔ میں نے ان سے کہا ان کا مزاج تیز ہے اور تم اگر نہ کھاؤ گے تو مجھے ڈر ہے ان سے ایذا پہنچے گی۔ انھوں نے نہ مانا۔ جب ابو بکرؓ آئے تو پہلے یہی بات کی مہمانوں کی خدمت تم کر چکے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا میں تو عبدالرحمٰن سے کہہ گیا تھا (عبدالرحمٰن نے کہا میں سرک گیا تھا ان کے سامنے سے) انہوں نے پکارا عبدالرحمٰن۔ میں سرک گیا پھر کہا اے نالائق میں تجھے قسم دیتا ہوں اگر تو میری آواز سنتا ہے تو آجا میں گیا اور میں نے کہا قسم خدا کی میرا کوئی قصور نہیں آپ اپنے مہمانوں سے پوچھئے میں ان کے پاس کھانا لے گیا تھا انہوں نے کہا ہم نہیں کھائیں گے جب تک آپ نہ آویں۔ ابو بکرؓ نے ان سے کہا تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا؟ ابو بکرؓ نے کہا قسم خدا کی میں تو آج کی رات کھانا ہی نہ کھاؤں گا۔ مہمانوں نے کہا قسم خدا کی ہم نہ کھاویں گے جب تک تم نہ کھاؤ گے۔ ابو بکرؓ نے کہا میں نے ایسی بری رات کبھی نہیں دیکھی افسوس ہے کہ تم اپنی مہمانی قبول نہیں کرتے۔ پھر ابو بکرؓ نے کہا میں نے جو قسم کھائی وہ شیطان کی طرف سے تھی لاؤ کھانا لاؤ آخر کھانا آیا اور ابو بکر نے بسم اللہ کہہ کر کھایا مہمانوں نے بھی کھایا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت ابو بکرؓ رسول اللہؐ کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مہمانوں کی قسم تو سچی ہوئی اور میری قسم جھوٹی ہوئی' آپ نے فرمایا تو ان سب سے زیادہ سچا ہے اور سب سے

وَحَنِثْتُ قَالَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ ((بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَخْيَرُهُمْ)) قَالَ وَلَمْ تَبْلُغْنِي كَفَّارَةٌ.

اچھا ہے عبدالرحمٰن نے کہا مجھے خبر نہیں ہوئی کہ ابو بکرؓ نے کفارہ دیا ہو (یعنی قسم توڑنے سے پہلے لیکن بعد کفارہ دینا ضروری ہے۔)

بَابُ فَضِيلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيلِ

باب: تھوڑے کھانے میں مہمانی کرنے کی فضیلت

۵۳۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ))

۵۳۶۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہو جاتا ہے اور تین کا چار کو کافی ہو جاتا ہے۔

۵۳۶۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ)) وَفِي رِوَايَةِ إِسْحٰقَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ.

۵۳۶۸- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو۔

۵۳۶۹- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

۵۳۶۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۷۰-عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ))

۵۳۷۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو۔

۵۳۷۱- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي رَجُلَيْنِ وَطَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِي أَرْبَعَةً وَطَعَامُ أَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةً))

۵۳۷۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اتنا زیادہ ہے کہ چار کا آٹھ کو۔

بَابُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

باب: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں

۵۳۷۲-عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ)).

۵۳۷۲- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

(۵۳۷۲) ☆ نوویؒ نے کہا دوسری روایت میں ہے کہ یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب آپ نے ایک کافر کی دعوت کی تھی اور وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر دوسرے دن مسلمان ہوا تو ایک ہی بکری کا دودھ پیا اور دوسری بکری کے دودھ کو پورا نہ پی سکا۔ قاضی لہ

٥٣٧٣- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۵۳۷۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٧٤- عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَى ابْنُ عُمَرَ مِسْكِينًا فَجَعَلَ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَجَعَلَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ لَا يُدْخَلَنَّ هَذَا عَلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)).

۵۳۷۴- نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مسکین کو دیکھا تو اس کے سامنے کھانا رکھتے جاتے تھے وہ کھاتا جاتا تھا' بہت کھا گیا تب انہوں نے کہا یہ میرے سامنے نہ آئے کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

٥٣٧٥- عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)).

۵۳۷۵- جابرؓ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

٥٣٧٦- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عُمَرَ.

۵۳۷۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٧٧- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

۵۳۷۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٧٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

۵۳۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٧٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۵۳۷۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر آیا اور آپ نے اس کی ضیافت کی۔ آپ نے حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا وہ پی گیا۔ پھر دوسری بکری کا وہ بھی پی گیا' پھر تیسری کا وہ بھی پی گیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ پھر دوسری صبح کو وہ مسلمان ہو گیا پھر آپ نے حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا اس نے اس کا دودھ پیا پھر دوسری کا تو وہ پورا بھی نہ پی سکا تب رسول اللہ صلی

ف عیاض نے کہا بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث اسی معین شخص کے باب میں ہے۔ اور طبیبوں نے کہا ہے کہ ہر آدمی کی سات آنتیں ہیں ایک معدہ اور تین آنتیں باریک اور تین موٹی تو کافر حرص کی وجہ سے سب کو بھرنا چاہتا ہے اور مومن کو ایک ہی بھرنا کافی ہے۔ اور بعضوں نے کہا سات آنتوں سے سات بری صفتیں مراد ہیں حرص اور طمع اور امید اور فساد اور حسد اور موٹاپا اور لالچ وغیرہ۔ انتہی مختصراً

((الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)).

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

بَابٌ لَا يَعِيبُ الطَّعَامَ

باب: کھانے کا عیب نہیں بیان کرنا چاہیے

٥٣٨٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَى شَيْئًا أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ.

۵۳۸۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کسی کھانے پر کبھی عیب نہیں کیا۔ آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے نہیں تو پھر چھوڑ دیتے۔

٥٣٨١- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۳۸۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٨٢- عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۵۳۸۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٥٣٨٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَهِهِ سَكَتَ.

۵۳۸۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ﷺ نے کسی کھانے کا عیب بیان نہیں کیا۔ آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے اور جی نہ چاہتا تو چپ رہتے۔

٥٣٨٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۵۳۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

☆ ☆ ☆

كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّينَةِ

کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ أَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشُّرْبِ وَغَيْرِهِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب: مرد یا عورت کسی کو چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا درست نہیں

٥٣٨٥- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ)).

٥٣٨٥- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ اتارتا ہے۔

٥٣٨٦- عَنْ نَافِعٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِإِسْنَادِهِ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ((أَنَّ الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ ذِكْرُ الْأَكْلِ وَالذَّهَبِ إِلَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ.

٥٣٨٦- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی کھاتا ہے یا پیتا ہے چاندی یا سونے کے برتن میں۔

٥٣٨٧- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ)).

٥٣٨٧- حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی پیے سونے چاندی کے برتن میں وہ اتارتا ہے اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کو۔

بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب: چاندی اور سونے کے استعمال کا بیان

٥٣٨٨- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوْ

٥٣٨٨- معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے میں براء بن عازبؓ کے پاس گیا میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا اور منع کیا سات باتوں سے حکم کیا ہم کو بیمار پرسی کرنے کا اور جنازے کے ساتھ جانے کا (قبر تک) اور چھینک کا جواب دینے کا اور قسم کو پورا کرنے

(٥٣٨٦) ☆ نوویؒ نے کہا اجماع ہے علماء کا کہ چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا اور پینا حرام ہے اور شافعیؒ سے ایک قول منقول ہے کہ مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور داؤد ظاہری کے نزدیک صرف پینا حرام ہے اور کھانا درست ہے اور یہ دونوں قول باطل ہیں۔ انتہیٰ مختصراً

الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمَ أَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ.

کا اور منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتن میں پینے سے اور زین پوش (یعنی ریشمی زین پوشوں سے اگر ریشمی نہ ہوں تو منع نہیں ہے) اور قسی کے پہننے سے (جو ایک ریشمی کپڑا ہے قس کا بنا ہوا۔ قس ایک قریہ ہے بلاد مصر میں) اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور استبرق اور دیباج سے (یہ بھی دونوں ریشمی ہی کپڑے ہیں)۔

٥٣٨٩—عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوِ الْمُقْسِمِ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَجَعَلَ مَكَانَهُ وَإِنْشَادِ الضَّالِّ.

۵۳۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں قسم پوری کرنے کا ذکر نہیں ہے اس کے بدل گم ہوئی چیز ڈھونڈنے کا ذکر ہے۔

٥٣٩٠—عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ إِبْرَارِ الْقَسَمِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ.

۵۳۹۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی دنیا میں چاندی میں پیئے گا وہ آخرت میں اس میں نہ پیئے گا۔

٥٣٩١—عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ جَرِيرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ.

۵۳۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٩٢—عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِمْ وَمَعْنَى حَدِيثِهِمْ إِلَّا قَوْلَهُ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ فَإِنَّهُ قَالَ بَدَلَهَا وَرَدِّ السَّلَامِ وَقَالَ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ.

۵۳۹۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں سلام فاش کرنے کے بدلے سلام کا جواب دینا ہے اور یہ ہے کہ منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی اور سونے کے چھلے سے۔

٥٣٩٣—عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ وَقَالَ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ.

۵۳۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٩٤— عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ فَجَاءَهُ دِهْقَانٌ بِشَرَابٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي أُخْبِرُكُمْ أَنِّي قَدْ أَمَرْتُهُ أَنْ لَا يَسْقِيَنِي

۵۳۹۴- عبداللہ بن عکیم سے روایت ہے ہم حذیفہؓ کے ساتھ تھے مدائن میں انہوں نے پانی مانگا۔ ایک گاؤں والا چاندی کے برتن میں پانی لایا انہوں نے پھینک دیا اور کہا میں تم سے کہتا ہوں میں اس سے کہہ چکا تھا کہ اس برتن میں مجھ کو پانی نہ پلانا کیونکہ

فِيهِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَشْرَبُوا فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَالْحَرِيرَ فَإِنَّهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت پیو سونے اور چاندی کے برتن میں اور مت پہنو دیبا اور حریر کو کیونکہ یہ کافروں کے لیے ہیں دنیا میں اور تمہارے لیے ہیں آخرت میں قیامت کے دن۔

۵۳۹۵-عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۵۳۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۶- عَنِ ابْنِ عُكَيْمٍ فَظَنَنْتُ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلَى إِنَّمَا سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُلْ ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۵۳۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۷-عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى بِالْمَدَائِنِ فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَذَكَرَهُ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ.

۵۳۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۸-عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَإِسْنَادِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ غَيْرُ مُعَاذٍ وَحْدَهُ إِنَّمَا قَالُوا إِنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى.

۵۳۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۹- عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْ ذَكَرْنَا.

۵۳۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۰۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا)).

۵۴۰۰- عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حذیفہؓ نے پانی مانگا۔ ایک مجوسی ان کے لیے پانی لایا چاندی کے برتن میں۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مت پہنو حریر اور دیباج کو اور مت پیو سونے اور چاندی کے برتنوں میں اور مت کھاؤ سونے اور چاندی کی رکابیوں میں کیونکہ یہ چیزیں کافروں کے لیے ہیں دنیا میں۔

٥٤٠١- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا لِلنَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ.

۵۴۰۱- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ایک ریشمی جوڑا دیکھا مسجد کے دروازے پر تو کہا یا رسول اللہؐ! آپ اس کو خرید لیتے اور پہنتے جمعہ کے دن لوگوں میں جب باہر کے لوگ آتے ہیں تو بہتر ہوتا۔ آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔ بعد اس کے رسول اللہؐ کے پاس ایسے ہی کئی جوڑے آئے آپ نے ایک جوڑا ان میں سے حضرت عمرؓ کو دیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ یہ مجھے پہناتے ہیں اور آپ ہی نے عطارد کے جوڑے میں ایسا فرمایا تھا (عطارد اس جوڑے کے بیچنے والے کا نام تھا)۔ آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہننے کے لیے نہیں دیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو جو مشرک تھا مکہ میں دے دیا پہننے کو۔

٥٤٠٢- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

۵۴۰۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٠٣- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ عُطَارِدًا التَّمِيمِيَّ يُقِيمُ بِالسُّوقِ حُلَّةً سِيَرَاءَ وَكَانَ رَجُلًا يَغْشَى الْمُلُوكَ وَيُصِيبُ مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ عُطَارِدًا يُقِيمُ فِي السُّوقِ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَلَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا لِوُفُودِ الْعَرَبِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ وَأَظُنُّهُ قَالَ وَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ)) فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلَلٍ

۵۴۰۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے عطارد تمیمی کو دیکھا بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھے ہوئے (بیچنے کے لیے) اور وہ ایک ایسا شخص تھا جو بادشاہوں کے پاس جایا کرتا اور ان سے روپیہ حاصل کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے عطارد کو دیکھا اس نے بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھا ہے اگر آپ اس کو خرید لیں اور جب عرب کے ایلچی آتے ہیں اس وقت پہنا کریں تو مناسب ہے۔ راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہ بھی کہا کہ جمعہ کو بھی آپ پہنا کریں تو رسول اللہؐ نے فرمایا ریشمی کپڑا دنیا میں وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر اس

(۵۴۰۱) ☆ نوویؒ نے کہا یہ جوڑا نرے ریشم کا ہو گا کیونکہ وہی حرام ہے اور جس میں ریشم اور سوت ملا ہوا ہو اور ریشم زیادہ نہ ہو تو اس کا پہننا حرام نہیں البتہ عورتوں کو نرا ریشم بھی پہننا درست ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کافر عزیز کے ساتھ بھی احسان کرنا اور یہ دینا درست ہے۔

سِيَرَاءَ فَبَعَثَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ وَبَعَثَ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَأَعْطَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حُلَّةً وَقَالَ ((شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ)) قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهِ يَحْمِلُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ وَقَدْ قُلْتَ بِالْأَمْسِ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا)) وَأَمَّا أُسَامَةُ فَرَاحَ فِي حُلَّتِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَظَرًا عَرَفَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ فَأَنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ))

کے بعد رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے پاس چند ریشمی جوڑے آئے آپ نے حضرت عمرؓ کو بھی ایک جوڑا دیا اور اسامہ بن زیدؓ کو ایک اور حضرت علیؓ کو ایک اور فرمایا اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کی سربند حسن بنا دے۔ حضرت عمرؓ اپنا جوڑا لے کر آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہؐ! آپ نے یہ جوڑا مجھے بھیجا اور کل ہی آپ نے عطارد کے جوڑے کے باب میں کیا فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے یہ جوڑا تمہارے پاس پہننے کے لیے نہیں بلکہ اس لیے بھیجا کہ اس سے فائدہ حاصل کرو (اس کو بیچ کر)۔ اور اسامہؓ نے اپنا جوڑا پہن لیا اور چلے' رسول اللہؐ نے ان کو ایسی نگاہ سے دیکھا کہ ان کو معلوم ہو گیا کہ آپ ناراض ہیں۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہؐ! آپ کیا دیکھتے ہیں' آپ ہی نے تو یہ جوڑا مجھ کو بھیجا۔ آپ نے فرمایا میں نے اس لیے نہیں بھیجا کہ تو خود پہنے بلکہ اس لیے بھیجا کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سربند حسن بنا دے۔

٥٤٠٤- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ بِالسُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَعْ هَذِهِ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوَفْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ)) قَالَ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ)) ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ)).

٥٤٠٤- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استبرق کا ایک جوڑا دیکھا جو بازار میں تھا انہوں نے اس کو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے اور عرض کیا اس کو خرید لیجئے عید میں پہننے کے لیے اور جس وقت باہر والوں کے گروہ آویں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر حضرت عمرؓ جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا ٹھہرے رہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس ایک جبہ بھیجا دیباج کا (استبرق اور دیباج دونوں ریشمی کپڑے ہیں)۔ حضرت عمرؓ اس کو لے کر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا تھا یہ اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں ہے پھر آپ نے مجھے کیسے بھیجا۔ آپ نے فرمایا تو اس کو بیچ ڈال اور اس کی قیمت کام میں لا۔

٥٤٠٥ – عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۴۰۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٠٦ – عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَأَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عُطَارِدٍ قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ أَوْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَوْ اشْتَرَيْتَهُ فَقَالَ ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ)) فَأُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ قَالَ قُلْتُ أَرْسَلْتَ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ ((إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا)).

۵۴۰۶- ابن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو عطارد کی اولاد میں سے قبا پہنے دیکھا دیبا کا یا حریر کا تو رسول اللہؐ سے عرض کیا آپ اس کو خرید لیجیے۔ آپ نے فرمایا یہ وہ پہنے گا جس کو آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر رسول اللہؐ کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ میں آیا آپ نے اس کو میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے عرض کیا یہ جوڑا آپ نے مجھے بھیجا اور میں تو سن چکا ہوں جو آپ نے اس کے باب میں فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے اس لیے بھیجا کہ تو اس سے فائدہ اٹھاوے (بیچ کر)۔

٥٤٠٧ –عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أن عمر رَأَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عُطَارِدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِهَا وَلَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا.

۵۴۰۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے تم کو اس لیے بھیجا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اس لیے نہیں بھیجا کہ تم پہنو۔

٥٤٠٨ –عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْإِسْتَبْرَقِ قَالَ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ ((إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا)).

۵۴۰۸- یحییٰ بن ابی اسحاق رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے استبرق کو پوچھا میں نے کہا استبرق وہ گاڑھا دیبا ہے اور سخت۔ سالم نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے ایک جوڑا استبرق کا دیکھا ایک شخص پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے تجھے اس لیے بھیجا تھا کہ تو اس سے مال حاصل کرے۔

٥٤٠٩ –عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَكَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَاءٍ قَالَ أَرْسَلَتْنِي أَسْمَاءُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَرِّمُ أَشْيَاءَ ثَلَاثَةً الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ وَمِيثَرَةَ الْأُرْجُوَانِ وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهِ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ

۵۴۰۹- عبداللہ سے روایت ہے جو مولیٰ تھا اسماء بنت ابی بکرؓ کا اور ماموں تھا عطا کے لڑکے کا اس نے کہا مجھ کو اسماءؓ نے عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بھیجا اور کہا کہ میں نے سنا ہے تم حرام کہتے ہو تین چیزوں کو ایک تو کپڑے کو جس میں ریشمی نقش ہوں دوسرے ارجوان (یعنی سرخ ڈھڈھاتا) زین پوش کو تیسرے تمام رجب کے مہینے میں روزے رکھنے کو تو عبداللہ بن عمرؓ نے کہا رجب کے مہینے

فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الْأَبَدَ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَخِفْتُ أَنْ يَكُونَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَأَمَّا مِيثَرَةُ الْأُرْجُوَانِ فَهَذِهِ مِيثَرَةُ عَبْدِ اللَّهِ فَإِذَا هِيَ أُرْجُوَانٌ فَرَجَعْتُ إِلَى أَسْمَاءَ فَخَبَّرْتُهَا فَقَالَتْ هَذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوفَيْنِ بِالدِّيبَاجِ فَقَالَتْ هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى يُسْتَشْفَى بِهَا.

کے روزوں کو کون حرام کہے گا جو شخص ہمیشہ روزے رکھے گا (عبداللہ بن عمرؓ ہمیشہ روزہ باستثناء عیدین اور ایام تشریق کے رکھتے تھے اور ان کا مذہب یہی ہے کہ صوم دہر مکروہ نہیں ہے) اور کپڑے کے ریشمی نقوشوں کا' تو میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے حریر وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں' تو مجھے ڈر ہوا کہیں نقشی کپڑا بھی حریر نہ ہو۔ اور ارجوانی زین پوش تو خود عبداللہ کا زین پوش ارجوانی ہے۔ یہ سب میں نے جا کر اسماءؓ سے کہا انہوں نے کہا رسول اللہ کا یہ جبہ موجود ہے پھر انہوں نے ایک جبہ نکالا کالی چادروں کا ان کی کسروانی (منسوب ہے طرف کسریٰ کے یعنی بادشاہ فارس کی) جس کا گریبان دیبا کا تھا اور اس کے دامنوں پر سنجاف تھے دیباج کے۔ اسماءؓ نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہؓ کے پاس تھا ان کی وفات تک جب وہ مر گئیں تو یہ جبہ میں نے لے لیا اور رسول اللہؐ اس کو پہنا کرتے تھے۔ اب ہم اس کو دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں شفا کے لیے (سنجاف حریر یعنی ریشم کی چار ایک انگلی تک درست ہے اس سے زیادہ حرام ہے جیسے دوسری حدیث میں آتا ہے)۔ (نووی)

٥٤١٠- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ أَلَا لَا تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمْ الْحَرِيرَ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ)).

٥٤١٠- عبداللہ بن زبیرؓ خطبہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے خبردار ہو اے لوگو مت پہناؤ اپنی عورتوں کو ریشمی کپڑے کیونکہ میں نے سنا ہے حضرت عمرؓ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے مت پہنو حریر کیونکہ جو کوئی دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

٥٤١١- عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ يَا عُتْبَةُ بْنَ فَرْقَدٍ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أَبِيكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أُمِّكَ فَأَشْبِعْ

٥٤١١- ابوعثمان سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم کو لکھا ہم آذربائجان میں تھے (وہ ایک ملک ہے ایران میں) اے عتبہ بن فرقد! یہ جو مال تیرے پاس ہے نہ تیرا کمایا ہوا ہے نہ تیرے

(٥٤١٠) ☆ نوویؒ نے کہا یہ ابن الزبیر کا مذہب ہے اس کے بعد اجماع ہو گیا کہ ریشمی کپڑا عورتوں کے لیے درست ہے اور حدیث مشہور میں ہے کہ سونا اور حریر حرام ہے میری امت کے مردوں پر اور حلال ہے عورتوں کے لیے۔ انتہی مختصراً۔

الْمُسْلِمِينَ فِي رِحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِي رَحْلِكَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ أَهْلِ الشِّرْكِ وَلَبُوسَ الْحَرِيرِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لَبُوسِ الْحَرِيرِ قَالَ إِلَّا هَكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ عَاصِمٌ هَذَا فِي الْكِتَابِ قَالَ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ إِصْبَعَيْهِ.

باپ کا نہ تیری ماں کا تو سیر کر مسلمانوں کو ان کے ٹھکانوں میں جیسے تو سیر ہوتا ہے اپنے ٹھکانے میں (یعنی بغیر طلب کے ان کو پہنچاوے) اور بچو تم عیش کرنے سے اور مشرکوں کی وضع سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے مگر اتنا اور اٹھایا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیچ کی انگلی اور کلمہ کی انگلی کو اور ملالیا ان کو (یعنی دو انگلیاں حریر اگر حاشیہ میں یا اور کہیں لگا ہو تو درست ہے)۔

٥٤١٢ – عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِيرِ بِمِثْلِهِ.

۵۴۱۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤١٣ – عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ إِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا هَكَذَا وَقَالَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ فَرُئِيتُهُمَا أَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حِينَ رَأَيْتُ الطَّيَالِسَةَ.

۵۴۱۳- ابو عثمان سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے تو حضرت عمرؓ کا فرمان آیا اس میں لکھا تھا کہ رسولؐ نے فرمایا نہیں پہنے گا حریر مگر وہ شخص جس کو آخرت میں کچھ ملنے والا نہیں مگر اتنا درست ہے اور ابو عثمان نے بتلایا اپنی دونوں انگلیوں سے جو انگوٹھے کے پاس ہیں جتنی گھنڈیاں ہوتی ہیں طیالسہ کی پھر میں نے طیالسہ کو دیکھا (طیالسہ جمع ہے طیلسان کی اور وہ سیاہ چادریں ہیں عرب کی)۔

٥٤١٤ – عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

۵۴۱۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤١٥ – عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ أَوْ بِالشَّامِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا إِصْبَعَيْنِ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَمَا عَتَمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الْأَعْلَامَ.

۵۴۱۵- ابو عثمان نہدی سے روایت ہے ہمارے پاس حضرت عمرؓ کی کتاب آئی اور ہم آذربائیجان میں تھے عتبہ بن فرقد کے ساتھ یا شام میں تھے اس میں یہ لکھا تھا امابعد رسول اللہؐ نے منع کیا ہے حریر سے مگر اتنا دو انگلیوں کے برابر تو ہم نے دیر نہیں کی سمجھنے میں کہ مراد آپ کی نقش ہیں۔

٥٤١٦ –عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي عُثْمَانَ.

۵۴۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤١٧ – عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا

۵۴۱۷- سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا جابیہ میں (ایک مقام ہے) تو کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر پہننے سے مگر دو انگلیاں یا تین یا چار

مَوْضِعَ إِصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ.

انگلیوں کے برابر۔

٥٤١٨- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۴۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤١٩- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ أُهْدِيَ لَهُ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيلَ لَهُ قَدْ أَوْشَكْتَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((**نَهَانِي عَنْهُ جِبْرِيلُ**)) فَجَاءَهُ عُمَرُ يَبْكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرِهْتَ أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيهِ فَمَا لِي قَالَ ((**إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهُ تَلْبَسُهُ إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَهُ تَبِيعُهُ**)) فَبَاعَهُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ.

۵۴۱۹- جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک روز دیبا کی قبا پہنی جو تحفہ میں آئی تھی آپ کے پاس، پھر آپ نے اسی وقت نکال ڈالی اور حضرت عمرؓ کو بھیج دی۔ لوگوں نے کہا آپ نے تو یہ نکال ڈالی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا جبرئیل نے مجھے منع کیا۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ روتے ہوئے آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ جس چیز کو آپ نے ناپسند کیا مجھ کو دی میرا کیا حال ہوگا۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو پہننے کو نہیں دی میں نے اس لیے دی کہ تم اس کو بیچ ڈالو۔ پھر حضرت عمرؓ نے دو ہزار درہم کو بیچ دی۔

٥٤٢٠- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ ((**إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ**)).

۵۴۲۰- حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ریشمی جوڑا آیا آپ نے وہ مجھے بھیج دیا۔ میں نے اس کو پہنا تو رسول اللہ ﷺ کو غصہ آیا آپ نے فرمایا میں نے تجھے اس لیے نہیں بھیجا کہ تو پہنے بلکہ اس لیے بھیجا ہے کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سربند اوڑھنی بنا دے۔

٥٤٢١- عَنْ أَبِي عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَمَرَنِي.

۵۴۲۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٢٢- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَرِيرٍ فَأَعْطَاهُ عَلِيًّا فَقَالَ ((**شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ**)) وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو

۵۴۲۲- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اکیدر دومہ کے بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کو ایک تحفہ ریشمی کپڑے کا بھیجا آپ نے وہ مجھ کو دے دیا اور فرمایا اس کو پھاڑ کر سربند اوڑھنی بنا دے تینوں فاطمہ کے (ایک فاطمہ زہراؓ رسول اللہؐ کی صاحبزادی۔ دوسری فاطمہ

(۵۴۲۲) ☆ دومہ ایک شہر تھا مدینہ سے تیرہ منزل پر۔ وہاں کے حاکم کو اکیدر کہتے تھے وہ حضرتؐ سے اعتقاد رکھتا تھا لیکن اختلاف ہے کہ وہ نصرانی مرا یا مسلمان ہو کر اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر مرا اور خالد بن ولید نے اس کو قتل کیا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں۔

كَرِيْبٍ بَيْنَ النِّسْوَةِ.

بنت اسد حضرت علیؓ کی والدہ۔ تیسری فاطمہ بنت حمزہؓ ان سب سے اللہ راضی ہو اور ہمارا حشر ان کے غلاموں میں کرے)۔

٥٤٢٣– عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي.

۵۴۲۳- حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک ریشمی جوڑا مجھے دیا میں اسے پہن کر نکلا تو آپ کو غصہ میں پایا۔ پھر میں نے اس کو پھاڑ کر عورتوں کو دے دیا۔

٥٤٢٤– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عُمَرَ بِجُبَّةِ سُنْدُسٍ فَقَالَ عُمَرُ بَعَثْتَ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَإِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا)).

۵۴۲۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو ایک جبہ بھیجا سندس کا (جو ایک ریشمی کپڑا ہے)۔ حضرت عمرؓ نے کہا آپ نے مجھ کو یہ بھیجا اور آپ ایسا ایسا فرما چکے ہیں اس کے باب میں۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو پہننے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے کہ تم اس کو بیچ کر فائدہ اٹھاؤ۔

٥٤٢٥– عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ)).

۵۴۲۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو دنیا میں حریر پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

٥٤٢٦– عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ)).

۵۴۲۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٢٧– عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ ((لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ)).

۵۴۲۷- عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک قبا آئی حریر کی تحفہ میں آپ نے اس کو پہنا اور نماز پڑھی اس میں اور پھر نماز سے فارغ ہو کر اس کو زور سے اتارا جیسے برا جانتے ہیں اس کو، پھر فرمایا یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہے۔

٥٤٢٨–عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۴۲۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ إِبَاحَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِلرَّجُلِ إِذَا كَانَ بِهِ حِكَّةٌ أَوْ نَحْوُهَا

باب: مرد کو حریر پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے درست ہے

٥٤٢٩– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنْبَأَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي الْقُمُصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ

۵۴۲۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو اور زبیر بن عوامؓ کو حریر کی قمیص پہننے کی سفر میں اس وجہ سے کہ ان کو خارش ہو گئی

حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا أَوْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا.

تھی یا اور کچھ مرض تھا۔

٥٤٣٠ - عَنْ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السَّفَرِ.

۵۴۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٣١ - عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ رُخِّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

۵۴۳۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں صرف خارش کا ذکر ہے۔

٥٤٣٢ - عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۴۳۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٤٣٣ - عَنْ أَنَسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَوَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا.

۵۴۳۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبدالرحمن بن عوفؓ اور زبیر بن عوامؓ نے شکایت کی رسول اللہ ﷺ سے جوؤں کی آپ نے ان دونوں کو اجازت دی حریر کی قمیص پہننے کی جہاد کے سفر میں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعَصْفَرَ

باب: کسم کا رنگ مرد کے لیے درست نہیں

٥٤٣٤ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ ((إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا)).

۵۴۳۴- عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا کسم کے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تو فرمایا یہ کافروں کے کپڑے ہیں ان کو مت پہن۔

٥٤٣٥ - عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ

۵۴۳۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٣٦ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ ((أَأُمُّكَ أَمَرَتْكَ بِهَذَا)) قُلْتُ

۵۴۳۶- عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میرے اوپر کسم میں رنگے ہوئے دو کپڑے دیکھے تو فرمایا تیری ماں نے تجھے ایسا حکم دیا ہے میں نے کہا میں ان کو دھو ڈالتا ہوں آپ

(۵۴۳۳) ☆ نووی نے کہا امام شافعی کا یہی قول ہے کہ عذر سے حریر پہننا درست ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں اور یہ حدیث ان پر حجت ہے۔

(۵۴۳۴) ☆ نوویؒ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کسم میں رنگے ہوئے کپڑوں میں تو جمہور علماء ان کا پہننا مباح کہتے ہیں اور شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک کا یہی قول ہے اور بعضوں نے مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن شافعی کو یہ حدیثیں شاید نہیں پہنچیں ورنہ وہ منع کرتے اور بیہقی نے باسناد صحیح شافعی سے روایت کیا ہے کہ جب حدیث میرے قول کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کرو وہی میرا مذہب ہے اور میرا قول چھوڑ دو۔ انتہی مختصر

أَغْسِلُهُمَا قَالَ ((بَلْ أَحْرِقْهُمَا)).

نے فرمایا جلا دے ان کو۔

٥٤٣٧- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ.

۵۴۳۷- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی (ایک ریشمی کپڑا ہے) اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

٥٤٣٨- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ

۵۴۳۸- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے اور سونا اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے۔

٥٤٣٩- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ.

۵۴۳۹- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی پہننے سے اور رکوع یا سجدے میں قرأت کرنے سے اور کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننے سے۔

بَابُ فَضْلِ لِبَاسِ ثِيَابِ الْحِبَرَةِ

باب: یمن کی چادروں کی فضیلت

٥٤٤٠-عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَوْ أَعْجَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ.

۵۴۴۰- قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے انسؓ سے کہا رسول اللہ ﷺ کو کونسا کپڑا پسند تھا؟ انہوں نے کہا یمن کی چادر (جو کاڑھی دار مخطط ہوتی ہے۔ واقعہ میں یہ کپڑا نہایت مضبوط اور عمدہ اور ثقہ ہوتا ہے)

٥٤٤١-عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْحِبَرَةَ.

۵۴۴۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ التَّوَاضُعِ فِي اللِّبَاسِ وَالِاقْتِصَارِ عَلَى الْغَلِيظِ مِنْهُ

باب: موٹا جھوٹا کپڑا پہن لینا اور تواضع کرنا لباس میں

٥٤٤٢- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِي يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ فَأَقْسَمَتْ بِاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

۵۴۴۲- ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انہوں نے ایک موٹا تہبند نکالا جو یمن میں بنتا ہے اور ایک کمبل جس کو ملبدہ کہتے ہیں پھر قسم کھائی اللہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ان دونوں کپڑوں میں

سَلَّمَ قُبِضَ فِي هَذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ.

ہوئی۔

۵۴۴۳- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا وَكِسَاءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ فِي هَذَا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ إِزَارًا غَلِيظًا.

۵۴۴۳- ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے میرے سامنے ایک تہ بند اور ایک کمبل پیوند لگا ہوا نکالا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات انہی کپڑوں میں ہوئی۔

۵۴۴۴- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ إِزَارًا غَلِيظًا.

۵۴۴۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں موٹا تہ بند مذکور ہے۔

۵۴۴۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ.

۵۴۴۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک صبح کو نکلے اور آپ ایک کمبل اوڑھے تھے جس پر پالان کی تصویریں بنی ہوئی تھیں کالے بالوں کا۔

۵۴۴۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ وِسَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي يَتَّكِئُ عَلَيْهَا مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ.

۵۴۴۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔

۵۴۴۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ.

۵۴۴۷- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا بچھونا جس پر آپ سوتے تھے چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔

۵۴۴۸- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا ضِجَاعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ يَنَامُ عَلَيْهِ.

۵۴۴۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْأَنْمَاطِ

باب: قالین یا سوزنیوں کا بیان

۵۴۴۹- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ ((أَتَّخَذْتَ أَنْمَاطًا)) قُلْتُ وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ ((أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ)).

۵۴۴۹- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تو نے سوزنیاں بنائیں؟ میں نے کہا ہمارے پاس سوزنیاں کہاں؟ آپ نے فرمایا اب قریب ہوں گی (جب ملک فتح ہوں گے اور مسلمان مالدار ہو جاویں گے۔ پھر ایسا ہی ہوا۔ یہ آپ کا معجزہ ہے)۔

۵۴۵۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۵۴۵۰- جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرے پاس سوزنیاں ہیں؟ میں نے کہا

اللهِ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((أَتَّخَذْتَ أَنْمَاطًا)) قُلْتُ وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ ((أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ)) قَالَ جَابِرٌ وَعِنْدَ امْرَأَتِي نَمَطٌ فَأَنَا أَقُولُ نَحِّيهِ عَنِّي وَتَقُولُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّهَا سَتَكُونُ)).

ہمارے پاس سوزنیاں کہاں؟ آپ نے فرمایا اب ہو جاویں گی۔ جابرؓ نے کہا میری بی بی کے پاس ایک سوزنی ہے میں کہتا ہوں دور کر اس کو اور وہ کہتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب سوزنیاں ہوں گی (تو جابرؓ اس کو دور کرتے تھے مکروہ جان کر کیونکہ وہ زینت ہے دنیا کی)۔

٥٤٥١—عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَأَدَعُهَا.

۵۴۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ كَرَاهَةِ مَا زَادَ عَلَى الْحَاجَةِ مِنَ الْفِرَاشِ وَاللِّبَاسِ

باب: حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا مکروہ ہے

٥٤٥٢—عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ ((فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ)).

۵۴۵۲- جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا ان سے ایک بچھونا آدمی کے لیے چاہیے اور ایک بچھونا اس کی بی بی کے لیے اور ایک بچھونا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کا ہوگا۔

بَابُ تَحْرِيمِ جَرِّ الثَّوْبِ خُيَلَاءَ

باب: غرور سے کپڑا لٹکانا حرام ہے

٥٤٥٣— عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ)).

۵۴۵۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں دیکھے گا اللہ قیامت کے دن اس شخص کی طرف جو اپنا کپڑا زمین پر کھینچے غرور سے۔

٥٤٥٤— عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادُوا فِيهِ ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۵۴۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٥٥— عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثِيَابَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۵۴۵۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٥٦— عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

۵۴۵۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٥٤٥٧—عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

۵۴۵۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۵۴۵۲) ☆ یعنی بے ضرورت بچھونے خالی بچھے رہیں گے صرف زینت کے لیے تو شیطان ان پر جلوس کرے گا۔ مقصد حدیث کا یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ دنیا کا سامان جمع کرنا مکروہ ہے اور جو بہ قصد کبر اور فخر ہو تو حرام ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

٥٤٥٨– عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثِيَابَهُ.

۵۴۵۸- ان روایتوں کا وہی ترجمہ ہے جو اوپر گزرا۔

٥٤٥٩– عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَانْتَسَبَ لَهُ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ فَعَرَفَهُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُولُ ((مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ لَا يُرِيدُ بِذَلِكَ إِلَّا الْمَخِيلَةَ فَإِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۵۴۵۹- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازار گھسیٹ رہا تھا انہوں نے پوچھ تو کس قبیلہ کا ہے؟ اس نے بیان کیا معلوم ہوا بنی لیث کا تھا۔ ابن عمرؓ نے اس کو پہچانا تو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا ہے ان دونوں کانوں سے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنی ازار لٹکاوے غرور کی نیت سے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہ دیکھے گا۔

٥٤٦٠– عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْحَسَنِ وَفِي رِوَايَتِهِمْ جَمِيعًا ((مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ)) وَلَمْ يَقُولُوا ثَوْبَهُ.

۵۴۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٤٦١– عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ أَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ أَنْ يَسْأَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ وَأَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا أَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي الَّذِي يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۵۴۶۱- محمد بن عباد بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حکم کیا مسلم بن یسار کو جو مولیٰ تھے نافع بن عبدالحارث کے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھنے کا اور میں ان دونوں کے بیچ میں بیٹھا تھا' کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اس شخص کے باب میں جو اپنی تہبند غرور سے لٹکاوے؟ انہوں نے کہا میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہ دیکھے گا قیامت کے دن۔

٥٤٦٢– عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَفِي إِزَارِي اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ

۵۴۶۲- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرا اور میری ازار لٹک رہی تھی۔ آپ نے فرمایا اے عبداللہ! اپنی ازار اونچی کر۔ میں نے اٹھائی آپ نے فرمایا اور اونچی کر میں نے اور اونچی کی۔ پھر میں اٹھاتا رہا یہاں تک کہ

أَخَّرْنَاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَى أَيْنَ فَقَالَ أَنْصَافَ السَّاقَيْنِ.

بعض لوگوں نے عرض کیا کہاں تک اٹھاوے آپ نے فرمایا پنڈلی کے نصف تک۔

٥٤٦٣ - عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَأَى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْأَرْضَ بِرِجْلِهِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ جَاءَ الْأَمِيرُ جَاءَ الْأَمِيرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ يَجُرُّ إِزَارَهُ بَطَرًا)).

۵۴۶۳- محمد بن زیاد سے روایت ہے میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے دیکھا ایک شخص کو اپنا تہبند لٹکائے ہوئے اور مارنے لگا زمین کو اپنے پاؤں سے وہ امیر تھا بحرین پر اور کہتا تھا امیر آیا امیر آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نہیں دیکھے گا اس شخص کو جو اپنی ازار غرور سے لٹکاوے۔

٥٤٦٤ - عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ كَانَ مَرْوَانُ يَسْتَخْلِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُسْتَخْلَفُ عَلَى الْمَدِينَةِ.

۵۴۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَحْرِيمِ التَّبَخْتُرِ فِي الْمَشْيِ مَعَ إِعْجَابِهِ بِثِيَابِهِ

باب: کپڑوں وغیرہ پر اترانا یا اکڑ کر چلنا حرام ہے

٥٤٦٥ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ أَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ إِذْ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)).

۵۴۶۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص جا رہا تھا وہ اپنے بالوں اور چادر پر اترایا آخر زمین میں دھنسا گیا پھر وہ قیامت تک اسی میں اترتا جاتا ہے (شاید وہ شخص اسی امت میں ہو اور صحیح یہ ہے کہ اگلی امت میں تھا)۔

٥٤٦٦ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هَذَا.

۵۴۶۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٦٧ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ يَمْشِي فِي بُرْدَيْهِ قَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ فَخَسَفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

۵۴۶۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص اکڑ رہا تھا چلنے میں اپنی دو چادروں میں اور اترا رہا تھا تو اللہ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا پھر وہ قیامت تک اسی میں دھنستا چلا جاتا ہے۔

٥٤٦٨ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۵۴۶۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۵۴۶۳) ☆ نووی نے کہا اسبال یعنی لٹکانا ازار اور قمیص اور عمامہ سب میں ہوتا ہے اور ازار کا لٹکانا ٹخنوں سے نیچے جائز نہیں اگر غرور سے ہو اور بغیر غرور کے مکروہ ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حرمت خاص ہے غرور سے لیکن عورتوں کو اسبال درست ہے اور مستحب یہ ہے کہ قمیص اور ازار دونوں نصف ساق تک ہوں لیکن ٹخنوں تک بھی جائز ہے۔

فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي بُرْدَيْنِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

٥٤٦٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخْتَرُ فِي حُلَّةٍ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمْ.

۵۴۶۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں چادروں کے بدلے جوڑے کا ذکر ہے۔

بَاب تَحْرِيمِ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ

باب: سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے

٥٤٧٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ.

۵۴۷۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے۔

٥٤٧١- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ.

۵۴۷۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٤٧٢- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ ((يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ)) فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتِمَكَ انْتَفِعْ بِهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۴۷۲- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی دیکھی ایک شخص کے ہاتھ میں آپ نے اتار کر پھینک دی اور فرمایا تم میں سے کوئی قصد کرتا ہے جہنم کے آگ کے انگارے کا، پھر اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ جب آپ تشریف لے گئے تو لوگوں نے اس شخص سے کہا تو اپنی انگوٹھی اٹھا لے اور اس سے نفع حاصل کر (یعنی اس کی قیمت سے) وہ بولا قسم خدا کی میں اس کو ہاتھ نہیں لگانے کا جس کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا۔ (سبحان اللہ صحابہ کا تقویٰ اور اتباع اس درجہ کو پہنچا تھا اگر وہ اٹھا لیتا اور بیچ لیتا تو گناہ نہ ہوتا)۔

٥٤٧٣- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ إِذَا لَبِسَهُ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ ((إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ)) فَرَمَى

۵۴۷۳- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگ آپ ہتھیلی کی طرف رکھتے جب پہنتے پھر ایک دن آپ منبر پر بیٹھے آپ نے وہ انگوٹھی اتار ڈالی اور فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا اور اس کا نگ اندر کی طرف رکھتا پھر پھینک دیا اس کو اور فرمایا قسم خدائے تعالیٰ کی اب

(۵۴۷۳) ☆ نوویؒ نے کہا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورت کو درست ہے اور مردوں کو حرام ہے مگر ابن حزم سے اس کی اباحت منقول ہے اور بعضوں کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں۔

بِهِ ثُمَّ قَالَ ((وَاللَّهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا)) فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِيَحْيَى.

میں اس کو کبھی نہیں پہنوں گا۔ یہ دیکھ کر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

٥٤٧٤– عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى.

۵۴۷۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ انگوٹھی آپ کے داہنے ہاتھ میں تھی۔

٥٤٧٥– عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

۵۴۷۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٧٦– عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ مِنْهُ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَتَّى وَقَعَ فِي بِئْرٍ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهُ.

۵۴۷۶- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی وہ آپ کے ہاتھ میں تھی۔ پھر ابوبکرؓ کے ہاتھ میں رہی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر ان کے ہاتھ سے اریس کے کنویں میں گر گئی۔ اس انگوٹھی کا نقش یہ تھا "محمد رسول اللہ۔"

٥٤٧٧– عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ أَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ ((لَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا)) وَكَانَ إِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيبٍ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ.

۵۴۷۷- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنائی پھر اس کو پھینک دیا اور چاندی کی بنائی اس پر کندہ تھا "محمد رسول اللہ" اور فرمایا کوئی اپنی انگوٹھی میں یہ کندہ نہ کراوے آپ جب اس انگوٹھی کو پہنتے تو اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھتے۔ وہی انگوٹھی معیقیب کے ہاتھ سے اریس کنویں میں گر گئی۔

٥٤٧٨– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ((اتَّخَذَ خَاتَمًا)) مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ ((إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَلَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ)).

۵۴۷۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی چاندی کی اور اس میں کھدوایا محمد رسول اللہ اور لوگوں سے فرمایا کہ میں نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے چاندی کی اور اس میں محمد رسول اللہ کھدوایا ہے تو کوئی اپنی انگوٹھی میں یہ نہ کھدوائے۔

(۵۴۷۶) ☆ جس روز سے یہ انگوٹھی گر گئی اسی زمانہ سے خلافت میں خلل پڑا اور فتنے شروع ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹھی پر نقش کرنا درست ہے اور نقش میں اللہ کا نام لکھنا بعضوں نے اس کو مکروہ کہا ہے پر یہ قول ضعیف ہے۔

٥٤٧٩ -عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((بِهٰذَا)) وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ.

۵۴۷۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ

باب: جب رسول اللہ ﷺ نے عجم کے بادشاہوں کو خط لکھنا چاہا تو آپؐ کے انگوٹھی بنانے کا بیان

٥٤٨٠ -عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالَ قَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ

۵۴۸۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو لکھنے کا تو لوگوں نے کہا روم کے لوگ بغیر مہر کے خط نہیں پڑھتے' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں آپ کے ہاتھ میں' اس پر نقش تھا محمد رسول اللہ۔

٥٤٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ

۵۴۸۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عجم کے بادشاہ کو لکھنا چاہا (عجم کہتے ہیں سوا عرب کے تمام اور لوگوں کو) تو لوگوں نے کہا عجم کے لوگ کوئی خط نہیں لیتے جب تک اس پر مہر نہ ہو تو آپ نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا میں آپ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

٥٤٨٢ - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيلَ إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَتُهُ فِضَّةٌ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ.

۵۴۸۲- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے کسریٰ (بادشاہ ایران) اور قیصر (بادشاہ روم) اور نجاشی (بادشاہ حبش) کو لکھنا چاہا تو لوگوں نے عرض کیا یہ بادشاہ کوئی خط نہ لیں گے جب تک اس پر مہر نہ ہو' آخر آپ نے انگشتری بنوائی جس کا چھلہ چاندی کا تھا اور اس میں نقش تھا محمد رسول اللہ۔

بَابٌ فِي طَرْحِ الْخَوَاتِمِ

باب: انگوٹھیاں پھینکنے کا بیان

٥٤٨٣ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَبْصَرَ فِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

۵۴۸۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک دن تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں اور پہنیں پھر آپ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر

سَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ.

پھینک دیں (سونے کی انگوٹھیاں پھینک دیں سب نے)۔

۵۴۸۴—عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوهَا فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ.

۵۴۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۸۵— عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۴۸۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۸۶— عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا.

۵۴۸۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشے کا تھا (یعنی عقیق کا جس کی کان حبش اور یمن میں ہے اور بعضوں نے کہا کہ حبشی سے مراد سیاہ ہے یعنی سیاہ عقیق کا)۔

۵۴۸۷— عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ.

۵۴۸۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے ایک انگوٹھی پہنی چاندی کی داہنے ہاتھ میں اور اس کا نگینہ آپ اندر کو ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

۵۴۸۸—عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى.

۵۴۸۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابٌ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْخِنْصِرِ مِنَ الْيَدِ

باب: ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں انگوٹھی پہننے کا بیان

۵۴۸۹—عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى الْخِنْصِرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرَى.

۵۴۸۹-انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی اور بائیں ہاتھ کی خنصر کو بتایا (یعنی چھنگلیا کو)۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخَتُّمِ فِي الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا

باب: وسطی اور اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت کا بیان

۵۴۹۰—عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنْ أَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هَذِهِ أَوِ الَّتِي تَلِيهَا لَمْ يَدْرِ عَاصِمٌ فِي أَيِّ الثِّنْتَيْنِ وَنَهَانِي عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ جُلُوسٍ عَلَى الْمَيَاثِرِ قَالَ فَأَمَّا الْقَسِّيُّ فَثِيَابٌ

۵۴۹۰- حضرت علیؓ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اس انگلی میں اور اس کے پاس والی میں انگوٹھی پہننے سے۔ عاصم کو جو راوی ہے اس حدیث کا یاد نہ رہا کونسی دو انگلیاں بتائی (دوسری روایت میں ہے کہ سبابہ اور وسطی کو بتلایا یا وسطی اور اس کے پاس والی کو) اور منع کیا مجھ کو قسی کے پہننے سے اور ریشمی زین پوشوں پر

مُضَلَّعَةٌ يُؤْتَى بِهَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِيهَا شِبْهُ كَذَا وَأَمَّا الْمِيَاثِرُ فَشَيْءٌ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ الْأُرْجُوَانِ.

بیٹھنے سے۔ انہوں نے کہا قسی تو وہ کپڑے ہیں خانہ دار جو مصر سے آتے ہیں اور شام سے اور زین پوش وہ ہے جو عورتیں کجاووں پر بچھاتی ہیں اپنے خاوندوں کے لیے ارغوانی چادریں۔

٥٤٩١ – عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِنَحْوِهِ.

۵۴۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٩٢ –عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَى أَوْ نَهَانِي يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۵۴۹۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٤٩٣ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنْ أَتَخَتَّمَ فِي إِصْبَعِي هَذِهِ أَوْ هَذِهِ قَالَ فَأَوْمَأَ إِلَى الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا.

۵۴۹۳- ابو بردہؓ سے روایت ہے حضرت علیؓ نے کہا منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اس انگلی میں یا اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی کی طرف (کیونکہ یہی انگلیاں ہر کام میں شریک ہوتی ہیں اور انگوٹھی سے حرج ہوگا البتہ چھنگلیا الگ رہتی ہے اسی میں انگوٹھی پہننا بہتر ہے)۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ

باب : جوتی پہننا مستحب ہے

٥٤٩٤ – عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ فِي غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا ((اسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ)).

۵۴۹۴- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے ایک جہاد کے سفر میں جس میں ہم شریک تھے آپ فرماتے تھے جوتیاں بہت پہنا کرو کیونکہ جوتی پہننے سے آدمی سوار رہتا ہے (یعنی مثل سوار کے پاؤں کو تکلیف نہیں پہنچتی)۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النَّعْلِ فِي الْيُمْنَى أَوَّلًا وَالْخَلْعِ مِنَ الْيُسْرَى أَوَّلًا وَكَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

باب: پہلے داہنا جوتا پہنے اور پہلے بایاں اتارے اور صرف ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے

٥٤٩٥ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنَى وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ

۵۴۹۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے ہی پاؤں سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے اور

(۵۴۹۳) ☆ امام نووی نے کہا انگوٹھی داہنے اور بائیں دونوں ہاتھوں میں پہننا جائز ہے اور کسی میں کراہت نہیں لیکن افضل کیا ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔

وَلْيَنْعَلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا))

چاہیے کہ دونوں کو پہنے یا دونوں اتار ڈالے۔

٥٤٩٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَمْشِ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا))

۵۴۹۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم سے ایک جوتا پہن کر نہ چلے بلکہ دونوں پہنے یا دونوں اتار ڈالے (ورنہ پاؤں میں موچ آ جانے کا احتمال ہے اور بدنما بھی ہے)۔

٥٤٩٧- عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ أَلَا إِنَّكُمْ تَحَدَّثُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَهْتَدُوا وَأَضِلَّ أَلَا وَإِنِّي أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْأُخْرَى حَتَّى يُصْلِحَهَا)).

۵۴۹۷- ابورزین سے روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے آئے اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارا پھر کہا تم کہتے ہو کہ میں جھوٹ بولتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تاکہ تم ہدایت پاؤ اور میں گمراہ ہوں۔ خبردار ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو وہ دوسری جوتی بھی نہ پہنے جب تک اس کو درست نہ کرے۔

٥٤٩٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْمَعْنَى.

۵۴۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

باب: ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی کپڑے میں احتباء سے ممانعت

٥٤٩٩- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ.

۵۴۹۹- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے یا ایک جوتا پہن کر چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹنے سے یا گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اپنی شرم گاہ کھولے ہوئے (جس کو احتباء کہتے ہیں یہ ایک کپڑے میں منع ہے ستر کھلنے کے خیال سے اور کئی کپڑے ہوں یا ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے)۔

٥٥٠٠- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ أَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلَا

۵۵۰۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی پہن کر نہ چلے جب تک اس کا تسمہ درست نہ کر لے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے اور بائیں ہاتھ سے نہ کھاوے اور ایک کپڑے میں

يَمْشِ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَّاءَ)).

گوٹ مار کر نہ بیٹھے اور اشتمال صماء نہ کرے (اس کے معنی اوپر بیان ہو چکے)۔

بَابُ فِي مَنْعِ الِاسْتِلْقَاءِ عَلَى الظَّهْرِ وَوَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى

باب: چت لیٹنے اور چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے منع کرنے کا بیان

۵۵۰۱- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ.

۵۵۰۱- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اشتمال صماء سے اور گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے چت لیٹ کر (کیونکہ ستر کھلنے کا ڈر ہے)۔

۵۵۰۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ وَلَا تَحْتَبِ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَا تَضَعْ إِحْدَى رِجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرَى إِذَا اسْتَلْقَيْتَ)).

۵۵۰۲- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت چل ایک جوتے میں اور مت گوٹ مار کر بیٹھ ایک تہبند میں اور مت کھا بائیں ہاتھ سے اور مت اشتمال صماء کر اور مت رکھ اپنا پاؤں دوسرے پاؤں پر چت لیٹ کر (یہ اسی صورت میں ہے جب تہبند باندھے ہو کیونکہ اس حالت میں ستر کھلنے کا ڈر ہے اور جو ستر کھلنے کا خوف نہ ہو یا پاجامہ پہنے ہو تو چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنا درست ہے اور خود حضرتؐ سے یہ ثابت ہے)۔

۵۵۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى)).

۵۵۰۳- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے چت نہ لیٹے ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ کر۔

۵۵۰۴- عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

۵۵۰۴- عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبداللہ زید بن عاصمؓ) سے سنا انہوں نے رسول اللہؐ کو دیکھا چت لیٹے ہوئے مسجد میں ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے۔

۵۵۰۵- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۵۰۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ عَنْ التَّزَعْفُرِ

باب: مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہننا

۵۵۰۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

۵۵۰۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي لِلرِّجَالِ.

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا زعفران لگانے سے یعنی مردوں کو۔

۵۵۰۷- عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ)).

۵۵۰۷- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا زعفران لگانے سے اور زعفران کے رنگ سے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ بِصُفْرَةٍ أَوْ حُمْرَةٍ وَتَحْرِيمِهِ بِالسَّوَادِ

باب: بڑھاپے میں بالوں پر خضاب کرنا مستحب ہے

۵۵۰۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ أَوْ جَاءَ عَامَ الْفَتْحِ أَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ مِثْلُ الثَّغَامِ أَوِ الثَّغَامَةِ فَأَمَرَ أَوْ فَأُمِرَ بِهِ إِلَى نِسَائِهِ قَالَ ((غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ)).

۵۵۰۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو قحافہ جس سال مکہ فتح ہوا آئے ان کا سر اور ان کی داڑھی ثغامہ کی طرح سفید تھی (ثغامہ ایک گھاس ہے سفید) آپ نے ان کی عورتوں کو حکم دیا کہ بدل دو اس سفیدی کو کسی چیز سے۔

۵۵۰۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ)).

۵۵۰۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ بچو سیاہی سے۔

۵۵۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ)).

۵۵۱۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم ان کا خلاف کرو۔

(۵۵۱۰) ☆ اور خضاب کرو اس حدیث سے یہ نکلا کہ روز مرہ کی عادات اور لباس اور وضع میں حتی المقدور کافروں کے خلاف کرنا بہتر ہے کیونکہ ہر ایک قوم کو اپنا قومی نشان قائم رکھنا اور دوسری قوم کی بے فائدہ تقلید نہ کرنا شرف ہے اور یہ نہایت ذلت اور بے غیرتی کی بات ہے کہ دوسری قوم کے مقلد بنیں اور اندھا دھند ان کی وضع اور روش اختیار کریں اس حدیث سے رد ہوتا ہے ان لوگوں کا جو نصاریٰ کی تقلید لباس اور وضع میں جائز خیال کرتے ہیں۔

نووی نے کہا ابو قحافہؓ ابو بکر کے باپ تھے۔ ان کا نام عثمان تھا وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ زرد یا سرخ خضاب عورت اور مردوں کے لیے مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے اور بعضوں کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اور مختار یہ ہے کہ حرام ہے اور اختلاف ہے سلف کا۔ بعضے کہتے ہیں خضاب کا ترک افضل ہے اور بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے۔ ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ زرد خضاب کرتے حنا اور وسمہ سے اور زعفران سے بھی منقول ہے اور ایک جماعت نے سیاہ خضاب بھی کیا ہے ان میں سے ہیں حضرت عثمانؓ اور حضرت حسنؓ اور حسینؓ اور عقبہ بن عامرؓ اور ابن سیرین اور ابو بردہ رضی اللہ عنہم۔ انتہی مختصراً

بَابُ تَحْرِيمِ تَصْوِيرِ صُورَةِ الْحَيَوَانِ

٥٥١١–عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ وَفِي يَدِهِ عَصًا فَأَلْقَاهَا مِنْ يَدِهِ وَقَالَ ((مَا يُخْلِفُ اللهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ)) ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ مَتَى دَخَلَ هَذَا الْكَلْبُ هَاهُنَا)) فَقَالَتْ وَاللهِ مَا دَرَيْتُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَجَاءَ جِبْرِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَاعَدْتَنِي فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ)) فَقَالَ مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِكَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ.

٥٥١٢–عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ جِبْرِيلَ وَعَدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْتِيَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يُطَوِّلْهُ كَتَطْوِيلِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ.

باب: جانور کی مورت بنانا حرام ہے

۵۵۱۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جبرائیلؑ نے وعدہ کیا رسول اللہ ﷺ سے آنے کا ایک وقت میں' پھر وہ وقت آگیا اور جبرائیلؑ نہ آئے۔ اس وقت رسول اللہؐ کے ہاتھ مبارک میں ایک لکڑی تھی آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا نہ اس کے ایلچی وعدہ خلاف کرتے ہیں۔ پھر آپ نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک پلہ کتے کا تخت کے تلے دکھلائی دیا۔ آپ نے فرمایا اے عائشہؓ! یہ پلہ کب آیا اس جگہ؟ انہوں نے کہا قسم خدا کی مجھ کو خبر نہیں پھر آپ نے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا۔ اسی وقت حضرت جبرائیلؑ آئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں تمہارے انتظار میں بیٹھا تھا لیکن تم نہیں آئے۔ اور انہوں نے کہا یہ کتا جو تمہارے گھر میں تھا اس نے مجھ کو روک رکھا تھا ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا مورت۔

۵۵۱۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۵۵۱۱) ☆ نووی نے کہا جاندار کی مورت بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے' برابر ہے کہ کپڑے میں ہو یا فرش میں یا روپیہ یا اشرفی میں یا پیسہ میں یا برتن میں یا دیوار میں البتہ درخت یا پہاڑ یا ان چیزوں کی جن میں جان نہیں صورت بنانا حرام نہیں ہے اور جس چیز میں تصویر جاندار کی بنی ہو اگر وہ دیوار پر لٹکائی جاوے یا کپڑے میں پہنی جاوے یا عمامہ پر ہو جو ذلیل نہیں تو وہ حرام ہے اور جو ذلت کی جگہ پر ہو جیسے بچھونے پر جو روندا جاوے یا تکیہ وغیرہ پر تو حرام نہیں ہے لیکن اس میں کلام ہے کہ ایسی تصویر سے بھی فرشتے گھر میں آویں گے یا نہیں اور ہمارے نزدیک کوئی فرق نہیں اس مورت میں جو سایہ دار ہو اور جو سایہ دار نہ ہو اور جمہور علمائے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب ہے یہی قول ہے ثوری اور مالک اور ابو حنیفہ کا۔ اور بعض سلف نے کہا کہ جس تصویر کا سایہ نہ پڑے اس کا رکھنا حرام نہیں ہے اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ حضرت جس پردے پر خفا ہوئے اس پر بے سایہ تصویریں تھیں اور احادیث مطلق ہیں ان میں کسی مورت کی تخصیص نہیں ہے اور بعضوں کے نزدیک کپڑوں پر جو نقش ہوں تصویروں کے وہ درست ہیں اور قاسم بن محمد کا یہی مذہب ہے لیکن اجماع ہے ان تصویروں کی حرمت پر جو سایہ دار ہوں اور ان کا توڑنا واجب ہے۔ قاضی عیاض نے کہا ان میں بچوں کی گڑیاں مستثنیٰ ہیں ان کی اجازت ہے لیکن مالک نے گڑیوں کا بھی خرید کرنا اپنے بچے کے لیے مکروہ کہا ہے اور بعضوں نے کہا کہ گڑیوں سے کھیلنے کی اجازت اس حدیث سے منسوخ ہوگئی۔ واللہ اعلم انتہی

٥٥١٣ – عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((**إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي أَمَ وَاللَّهِ مَا أَخْلَفَنِي**)) قَالَ فَظَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمَهُ ذَلِكَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ ((**قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ**)) قَالَ أَجَلْ وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ.

۵۵۱۳- ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو اٹھے چپ چپ (جیسے کوئی رنجیدہ ہوتا ہے)۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج میں نے آپ کی شکل ایسی دیکھی کہ آج تک ویسی نہیں دیکھی تھی۔ آپ نے فرمایا جبرائیلؑ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اس رات ملنے کا مگر نہیں ملے اور انہوں نے کبھی وعدہ خلاف نہیں کیا۔ قسم خدا کی میمونہ نے کہا پھر سارا دن آپ اسی طرح رہے بعد اس کے آپ کے دل میں خیال آیا ایک کتے کے بچہ کا جو ہمارے ڈیرے میں تھا وہ نکال کر باہر کیا گیا پھر آپ نے پانی لیا اور جہاں وہ کتا بیٹھا تھا وہاں پانی چھڑک دیا۔ جب شام ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام آئے۔ آپ نے فرمایا تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا گذشتہ رات کو آنے کا۔ انہوں نے کہا ہاں لیکن ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا مورت۔ پھر اس کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کتوں کے قتل کا یہاں تک کہ آپ نے چھوٹے باغ کا بھی کتا قتل کر دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا۔

٥٥١٤ – عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((**لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ**))

۵۵۱۴- ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا یا مورت ہو۔

٥٥١٥ – عَنْ أَبِي طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ ((**لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ**)).

۵۵۱۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٥١٦ – عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَذِكْرِهِ الْأَخْبَارَ فِي الْإِسْنَادِ.

۵۵۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۵۵۱۳) ☆ کیونکہ بڑے باغ کی حفاظت بغیر کتے کے دشوار ہے۔ نوویؒ نے کہا جو فرشتے کتے کی وجہ سے نہیں آتے وہ رحمت اور برکت کے فرشتے ہیں لیکن محافظ فرشتے تو ہر وقت ساتھ رہتے ہیں اور ہر جگہ جاتے ہیں کیونکہ وہ اعمال کو لکھتے ہیں اور خطابی نے کہا جس کتے کا پالنا درست ہے جیسے شکاری کتا یا کھیت کا وہ فرشتوں کو نہیں روکتا۔ (انتہیٰ مختصراً)

٥٥١٧- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ)) قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ بَعْدُ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ.

٥٥١٧- ابو طلحہؓ سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر مورت ہو۔ بسر نے کہا زید بیمار ہوئے ہم ان کی بیمار پرسی کو گئے ان کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا تھا جس پر مورت تھی میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا جو ام المومنین میمونہؓ کا ربیب تھا خود زید ہی نے ہم سے مورت کی حدیث بیان کی تھی (اور اب پردہ لٹکایا ہے مورت کا)۔ عبید اللہ نے کہا تم نے ان سے نہیں سنا انہوں نے یہ بھی کہا تھا مگر جو نقش ہو کپڑے میں۔

٥٥١٨- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ)) قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ قَالَ إِنَّهُ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرَ ذَلِكَ.

٥٥١٨- ابو طلحہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں صورت ہو۔ بسر نے کہا پھر زید بن خالد بیمار ہوئے (جو اس حدیث کے راوی ہیں) ہم ان کے پوچھنے کو گئے ان کے گھر پر ایک پردہ لٹکا تھا جس میں تصویر بنی تھی۔ میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی تصویروں کے باب میں۔ انہوں نے کہا ہاں یہ بھی تو کہا تھا تم نے نہیں سنا مگر جو نقش ہو کپڑے پر۔ میں نے کہا میں نے نہیں سنا۔ انہوں نے کہا زید نے یہ کہا تھا۔

٥٥١٩- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيلُ)).

٥٥١٩- ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا تصویریں ہوں۔

٥٥٢٠- قَالَ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا يُخْبِرُنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيلُ)) فَهَلْ سَمِعْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ ذَلِكَ فَقَالَتْ لَا وَلَكِنْ سَأُحَدِّثُكُمْ مَا رَأَيْتُهُ فَعَلَ

٥٥٢٠- زید نے کہا میں یہ سن کر ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ ابو طلحہؓ ہم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں تم نے بھی رسول اللہ ﷺ سے ایسا سنا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں میں نے جو دیکھا ہے وہ تجھ سے بیان کرتی ہوں ایک بار آپ جہاد کو تشریف لے گئے میں نے ایک چادر لی اور اس کو دروازے پر

(٥٥٢٠) ☆ اس چادر پر تصویریں تھیں گھوڑوں کی جیسے دوسری روایت میں ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دیوار پر پردہ لگانا یا کپڑا اڑھانا منع ہے مگر یہ کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں ہے اور ابو الفتح نے کہا کہ حرام ہے۔

رَأَيْتُهُ خَرَجَ فِي غَزَاتِهِ. فَأَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَجَذَبَهُ حَتَّى هَتَكَهُ أَوْ قَطَعَهُ وَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ)) قَالَتْ فَقَطَعْنَا مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيفًا فَلَمْ يَعِبْ ذَلِكَ عَلَيَّ.

لٹکا دیا جب آپ لوٹ کر آئے اور چادر دیکھی آپ کو برا معلوم ہوا آپ نے اس کو کھینچا یہاں تک کہ پھاڑ ڈالا یا کاٹ ڈالا اس کو بعد اس کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم نہیں دیا پتھر اور مٹی کو کپڑا پہنانے کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر ہم نے اس کو کاٹ کر دو تکیے بنا ڈالے اور ان کے اندر کھجور کی چھال بھری آپ نے اس پر عیب نہیں کیا۔

٥٥٢١- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ وَكَانَ الدَّاخِلُ إِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حَوِّلِي هَذَا فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا)). قَالَتْ وَكَانَتْ لَنَا قَطِيفَةٌ كُنَّا نَقُولُ عَلَمُهَا حَرِيرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا.

٥٥٢١- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ہمارے پاس ایک پردہ تھا اس میں پرندے کی تصویر بنی تھی جب کوئی اندر آتا تو وہ تصویر اس کے سامنے ہوتی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اس کو نکال دو جب میں اندر آن کر اس کو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آجاتی ہے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر ریشمی بیل تھی ہم اس کو پہنا کرتے۔

٥٥٢٢- عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَزَادَ فِيهِ يُرِيدُ عَبْدَ الْأَعْلَى فَلَمْ يَأْمُرْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَطْعِهِ.

٥٥٢٢- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٥٢٣- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَّرْتُ عَلَى بَابِي دُرْنُوكًا فِيهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الْأَجْنِحَةِ فَأَمَرَنِي فَنَزَعْتُهُ.

٥٥٢٣- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سفر سے تشریف لائے میں نے اپنے دروازے پر ایک نقشی پردہ لٹکایا تھا جس پر پردار گھوڑوں کی مورتیں بنی تھیں آپ نے حکم دیا میں نے اسے پھاڑ ڈالا۔

٥٥٢٤- عَنْ وَكِيعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدَةَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ.

٥٥٢٤- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٢٥- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُتَسَتِّرَةٌ بِقِرَامٍ فِيهِ صُورَةٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ)).

٥٥٢٥- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں ایک پردہ ڈالے تھی تصویر دار۔ آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے اس پردے کو لے کر پھاڑ ڈالا پھر فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی صورت بناتے ہیں۔

۵۵۲۶—عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَهْوَى إِلَى الْقِرَامِ فَهَتَكَهُ بِيَدِهِ.

۵۵۲۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر آپ جھکے پردے کی طرف اور اس کو اپنے ہاتھ سے پھاڑ ڈالا۔

۵۵۲۷— عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا ((إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا)) لَمْ يَذْكُرَا مِنْ.

۵۵۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۲۸— عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَآهُ هَتَكَهُ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللهِ)) قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ.

۵۵۲۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں نے ایک طاق یا مچان کو اپنے ایک پردہ سے ڈھانکا تھا جس میں تصویریں تھیں جب آپ نے یہ دیکھا تو اس کو پھاڑ ڈالا اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا آپ نے فرمایا اے عائشہؓ! سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی شکل بناتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے اس کو کاٹ کر ایک تکیہ بنایا یا دو تکیے بنائے۔

۵۵۲۹—عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهُ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ مَمْدُودٌ إِلَى سَهْوَةٍ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي إِلَيْهِ فَقَالَ ((أَخِّرِيهِ عَنِّي)) قَالَتْ فَأَخَّرْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ.

۵۵۲۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں وہ ایک طاق پر لٹکا تھا رسول اللہؐ ادھر نماز پڑھتے تھے تو فرمایا اس کو ہٹا دے میرے سامنے سے حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے اس کو ہٹا کر اس کے تکیے بنا ڈالے۔

۵۵۳۰— عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۵۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۳۱— عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَيَّ وَقَدْ سَتَرْتُ نَمَطًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَنَحَّاهُ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ.

۵۵۳۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ نے اس کو سرکا دیا میں نے اس کے دو تکیے بنا ڈالے۔

۵۵۳۲— عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَزَعَهُ قَالَتْ فَقَطَعْتُهُ وِسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِينَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ أَفَمَا سَمِعْتَ أَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ

۵۵۳۲- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصویریں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس پردے کو اتار ڈالا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اس کے دو تکیے بنا دیئے۔ ایک شخص بولا مجلس میں اس وقت جس کا نام ربیعہ بن

أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لَا قَالَ لَكِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يُرِيدُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ.

عطا تھا تم نے نہیں سنا ابو محمد سے وہ کہتے تھے حضرت عائشہؓ کہتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ ان تکیوں پر آرام کرتے تھے۔ ابن قاسم نے کہا نہیں لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا۔

۵۵۳۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ أَوْ فَعُرِفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَمَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ)) فَقَالَتْ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ**)).

۵۵۳۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک توشک خریدی جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے ہو رہے اور اندر نہ گئے‘ میں نے پہچان لیا کہ آپ کے چہرے مبارک پر رنج ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں توبہ کرتی ہوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے میرا کیا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا یہ توشک کیسی ہے؟ میں نے کہا اس کو میں نے خریدا ہے آپ کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے۔ آپ نے فرمایا جنہوں نے یہ تصویریں بنائیں ان کو عذاب ہوگا اور ان سے کہا جاوے گا ان میں جان ڈالو پھر فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے۔

۵۵۳۴- عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَبَعْضُهُمْ أَتَمُّ حَدِيثًا لَهُ مِنْ بَعْضٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَخِي الْمَاجِشُونِ قَالَتْ فَأَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهُ مِرْفَقَتَيْنِ فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِي الْبَيْتِ.

۵۵۳۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ میں نے اس کے دو تکیے بنا ڈالے آپ ان پر تکیہ لگاتے گھر میں۔

۵۵۳۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((**الَّذِينَ يَصْنَعُونَ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ**)).

۵۵۳۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ مورتیں بناتے ہیں ان کو قیامت میں عذاب ہوگا۔ ان سے کہا جاوے گا جلاؤ ان کو جن کو تم نے بنایا۔

۵۵۳۶- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۵۵۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۵۵۳۶- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول

اللهِ ﷺ ((إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْأَشَجُّ إِنَّ.

اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

۵۵۳۸- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ يَحْيَى وَأَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُونَ)) وَحَدِيثُ سُفْيَانَ كَحَدِيثِ وَكِيعٍ

۵۵۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۳۹- عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَسْرُوقٍ فِي بَيْتٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ هَذَا تَمَاثِيلُ كِسْرَى فَقُلْتُ لَا هَذَا تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ)).

۵۵۳۹- مسلم بن صبیح سے روایت ہے میں مسروق کے ساتھ ایک گھر میں تھا جس میں تصویریں تھیں۔ مسروق نے کہا یہ کسریٰ (بادشاہ ایران) کی تصویریں ہیں۔ میں نے کہا یہ حضرت مریمؑ کی تصویریں ہیں۔ مسروق نے کہا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

۵۵۴۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هَذِهِ الصُّوَرَ فَأَفْتِنِي فِيهَا فَقَالَ لَهُ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ قَالَ أُنَبِّئُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ)) وَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ فَأَقَرَّ بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ.

۵۵۴۰- سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے ایک شخص عبداللہ بن عباسؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں تصویر بنانے والا ہوں تو اس کا کیا حکم ہے بیان کیجئے مجھ سے؟ ابن عباسؓ نے کہا میرے پاس آ وہ پاس گیا پھر انھوں نے کہا پاس آ۔ وہ اور پاس آگیا یہاں تک کہ ابن عباسؓ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور کہا میں تجھ سے کہتا ہوں وہ جو میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے" میں نے سنا ہے آپ سے فرماتے تھے ہر ایک تصویر بنانے والا جہنم میں جاوے گا اور ہر ایک تصویر کے بدل ایک شخص جاندار بنایا جاوے گا جو تکلیف دے گا اس کو جہنم میں اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر تو ایسا ہی بناتا ہے تو درخت کی یا کسی اور بے جان چیز کی تصویر بنا۔

۵۵۴۱- عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُفْتِي وَلَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هَذِهِ

۵۵۴۱- نضر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا وہ فتویٰ دیتے تھے اور حدیث نہیں بیان کرتے تھے یہاں تک کہ ایک شخص نے پوچھا میں مصور ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میرے

الصُّوَرَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ ادْنُهُ فَدَنَا الرَّجُلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ.

پاس آ' وہ پاس آیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص دنیا میں کوئی مورت بناوے اس کو قیامت میں تکلیف دی جاوے گی اس میں جان ڈالنے کی اور وہ جان نہ ڈال سکے گا۔

٥٥٤٢- عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۵۵۴۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٤٣- عَنْ أَبِي زُرْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي دَارِ مَرْوَانَ فَرَأَى فِيهَا تَصَاوِيرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً)).

۵۵۴۳- ابوزرعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں گیا وہاں تصویریں تھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ فرماتا ہے اس سے زیادہ کون قصوروار ہوگا جو میری مخلوق کی طرح بنانے کا قصد کرے' اچھا بناویں ایک چیونٹی یا ایک دانہ گیہوں کا یا جو کا۔

٥٥٤٤- عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو هُرَيْرَةَ دَارًا تُبْنَى بِالْمَدِينَةِ لِسَعِيدٍ أَوْ لِمَرْوَانَ قَالَ فَرَأَى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِي الدَّارِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً.

۵۵۴۴- ابوزرعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک گھر میں گئے جو بن رہا تھا مدینہ میں سعید کا یا مروان کا وہاں ایک مصور کو دیکھا جو گھر میں تصویریں بنا رہا تھا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ویسا ہی جیسا اوپر گزرا اس میں جو کا ذکر نہیں ہے۔

٥٥٤٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ أَوْ تَصَاوِيرُ)).

۵۵۴۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورتیں ہوں۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر میں گھنٹی اور کتا رکھنے کی کراہت

٥٥٤٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ)).

۵۵۴۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ساتھ نہیں رہتے ان مسافروں کے جن کے ساتھ گھنٹا ہو یا کتا ہو (یعنی رحمت کے فرشتے کیونکہ گھنٹے کی آواز مکروہ ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے)۔

٥٥٤٧- عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۵۴۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٤٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ)).

۵۵۴۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھنٹا شیطان کا باجا ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتَرِ فِي رَقَبَةِ الْبَعِيرِ (1)

باب: تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈالنے کی ممانعت

٥٥٤٩- عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَسُولًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ ((لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ)) قَالَ مَالِكٌ أُرَى ذَلِكَ مِنَ الْعَيْنِ.

۵۵۴۹- ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں تو آپ نے ایک پیام پہنچانے والے کو بھیجا۔ عبداللہ بن ابی بکرؓ نے کہا میں سمجھتا ہوں لوگ اس وقت اپنے سونے کے مقاموں میں تھے اور حکم دیا کہ کسی اونٹ کے گلے میں تانت کا ہار یا ہار نہ رہے اور اس کو کاٹ ڈالیں۔ امام مالکؒ نے کہا میں خیال کرتا ہوں یہ نظر نہ لگنے کے خیال سے ڈالتے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِي وَجْهِهِ وَوَسْمِهِ فِيهِ

باب: جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت

٥٥٥٠- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ.

۵۵۵۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے منہ پر مارنے سے اور منہ پر داغ دینے سے۔

٥٥٥١- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۵۵۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٥٢- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ ((لَعَنَ اللَّهُ الَّذِي وَسَمَهُ)).

۵۵۵۲- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک گدھا گزرا جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا' آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اس پر جس نے اس کو داغا۔

٥٥٥٣- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حِمَارًا مَوْسُومَ الْوَجْهِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ قَالَ فَوَاللَّهِ لَا أَسِمُهُ إِلَّا فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ فَأَمَرَ

۵۵۵۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا آپ نے اس کو برا کہا اور فرمایا قسم خدا کی میں تو داغ نہیں دیتا مگر اس جگہ جو منہ سے بہت دور ہے (جیسے پٹھا وغیرہ) اور حکم کیا اپنے گدھے کو داغ دینے

(1) ☆ نووی نے کہا مشرکوں کی عادت تھی کہ نظر نہ لگنے کے لیے تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔ آپ نے یہ موقوف کر دیا اس وجہ سے کہ نظر بد اس سے نہیں رکتی۔ اب اگر کوئی زینت کے لیے ڈالے تو درست ہے یا حاجت کے لیے یا اور کوئی ہار سوا تانت کے۔

بِحِمَارٍ لَهُ فَكَوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ.

کا تو داغ دیا گیا پٹھوں پر اور سب سے پہلے آپ ہی نے پٹھوں پر داغا۔

بَابُ جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانِ غَيْرِ الْآدَمِيِّ

باب: سوا آدمی کے جانور کو داغ دینا درست ہے

٥٥٥٤- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هَذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَغَدَوْتُ فَإِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُوَيْتِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ.

۵۵۵۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ام سلیمؓ نے بچے کو جنم دیا تو مجھ سے کہا اے انسؓ اس بچہ کو دیکھتا رہ کچھ کھانے نہ پاوے جب تک تو اس کو صبح کو رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ لے جاوے اور آپ کچھ چاب کر اس کے منہ میں نہ ڈالیں۔ انسؓ نے کہا پھر میں صبح کو آپ کے پاس گیا آپ باغ میں تھے اور ایک کملی حویت کی (جو ایک قبیلہ ہے یا موضع ہے) اوڑھی تھی' داغ دے رہے تھے ان اونٹوں پر جو فتح میں آپ کے پاس آئے تھے۔

٥٥٥٥- عَنْ أَنَسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أُمَّهُ حِينَ وَلَدَتْ انْطَلَقُوا بِالصَّبِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْثَرُ عِلْمِي أَنَّهُ قَالَ فِي آذَانِهَا.

۵۵۵۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کی ماں نے جب بچے کو جنم دیا تو انہوں نے کہا اس بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ آپ چبا کر اسکے منہ میں کچھ ڈالیں گے۔ میں نے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ بکریوں کے تھان میں تھے داغ دے رہے تھے ان کے کانوں میں۔

٥٥٥٦- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرْبَدًا وَهُوَ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا.

۵۵۵۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تھان میں آپ داغ دے رہے تھے بکریوں کے کانوں پر۔

٥٥٥٧- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۵۵۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٥٥٨- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ فِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِيسَمَ وَهُوَ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ.

۵۵۵۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں داغ کا ہتھیار دیکھا آپ صدقہ کے اونٹوں پر داغ دے رہے تھے۔

(۵۵۵۴) ☆ نوویؒ نے کہا آدمی کو داغ دینا حرام ہے اور جانور کے منہ میں منع ہے اور جگہ مستحب ہے زکوٰۃ اور جزیے کے جانوروں پر اور جائز ہے اور جانوروں کو اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے اور ان پر یہ حدیثیں حجت ہیں۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْقَزَعِ[1]

باب: قزع کی ممانعت

٥٥٥٩- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ.

۵۵۵۹- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قزع سے۔ عبداللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا قزع کیا ہے؟ انہوں نے کہا بچے کا سر مونڈنا کچھ چھوڑ دینا۔

٥٥٦٠-عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَجَعَلَ التَّفْسِيرَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ مِنْ قَوْلِ عُبَيْدِ اللَّهِ.

۵۵۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٦١- عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ عُبَيْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ وَأَلْحَقَا التَّفْسِيرَ فِي الْحَدِيثِ.

۵۵۶۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٦٢-عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ.

۵۵۶۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ فِي الطُّرُقَاتِ

باب: راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت

٥٥٦٣- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ)) قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ ((غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)).

۵۵۶۳- ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راہوں میں بیٹھنے سے۔ لوگوں نے کہا یارسول اللہ! ہم کو اپنی مجلسوں میں بیٹھنا ضروری ہے باتیں کرنے کے لیے آپ نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے تو راستے کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! راہ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا اور غیر محرم کی طرف بد نظر نہ کرنا اور راہ میں ایذا نہ دینا کسی کو چلنے میں اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا۔

٥٥٦٤-عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۵۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَحْرِيمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُغَيِّرَاتِ

باب: بالوں میں جوڑ لگانا اور لگوانا اور گودنا اور گدانا اور منہ کی روئیں نکالنا اور نکلوانا اور دانتوں کو کشادہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو

(۵۵۵۹) ☆ نووی نے کہا قزع کے معنی تھوڑا سر مونڈنا تھوڑا نہ مونڈنا یا جگہ جگہ مونڈنا اور یہ مکروہ ہے الا اس صورت میں جب علاج کے لیے ہو اور کراہت تنزیہی ہے اور بعضوں نے بچوں کے لیے جائز رکھا ہے لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے لیے مطلقاً مکروہ ہے کیونکہ یہ یہود کی خصلت ہے یا بد نما ہے۔ انتہی

خَلْقَ اللهِ.

بدلنا حرام ہے

٥٥٦٥- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي ابْنَةً عُرَيِّسًا أَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا أَفَأَصِلُهُ فَقَالَ ((لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ)).

۵۵۶۵- اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہؐ کے پاس اور عرض کیا یارسول اللہؐ! میری بیٹی دلہن ہوئی ہے اور اس کے چیچک نکلی ہے بال گر گئے۔ کیا میں جوڑ لگا دوں اس کے بالوں میں؟ آپ نے فرمایا لعنت کی اللہ نے جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر۔

٥٥٦٦- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ وَكِيعًا وَشُعْبَةَ فِي حَدِيثِهِمَا فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا.

۵۵۶۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٦٧- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي فَتَمَرَّقَ شَعَرُ رَأْسِهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحْسِنُهَا أَفَأَصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ فَنَهَاهَا.

۵۵۶۷- اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا میں نے شادی کی ہے اپنی بیٹی کی اس کے بال گر گئے ہیں اور اس کا خاوند بالوں کو پسند کرتا ہے کیا میں جوڑ لگا دوں اس کے بالوں میں یارسول اللہ آپ نے منع کیا اس کو۔

٥٥٦٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهُ فَسَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ.

۵۵۶۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ بیمار ہوئی اس کے بال گر گئے لوگوں نے قصد کیا ان میں جوڑ لگانے کا تو پوچھا رسول اللہ ﷺ سے آپ نے لعنت کی جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر۔

٥٥٦٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتْ ابْنَةً لَهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا يُرِيدُهَا أَفَأَصِلُ شَعَرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((لُعِنَ الْوَاصِلَاتُ)).

۵۵۶۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا پھر وہ لڑکی بیمار ہوئی اس کے بال گر گئے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا اس کا خاوند قصد کرتا ہے اس کا کیا میں جوڑ لگا دوں اس کے بالوں میں آپ نے فرمایا لعنت ہے جوڑ لگانے والوں پر۔

(۵۵۶۵) ☆ ظاہر حدیث سے اس فعل کی حرمت نکلتی ہے اور یہی مختار ہے اور بعضوں نے کہا جائز ہے اور یہی منقول ہے حضرت عائشہؓ سے لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

۵۵۷۰- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ)).

۵۵۷۰- اس حدیث میں جوڑ لگوانے والوں پر لعنت کا ذکر ہے۔

۵۵۷۱- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ.

۵۵۷۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر اور گودنے والی اور گدانے والی پر۔

۵۵۷۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۵۵۷۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۷۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هَذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ قَالَ اذْهَبِي فَانْظُرِي قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ أَمَا لَوْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا.

۵۵۷۳- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لعنت کی اللہ نے گودنے والیوں اور گدوانے والیوں پر اور منہ کے بال نکالنے والیوں پر اور نکلوانے والیوں پر اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر خوب صورتی کے لیے (تاکہ کم سن معلوم ہوں) اللہ کی خلقت بدلنے والیوں پر۔ پھر یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو پہنچی جس کا نام ام یعقوب تھا وہ قرآن پڑھا کرتی تھی تو وہ آئی عبداللہؓ کے پاس اور بولی مجھے کیا خبر پہنچی ہے کہ تم نے لعنت کی گودنے اور گدانے اور منہ کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے اور دانتوں کو کشادہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والوں پر؟ عبداللہؓ نے کہا میں کیوں لعنت نہ کروں اس پر جس پر رسول اللہؐ نے لعنت کی اور یہ تو اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ وہ عورت بولی میں نے تو دو جلدوں میں جس قدر قرآن تھا پڑھ ڈالا مجھے نہیں ملا۔ عبداللہؓ نے کہا اگر تو پڑھتی (جیسا چاہیے تھا غور کر کے) تو تجھ کو ملتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو رسول تم کو بتلا دے اس کو تھامے رہو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔ وہ عورت بولی ان باتوں میں سے تو بعضی بات تمہاری عورت بھی کرتی ہے۔ عبداللہؓ نے کہا جا دیکھ وہ گئی ان کی عورت کے پاس تو کچھ نہ پایا پھر لوٹ کر آئی اور کہنے لگی ان میں سے کوئی بات میں نے نہیں دیکھی۔ عبداللہؓ نے کہا اگر وہ ایسا کرتی تو ہم اس سے صحبت نہ کرتے۔

۵۵۷۴- عَنْ مَنْصُورٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى

۵۵۷۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَفِي حَدِيثِ مُفَضَّلٍ الْوَاشِمَاتِ وَالْمَوْشُومَاتِ.

٥٥٧٥- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَرَّدًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مِنْ ذِكْرِ أُمِّ يَعْقُوبَ.

٥٥٧٥- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٥٧٦- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

٥٥٧٦- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٥٧٧- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا.

٥٥٧٧- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے عورت کو اپنے سر میں جوڑ لگانے سے۔

٥٥٧٨- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ ((**إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ**)).

٥٥٧٨- حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے سنا معاویہؓ سے جس سال حج کیا تو منبر پر کہا اور ایک بالوں کا گچھا اپنے ہاتھ میں لیا جو غلام کے پاس تھا، اے مدینہ والو! تمہارے عالم کہاں ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے منع کرتے تھے اس سے (یعنی جوڑ لگانے سے) اور فرماتے تھے بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا اور عیش و عشرت، شہوت پرستی میں پڑ گئے لڑائی سے دل چرانے لگے۔

٥٥٧٩- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ ((**إِنَّمَا عُذِّبَ بَنُو إِسْرَائِيلَ**)).

٥٥٧٩- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٨٠- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّورَ.

٥٥٨٠- سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہؓ مدینہ میں آئے انہوں نے خطبہ سنایا ہم کو اور ایک گچھا بالوں کا نکالا پھر کہا میں یہ سمجھتا تھا یہ کام کوئی نہ کرے گا سوا یہود کے اور رسول اللہ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہ زور ہے (یعنی مکاری اور دغابازی)۔

٥٥٨١- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ قَدْ أَحْدَثْتُمْ زِيَّ سَوْءٍ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الزُّورِ قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ

٥٥٨١- سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے معاویہؓ نے ایک دن کہا تم لوگوں نے بری بات نکالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زور سے۔ ایک شخص آیا ایک لکڑی لے

بَعْضًا عَلَى رَأْسِهَا خِرْقَةً قَالَ مُعَاوِيَةُ أَلَا وَهَذَا الزُّورُ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي مَا يُكَثِّرُ بِهِ النِّسَاءُ أَشْعَارَهُنَّ مِنَ الْخِرَقِ.

کر اس کی نوک پر چیتھڑا لگا تھا معاویہؓ نے کہا یہی زور ہے۔ قتادہؓ نے کہا مراد یہ ہے کہ عورتیں چیتھڑے لگا کر اپنے بال بہت کر لیتی ہیں۔

بَابُ النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَائِلَاتِ الْمُمِيلَاتِ

باب: ان عورتوں کا بیان جو پہنتی ہیں لیکن ننگی ہیں آپ سیدھی راہ سے مڑ گئیں خاوند کو بھی موڑ دیتی ہیں

٥٥٨٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا)).

۵۵۸۲۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا دو قسمیں ہیں دوزخیوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا ایک تو وہ لوگ جن کے پاس کوڑے ہیں بیلوں کی دموں کی طرح کے لوگوں کو اس سے مارتے ہیں۔ دوسرے وہ عورتیں جو پہنتی ہیں مگر ننگی ہیں (یعنی ستر کے لائق اعضا کھلے ہیں جیسے حیدر آباد میں عورتوں کے سر اور پیٹ اور پاؤں کھلے رہتے ہیں یا کپڑے ایسے باریک پہنتی ہیں جن میں سے بدن نظر آتا ہے تو گویا ننگی ہیں) سیدھی راہ سے بہکانے والی خود بھٹکنے والی ان کے سر بختی اونٹ (ایک قسم ہے اونٹ کی) کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے وہ جنت میں نہ جاویں گی بلکہ اس کی خوشبو بھی اس کو نہ ملے گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيرِ فِي اللِّبَاسِ وَغَيْرِهِ وَالتَّشَبُّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ

باب: فریب کا لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اس کو کہنے کی ممانعت

٥٥٨٣- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَقُولُ إِنَّ زَوْجِي أَعْطَانِي مَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ)).

۵۵۸۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں (سوت سے) کہوں کہ خاوند نے مجھے وہ دیا ہے جو اس کو نہیں دیا؟ آپ نے فرمایا جو کہے فلاں چیز میرے پاس ہے (لوگوں میں اپنی بڑائی ظاہر کرنے کو غرور سے) اور وہ اس کے پاس نہ ہو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہن لے۔

٥٥٨٤- عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَتْ

۵۵۸۴- اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک عورت آئی

امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَتَشَبَّعَ مِنْ مَالِ زَوْجِي بِمَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((**الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ** كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ))

۵۵۸۵- عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہنے لگی میری ایک سوت ہے تو کیا مجھ کو گناہ ہوگا اگر میں (اس کے دل جلانے کو) یہ کہوں کہ خاوند نے مجھے یہ دیا ہے جو اس کو نہیں دیا؟ آپ نے فرمایا جس کو کوئی چیز نہ ملی اور وہ ملی ہے بیان کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے فریب کے دو کپڑے پہن لیے (اور اپنے تئیں زاہد متقی بتلایا حالانکہ اصل میں دنیادار فریبی ہے)۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

۵۵۸۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

☆ ☆ ☆

كِتَابُ الْآدَابِ

کتاب آداب کے بیان میں

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكَنِّي بِأَبِي الْقَاسِمِ وَ بَيَانِ مَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

باب: ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان

٥٥٨٦- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ إِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي)).

٥٥٨٦- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا بقیع میں اے ابوالقاسم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ادھر دیکھا۔ وہ شخص بولا یا رسول اللہ! میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا بلکہ فلاں شخص کو (اس کی کنیت بھی ابوالقاسم ہوگی)۔ آپ نے فرمایا نام رکھو میرے نام سے اور مت کنیت رکھو میری کنیت سے۔

٥٥٨٧- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللهِ عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ)).

٥٥٨٧- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر نام تمہارے اللہ کے نزدیک یہ ہیں عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔

٥٥٨٨- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا نَدَعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَانْطَلَقَ بِابْنِهِ حَامِلَهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَأَتَى

٥٥٨٨- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا اس کی قوم نے کہا اس سے ہم تجھے یہ نام نہیں رکھنے دیں گے تو رسول اللہ کا نام رکھتا ہے پھر وہ شخص اپنے بچے کو اپنی پیٹھ پر لاد کر لایا رسول اللہ کے

(٥٥٨٦) ☆ نوویؒ نے کہا اس مسئلے میں علماء کے بہت سے مذہب ہیں ایک تو شافعی اور اہل ظاہر کا کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا کسی طرح درست نہیں خواہ اس کا نام محمد ہو یا احمد یا اور کچھ۔ دوسرے یہ کہ یہ ممانعت منسوخ ہے اور رکھنا مباح ہے۔ مالک اور جمہور سلف کا یہی قول ہے۔ تیسرے یہ کہ یہ ممانعت حرمت کے لیے نہ تھی بلکہ بطور ادب کے وہ اب بھی باقی ہے۔ چوتھی یہ کہ ممانعت اسکو ہے جس کا نام محمد یا احمد ہو۔ پانچویں یہ کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا مطلقاً منع ہے اور بچوں کو نام قاسم رکھنا۔ چھٹے یہ کہ محمد نام رکھنا منع ہے اور اس میں ایک حدیث بھی ہے کہ تم بچوں کا نام محمد رکھتے ہو پھر ان پر لعنت کرتے ہو اور حضرت عمرؓ نے منع کر دیا تھا محمد نام رکھنے سے۔ (انتہی مختصراً)

(٥٦٨٧) ☆ اسی طرح عبدالرحیم، عبدالملک، عبدالقدوس، عبدالسلام وغیرہ جس سے اللہ تعالیٰ کی بندگی نکلے اور برے نام وہ ہیں جس سے شرک اور کفر کی بو نکلے جیسے عبدالحسین، عبدالنبی، عبدالحسن وغیرہ۔

بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِي قَوْمِي لَا نَدَعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

پاس اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! میرا لڑکا پیدا ہوا میں نے اس کا نام محمد رکھا، میری قوم کے لوگ کہتے ہیں ہم تجھے نہیں چھوڑنے کے تو رسول اللہ کا نام رکھتا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہؐ نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت (یعنی ابوالقاسم) نہ رکھو کیونکہ قاسم میں ہوں، تقسیم کرتا ہوں تم میں جو کچھ ملتا ہے (غنیمت یا زکوٰۃ کا مال اس لیے اور کسی شخص کو ابوالقاسم نام رکھنا زیبا نہیں)۔

٥٥٨٩- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَتَّى تَسْتَأْمِرَهُ قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِرَسُولِ اللَّهِ وَإِنَّ قَوْمِي أَبَوْا أَنْ يَكْنُونِي بِهِ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ ((سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)).

٥٥٨٩- جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، اس نے اس کا نام محمد رکھا۔ ہم لوگوں نے کہا ہم تیری کنیت رسول اللہؐ کے نام سے نہیں رکھنے کے (یعنی تجھے ابو محمد نہیں کہنے کے) جب تک تو آپ سے اجازت نہ لیوے۔ وہ شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ایک لڑکا پیدا ہوا ہے تو میں نے اس کا نام اللہ تعالیٰ کے رسول کے نام پر رکھا، میری قوم کے لوگ انکار کرتے ہیں اس نام کی کنیت مجھے دینے سے جب تک رسول اللہؐ اجازت نہ دیں۔ آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم ہو کر میں بھیجا گیا میں تقسیم کرتا ہوں تم کو اور اپنے لیے نہیں جوڑتا۔

٥٥٩٠-عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)).

٥٥٩٠- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٩١- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا تَكْتَنُوا)).

٥٥٩١- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ابوالقاسم ہوں بانٹتا ہوں تم کو۔

٥٥٩٢- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)).

٥٥٩٢- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٩٣- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا

٥٥٩٣- جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا اس نے چاہا اس کا نام محمد رکھنا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس

فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ ((أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي)).

آیا آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا اچھا کیا انصار نے نام رکھو میرے نام پر لیکن میری کنیت مت رکھو۔

٥٥٩٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَزَادَ فِيهِ حُصَيْنٌ وَسُلَيْمَانُ قَالَ حُصَيْنٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)) وَ قَالَ سُلَيْمَانُ ((فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)).

۵۵۹۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٩٥- جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ)).

۵۵۹۵- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا۔ اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ ہم لوگوں نے کہا ہم تجھے ابوالقاسم کنیت نہ دیں گے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہ کریں گے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تیرے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن ہے۔

٥٥٩٦- عَنْ جَابِرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا.

۵۵۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٩٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي)) قَالَ عَمْرٌو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ.

۵۵۹۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت مت رکھو۔

٥٥٩٨- عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُونِي فَقَالُوا إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ يَا أُخْتَ هَارُونَ وَمُوسَى قَبْلَ عِيسَى بِكَذَا وَكَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ)).

۵۵۹۸- مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے جب میں نجران میں آیا تو وہاں کے لوگوں نے (نصاریٰ نے) مجھ پر اعتراض کیا تم (سورۂ مریم میں) پڑھتے ہو "یا اخت ہارون" (حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا ہے) حالانکہ (حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے بھائی تھے اور) حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰؑ سے اتنی مدت پہلے تھے (پھر مریم ہارونؑ کی بہن کیونکر ہو سکتی ہیں)۔ جب میں رسول اللہؐ کے پاس آیا میں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا (یہ وہ ہارون تھوڑے ہیں جو موسیٰ کے بھائی تھے) بلکہ بنی اسرائیل کی عادت

تھی (جیسے اب سب کی عادت ہے) کہ وہ پیغمبروں اور اگلے نیکوں کے نام پر نام رکھتے تھے۔

بَابُ كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْأَسْمَاءِ الْقَبِيحَةِ

باب: برے ناموں کا بیان

٥٥٩٩- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا بِأَرْبَعَةِ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَرَبَاحٍ وَيَسَارٍ وَنَافِعٍ۔

٥٥٩٩- سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کے نام چار رکھنے سے افلح اور رباح اور یسار اور نافع۔

٥٦٠٠- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا))۔

٥٦٠٠- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع۔

٥٦٠١- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ وَلَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ لَا)) إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ۔

٥٦٠١- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ پسندیدہ اللہ تعالیٰ کو چار کلمے ہیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ ان میں سے جس کو چاہے پہلے کہے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اپنے غلام کا نام یسار اور رباح اور نجیح (اس کے وہی معنی ہیں جو افلح کے ہیں) اور افلح نہ رکھو اس لیے کہ تو پوچھے گا وہاں وہ ہے (یعنی یسار یا رباح یا نجیح یا افلح) وہ کہے گا نہیں ہے۔ سمرہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے یہی چار نام فرمائے تو زیادہ مت نقل کرنا مجھ سے۔

٥٦٠٢- عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ زُهَيْرٍ فَأَمَّا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَرَوْحٍ فَكَمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ بِقِصَّتِهِ وَأَمَّا حَدِيثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيهِ إِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْأَرْبَعَ۔

٥٦٠٢- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٦٠٣- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْهَى عَنْ أَنْ

٥٦٠٣- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قصد کیا کہ یعلی اور برکت اور افلح اور یسار اور نافع اور

(٥٥٩٩) ☆ نووی نے کہا یہ نہی تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی اور اس کی وجہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب کوئی پوچھے یہاں افلح ہے یا رباح یا یسار یا نافع اور جواب ملے گا کہ نہیں ہے تو اس میں ایک قسم کی بدفالی ہے کیونکہ افلح کے معنی کامیاب اور رباح کے معنی فائدہ مند اور یسار کے معنی تونگر اور نافع کے معنی فائدہ دینے والا۔

يُسَمِّي بِيَعْلَى وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذَلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ تَرَكَهُ.

ان کے مانند نام رکھنے سے منع کر دیں پھر آپ چپ ہو رہے اور کچھ نہیں فرمایا۔ بعد اس کے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور آپ نے اس سے منع نہیں کیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے اس سے منع کرنا چاہا' بعد اس کے چھوڑ دیا اور پھر منع نہیں کیا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَغْيِيرِ الِاسْمِ الْقَبِيحِ

باب: برے نام کا بدل ڈالنا مستحب ہے

٥٦٠٤- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ ((أَنْتِ جَمِيلَةُ)) قَالَ أَحْمَدُ مَكَانَ أَخْبَرَنِي عَنْ.

۵۶۰۴- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کا نام بدل دیا جس کا نام عاصیہ تھا اور فرمایا تو جمیلہ ہے (عاصیہ کے معنی نافرمان گنہگار اور جمیلہ کے معنی نیک اور خوب صورت)۔

٥٦٠٥- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيلَةَ.

۵۶۰۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

٥٦٠٦- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةُ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.

۵۶۰۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جویریہ کا نام پہلے برہ تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام جویریہ رکھ دیا۔ آپ برا جانتے یہ کہنا وہ برہ کے پاس سے نکل گیا نکل جانا (گویا نیکی کا چھوڑنا ہے)۔

٥٦٠٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْنَبَ وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِهَؤُلَاءِ دُونَ ابْنِ بَشَّارٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ.

۵۶۰۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زینب کا نام پہلے برہ تھا۔ لوگوں نے کہا اپنی آپ تعریف کرتی ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام زینب رکھا۔

٥٦٠٨- عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اسْمِي بَرَّةَ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ.

۵۶۰۸- زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میرا نام برہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رکھ دیا اور زینب بنت جحش آپ کے پاس گئیں' ان کا بھی نام برہ تھا آپ نے زینب رکھ دیا۔

٥٦٠٩- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ

۵۶۰۹- محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے میں نے اپنی بیٹی کا نام

سَمَّيْتُ ابْنَتِي بَرَّةَ فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ هَذَا الِاسْمِ وَسُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ)) فَقَالُوا بِمَ نُسَمِّيهَا قَالَ ((سَمُّوهَا زَيْنَبَ)).

برہ رکھا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے منع کیا ہے اس سے اور میرا نام بھی برہ تھا پھر رسول اللہؐ نے فرمایا مت تعریف کرواپنی' اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ نیک کون ہے تم میں سے۔ لوگوں نے عرض کیا پھر ہم کیا نام رکھیں اس کا؟ آپ نے فرمایا زینب رکھو۔

بَابُ تَحْرِيمِ التَّسَمِّي بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ

باب: شاہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا بیان

٥٦١٠ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ لَا مَالِكَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْأَشْعَثِيُّ قَالَ سُفْيَانُ مِثْلُ شَاهَانْ شَاهْ و قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو عَنْ ((أَخْنَعَ فَقَالَ أَوْضَعَ))

٥٦١٠ – حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ ذلیل اور برا نام خدا تعالیٰ کے پاس اس شخص کا ہے جس کو لوگ ملک الملوک کہیں۔ ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی مالک نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے۔ سفیان نے کہا ملک الملوک کے مانند ہے شہنشاہ۔

٥٦١١ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ وَأَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ)).

٥٦١١ – حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ غصہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن یا سب سے زیادہ ناپاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہوگا جس کو بادشاہوں کا بادشاہ کہا جاتا ہو۔ کوئی مالک نہیں سوا اللہ کے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْنِيكِ الْمَوْلُودِ وَغَيْرِهِ

باب: بچہ کے منہ میں کچھ چاب کر ڈالنے کا اور چیزوں کا بیان

٥٦١٢ – عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

٥٦١٢ – انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری کو (جب وہ پیدا ہوئے) رسول اللہ ﷺ کے

(٥٦١٠) ☆ ملک الملوک یعنی بادشاہوں کا بادشاہ اور شہنشاہ کے بھی یہی معنی ہیں۔ یہ اللہ کی صفت ہے وہی شہنشاہ ہے باقی سب محکوم اور بندے ہیں۔ نووی نے کہا یہ نام رکھنا حرام ہے اسی طرح اللہ سے جو نام خاص ہیں وہ رکھنا جیسے رحمان' قدوس' مہیمن' خالق الخلق وغیرہ۔ مترجم کہتا ہے مہاراج بھی اللہ ہے اور اس کے معنی بھی شہنشاہ کے ہیں یہ بھی کسی بندے کے لیے کہنا درست نہیں' اسی طرح قاضی القضاۃ بھی۔

(٥٦١٢) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ بچہ کی تحنیک (چبا کر اس کے منہ میں کچھ ڈالنا) مستحب ہے جب وہ پیدا ہو اور یہ تلو

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حِينَ وُلِدَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ فَقَالَ ((هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ)) فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَا الصَّبِيِّ فَمَجَّهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ)) وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ.

٥٦١٣- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ أَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ ((أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا)) فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَمَعَهُ شَيْءٌ)) قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي

پاس لے گیا۔ آپ اس وقت ایک کملی اوڑھے تھے اور اپنے اونٹ پر روغن مل رہے تھے۔ آپ نے پوچھا تیرے پاس کھجور ہے؟ میں نے کہا ہے۔ پھر میں نے آپ کو چند کھجوریں دیں آپ نے ان کو منہ میں ڈال کر چبایا بعد اس کے بچے کا منہ کھلوایا اور اس کے منہ میں ڈال دیا۔ بچہ اس کو چوسنے لگا۔ آپ نے فرمایا انصار کو عشق ہے کھجور سے اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

۵۶۱۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہؓ کا ایک لڑکا بیمار تھا تو ابو طلحہؓ باہر گئے۔ وہ لڑکا مر گیا جب وہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے پوچھا میرا بچہ کہاں ہے؟ ام سلیمؓ (ان کی بی بی انسؓ کی ماں) نے کہا اب پہلے کی نسبت اس کو آرام ہے (یہ کنایہ ہے موت سے اور کچھ جھوٹ بھی نہیں)۔ پھر ام سلیمؓ شام کا کھانا ان کے پاس لائیں انہوں نے کھایا۔ بعد اس کے ام سلیمؓ سے صحبت کی جب فارغ ہوئے تو ام سلیمؓ نے کہا جاؤ بچہ کو دفن کر دو۔ پھر صبح کو ابو طلحہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے سب حال بیان کیا۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے رات کو اپنی بی بی سے صحبت کی ہے؟ ابو طلحہؓ نے کہا ہاں۔ آپ نے دعا کی یا اللہ! برکت دے ان دونوں کو۔ پھر ام سلیمؓ کے لڑکا پیدا ہوا ابو طلحہؓ نے مجھ سے کہا اس بچہ کو اٹھا کر رسول اللہؐ کے پاس لے جا اور ام سلیمؓ نے بچہ کے ساتھ تھوڑی کھجوریں بھیجیں۔ رسول اللہؐ نے اس بچے کو لے لیا اور پوچھا اس کے ساتھ کچھ ہے؟ لوگوں نے کہا کھجوریں ہیں۔ آپ نے کھجوروں کو لے کر چبایا پھر اپنے منہ سے نکال کر بچہ کے

☆ بالاجماع سنت ہے اور بہتر ہے کہ کوئی نیک مرد یا عورت تحنیک کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے اور ان کی تھوک سے اور ہر ایک چیز سے برکت حاصل کرنا چاہیے اور کھجور سے تحنیک افضل ہے' اسی طرح عبداللہ نام رکھنا۔ انتہی مختصراً

(۵۶۱۳) ☆☆ اس حدیث سے نکلا کہ ام سلیم نہایت عاقلہ اور صابرہ تھیں۔ انہوں نے اپنے خاوند کو بچہ کی خبر پہلے نہ دی اس خیال سے کہ وہ کھانا نہ کھاویں گے اور رات بھر رنج میں رہیں گے۔ اور حضرت کی دعا ان دونوں کے حق میں قبول ہوئی اور اس سے بہتر خدا نے دوسرا لڑکا عنایت فرمایا۔ نووی نے کہا اس عبداللہ کی اولاد میں اسحاق پیدا ہوئے اور ان کے نو بھائی اور سب کے سب علماء اور صالحین تھے۔ مترجم کہتا ہے کہ اسی لئے

الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ.

منہ میں ڈالا پھر اس کا نام عبداللہ رکھا۔

٥٦١٤- عَنْ أَنَسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ.

۵۶۱۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٦١٥- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ.

۵۶۱۵- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر گیا۔ آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کے منہ میں ایک کھجور چبا کر ڈالی۔

٥٦١٦- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ حِينَ هَاجَرَتْ وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَدِمَتْ قُبَاءً فَنُفِسَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بِقُبَاءٍ ثُمَّ خَرَجَتْ حِينَ نُفِسَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحَنِّكَهُ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَكَثْنَا سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ أَنْ نَجِدَهَا فَمَضَغَهَا ثُمَّ بَصَقَهَا فِي فِيهِ فَإِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَتْ أَسْمَاءُ ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ ثُمَّ جَاءَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ لِيُبَايِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَهُ بِذَلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَآهُ مُقْبِلًا إِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ.

۵۶۱۶- عروہ بن الزبیر اور فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے اسماء بنت ابی بکرؓ (حضرت زبیرؓ کی بی بی) جب ہجرت کے لیے نکلیں تو ان کے پیٹ میں عبداللہ بن زبیرؓ تھے۔ وہ قبا میں آئیں جو مدینہ منورہ سے ایک میل پر ہے، وہاں عبداللہؓ کو جنم دیا پھر اس کو لے کر رسول اللہؐ کے پاس آئیں تاکہ آپ تحنیک کریں اس کی (تحنیک اس کو کہتے ہیں کچھ چبا کر بچے کے منہ میں ڈالنا)۔ آپ نے عبداللہؓ کو اسماء سے لے لیا اور اپنی گود میں رکھا پھر کھجور منگوائی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ہم ایک گھڑی تک کھجور ڈھونڈتے رہے آخر آپ نے کھجور چبائی اور عبداللہؓ کے منہ میں تھوک دی۔ تو سب سے پہلے جو عبداللہؓ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ کا تھوک تھا۔ اسماءؓ نے کہا پھر آپ نے عبداللہؓ پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی اور ان کا نام عبداللہؓ رکھا۔ جب وہ سات یا آٹھ برس کے ہوئے تو زبیر کے اشارے سے وہ آئے رسول اللہؐ سے بیعت کے لیے آپ نے جب ان کو آتے دیکھا تو تبسم فرمایا پھر ان سے بیعت کی (برکت کے لیے کیونکہ وہ کم سن تھے)۔

٥٦١٧- عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ

۵۶۱۷- اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے میں حاملہ تھی مکہ معظمہ میں اور میرے پیٹ میں عبداللہ بن زبیرؓ تھے۔ جب میں مکہ سے

اس قسم کا واقعہ خاص میرے اوپر گزرا ہے۔ پہلے میرا ایک ہی لڑکا تھا۔ اشرف اس کا نام تھا۔ جب میں بار دوم ۱۲۹۴ھ مقدس میں مکہ معظمہ گیا تو وہ لڑکا بعارضہ ہیضہ و بخار مکہ میں گزر گیا اور جس وقت اس کا انتقال ہونے لگا میں تفسیر معالم التنزیل کے مطالعہ میں مصروف تھا بعد انتقال کے صبر کیا اور خدا سے دعا کی۔ حق تعالیٰ نے اس سے بہتر تین لڑکے متواتر مرحمت فرمائے جن کے نام یہ ہیں اشرف، احسن، محسن۔ حق تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے دے اور ان کو عالم باعمل کرے۔ آمین یارب العالمین۔

الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ.

نکلی تو حمل کی مدت پوری ہو گئی تھی۔ پھر میں مدینہ آئی اور قبا میں اتری وہاں عبداللہؓ پیدا ہوئے۔ پھر میں رسول اللہؐ کے پاس آئی۔ آپ نے عبداللہؓ کو اپنی گود میں رکھا پھر ایک کھجور منگوائی اور اس کو چبایا پھر عبداللہؓ کے منہ میں تھوک دی۔ تو سب سے پہلے جو عبداللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ کا تھوک تھا پھر دعا کی ان کے لیے اور برکت کی دعا کی اور عبداللہؓ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے میں پیدا ہوئے (یعنی ہجرت کے بعد ورنہ ہجرت سے پہلے تو نعمان بن بشیر پیدا ہوئے)۔

٥٦١٨- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ.

۵۶۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٦١٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ.

۵۶۱۹- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تو آپ برکت کی دعا کرتے ان کے لیے اور تحنیک کرتے ان کی۔

٥٦٢٠- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبُهَا.

۵۶۲۰- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم عبداللہ بن زبیرؓ کو رسول اللہؐ کے پاس لائے تحنیک کرانے کے لیے‘ پھر ہم نے ایک کھجور ڈھونڈی تو اس کا ملنا مشکل ہو گیا۔

٥٦٢١- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى فَخِذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ عَلَى فَخِذِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَقْلَبُوهُ فَاسْتَفَاقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَقْلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((مَا اسْمُهُ)) قَالَ فُلَانٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا ((وَلَكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ)) فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ.

۵۶۲۱- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منذر ابو اسید رضی اللہ عنہ کا بیٹا جب پیدا ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اس کو اپنی ران پر رکھا اور ابو اسید (اس کے باپ) بیٹھے تھے پھر آپ کسی چیز میں اپنے سامنے متوجہ ہوئے۔ ابو اسید نے حکم دیا وہ بچہ آپ کے ران پر سے اٹھا لیا گیا۔ تب آپ کو خیال آیا آپ نے فرمایا بچہ کہاں ہے؟ ابو اسید نے کہا یا رسول اللہ! ہم نے اس کو اٹھا لیا۔ آپ نے فرمایا اس کا نام کیا ہے؟ ابو اسید نے کہا یہ نام ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں اس کا نام منذر ہے۔ پھر اس دن سے انہوں نے اس کا نام منذر ہی رکھ دیا۔

بَابُ جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَمْ يُولَدْ لَهُ وَ تَكْنِيَةِ الصَّغِيرِ

باب: جس کا بچہ نہ ہوا ہو اس کو اور کم سن کو کنیت رکھنا درست ہے

٥٦٢٢- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَانَ فَطِيمًا قَالَ فَكَانَ إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَرَآهُ قَالَ ((أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ)) قَالَ فَكَانَ يَلْعَبُ بِهِ.

۵۶۲۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج تھے۔ میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو عمیر کہتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ کم سن کو اور جس کے بچہ نہ ہوا ہو کنیت رکھنا درست ہے) میں سمجھتا ہوں انسؓ نے کہا اس کا دودھ چھڑایا گیا تھا تو جب رسول اللہؐ آتے اور اس کو دیکھتے تو فرماتے اے ابا عمیر نغیر کہاں ہے؟ (نغیر لال کو کہتے ہیں) اور وہ لڑکا لال سے کھیلتا تھا۔

بَابُ جَوَازِ قَوْلِهِ لِغَيْرِ ابْنِهِ يَا بُنَيَّ وَاسْتِحْبَابِهِ لِلْمُلَاطَفَةِ

باب: غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور ایسے کلمہ کا مہربانی کے طور پر مستحب ہونا

٥٦٢٣- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((يَا بُنَيَّ)).

۵۶۲۳- انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے چھوٹے بیٹے میرے۔

٥٦٢٤- عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَحَدٌ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ لِي ((أَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَنْ يَضُرَّكَ)) قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ مَعَهُ أَنْهَارَ الْمَاءِ وَجِبَالَ الْخُبْزِ قَالَ ((هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ)).

۵۶۲۴- مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے دجال کو کسی نے اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا آخر آپ نے فرمایا بیٹے تو کیوں اس رنج میں ہے وہ تجھے نقصان نہ دے گا۔ میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ پانی کی نہریں اور روٹی کے پہاڑ ہوں گے۔ آپ نے فرمایا وہ اسی سبب سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہوگا۔

٥٦٢٥- عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُغِيرَةِ ((أَيْ بُنَيَّ إِلَّا)) فِي حَدِيثِ يَزِيدَ وَحْدَهُ.

۵۶۲۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ مغیرہ کو آپ نے بیٹا کہا۔

(۵۶۲۴) ☆ یعنی ان باتوں کی وجہ سے جو مومن ہیں وہ ہرگز تباہ نہ ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مومنوں کا ایمان بڑھ جاوے گا اور کافر اور منافق تباہ ہوں گے۔

بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ

٥٦٢٦- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِينَةِ فِي مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَأَتَانَا أَبُو مُوسَى فَزِعًا أَوْ مَذْعُورًا قُلْنَا مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلَى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ**)) فَقَالَ عُمَرُ أَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا أَوْجَعْتُكَ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ لَا يَقُومُ مَعَهُ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قُلْتُ أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَاذْهَبْ بِهِ.

٥٦٢٧- عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ إِلَى عُمَرَ فَشَهِدْتُ.

باب: اذن چاہنے کے بیان میں

۵۶۲۶- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا انصار کی مجلس میں اتنے میں ابو موسیٰ اشعریؓ آئے ڈرے ہوئے۔ ہم نے پوچھا تم کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا مجھ کو حضرت عمرؓ نے بلوا بھیجا' جب میں ان کے دروازے پر گیا تو تین بار سلام کیا۔ انہوں نے جواب نہ دیا میں لوٹ آیا۔ پھر انہوں نے کہا تم میرے گھر میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا میں تمہارے پاس گیا تھا اور تمہارے دروازے پر تین بار سلام کیا تم نے جواب نہ دیا آخر لوٹ آیا۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی تین بار اذن چاہے پھر کوئی اذن نہ ملے (اندر آنے کی) تو لوٹ جاوے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اس حدیث پر گواہ لا ورنہ میں تجھ کو سزا دوں گا۔ ابی بن کعبؓ نے کہا ابو موسیٰؓ کے ساتھ وہ شخص جاوے جو ہم سب لوگوں میں چھوٹا ہو۔ ابو سعیدؓ نے کہا میں سب سے چھوٹا ہوں ابی بن کعبؓ نے کہا اچھا تم جاؤ ان کے ساتھ۔

۵۶۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ ابو سعید نے کہا میں ابو موسیٰ کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت عمرؓ کے پاس گیا اور گواہی دی۔

(۵۶۲۶) ☆ نوویؒ نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ اجازت لینا مشروع ہے اور سنت یہ ہے کہ تین مرتبہ باہر سے سلام کرے اور ہر بار اجازت مانگے اندر آنے کی اور پہلے سلام کا لفظ کہے پھر اجازت کا مثلاً یوں کہے السلام علیکم فلاں شخص اندر آنا چاہتا ہے۔ اب اگر تینوں بار کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو لوٹ جاوے یا پھر اجازت مانگے۔ (انتہی مختصراً)

نوویؒ نے کہا ابی بن کعبؓ کی غرض اس کہنے سے یہ تھی کہ حضرت عمرؓ کو معلوم ہو جاوے کہ یہ حدیث بہت مشہور ہے اور ہم میں سے کم سن شخص کو بھی معلوم ہے۔ اس حدیث سے اس شخص نے استدلال کیا ہے جو خبر واحد کو حجت نہیں سمجھتا اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ خبر واحد کے حجت ہونے پر اور اس پر عمل واجب ہونے پر خلفائے راشدین اور اکثر صحابہ اور علماء کا اتفاق ہے اور حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰ کی روایت کو رد نہیں کیا بلکہ مصلحت کے لحاظ سے ایسا حکم دیا کہ جھوٹے اور منافق لوگوں کو حدیثیں بنا کر بیان کرنے کی جرأت نہ پڑے اور اگر حضرت عمرؓ کے نزدیک خبر واحد حجت نہ ہوتی تو ایک شخص کا ابو موسیٰ کے ساتھ اور اتفاق کرنے سے کیا اثر ہوتا ہے کیونکہ دو تین شخصوں کی روایت یہ بھی خبر واحد ہے یہاں تک کہ تواتر کے درجہ کو نہ پہنچے۔ انتہی مختصراً

٥٦٢٨ – عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَأَتَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ مُغْضَبًا حَتَّى وَقَفَ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللهَ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ ((يَقُولُ الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ)) قَالَ أُبَيٌّ وَمَا ذَاكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي جِئْتُ أَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ انْصَرَفْتُ قَالَ قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ حِينَئِذٍ عَلَى شُغْلٍ فَلَوْ مَا اسْتَأْذَنْتَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فَوَاللهِ لَأُوجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ أَوْ لَتَأْتِيَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَوَاللهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَحْدَثُنَا سِنًّا قُمْ يَا أَبَا سَعِيدٍ فَقُمْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ هَذَا.

۵۶۲۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ابی بن کعبؓ کی مجلس میں بیٹھے تھے اتنے میں ابو موسیٰ اشعریؓ آئے غصہ میں اور کھڑے ہو کر کہنے لگے میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم میں سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے تین بار اجازت مانگنا ہے پھر اگر اجازت ملے تو بہتر ورنہ لوٹ جا۔ ابیؓ نے کہا تم کیوں پوچھتے ہو اس کو؟ انہوں نے کہا میں نے کل حضرت عمرؓ کے گھر پر تین بار اجازت مانگی مجھ کو اجازت نہیں ہوئی میں لوٹ آیا۔ آج پھر میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا کل میں تمہارے پاس آیا تھا اور تین بار سلام کیا تھا پھر میں لوٹ گیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں نے سنا تھا اس وقت ہم کام میں تھے تم نے پھر اجازت کیوں نہیں مانگی یہاں تک کہ تم کو اجازت ملتی؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ نے جس طرح فرمایا ہے اس طرح میں نے اجازت مانگی۔ انہوں نے کہا قسم خدا کی میں دکھ دوں گا تیرے پیٹ اور پیٹھ کو نہیں تو تو گواہ لا اس حدیث پر۔ ابی بن کعبؓ نے کہا تو قسم خدا کی تمہارے ساتھ وہ جاوے جو ہم سب میں کم سن ہو۔ اٹھو اے ابو سعید! پھر میں اٹھا اور حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔

٥٦٢٩ – عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا مُوسَى أَتَى بَابَ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتْبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ هَذَا شَيْئًا حَفِظْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَا وَإِلَّا فَلَأَجْعَلَنَّكَ عِظَةً قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَتَانَا فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ)) قَالَ فَجَعَلُوا

۵۶۲۹- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عمرؓ کے دروازے پر آئے اور اجازت مانگی۔ حضرت عمرؓ نے کہا یہ ایک بار ہوئی، پھر انہوں نے اجازت مانگی، حضرت عمرؓ نے کہا یہ دو بار ہوئی، پھر اجازت مانگی تیسری بار حضرت عمرؓ نے کہا یہ تین بار ہوئی۔ بعد اس کے ابو موسیٰ لوٹے حضرت عمرؓ نے ان کے پیچھے کسی کو بھیجا اور لوٹا لایا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے ابو موسیٰ! اگر تم نے یہ رسول اللہ کی کسی حدیث کے موافق کیا ہے تو گواہ لا ورنہ میں تم کو ایسی سزا دوں گا جس سے اوروں کو نصیحت ہو۔ یہ سن کر ابو موسیٰ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم کو معلوم نہیں ہے

يَضْحَكُونَ قَالَ فَقُلْتُ أَتَاكُمْ أَخُوكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ أُفْزِعَ تَضْحَكُونَ انْطَلِقْ فَأَنَا شَرِيكُكَ فِي هَذِهِ الْعُقُوبَةِ فَأَتَاهُ فَقَالَ هَذَا أَبُو سَعِيدٍ.

کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے اجازت مانگنا تین بار ہے؟ لوگ ہنسنے لگے۔ میں نے کہا تمہارے پاس ایک مسلمان بھائی ڈرا ہوا آیا ہے اور تم ہنستے ہو۔ میں نے کہا اے ابو موسیٰؓ! چل میں تیرا شریک ہوں اس تکلیف میں پھر وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ یہ ابو سعیدؓ گواہ موجود ہیں۔

٥٦٣٠- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ بِشْرِ بْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ.

۵۶۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٦٣١- عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا قَالَ لَتُقِيمَنَّ عَلَى هَذَا بَيِّنَةً أَوْ لَأَفْعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ.

۵۶۳۱- عبید بن عمیرؓ سے روایت ہے ابو موسیٰؓ نے حضرت عمرؓ سے تین بار اجازت مانگی انہوں نے سمجھا کہ وہ کسی کام میں مصروف ہیں وہ لوٹ گئے۔ حضرت عمرؓ نے (اپنے لوگوں سے) کہا ہم نے عبداللہ بن قیسؓ (یہ نام ہے ابو موسیٰ کا) کی آواز سنی تھی تو بلاؤ ان کو۔ پھر وہ بلائے گئے حضرت عمرؓ نے کہا تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہوا تھا (رسول اللہؐ) کا۔ حضرت عمرؓ نے کہا تم اس امر پر گواہ لاؤ ورنہ میں تمہارے ساتھ کروں گا (یعنی سزا دوں گا)۔ ابو موسیٰ نکلے اور انصار کی مجلس پر آئے انہوں نے کہا تمہارے ساتھ ہم میں سے وہی گواہی دے گا جو ہم میں کم سن ہے۔ پھر ابو سعید اٹھے اور انہوں نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا رسول اللہ کا یہ حکم مجھ پر نہیں کھلا اور اس کی وجہ یہی ہے بازاروں میں معاملہ کرنا۔ (یعنی میں تجارت وغیرہ دنیا کے کاموں میں مصروف رہا اور یہ حدیث نہ سن سکا۔ جب حضرت عمرؓ کو سب حدیثیں معلوم نہ ہوں تو اور کسی مجتہد یا عالم پر حدیث پوشیدہ رہنا کیا بعید ہے)۔

٥٦٣٢- عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ.

۵۶۳۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ نہیں ہے کہ بازاروں میں خرید و فروخت کرنے سے اس حدیث سے میں غافل رہا۔

٥٦٣٣- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهِ

۵۶۳۳- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ آئے

عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا أَبُو مُوسَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا الْأَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوا عَلَيَّ رُدُّوا عَلَيَّ فَجَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا رَدَّكَ كُنَّا فِي شُغْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((**الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ**)) قَالَ لَتَأْتِيَنِّي عَلَى هَذَا بِبَيِّنَةٍ وَإِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ أَبُو مُوسَى قَالَ عُمَرُ إِنْ وَجَدَ بَيِّنَةً تَجِدُوهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً وَإِنْ لَمْ يَجِدْ بَيِّنَةً فَلَمْ تَجِدُوهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ بِالْعَشِيِّ وَجَدُوهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا تَقُولُ أَقَدْ وَجَدْتَ قَالَ نَعَمْ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قَالَ عَدْلٌ قَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُولُ هَذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَا تَكُونَنَّ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَثَبَّتَ.

حضرت عمرؓ کے پاس تو کہا السلام علیکم عبداللہ بن قیس ہے' انہوں نے اجازت نہ دی ان کو اندر آنے کی پھر انہوں نے کہا السلام علیکم ابو موسیٰ ہے' السلام علیکم اشعری ہے (پہلے نام بیان کیا پھر کنیت بیان کی پھر نسبت تاکہ حضرت عمرؓ کو کوئی شبہ نہ رہے)' آخر لوٹ گئے تب حضرت عمرؓ نے کہا تم کیوں لوٹ گئے ہم کام میں تھے؟ انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے' اجازت مانگنا تین بار ہے پھر اگر اجازت ہو تو بہتر نہیں تو لوٹ جا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اس حدیث پر گواہ لا نہیں تو میں کروں گا اور کروں گا (یعنی سزا دوں گا)۔ ابو موسیٰ یہ سن کر چلے گئے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اگر ابو موسیٰ کو گواہ ملے گا تو شام کو منبر کے پاس تمہیں ملیں گے۔ جب حضرت عمرؓ شام کو منبر کے پاس آئے تو ابو موسیٰ موجود تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے ابو موسیٰ! تم کیا کہتے ہو تم کو گواہ ملا؟ انہوں نے کہا ہاں ابی بن کعبؓ موجود ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا بیشک وہ معتبر ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے ابوالطفیل (یہ کنیت ہے ابی بن کعبؓ کی) ابو موسیٰ یہ کہتے ہیں؟ ابی بن کعبؓ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ یہ فرماتے تھے اے خطاب کے بیٹے! تم عذاب مت بنو حضرتؐ کے اصحاب پر (یعنی ان کو تکلیف مت دو)۔ حضرت عمرؓ نے کہا واہ سبحان اللہ میں نے تو ایک حدیث سنی تو اچھا سمجھا میں نے اس کی زیادہ تحقیق کرنا اور میری غرض یہ ہرگز نہ تھی کہ معاذ اللہ حضرتؐ کے اصحاب کو تکلیف دوں' نہ یہ مطلب تھا کہ ابو موسیٰ جھوٹے ہیں۔

۵۶۳۴—عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا بَعْدَهُ.

۵۶۳۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ أَنَا إِذَا قِيلَ مَنْ هَذَا

باب: جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھا جائے کون ہے تو اس کے جواب میں اپنا نام لیوے "میں ہوں" کہنا مکروہ ہے

٥٦٣٥- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَوْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ هَذَا)) قُلْتُ أَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ أَنَا أَنَا)).

٥٦٣٦- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((مَنْ هَذَا)) فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَنَا أَنَا)).

٥٦٣٧- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ........

۵۶۳۵- جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، میں نے پکارا، آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں آپ باہر نکلے یہ کہتے ہوئے میں تو میں بھی ہوں۔

۵۶۳۶- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے اذن مانگا رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں۔ آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں۔

۵۶۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے برا جانا میں ہوں کہنے کو (کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہیں پوچھنے والے کو معلوم نہیں ہوتا کون ہے۔ تو اپنا نام بتائے یا لقب جو مشہور ہو بیان کرے)۔

بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ فِي بَيْتِ غَيْرِهِ

باب: غیر کے گھر میں جھانکنا حرام ہے

٥٦٣٨- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ)) وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ)).

٥٦٣٩- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِدْرًى يُرَجِّلُ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ طَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جَعَلَ اللهُ

۵۶۳۸- سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے کی روزن سے جھانکا اور آپ کے ہاتھ میں پشت خار تھا، آپ اس سے اپنا سر کھجا رہے تھے جب آپ نے اس کو دیکھا تو فرمایا اگر میں جانتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ کو کونچتا۔ اور آپ نے فرمایا کہ اذن اسی لیے بنایا گیا ہے کہ آنکھ بچے (پرائے گھر میں جھانکنے سے جو حرام ہے)۔

۵۶۳۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ اس سے کنگھی کرتے تھے اپنے سر میں۔

الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ))۔

٥٦٤٠- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ۔

۵۶۴۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

٥٦٤١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ أَوْ مَشَاقِصَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَخْتِلُهُ لِيَطْعُنَهُ۔

۵۶۴۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے جھانکا رسول اللہ ﷺ کے مکان میں سوراخ سے، آپ ایک تیر یا کئی تیر لے کر اٹھے اور میں گویا دیکھ رہا ہوں آپ کو آپ چاہتے تھے کہ غفلت میں اس کو کونچا لگا دیں۔

٥٦٤٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَئُوا عَيْنَهُ))۔

۵۶۴۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی جھانکے کسی قوم کے گھر میں بغیر ان کی اجازت کے تو ان کو حلال ہے اس کی آنکھ پھوڑنا۔

٥٦٤٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَوْ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ))۔

۵۶۴۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص جھانکے تیرے گھر میں بغیر تیری اجازت کے پھر اس کو کنکری سے مارے اور اس کی آنکھ پھوٹ جاوے تو تیرے اوپر کچھ گناہ نہ ہوگا۔

بَابُ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ

باب: جو نظر دفعۃً پڑ جائے

٥٦٤٤- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي

۵۶۴۴- جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ناگاہ نظر پڑنے کو؟ آپ نے حکم دیا مجھ کو نگاہ پھیر لینے کا۔

٥٦٤٥- عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۵۶۴۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۵۶۴۲) ☆ یعنی اگر وہ ڈھیلا وغیرہ اس کو ماریں اور اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو گھر والوں کو کچھ سزا نہ ہوگی۔

(۵۶۴۴) ☆ یعنی اگر اجنبی عورت پر دفعتاً بے قصد نگاہ پڑ جاوے تو گناہ نہ ہوگا لیکن اسی وقت واجب ہے نگاہ پھیر لینا پھر اگر عمداً دیکھے گا تو گناہگار ہوگا۔ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو راہ میں اپنا منہ چھپانا واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب ہے لیکن مردوں کو اپنی نگاہ جھکانا چاہیے البتہ ضرورت سے دیکھنا درست ہے جیسے گواہی یا دوا علاج یا پیغام دینے کی صورت میں یا خریدتے وقت یا معاملہ کرتے وقت اور یہ بھی بقدر حاجت نہ کہ زیادہ۔ انتہی

كِتَابُ السَّلَامِ

کتاب سلام کے بیان میں

بَابُ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَ الْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ

باب: سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی بہت آدمیوں کو سلام کریں

٥٦٤٦– عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ))۔

۵۶۴۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیدل پر اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور سلام کریں تھوڑے لوگ بہت لوگوں پر۔

بَابُ مِنْ حَقِّ الْجُلُوْسِ عَلَى الطَّرِيْقِ رَدُّ السَّلَامِ

باب: راہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دیوے

٥٦٤٧– عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ كُنَّا قُعُوْدًا بِالْأَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ ((مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ اجْتَنِبُوْا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ)) فَقُلْنَا إِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَأْسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ قَالَ ((إِمَّا لَا فَأَدُّوْا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ))۔

۵۶۴۷- عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم بیٹھے تھے مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے اس میں باتیں کرتے ہوئے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ نے فرمایا تم کو راہ میں بیٹھنے سے کیا مطلب؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کسی برے کام کے لیے نہیں بیٹھے بلکہ ہم بیٹھے تھے چپ ادھر ادھر کے ذکر کرتے ہوئے اور باتیں کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اچھا اگر نہیں مانتے تو اس کا حق ادا کرو۔ وہ حق ہے آنکھ نیچے رکھنا (اور اچھی

(۵۶۴۶) ☆ نووی نے کہا سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے لیکن یہ وجوب بطریق کفایہ ہے یعنی اگر مجلس سے چند آدمیوں نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے کافی ہو جاوے گا اور جو کسی نے جواب نہ دیا تو سب گناہگار ہوں گے۔ اور بہتر یہ ہے کہ یوں سلام کرے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر اس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ پھر السلام علیکم بھی درست ہے اور شروع میں علیکم السلام کہنا مکروہ ہے۔ جواب میں بھی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا بہتر ہے اور بحذف واو علیکم السلام بھی کہنا درست ہے اور صرف علیکم جائز نہیں ہے۔ البتہ وعلیکم میں دو قول ہیں اور سلام اللہ کا نام ہے تو معنی السلام علیکم کے یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو یا سلام کا معنی سلامتی ہے یعنی تم سلامت رہو۔ انتہی مختصراً۔

عورتوں کی طرف بد نظر نہ کرنا) اور سلام کا جواب دینا اور اچھی باتیں کرنا جن سے لوگ خوش ہوں اور ان سے فائدہ پہنچے۔

٥٦٤٨– عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ)) قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ ((غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)).

۵۶۴۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راہوں میں بیٹھنے سے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمیں اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنے کی مجبوری ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے تو راہ کا حق ادا کرو۔ انہوں نے عرض کیا راہ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا اور کسی کو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا' بری بات سے منع کرنا۔

٥٦٤٩– عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۶۴۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابٌ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ

باب: مسلمان کا حق سلام کا جواب دینا بھی ہے

٥٦٥٠– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ)) قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ يُرْسِلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَسْنَدَهُ مَرَّةً عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۵۶۵۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ حق ہیں مسلمان کے اس کے بھائی مسلمان پر سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کا جواب دینا اور دعوت قبول کرنا اور بیمار کی خبر گیری کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا۔

٥٦٥١– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَسَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ)).

۵۶۵۱- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کے حق مسلمان پر چھ ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا، کیا کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو مسلمان سے ملے تو اس کو سلام کر اور جب وہ تیری دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے مشورہ چاہے تو اچھی صلاح دے اور جب چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تو بھی جواب دے (یعنی یرحمک اللہ کہہ) اور جب بیمار ہو تو اس کو پوچھنے کو جا اور جب مر جاوے تو اس کے جنازے کے ساتھ رہ۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ ابْتِدَآءِ أَهْلِ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ وَ كَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ

٥٦٥٢- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ)).

٥٦٥٣- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ ((قُولُوا وَعَلَيْكُمْ)).

٥٦٥٤- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ)).

٥٦٦٥- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَقُولُوا وَعَلَيْكَ)).

٥٦٥٦- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ)) قَالَتْ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ ((قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ)).

٥٦٥٧- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَدْ

باب: یہود اور نصاریٰ کو خود سلام نہ کرے اگر وہ کریں تو کیسے جواب دیوے اس کا بیان

۵۶۵۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کو اہل کتاب سلام کریں تو تم اس کے جواب میں وعلیکم کہو۔

۵۶۵۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہؐ! اہل کتاب ہم کو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر جواب دیں؟ آپ نے فرمایا وعلیکم کہو۔

۵۶۵۴- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تم کو سلام کرتے ہیں تو ان میں کا ایک کہتا ہے اسام علیکم (یعنی تم مرو۔ سام کے معنی موت ہے) تم کہو علیک (یعنی تم مرو)۔

۵۶۶۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۶۵۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہودیوں نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی (آپ نے اجازت دی وہ آئے) انہوں نے کہا السام علیکم۔ حضرت عائشہؓ نے جواب میں کہا تمہارے اوپر سام ہو اور لعنت۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ! اللہ جل جلالہ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ انہوں نے کہا یارسول اللہؐ! کیا آپ نے سنا نہیں جو انہوں نے کہا؟ آپ نے فرمایا میں نے تو اس کا جواب دے دیا اور وعلیکم کہہ دیا (بس اتنا ہی جواب کافی تھا اور تم نے جو جواب دیا اس سے زیادہ سخت تھا اور ایسی سختی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے)۔

۵۶۵۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں علیکم بغیر واو کے ہے۔

قُلْتَ عَلَيْكُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَاوَ.

٥٦٥٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ ((**وَعَلَيْكُمْ**)) قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً**)) فَقَالَتْ مَا سَمِعْتَ مَا قَالُوا فَقَالَ ((**أَوَلَيْسَ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِي قَالُوا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ**)).

۵۶۵۸- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند یہودی آئے انہوں نے کہا السام علیکم یا ابا القاسم۔ آپ نے فرمایا وعلیکم۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا بل علیکم السام والذام یعنی تمہارے ہی اوپر موت ہو اور برائی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اے عائشہؓ! بدزبان مت ہو۔ انہوں نے کہا آپ نے نہیں سنا یہود نے جو کہا؟ آپ نے فرمایا میں نے سنا جو انہوں نے کہا اور کیا میں نے جواب نہیں دیا؟ جو انہوں نے کہا تھا وہ انہی پر پھیر دیا۔

٥٦٥٩- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَفَطِنَتْ بِهِمْ عَائِشَةُ فَسَبَّتْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**مَهْ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ**)) وَزَادَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

۵۶۵۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ ان کی بات کو سمجھ گئیں' انہوں نے گالیاں دیں ان کو رسول اللہؐ نے فرمایا صبر کر اے عائشہؓ! کیونکہ اللہ تعالیٰ بدزبان کو پسند نہیں کرتا۔ تب اللہ نے یہ آیت اتاری **واذا جاءوك حيوك بما لم يحيك به الله** یعنی جب وہ آتے ہیں تیرے پاس تو اس طور سے سلام کرتے ہیں کہ ویسا اللہ نے نہیں سلام کیا تجھ کو۔

٥٦٦٠- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَلَّمَ نَاسٌ مِنْ يَهُودَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ ((**وَعَلَيْكُمْ**)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ ((**بَلَى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَإِنَّا نُجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُونَ عَلَيْنَا**)).

۵۶۶۰- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہود کے چند لوگوں نے حضرتؐ کو سلام کیا تو کہا السام علیکم یا ابا القاسم۔ آپ نے فرمایا وعلیکم۔ حضرت عائشہؓ غصے ہوئیں اور انہوں نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا ان کا کہنا؟ آپ نے فرمایا میں نے سنا اور اس کا جواب بھی دیا اور ہم جو دعا کرتے ہیں ان پر وہ قبول ہوتی ہے اور ان کی دعا قبول نہیں ہوتی (ایسا ہی ہوا کہ الٹی موت یہود پر پڑی' مرے اور مارے گئے)۔

٥٦٦١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((**لَا تَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ فَإِذَا**

۵۶۶۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود اور نصاریٰ کو اپنی طرف سے سلام مت کرو اور جب تم کسی

(۵۶۶۱)☆ نوویؒ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ ذمی کافر بیچ راستہ میں سے نہ چلنے پاوے بلکہ ایک کونے میں تنگ راستہ پر چلے اگر مسلمان اس راہ پر چلتے ہوں اور جو ہجوم نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ مگر تنگ کرنے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کو گڑھے میں گرادے یا ظلم

لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ))

یہودی یا نصرانی سے راہ میں ملو تو اس کو دبا دو تنگ راہ کی طرف۔

٥٦٦٢– عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ ((إِذَا لَقِيتُمُ الْيَهُودَ)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ ((إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ)) وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ.

۵۶۶۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب: بچوں پر سلام کرنا مستحب ہے

٥٦٦٣– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

۵۶۶۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے بچوں پر تو سلام کیا ان کو۔

٥٦٦٤– عَنْ سَيَّارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۶۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٦٦٥– عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ ثَابِتٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ أَنَسٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

۵۶۶۵- سیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ثابت بنانی کے ساتھ جا رہا تھا وہ گزرے بچوں پر تو سلام کیا ان کو اور حدیث بیان کی کہ وہ انسؓ کے ساتھ جا رہے تھے، بچوں پر گزرے تو سلام کیا ان پر اور انسؓ نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے، بچوں پر گزرے تو سلام کیا آپ نے ان کو۔

بَابُ جَوَازِ جَعْلِ الْإِذْنِ رَفْعُ حِجَابٍ أَوْ نَحْوِهِ مِنَ الْعَلَامَاتِ

باب: یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھاوے

٥٦٦٦– عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۵۶۶۶- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

لگا دیوار کا دھکا پہنچاوے۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے کافروں کو سلام کرنے میں۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ابتداً ان کو سلام کرنا حرام ہے اور جو وہ کریں تو جواب میں صرف وعلیکم کہیں اور یہی قول ہے عامہ علماء اور سلف کا اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ اہل کتاب کو ابتداً سلام کرنا درست ہے اور یہی منقول ہے عبداللہ بن عباسؓ اور ابی امامہؓ اور ابن ابی محیریز سے اور جس جماعت میں مسلمان اور کافر دونوں ہوں اس جماعت کو سلام کرنا درست ہے لیکن نیت کرے مسلمانوں کی۔ انتہی مختصراً

(۵۶۶۵) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو بچے تمیز رکھتے ہوں ان کو سلام کرنا مستحب ہے اور بیان ہے رسول اللہ کی تواضع اور انکسار کا۔ اسی طرح عورتوں کو بھی سلام کرنا چاہیے اگر وہ کئی ایک ہوں اور جو ایک عورت ہو تو اس کا خاوند یا سید یا محرم سلام کرے اور اجنبی بھی کرے اگر وہ عورت بوڑھی ہو اور جو جوان ہو تو اجنبی مرد اس کو سلام نہ کرے بلکہ اس کا جواب بھی مکروہ ہے۔ انتہی مختصراً

(۵۶۶۶) ☆ عبداللہ بن مسعودؓ حضرتؐ کے خادم تھے جب قرآن میں یہ حکم ہوا کہ حضرتؐ کے گھر میں لوگ بے اجازت نہ آویں تو

يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ وَأَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِي حَتَّى أَنْهَاكَ)).

ﷺ نے مجھ سے فرمایا تیرے لیے آنے کی اجازت یہ ہے کہ وہ پردہ اٹھاوے اور میرے بھید کی بات سنے جب تک کہ میں تجھ کو منع نہ کروں۔

٥٦٦٧- عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

٥٦٦٧- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ إِبَاحَةِ الْخُرُوجِ لِلنِّسَاءِ لِقَضَاءِ حَاجَةِ الْإِنْسَانِ

باب : عورتوں کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا درست ہے

٥٦٦٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ لِتَقْضِيَ حَاجَتَهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً تَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمًا لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ ((إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ يَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا زَادَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ

٥٦٦٨- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب ہم کو پردے کا حکم ہوا اس کے بعد سودہ رضی اللہ عنہا حاجت کے لیے نکلیں اور وہ ایک موٹی عورت تھیں جو سب عورتوں سے نکل رہتیں موٹاپے میں اور جو کوئی ان کو پہچانتا تھا اس سے چھپ نہ سکتیں تھیں (یعنی وہ پہچان لیتا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا اور کہا اے سودہؓ! قسم خدا کی تم اپنے تئیں ہم سے چھپا نہیں سکتیں اس لیے سمجھو تم کیسی نکلتی ہو۔ یہ سن کر وہ لوٹ آئیں اور رسول اللہؐ میرے گھر میں رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی' اتنے میں سودہؓ آئیں اور انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ! میں نکلی تھی تو عمرؓ نے مجھے ایسا ویسا کلام کیا۔ اسی وقت آپ پر وحی کی حالت ہوئی پھر وہ حالت جاتی رہی اور ہڈی آپ کے ہاتھ ہی میں تھی آپ نے اس کو رکھا نہ تھا۔ آپ نے فرمایا تم کو اجازت ہوئی حاجت کے لیے نکلنے کی۔ ہشام نے کہا حاجت سے

لہ تب حضرتؐ نے ان سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجھ کو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہیں کہ کام خدمت میں ہرج ہوگا' تیرا پردہ اٹھانا اور میرا منع نہ کرنا بھی اجازت کی نشانی ہے۔ ہر ایک شخص کو عام یا خاص کے لیے ایسی نشانی مقرر کر دینا درست ہے۔

(٥٦٦٨) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت قضائے حاجت کے لیے معمولی مقام پر بغیر خاوند کی اجازت کے جا سکتی ہے' اور قاضی عیاضؒ نے کہا اس قسم کا حجاب یعنی پردہ حضرت کی بیبیوں سے خاص تھا جس میں منہ اور ہتھیلیاں بھی نہ کھلیں اور ان کو کپڑے کے اندر بھی اپنا جثہ دکھانا درست نہ تھا مگر حاجت ضروری کے لیے اور جب حضرت زینبؓ کی وفات ہوئی تو ان کی نعش پر ایک قبہ سا بنا دیا تھا تاکہ ان کا جثہ معلوم نہ ہو۔

فَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَازَ.

مراد پاخانہ کی حاجت ہے۔

٥٦٦٩ - عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتْ امْرَأَةً يَفْرَعُ النَّاسَ جِسْمُهَا قَالَ وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى.

۵۶۶۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٦٧٠ - عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۶۷۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٦٧١ - عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ احْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحِجَابَ.

۵۶۷۱- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی بیبیاں رات کو نکلتی تھیں جب پاخانہ کو جاتیں ان مقاموں کی طرف جو مدینہ کے باہر تھے اور وہ صاف کھلی جگہ میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے کہتے اپنی عورتوں کو پردہ میں رکھئے۔ آپ پردہ کا حکم نہ دیتے۔ ایک بار ام المومنین سودہ بنت زمعہؓ رات کو نکلیں عشاء کے وقت، وہ ایک لمبی عورت تھیں۔ حضرت عمرؓ نے ان کو آواز دی اور کہا ہم نے پہچان لیا تم کو اے سودہ بنت زمعہؓ! اور یہ اس واسطے کہا کہ پردہ کا حکم اترے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر پردے کا حکم اترا۔

٥٦٧٢ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۵۶۷۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَحْرِيمِ الْخَلْوَةِ بِالْأَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُولِ عَلَيْهَا

باب: اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی کرنا اور اس کے پاس جانا حرام ہے

٥٦٧٣ - عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ)).

۵۶۷۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار رہو کوئی مرد کسی عورت ثیبہ کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اس عورت کا خاوند ہو یا اس کا محرم ہو۔

٥٦٧٤ - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ

۵۶۷۴- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچو تم عورتوں کے پاس جانے سے۔ ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ! اگر دیور جاوے؟ آپ نے فرمایا دیور تو

(۵۶۷۳) ☆ نوویؒ نے کہا ثیبہ کی قید اس واسطے لگائی کہ باکرہ تو مردوں سے علیحدہ ہی رہتی ہے اور جب ثیبہ کا رہنا منع ہوا تو باکرہ کا رہنا بطریق اولیٰ منع ہوگا۔ اور محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو جیسے باپ، بھائی، چچا، ماموں، دادا وغیرہ۔

(۵۶۷۴) ☆ کیونکہ دیور بھاوج پر تسلط کر سکتا ہے تو اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں یہ بری رسم عام ہے عورتیں اکثر اپنے دیوروں اور جیٹھوں کے سامنے نکلتی ہیں اور مثل محرم کے ان کے سامنے اپنے اعضا کھولے رہتی ہیں یہ نہایت قبیح اور خوفناک ہے۔

الْحَمْوَ قَالَ ((الْحَمْوُ الْمَوْتُ)).

موت ہے۔

٥٦٧٥- عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

٥٦٧٥- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٦٧٦- عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ الْحَمْوُ أَخُ الزَّوْجِ وَمَا أَشْبَهَهُ مِنْ أَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنُ الْعَمِّ وَنَحْوُهُ.

٥٦٧٦- ابن وھب نے کہا سنا میں نے لیث بن سعد سے کہتے تھے حدیث میں جو آیا ہے کہ حمو موت ہے تو حمو سے مراد خاوند کے عزیز اور اقرباء ہیں جیسے خاوند کا بھائی یا اس کے چچا کا بیٹا (خاوند کے جن عزیزوں سے عورت کا نکاح کرنا درست ہے تو وہ سب حمو میں داخل ہیں' ان سے پردہ کرنا چاہیے سوا خاوند کے باپ یا دادا یا اس کے بیٹے کے کہ وہ محرم ہیں' ان سے پردہ ضروری نہیں ہے)۔

٥٦٧٧- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ دَخَلُوا عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَآهُمْ فَكَرِهَ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ لَمْ أَرَ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ((لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا عَلَى مُغِيبَةٍ إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ أَوْ اثْنَانِ)).

٥٦٧٧- عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی ہاشم کے چند لوگ اسماء بنت عمیس کے پاس گئے' ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آئے' اس وقت اسماء ان کے نکاح میں تھیں انہوں نے ان کو دیکھا اور برا جانا ان کا آنا۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا اور کہا کہ میں نے تو کوئی بری بات نہیں دیکھی۔ آپ نے فرمایا اسماء کو خدا نے پاک کیا ہے برے فعل سے۔ پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا آج سے کوئی شخص اس عورت کے گھر میں نہ جائے جس کا خاوند غائب ہو (یعنی گھر میں نہ ہو) مگر ایک یا دو آدمی ساتھ لے کر۔

بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ رُئِيَ خَالِيًا بِامْرَأَةٍ وَ كَانَتْ زَوْجَتَهُ أَوْ مَحْرَمًا لَهُ أَنْ يَقُولَ هَذِهِ فُلَانَةُ لِيَدْفَعَ ظَنَّ السُّوءِ

باب: جو شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہو اور دوسرے شخص کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ میری بی بی یا محرم ہے تاکہ اس کو بدگمانی نہ ہو

٥٦٧٨- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ مَعَ إِحْدَى نِسَائِهِ

٥٦٧٨- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنی ایک بی بی کے ساتھ تھے اتنے میں ایک شخص سامنے سے گزرا آپ نے اس

(٥٦٧٧) ☆ نووی نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دو یا تین مرد اجنبی عورت کے ساتھ خلوت کر سکتے ہیں لیکن مشہور قول ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ وہ بھی حرام ہے اور حدیث کی تاویل یوں ہو سکتی ہے کہ مرد وہ لوگ ہیں جو نیک اور صالح ہوں۔

فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَدَعَاهُ فَجَاءَ فَقَالَ ((يَا فُلَانُ هَذِهِ زَوْجَتِي فُلَانَةُ)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ فَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ))

کو بلایا وہ آیا آپ نے فرمایا اے فلانے یہ میری فلاں بی بی ہے وہ شخص بولا یا رسول اللہؐ میں اگر کسی پر گمان کرتا تو آپ پر گمان کرنے والا نہیں آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں ایسا پھرتا ہے جیسے خون پھرتا ہے (تو شاید تیرے دل میں وسوسہ ڈالے کہ پیغمبر ایک اجنبی عورت کے ساتھ جا رہے ہیں)

۵۶۷۹- عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِأَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ)) فَقَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا)) أَوْ قَالَ ((شَيْئًا)).

۵۶۷۹- صفیہ بنت حیی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں تھے میں آپ کی زیارت کو آئی رات کو میں نے آپ سے باتیں کیں پھر میں کھڑی ہوئی لوٹ جانے کو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے مجھے پہنچا دینے کو میرا گھر اسامہ بن زید کے مکان میں تھا راہ میں انصار کے دو آدمی ملے جب انھوں نے رسول اللہؐ کو دیکھا تو وہ جلدی جلدی چلنے لگے رسول اللہؐ نے فرمایا سنبھل کر چلو یہ صفیہ بنت حیی ہے (ام المومنین) وہ دونوں بولے سبحان اللہ یا رسول اللہؐ (یعنی ہم بھلا آپ پر کوئی بدگمانی کر سکتے ہیں) آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح پھرتا ہے اور میں ڈرا کہ کہیں تمہارے دل میں برا خیال نہ ڈالے (اور اس کی وجہ سے تم تباہ ہو)۔

۵۶۸۰- عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ وَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْلِبُهَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَعْمَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَلَمْ يَقُلْ يَجْرِي)).

۵۶۸۰- علی بن حسینؓ سے روایت ہے کہ ام المومنین صفیہؓ نبی ﷺ کی بی بی نے ان کو خبر دی کہ وہ رسول اللہؐ کے پاس حالت اعتکاف میں رمضان کے اخیر دہاکے میں مسجد میں زیارت کو آئیں۔ پھر کچھ مدت آپ سے باتیں کیں پھر کھڑی ہوئیں لوٹ جانے کو نبیؐ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے پہنچا دینے کو۔ پھر بیان کیا حدیث کو مثل حدیث معمر کی اتنا فرق ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی جگہ میں پہنچتا ہے اور اس میں پھرنے کا ذکر نہیں ہے۔

(۵۶۷۹) ☆ نوویؒ نے کہا پیغمبروں سے بدگمانی کرنا کفر ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت اپنے خاوند سے مل سکتی ہے اعتکاف کی حالت میں رات کو یا دن کو لیکن عورت کے ساتھ بہت بیٹھنا اور اس کی باتوں سے لذت حاصل کرنا مکروہ ہے اعتکاف میں۔ انتہی مختصراً

بَابُ مَنْ اَتَى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيهَا وَ اِلَّا وَرَآءَهُمْ

باب: جو کوئی مجلس میں آوے اور صف میں جگہ پاوے تو بیٹھ جاوے نہیں تو پیچھے بیٹھے

۵۶۸۱- عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللهِ فَآوَاهُ اللهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ)).

۵۶۸۱- ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے اور لوگ آپ کے ساتھ تھے اتنے میں تین آدمی آئے' دو تو سیدھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ایک چلا گیا۔ وہ جو دو آئے ان میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ پائی وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا تو چل ہی دیا' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا میں تم سے ان تینوں آدمیوں کا حال کہوں' ایک نے تو ٹھکانہ لیا اللہ کے پاس اللہ نے اس کو جگہ دی اور دوسرے نے شرم کی (لوگوں میں گھسنے سے) اللہ نے بھی اس سے شرم کی اور تیسرے نے منہ پھیرا اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

۵۶۸۲- عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ فِي الْمَعْنَى.

۵۶۸۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۸۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ)).

۵۶۸۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے کسی کو اس جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے۔

۵۶۸۴- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا)).

۵۶۸۴- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کو نہ اٹھائے اس کی جگہ سے پھر آپ اس جگہ نہ بیٹھے لیکن پھیل جاؤ اور جگہ دو۔

(۵۶۸۳) ☆ نووی نے کہا یہ نہی حرمت کے لیے ہے تو جو کوئی مسجد وغیرہ میں جمعہ کے دن یا اور کسی دن کسی جگہ بیٹھ جاوے وہی اس جگہ کا حقدار ہے اور دوسرے کو اس کا اٹھانا جائز نہیں اسی حدیث سے مگر ہمارے اصحاب نے اس میں سے مستثنیٰ کیا ہے اس صورت کو جب کسی کی مسجد میں کوئی جگہ معین ہو فتویٰ دینے کے لیے یا قرآن پڑھنے کے لیے یا تعلیم شرعی کے لیے تو وہ اس کا حقدار ہے اور دوسرے کو اس جگہ بیٹھنا درست نہیں انتہیٰ۔ مترجم کہتا ہے کہ ظاہر حدیث پر عمل کرنا چاہیے اور اگر مسجد میں کسی کی جگہ معین بھی ہو اور دوسرے کو نہ معلوم ہو وہ اس جگہ بیٹھ جاوے تو اس کا اٹھانا درست نہیں اور یہی صحیح ہے۔

٥٦٨٥- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي الْحَدِيثِ ((وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا.

٥٦٨٥- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ میں نے کہا یہ جمعہ کا حکم ہے۔ انہوں نے کہا جمعہ ہو یا اور کوئی دن۔

٥٦٨٦- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَجْلِسِهِ)) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ.

٥٦٨٦- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھاوے پھر آپ اس جگہ بیٹھے اور عبداللہ بن عمرؓ کے لیے جب کوئی اپنی جگہ سے اٹھتا تو وہ اس جگہ نہ بیٹھتے (اگرچہ اس کی رضامندی سے بیٹھنا جائز ہے مگر یہ احتیاط تھی کہ شاید وہ دل میں ناراض ہو)۔

٥٦٨٧- عَنْ مَعْمَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

٥٦٨٧- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٦٨٨- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لْيُخَالِفْ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدَ فِيهِ وَلَكِنْ يَقُولُ افْسَحُوا)).

٥٦٨٨- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو جمعہ کے دن اس کی جگہ سے اٹھا کر آپ وہاں نہ بیٹھے لیکن یوں کہے پھیل جاؤ۔

بَابٌ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

باب: جب کوئی اپنی جگہ سے کھڑا ہو پھر لوٹ کر آوے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے

٥٦٨٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ)) وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ ((مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ)).

٥٦٨٩- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم سے کھڑا ہو اپنی جگہ سے جہاں وہ بیٹھا تھا (کسی حاجت کے لیے) پھر لوٹ کر آوے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

بَابُ مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ الْأَجَانِبِ

باب: زنانہ اجنبی عورتوں کے پاس نہ جائے

٥٦٩٠- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ

٥٦٩٠- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک مخنث ان کے پاس تھا اور رسول اللہ ﷺ گھر میں تھے تو اس نے ام سلمہؓ کے بھائی سے کہا اے عبداللہ بن امیہؓ! اگر اللہ تعالیٰ نے کل

(٥٦٩٠) ☆ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مخنث کا نام ہیت یا ہیب تھا یا ماتع اور پہلے وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت دیتیں ان لوگوں میں داخل کر کے جو کیمرے ہیں اور عورتوں سے غرض نہیں رکھتے۔ بعد اس کے آپؐ نے منع ☆

اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((لَا يَدْخُلْ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ)).

طائف پر تم کو فتح دی تو میں تجھے غیلان کی بیٹی بتادوں گا وہ جب سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بٹیں ہوتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ معلوم ہوتی ہیں (دونوں طرف سے یعنی موٹی ہے اور عرب موٹی عورتوں کو پسند کرتے تھے)۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ نے سنی آپ نے فرمایا یہ اندر نہ آیا کرے تمہارے پاس۔

۵۶۹۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً قَالَ إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا أَرَى هَذَا يَعْرِفُ مَا هَاهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ قَالَتْ فَحَجَبُوهُ)).

۵۶۹۱- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں کے پاس ایک مخنث آیا کرتا اور وہ اس کو ان لوگوں میں سے سمجھتیں جن کو عورتوں سے غرض نہ ہوتی (اور قرآن میں ان کا آنا عورتوں کے سامنے جائز رکھا ہے)۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنی کسی بی بی کے پاس آئے وہ ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا جب سامنے آتی ہے تو چار بٹیں لے کر آتی ہے اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ بٹیں نمودار ہوتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں یہ یہاں جو ہیں ان کو پہچانتا ہے (یعنی عورتوں کے حسن اور قبح کو پسند کرتا ہے) یہ تمہارے پاس نہ آوے پھر اس سے پردہ کرنے لگے۔

بَابُ جَوَازِ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ الْأَجْنَبِيَّةِ إِذَا أَعْيَتْ فِي الطَّرِيقِ

باب : اگر اجنبی عورت راہ میں تھک گئی ہو تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے

۵۶۹۲- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ فَرَسِهِ قَالَتْ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَكْفِيهِ مَئُونَتَهُ وَأَسُوسُهُ

۵۶۹۲- اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے زبیر بن العوام نے مجھ سے نکاح کیا (جو رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے) اور ان کے پاس کچھ مال نہ تھا نہ کوئی غلام تھا نہ اور کچھ صرف ایک گھوڑا تھا میں ہی ان کے گھوڑے کو چراتی اور سارا کام گھوڑے کا اور سائیسی

کر دیا۔ اور مخنث دو طرح کے ہیں ایک تو وہ جو خلقی نامرد ہو اس پر کوئی عذاب نہیں کیونکہ وہ معذور ہے۔ دوسرے وہ جو عورتوں کی طرح اپنے تئیں بناوے یہ ملعون ہے۔ انتہی مختصراً

(۵۶۹۲) ☆ نوویؒ نے کہا یہ کام جیسے روٹی پکانا کپڑے دھونا جانوروں کی خدمت کرنا آٹا گوندھنا یہ وہ کام ہیں جو مروت اور حسن معاشرت میں داخل ہیں اور عورتیں قدیم سے ایسے کام اپنے خاوندوں کے کرتی آئی ہیں لیکن یہ کام عورت پر واجب نہیں ہیں اس کا جی چاہے کرے چاہے نہ کرے۔ واجب عورت پر صرف دو ہی کام ہیں ایک تو یہ کہ صحبت سے انکار نہ کرے دوسرے خاوند کے گھر میں رہے۔ اور اس حدیث

وَأَدُقُّ النَّوَى لِنَاضِحِهِ وَأَعْلِفُهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرُزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ وَكَانَ يَخْبِزُ لِي جَارَاتٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ قَالَتْ وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ قَالَتْ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِخْ إِخْ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ قَالَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللهِ لَحَمْلُكِ النَّوَى عَلَى رَأْسِكِ أَشَدُّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ قَالَتْ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَتْنِي۔

بھی کرتی اور گٹھلیاں بھی کوٹتی ان کے اونٹ کے لیے اور چراتی بھی اس کو اور پانی بھی پلاتی اور ڈول بھی سی دیتی اور آٹا بھی گوندھتی لیکن روٹی میں اچھی طرح نہ پکا سکتی تو ہمسایہ کی انصاری عورتیں میری روٹیاں پکا دیتیں اور وہ بڑی مخلص عورتیں تھیں۔ اسماء نے کہا میں زبیر کی اس زمین سے جو رسول اللہؐ نے ان کو مقطعہ کے طور پر دی تھی گٹھلیاں لایا کرتی تھی اپنے سر پر اور وہ مقطعہ مدینہ سے دو میل تھا (ایک میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور ہاتھ چوبیں انگلیوں کا اور انگلی چھ جو کی اور فرسخ تین میل کا) ایک دن میں وہیں سے گٹھلیاں لا رہی تھی راہ میں رسول اللہؐ اور آپ کے ساتھ کئی صحابہ تھے آپ کے۔ آپ نے مجھے بلایا پھر اونٹ کے بٹھانے کی بولی بولی اخ اخ تاکہ اپنے پیچھے مجھ کو سوار کرلیں مجھے شرم آئی اور غیرت۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی گٹھلیوں کا بوجھ سر پر اٹھانا میرے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے (یعنی ایسے بوجھ کو تو گوارا کرتی ہے اور میرے ساتھ بیٹھ کیوں نہیں جاتی) اسماء نے کہا پھر ابو بکرؓ نے ایک لونڈی مجھے بھیجی وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی گویا انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

۵۶۹۳—عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَخْدُمُ الزُّبَيْرَ خِدْمَةَ الْبَيْتِ وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ وَكُنْتُ أَسُوسُهُ فَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْخِدْمَةِ شَيْءٌ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ سِيَاسَةِ الْفَرَسِ كُنْتُ أَحْتَشُّ لَهُ وَأَقُومُ عَلَيْهِ وَأَسُوسُهُ قَالَ ثُمَّ إِنَّهَا أَصَابَتْ خَادِمًا جَاءَ

۵۶۹۳- اسماءؓ سے روایت ہے میں زبیرؓ کے گھر کے کام کرتی ان کا ایک گھوڑا تھا اس کی بھی سائیسی کرتی تو کوئی کام مجھ پر گھوڑے کی خدمت سے زیادہ سخت نہ تھا۔ اس کے لیے میں گھاس لاتی' اس کی خدمت کرتی' سائیسی کرتی پھر مجھ کو ایک لونڈی ملی۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی آئے آپ نے مجھ کو بھی ایک لونڈی دی وہ

نوٹ: اس سے یہ نکلا کہ مقطعہ دینا امام کو درست ہے اور کبھی مقطعہ کی زمین بطور ملک کے دی جاتی ہے۔ ایسے مقطعہ کو مقطعہ دار فروخت کر سکتا اور کبھی صرف بطور منفعت دی جاتی ہے تو اس کے فروخت کی اجازت نہیں ہوتی اور یہ بھی نکلا کہ جو چیزیں پھینک دی جاویں جیسے گٹھلیاں چندیاں وغیرہ ان کا چننا درست ہے اور وہ حلال ہیں اور یہ بھی نکلا کہ جو عورت محرم نہ ہو اگر وہ راہ میں ملے تھکی ہوئی تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے خصوصاً جب اور نیک بخت لوگ بھی ساتھ ہوں۔ اور قاضی عیاض نے کہا کہ یہ خصوصیت تھی رسول اللہ کی کیونکہ اسماء ابو بکرؓ کی بیٹی اور عائشہؓ کی بہن اور زبیرؓ کی بی بی تھیں گویا آپ کے گھر والوں کی طرح تھیں اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ انتہی مختصراً

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَبْيٌ فَأَعْطَاهَا خَادِمًا قَالَتْ كَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَأَلْقَتْ عَنِّي مُؤْنَتَهُ فَجَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا أُمَّ عَبْدِ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكِ قَالَتْ إِنِّي إِنْ رَخَّصْتُ لَكَ أَبَى ذَاكَ الزُّبَيْرُ فَتَعَالَ فَاطْلُبْ إِلَيَّ وَ الزُّبَيْرُ شَاهِدٌ فَجَاءَ فَقَالَ يَا أُمَّ عَبْدِ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكِ فَقَالَتْ مَا لَكَ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا دَارِي فَقَالَ لَهَا الزُّبَيْرُ مَا لَكِ أَنْ تَمْنَعِي رَجُلًا فَقِيرًا يَبِيعُ فَكَانَ يَبِيعُ إِلَى أَنْ كَسَبَ فَبِعْتُهُ الْجَارِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ وَ ثَمَنُهَا فِي حَجْرِي فَقَالَ هَبِيهَا لِي قَالَتْ إِنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهَا.

گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی اور یہ محنت میرے اوپر سے اس نے اٹھالی۔ پھر میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے ام عبداللہ میں ایک محتاج آدمی ہوں میرا یہ ارادہ ہے کہ تمہاری دیوار کے سائے میں دکان لگاؤں۔ میں نے کہا اگر میں تجھ کو اجازت دوں ایسا نہ ہو کہ زبیرؓ خفا ہوں تو ایسا کر جب زبیرؓ موجود ہوں ان کے سامنے مجھ سے کہو۔ وہ آیا اور کہنے لگا اے ام عبداللہؓ میں ایک محتاج آدمی ہوں میں چاہتا ہوں تمہاری دیوار کے سائے میں دکان کروں۔ میں نے کہا تجھے مدینہ بھر میں کوئی اور گھر نہیں ملتا سوا میرے گھر کے (یہ ایک تدبیر تھی اسماءؓ کی زبیرؓ کی زبان سے اجازت دلوا دینے کے لیے)۔ زبیرؓ نے کہا اسماءؓ تم کو کیا ہوا ہے تم فقیر کو منع کرتی ہو بیچنے سے۔ پھر وہ دوکان کرنے لگا یہاں تک کہ اس نے روپیہ کمایا وہ لونڈی میں نے اس کے ہاتھ بیچ ڈالی۔ جس وقت زبیرؓ میرے پاس آئے تو اس کی قیمت کے پیسے میری گود میں تھے۔ زبیرؓ نے کہا یہ پیسے مجھ کو ہبہ کر دو۔ میں نے کہا یہ میں صدقہ دے چکی ہوں۔

بَابُ تَحْرِيمِ مُنَاجَاةِ الْاِثْنَيْنِ دُوْنَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ رِضَاهُ

باب: تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو چپکے چپکے سرگوشی نہ کریں بغیر تیسرے کی رضا کے

٥٦٩٤- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ)).

۵۶۹۴- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو شخص کانا پھوسی نہ کریں تین آدمیوں میں سے تیسرے کی مرضی کے بغیر۔

٥٦٩٥- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ.

۵۶۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٦٩٦- عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا

۵۶۹۶- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تم میں سے دو کانا پھوسی نہ کریں

(۵۶۹۴) ☆ یہ نہی تحریمی ہے تاکہ تیسرے کو پریشانی اور رنج نہ ہو اور یہ ممانعت عام ہے سفر اور حضر میں۔ اور بعضوں نے کہا کہ صرف سفر میں ممانعت ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ابتدائے اسلام میں منافق مسلمانوں کو رنج دینے کے لیے ایسا کرتے تھے لیکن اگر چار آدمی ہوں اور دو ان میں سے کانا پھوسی کریں تو کچھ قباحت نہیں۔ (نووی)

يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يُحْزِنَهُ))۔

تیسرے کو جدا کر کے یہاں تک کہ اور لوگ تم سے ملیں اس لیے کہ اس کو رنج ہوگا۔

٥٦٩٧–عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ))۔

۵۶۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٦٩٨– عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

۵۶۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقَى

باب: علاج اور بیماری اور منتر کا بیان

٥٦٩٩– عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَقَاهُ جِبْرِيلُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ يُبْرِيكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ۔

۵۶۹۹-ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوتے تو جبرئیلؑ یہ دعا آپ پر پڑھتے بسم اللہ اخیر تک یعنی اللہ کے نام سے میں مدد چاہتا ہوں وہ تم کو اچھا کرے گا ہر بیماری سے تم کو شفا دے گا ہر جلنے والے کے جلن سے تم کو بچاوے گا اور ہر بری نظر ڈالنے والے کی نظر سے۔

٥٧٠٠– عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ۔

۵۷۰۰-ابوسعیدؓ سے روایت ہے حضرت جبرائیلؑ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمدؐ تم بیمار ہوگئے۔ آپ نے فرمایا ہاں حضرت جبرائیلؑ نے کہا بسم الله ارقيك اخير تک یعنی اللہ کے نام سے تم پر منتر کرتا ہوں ہر چیز سے جو تم کو ستائے اور ہر جان کی برائی سے یا حاسد کی نگاہ سے اللہ تم کو شفا دیوے اللہ کے نام سے منتر کرتا ہوں تم پر۔

٥٧٠١– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْعَيْنُ حَقٌّ))۔

۵۷۰۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نظر سچ ہے۔

(۵۶۹۹) ☆ نوویؒ نے کہا یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا منتر تھا اور ایک حدیث میں کچھ مخالف نہیں ہے کہ بے حساب جنت میں جاویں گے جو منتر نہیں کرتے اور دونوں حدیثوں میں کچھ مخالف نہیں ہے کیونکہ منتر نہ کرنے والوں کی تعریف میں وہ منتر مراد ہے جو کافروں کا کلام ہو یا جس کے معنی معلوم نہ ہوں یا جو عربی کے سوا اور کسی زبان میں ہو تو وہ منتر مراد ہے برا ہے اس لیے کہ شاید اس میں کفر یا شرک کا مضمون ہو لیکن آیات قرآنی یا احادیث میں جو دعائیں آئیں ہیں ان سے منتر کرنا منع نہیں ہے بلکہ سنت ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ افضل منتر کا ترک کرنا ہے ہر حال میں لیکن یہ قول مختار نہیں ہے۔

۵۷۰۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا)).

۵۷۰۲- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نظر حق ہے یعنی نظر میں تاثیر ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور جو کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی تو نظر ہی بڑھ جاتی (پر تقدیر سے کوئی چیز آگے بڑھنے والی نہیں)۔ جب تم سے کہا جاوے غسل کرنے کو تو غسل کرو۔

بَابُ السِّحْرِ (۱)

باب: جادو کے بیان میں

۵۷۰۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَحَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي

۵۷۰۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بنی زریق کے ایک یہودی نے

(۵۷۰۲) ☆ امام ابو عبداللہ مازری نے کہا جمہور علماء کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہے وہ کہتے ہیں نظر لگنا سچ ہے۔ اور ایک گروہ اہل بدعت کا انکار کرتا ہے اس کا اور ان کا قول باطل ہے کیونکہ نظر کی تاثیر عقل کے خلاف نہیں ہے اور شریعت میں وارد ہے پھر انکار کرنے کی کیا وجہ ہے۔ اور نظر کا غسل یہ ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو یعنی بد نظر جس نے کی ہو اس کے سامنے ایک پیالہ پانی کا لاویں' اس کو زمین پر نہ رکھیں وہ شخص اس میں سے ایک چلو پانی لے کر کلی کرے اسی پیالہ میں پھر منہ دھووے پھر بائیں ہاتھ میں پانی لے کر داہنا ہاتھ دھووے پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر بائیں کہنی دھووے پھر داہنا پاؤں دھووے پھر بایاں پاؤں اسی طرح جیسے ہاتھ دھوئے تھے اور کہنیوں اور ٹخنوں کے بیچ میں نہ دھووے۔ یہ سب اسی پیالہ میں اندر دھووے پھر اپنی تہ بند کا اندر کا کنارہ لٹکا ہوا داہنی طرف کا دھووے اور بعضوں نے کہا اپنی شرمگاہ دھووے۔ پھر یہ پانی جس کی نظر لگی ہو اس کے سر پر پیچھے سے ڈالا جاوے۔ اس کی تاثیر حدیث سے ثابت ہے اور اگر جس کی نظر لگی ہو وہ اس غسل سے انکار کرے تو اس پر جبر کیا جاوے کیونکہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور بعضوں کے نزدیک جبر نہ ہو گا۔ قاضی عیاضؒ نے کہا جس شخص کی نظر لگ جاتی ہو تو امام اس کو حکم کرے اپنے گھر میں رہنے کا اگر وہ محتاج ہو تو بقدر گزر اس کو دیوے کیونکہ اس کا ضرر لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں جانے سے زیادہ ہے۔ انتہی مختصراً

(۱) ☆ نوویؒ نے کہا امام مازری نے کہا اہل سنت اور جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ سحر سچ ہے اور اس کی ایک حقیقت ہے جیسے اور اشیاء کی۔ اور بعضوں نے اس کا انکار کیا ہے اور جو باتیں سحر سے پیدا ہوتی ہیں ان کو خیالات باطلہ قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سحر کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ وہ سیکھا جاتا ہے اور اس سے کفر ہوتا ہے اور وہ جدائی ڈالتا ہے مرد اور عورت میں۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحر کی حقیقت ہے اور جو حدیثیں اس باب میں مذکور ہیں ان سے بھی یہی نکلتا ہے اور عقلاً جو تاثیر سحر سے پیدا ہوتی ہے وہ محال نہیں ہے پھر اس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اور سحر کی تاثیر میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں اس کا اثر اتنا ہی ہے کہ جورو میں لڑائی ہو جاتی ہے۔ اور صحیح مذہب یہ ہے کہ اس کی بہت سی تاثیرات ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ اور پیغمبر اور ساحر میں یہ فرق ہے کہ ساحر نبوت کا اثبات نہیں چاہتا اور پیغمبر نبوت ثابت کرنے کے لیے خرق عادت کرتے ہیں۔ اور ولی ساحر میں یہ ہے کہ ساحر فاسق ہوتا ہے اور کرامت فاسق سے نہیں ہوتی۔ اب سحر کا چلانا حرام ہے اور اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک ساحر کافر ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں۔ اب اگر ساحر کسی کو سحر سے مار ڈالے اور اس کا اقرار کرے تو اس پر قصاص واجب ہو گا اور گواہوں سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ انتہی مختصراً

(۵۷۰۳) ☆ ایک روایت میں ہے کہ آپ پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت جانتے میں کر چکا۔ اور بخاری کی روایت میں

زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَتْ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ أَوْ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ قَالَ وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ قَالَتْ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَحْرَقْتَهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَأَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ.

جادو کیا جس کو لبید بن اعصم کہتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کو خیال آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں اور نہ کرتے ہوتے وہ کام۔ ایک دن یا ایک رات آپ نے دعا کی پھر دعا کی پھر فرمایا اے عائشہؓ! تجھ کو معلوم ہوا اللہ جل جلالہ نے مجھ کو بتا دیا جو میں نے اس سے پوچھا۔ میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا پاؤں کے پاس (وہ دونوں فرشتے تھے)۔ جو سر کے پاس بیٹھا تھا اس نے دوسرے سے کہا اس شخص کو کیا بیماری ہے؟ وہ بولا اس پر جادو ہوا ہے۔ اس نے کہا کس نے جادو کیا ہے؟ وہ بولا لبید بن اعصم نے۔ پھر اس نے کہا کا ہے میں جادو کیا ہے؟ وہ بولا کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جھڑے اور نر کھجور کے بالے کے غلاف میں۔ اس نے کہا یہ کہاں رکھا ہے؟ وہ بولا ذی اروان کے کنویں میں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا پھر رسول اللہؐ اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کنویں پر گئے۔ آپ نے فرمایا اے عائشہؓ! قسم خدا کی اس کنویں کا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا زلال اور وہاں کے درخت کھجور کے ایسے تھے جیسے شیطانوں کے سر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ نے اس کو جلا کیوں نہ دیا (یعنی وہ جو بال وغیرہ نکلے)۔ آپ نے فرمایا مجھ کو تو اللہ نے اچھا کر دیا مجھے برا معلوم ہوا لوگوں میں فساد بھڑکانا میں نے حکم دیا وہ گاڑ دیا گیا۔

٥٧٠٤—عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَاقَ أَبُو كُرَيْبٍ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِيهِ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ وَقَالَتْ

۵۷۰۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

لؔہ میں ہے کہ حضرتؐ بیبیوں سے صحبت نہ کر سکتے۔ چنانچہ ایک روز حضرتؐ میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی۔ ایک روایت میں ہے میں نے کہا حضرت اس جادوگر یہودی کو سزا دیجئے اور شہر سے نکلوا دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا خدا نے مجھ کو صحت دی اب میں کیوں فساد کھڑا کروں اور شور و غل مچاؤں۔ حضرتؐ پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرتؐ کے معجزے دیکھ کر آپ کو جادوگر کہتے اور مشہور یوں ہے کہ جادوگر پر جادو نہیں چلتا جب آپؐ پر جادو کا اثر ہوا تو ان کے نزدیک بھی آپؐ کو جادوگر کہنا صحیح نہ ہوا۔ تحفۃ الاخیار۔

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخْرَجْتُهُ وَلَمْ يَقُلْ أَفَلَا أَحْرَقْتَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ((فَأَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ)).

بَابُ السَّمِّ

باب: زہر کا بیان

۵۷۰۵- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ أَرَدْتُ لِأَقْتُلَكَ قَالَ ((مَا كَانَ اللَّهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلَى)) ذَاكِ قَالَ أَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا أَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا قَالَ فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

۵۷۰۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس زہر ملا کر بکری کا گوشت لے کر آئی۔ آپ نے اس میں سے کھایا پھر وہ عورت آپ کے پاس لائی گئی آپ نے پوچھا یہ تو نے کیا کیا؟ وہ بولی میں چاہتی تھی آپ کو مار ڈالنا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے اتنی طاقت دینے والا نہیں (کہ تو اس کے پیغمبر کو ہلاک کرے)۔ حضرت علیؓ نے کہا ہم اس کو قتل کریں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا نہیں (یہ آپ کا رحم تھا اس عورت پر۔ اس سے بھی نکلتا ہے کہ آپ پیغمبر برحق تھے ورنہ اگر بادشاہ ہوتے تو اس عورت کو قتل کراتے)۔ راوی نے کہا میں ہمیشہ اس زہر کا اثر آپ کے کوے میں پاتا۔

۵۷۰۶-عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَعَلَتْ سَمًّا فِي لَحْمٍ ثُمَّ أَتَتْ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ خَالِدٍ.

۵۷۰۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ رُقْيَةِ الْمَرِيضِ

باب: بیمار پر منتر پڑھنا

۵۷۰۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَكَى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ ((أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا)) فَلَمَّا مَرِضَ

۵۷۰۷- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو اپنا داہنا ہاتھ اس پر پھیرتے پھر فرماتے اذھب الباس اخیر تک یعنی دور کر دے بیماری کو اے مالک لوگوں کے اور تندرستی دے۔ تو ہی شفا دینے والا ہے شفا تیری ہی شفا ہے۔ ایسی شفا دے کہ بالکل بیماری نہ رہے۔ جب رسول اللہؐ بیمار

(۵۷۰۵) ☆ یعنی نشان اس زہر کا معاذ اللہ کیا سخت زہر تھا اس میں آپؐ کے کئی معجزے ہیں ایک سخت زہر سے ہلاک نہ ہونا۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے یہ بتا دیا کہ اس میں زہر ہے۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس گوشت نے کہہ دیا یہ بھی معجزہ ہے۔ یہ عورت مردود زینب بنت حارث مرحب کی بہن تھی جس کو حضرت علیؓ نے خیبر کی لڑائی میں مارا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے اس عورت کو بشر بن براء کے وارثوں کے سپرد کر دیا وہ اسی زہر سے مرا تھا انہوں نے اس خبیث عورت کو قتل کیا۔ لعنۃ اللہ علیہا — (نووی)

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَثَقُلَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ لِأَصْنَعَ بِهِ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدِي ثُمَّ قَالَ ((**اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَاجْعَلْنِي مَعَ الرَّفِيقِ الْأَعْلَى**)) قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ قَدْ قَضَى.

ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہوئی تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا و یسا ہی کرنے کو جیسا آپ کیا کرتے تھے (یعنی میں نے ارادہ کیا کہ آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیروں اور یہ دعا پڑھوں) آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں سے چھڑا لیا پھر فرمایا یا اللہ! بخش دے مجھ کو اور مجھ کو بلند رفیق کے ساتھ کر (یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ)۔ حضرت عائشہؓ نے کہا پھر جو میں دیکھنے لگی تو آپ کا کام ہو گیا تھا (یعنی وفات پائی۔ آپ کی دعا کے ساتھ ہی اللہ نے آپکو اپنے پاس بلا لیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون)۔

۵۷۰۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ فِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَشُعْبَةَ مَسَحَهُ بِيَدِهِ قَالَ وَفِي حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ و قَالَ فِي عَقِبِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِهِ.

۵۷۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۰۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا يَقُولُ أَذْهِبْ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

۵۷۰۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تو فرماتے تھے اذھب الباس اخیر تک۔

۵۷۱۰-عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ قَالَ ((**أَذْهِبْ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا**)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَدَعَا لَهُ وَقَالَ وَأَنْتَ الشَّافِي.

۵۷۱۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۱۱-عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَجَرِيرٍ.

۵۷۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۱۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ

۵۷۱۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ

يَرْقِي بِهَذِهِ الرُّقْيَةِ ((أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ)).

صلی اللہ علیہ وسلم یہ منتر پڑھا کرتے اذھب الباس اخیر تک۔

٥٧١٣– عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۷۱۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧١٤– عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ يَدِي وَفِي رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ بِمُعَوِّذَاتٍ.

۵۷۱۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہؐ جب گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو اس پر معوذات (قل اعوذ برب الفلق۔قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر پھونکتے۔ پھر جب آپ بیمار ہوئے اس بیماری میں جس سے وفات پائی تو میں آپ پر پھونکتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرتی کیونکہ آپ کے ہاتھ مبارک میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی۔

٥٧١٥– عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا.

۵۷۱۵- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھتے اور پھونکتے جب بہت بیمار ہوئے وہ میں پڑھتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرتی برکت کی امید سے۔

٥٧١٦– عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا إِلَّا فِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَزِيَادٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ.

۵۷۱۶- ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظْرَةِ

باب: نظر اور نملہ اور زہر کے لیے منتر کرنا مستحب ہے

٥٧١٧– عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الرُّقْيَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ

۵۷۱۷- اسود سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا منتر کو انہوں نے کہا اجازت دی رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک گھر والوں کو زہر کے لیے منتر کرنے کی (جیسے

(۵۷۱۴) ☆ نوویؒ نے کہا دعا اور منتر پڑھ کر پھونکنا آہستہ سے درست ہے اور پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور مستحب رکھا ہے اس کو جمہور صحابہ اور تابعین نے۔ اور بعضوں نے پھونکنے اور تھوکنے کا انکار کیا لیکن مراد وہی پھونکنا ہے جس میں کچھ تھوک بھی نکلے۔ اور آہستہ پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے۔

ذِي حُمَةٍ.

سانپ یا بچھو کے لیے)۔

٥٧١٨- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ.

٥٧١٨- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧١٩- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِصْبَعِهِ هَكَذَا وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا ((**بِاسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا**)) قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ((**يُشْفَى**)) وَقَالَ زُهَيْرٌ ((**لِيُشْفَى سَقِيمُنَا**)).

٥٧١٩- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا یا اس کو کوئی زخم لگتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کلمہ کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے **بسم الله تربة ارضنا بريقة بعضنا ليشفي به سقيمنا باذن ربنا** (یعنی اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی مٹی ہم میں سے کسی کی تھوک کے ساتھ اس سے شفا پاوے گا ہمارا بیمار اللہ کے حکم سے۔)

٥٧٢٠- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.

٥٧٢٠- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ حکم دیتے منتر کرنے کا نظر سے۔

٥٧٢١- عَنْ مِسْعَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

٥٧٢١- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٢٢- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنِي أَنْ أَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.

٥٧٢٢- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٢٣- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرُّقَى قَالَ رُخِّصَ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ.

٥٧٢٣- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منتر کی اجازت ہوئی زہر اور نملہ (ایک بیماری ہے جس میں پسلی میں زخم پڑ جاتے ہیں) اور نظر کے لیے۔

٥٧٢٤- عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ.

٥٧٢٤- رخصت دی رسول اللہ ﷺ نے منتر کی نظر اور ڈنک (زہر) اور نملہ کے لیے۔

٥٧٢٥- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ رَأَى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ بِهَا نَظْرَةٌ ((**فَاسْتَرْقُوا لَهَا يَعْنِي**)) بِوَجْهِهَا صُفْرَةً.

٥٧٢٥- ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کو دیکھا ان کے گھر میں جس کے منہ پر چھائیاں تھیں' آپ نے فرمایا اس کو نظر لگی ہے اس کے لیے منتر کرو۔

٥٧٢٦- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

٥٧٢٦- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ

عَنْهُمَا يَقُولُ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِآلِ حَزْمٍ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ((**مَا لِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي**)) ضَارِعَةً تُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ الْعَيْنُ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ قَالَ ((**ارْقِيهِمْ**)) قَالَتْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ((**ارْقِيهِمْ**)).

صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی آل حزم کے لوگوں کو سانپ کے لیے منتر کرنے کی۔ اور اسماء بنت عمیسؓ سے فرمایا کیا سبب ہے میں اپنے بھائی کے بچوں کو (یعنی جعفر بن ابو طالبؓ کے لڑکوں کو) دبلا پاتا ہوں کیا وہ بھوکے رہتے ہیں؟ اسماءؓ نے کہا نہیں ان کو نظر جلدی لگ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی منتر کر۔ میں نے ایک منتر آپ کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا کر۔

٥٧٢٧- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَرْقِي قَالَ ((**مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ**)).

۵۷۲۷- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی سانپ کے لیے منتر کرنے کی بنی عمرو کے لوگوں کو اور ایک شخص کو ہم میں سے بچھو نے کاٹا، ہم اس وقت بیٹھے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! میں منتر کروں۔ آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو وہ پہنچا دے۔

٥٧٢٨- عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَرْقِيهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَمْ يَقُلْ أَرْقِي.

۵۷۲۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٢٩- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِي خَالٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الرُّقَى قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى وَأَنَا أَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ ((**مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ**)).

۵۷۲۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرا ماموں بچھو کا منتر کرتا تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے منتروں سے منع کر دیا۔ وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ نے منتروں کو منع کر دیا اور میں بچھو کا منتر کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے پہنچاوے۔

٥٧٣٠-عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۷۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٣١- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الرُّقَى فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَإِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى قَالَ فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ ((**مَا أَرَى بَأْسًا**

۵۷۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عمرو بن حزم کے لوگ آئے اور وہ منتر آپ کو بتلایا آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں۔

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ)).

٥٧٣٢- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ ((اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ)).

٥٧٣٢- عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جاہلیت کے زمانے میں منتر کیا کرتے تھے ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیا فرماتے ہیں اس میں؟ آپ نے فرمایا اپنے منتروں کو میرے سامنے پیش کرو' کچھ قباحت نہیں منتر میں اگر اس میں شرک کا مضمون نہ ہو۔

بَابُ جَوَازِ أَخْذِ الْأُجْرَةِ عَلَى الرُّقْيَةِ بِالْقُرْآنِ وَالْأَذْكَارِ

باب: قرآن یا دعا سے منتر کر کے اس پر اجرت لینا درست ہے

٥٧٣٣- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانُوا فِي سَفَرٍ فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضِيفُوهُمْ فَقَالُوا لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ فَإِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيغٌ أَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ فَأَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ الرَّجُلُ فَأُعْطِيَ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ حَتَّى أَذْكُرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ ((وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ)).

٥٧٣٣- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے سفر میں تھے اور عرب کے کسی قبیلہ پر گزرے اور ان سے دعوت چاہی۔ انہوں نے دعوت نہ کی۔ وہ کہنے لگے تم میں سے کسی کو منتر یاد ہے؟ ان کے سردار کو بچھونے کاٹا تھا۔ صحابہ میں سے ایک شخص بولا ہاں مجھ کو منتر آتا ہے۔ پھر اس نے سورۂ فاتحہ پڑھی وہ اچھا ہو گیا اور ایک گلہ دیا بکریوں کا' اس نے نہ لیا اور یہ کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں۔ پھر آپ کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! قسم خدا کی میں نے کچھ منتر نہیں کیا ہے سوا سورۂ فاتحہ کے۔ آپ ہنسے اور فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ وہ منتر ہے پھر فرمایا وہ گلہ بکریوں کا لے لے اور ایک حصہ میرے لیے بھی اپنے ساتھ لگانا۔

٥٧٣٤- عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ فَبَرَأَ الرَّجُلُ.

٥٧٣٤- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ شخص سورۂ فاتحہ پڑھتا جاتا اور اپنا تھوک جمع کر کے تھوکتا جاتا یہاں تک کہ وہ اچھا ہو گیا۔

٥٧٣٥- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَأَتَتْنَا امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ

٥٧٣٥- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ایک منزل میں اترے کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی اس قبیلہ کے

(٥٧٣٥) ☆ نوویؒ نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن یا اور اذکار سے اگر منتر کرے تو اس کی اجرت لے سکتا ہے اور یہ حلال ہے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ اسی طرح قرآن سکھانے کے لیے اجرت لینا درست ہے امام شافعی اور مالک اور اسحٰق کا یہی ق

الْحَيِّ سَلِيمٌ لُدِغَ فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَظُنُّهُ يُحْسِنُ رُقْيَةً فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْهُ غَنَمًا وَسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً فَقَالَ مَا رَقَيْتُهُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ لَا تُحَرِّكُوهَا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((مَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ)).

سردار کو (سانپ یا بچھونے) کاٹا ہے تم میں سے کوئی منتر جانتا ہے؟ ایک شخص ہم میں سے اٹھ کھڑا ہوا جس کو ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ اچھی طرح منتر جانتا ہے' پھر اس نے منتر کیا سورۂ فاتحہ کا۔ وہ اچھا ہو گیا۔ ان لوگوں نے اس کو بکریاں دیں اور ہم کو دودھ پلایا۔ ہم نے کہا کیا تم کوئی اچھا منتر جانتے تھے؟ وہ بولا میں نے تو سورۂ فاتحہ کا منتر کیا ہے۔ میں نے کہا ان بکریوں کو مت ہلاؤ یہاں سے جب تک ہم رسول اللہؐ کے پاس نہ جائیں۔ پھر ہم آپ کے پاس گئے اور بیان کیا یہ قصہ آپ نے فرمایا اس کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ منتر ہے۔ بانٹ لو ان بکریوں کو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔

۵۷۳۶- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ.

۵۷۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا جس کو ہم نہیں خیال کرتے تھے کہ منتر آتا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهِ عَلَى مَوْضِعِ الْأَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ

باب: دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھنا

۵۷۳۷- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِاسْمِ اللهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ)).

۵۷۳۷- عثمان بن ابی العاص ثقفیؓ سے روایت ہے انہوں نے شکوہ کیا رسول اللہ ﷺ سے ایک درد کا اپنے بدن میں جو پیدا ہو گیا ہے جب سے وہ مسلمان ہوئے۔ آپ نے فرمایا تم اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھو اور کہو بسم اللہ تین بار' اس کے بعد سات بار یہ کہو اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد و احاذر یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اس چیز کی برائی سے جس کو پاتا ہوں میں اور جس سے ڈرتا ہوں۔

یہ قول ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک تعلیم قرآن کی اجرت لینا منع ہے البتہ منتر کی درست ہے۔ اور یہ جو آپؐ نے فرمایا کہ میرا حصہ بھی لگاؤ یہ انکے خوش کرنے کے لیے فرمایا جیسے عنبر کی حدیث میں گزرا اور وہ بکریاں سب منتر پڑھنے والے کا حق تھیں لیکن آپؐ نے تبرعاً اور مروتاً سب ساتھیوں کا حصہ اس میں کر دیا۔

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الصَّلَاةِ

باب: وسوسہ کے شیطان سے پناہ مانگنا نماز میں

٥٧٣٨- عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَاتْفِلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا)) قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ عَنِّي .

۵۷۳۸-ابو العلاء سے روایت ہے کہ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! شیطان میری نماز میں حائل ہو گیا اور مجھ کو قرآن بھلا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس شیطان کا نام، خنزب ہے جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس سے اور بائیں طرف تین بار تھوک (نماز کے اندر ہی) عثمان نے کہا میں نے ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔

٥٧٣٩- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ نُوحٍ ثَلَاثًا .

۵۷۳۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٤٠-عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ .

۵۷۴۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَاسْتِحْبَابِ التَّدَاوِي

باب: ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے

٥٧٤١- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

۵۷۴۱- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر بیماری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا پہنچتی ہے تو اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے۔

٥٧٤٢- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ فِيهِ شِفَاءً)).

۵۷۴۲- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے عیادت کی مقنع کی پھر کہا میں نہیں ٹھہروں گا جب تک تم پچھنے نہ لگاؤ۔ کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اس میں شفا ہے۔

(۵۷۴۱) ☆ نووی نے کہا اس حدیث میں اشارہ ہے کہ دوا کرنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے ہمارے اصحاب اور جمہور سلف کا اور اکثر خلف کا اور یہ حدیث اصل ہے علم طب کی اور دلیل ہے طب کے جواز کی اور اس میں رد ہے ان متعصب صوفیوں کا جو دوا کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہر چیز قضا و قدر سے ہے تو دوا کی کیا حاجت ہے۔ اور علماء کی دلیل یہ حدیث ہے وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ فاعل اللہ ہے اور دوا کرنا یہ بھی تقدیر سے ہے اور یہ ایسا ہے جیسے دعا کا حکم ہوا اور کافروں سے لڑنے کا، قلعے بنانے کا، اپنے تئیں ہلاکت سے بچانے کا حالانکہ اجل نہیں بدلتی نہ مقادیر میں تقدیم و تاخیر ہوتی ہے اور جو مقدر میں ہے وہ ضرور ہونے والا ہے۔ انتہی

٥٧٤٣- عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِي أَهْلِنَا وَرَجُلٌ يَشْتَكِي خُرَاجًا بِهِ أَوْ جِرَاحًا فَقَالَ مَا تَشْتَكِي قَالَ خُرَاجٌ بِي قَدْ شَقَّ عَلَيَّ فَقَالَ يَا غُلَامُ ائْتِنِي بِحَجَّامٍ فَقَالَ لَهُ مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ أُعَلِّقَ فِيهِ مِحْجَمًا قَالَ وَاللّٰهِ إِنَّ الذُّبَابَ لَيُصِيبُنِي أَوْ يُصِيبُنِي الثَّوْبُ فَيُؤْذِينِي وَيَشُقُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَأَى تَبَرُّمَهُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((**إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ**)) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ**)) قَالَ فَجَاءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ.

۵۷۴۳- عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے جابر بن عبداللہ انصاریؓ ہمارے گھر میں آئے اور ایک شخص کو شکوہ تھا زخم کا (یعنی قرحہ پڑ گیا تھا)۔ جابر نے پوچھا تجھ کو کیا شکایت ہے؟ وہ بولا ایک قرحہ ہو گیا ہے جو نہایت سخت ہے مجھ پر۔ جابرؓ نے کہا اے غلام! ایک پچھنے لگانے والے کو لے کر آ۔ وہ بولا پچھنے والے کا کیا کام ہے؟ جابرؓ نے کہا میں اس زخم پر پچھنا لگانا چاہتا ہوں۔ وہ بولا قسم خدا کی مکھیاں مجھ کو ستاویں گی اور کپڑا لگے گا تو تکلیف ہو گی مجھ کو اور سخت گزرے گا مجھ پر۔ جب جابرؓ نے دیکھا کہ اس کو رنج ہوتا ہے پچھنے لگانے سے تو کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اگر تمہاری دواؤں میں کوئی بہتر دوا ہے تو تین ہی دوائیں ہیں ایک تو پچھنا دوسرے شہد کا ایک گھونٹ، تیسرے انگار سے جلانا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں داغ لینا بہتر نہیں جانتا۔ راوی نے کہا پھر پچھنے لگانے والا آیا اور پچھنے لگائے اس کو تو اس کی بیماری جاتی رہی۔

٥٧٤٤- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ.

۵۷۴۴- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ سے پچھنے لگانے کی۔ آپ نے حکم دیا ابو طیبہ کو ان کے پچھنے لگانے کا۔ راوی نے کہا ابو طیبہ ام سلمہؓ کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے (جن سے پردہ ضروری نہیں اور ضرورت کے وقت دوا کے لیے اجنبی شخص بھی لگا سکتا ہے اگر عورت یا لڑکا نہ ملے)۔

٥٧٤٥- عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ.

۵۷۴۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعبؓ کے پاس چالاک حکیم کو بھیجا اس نے ایک رگ کاٹی (یعنی فصد لی) پھر داغ دیا اس پر۔

(۵۷۴۳) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث میں نہایت عمدہ طب ہے کیونکہ امراض امتلائی یا دموی ہوتی ہیں یا صفراوی یا سوداوی یا بلغمی۔ اگر دموی ہیں تو انکا علاج پچھنے سے بہتر کوئی نہیں اور اگر اور قسم کے مرض ہیں تو ان کا علاج مسہل ہے اور شہد عمدہ مسہل ہے اور داغ دینا اخیر علاج ہے جب اور کوئی دوا سے فائدہ نہ ہو۔ انتہی مختصراً

۵۷۴۶- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا.

۵۷۴۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۴۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رُمِيَ أُبَيٌّ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى أَكْحَلِهِ فَكَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

۵۷۴۷- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابی بن کعبؓ کو احزاب کی جنگ میں ایک تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا ان کے۔

۵۷۴۸-عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ قَالَ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ.

۵۷۴۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو اکحل (ایک رگ ہے) میں تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا ان کو تیر کی پھل سے اپنے ہاتھ سے' ان کا ہاتھ سوجھ گیا آپ نے دوبارہ داغ دیا۔

۵۷۴۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ.

۵۷۴۹-ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگائے اور پچھنے لگانے والے کو مزدوری دی اور آپ نے ناک میں بھی دوا ڈالی (یعنی ناس لی)۔

۵۷۵۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَكَانَ لَا يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ

۵۷۵۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگائے اور آپ کسی کی مزدوری رکھتے نہ تھے (یعنی دے دیتے تھے تو پچھنے لگانے والے کو بھی دی)۔

۵۷۵۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ))

۵۷۵۱- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخار دوزخ کی سخت گرمی سے ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔

۵۷۵۲-عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ شِدَّةَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ)).

۵۷۵۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۷۵۳-عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ)).

۵۷۵۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۵۷۵۴-عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ)).

۵۷۵۴-ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے-اس حدیث میں پانی سے ٹھنڈا کرنے کی بجائے جہنم کی گرمی کو پانی سے بجھانے کا ذکر ہے۔

۵۷۵۵- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ)).

۵۷۵۵- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخار جہنم کی سوزش سے ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔

۵۷۵۶- عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۷۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۵۷- عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتَى بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوكَةِ فَتَدْعُو بِالْمَاءِ فَتَصُبُّهُ فِي جَيْبِهَا وَتَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((ابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ)) وَقَالَ إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

۵۷۵۷- اسماءؓ کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگواتیں اور اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے اور فرمایا کہ بخار جہنم کی تحت گرمی سے ہوتا ہے۔

۵۷۵۸- عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ صَبَّتِ الْمَاءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ ((أَنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)) قَالَ أَبُو أَحْمَدَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

۵۷۵۸- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۵۷۵۹- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الْحُمَّى فَوْرٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ)).

۵۷۵۹- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہوتا ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔

۵۷۶۰- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((الْحُمَّى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ)) أَبُو بَكْرٍ ((عَنْكُمْ)) وَقَالَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ.

۵۷۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ كَرَاهَةِ التَّدَاوِي بِاللَّدُودِ

باب: منہ میں دوا ڈالنے کی کراہت کا بیان

۵۷۶۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

۵۷۶۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے منہ میں دوا ڈالی آپ کی بیماری میں۔

(۵۷۶۰) ☆ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حدیث پر بعضے ملحد اعتراض کرتے ہیں کہ بخار میں ٹھنڈے پانی سے نہلانا مضر ہے کیونکہ وہ مسامات کو بند کرتا ہے اور حرارت اندرونی کو زیادہ کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہلانے کا حکم نہیں دیا بلکہ پانی سے ٹھنڈا کرانے کا اور وہ ممکن ہے ٹھنڈا پانی پلانے سے یا ہاتھ پاؤں دھونے سے۔ اور اطباء متفق ہیں اس امر پر کہ صفراوی بخار میں ٹھنڈا پانی پلانا بلکہ برف کھلانا مفید ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ انٹرمی ٹنٹ فیور میں تمام ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ سر پر برف رکھیں اور بیمار کو برف کے ٹکڑے کھلاویں۔ ڈاکٹر رحیم خاں صاحب لکھتے ہیں کہ ایسے بخار میں برف نہایت مفید پڑتی ہے کیا معنی کہ برف کے ٹکڑے جوں جوں بیمار کے حلق سے نیچے اترتے ہیں اس کو تسکین ہوتی جاتی ہے۔ اس صورت میں ملحدوں کا اعتراض نری جہالت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود طب سے ناواقف ہیں۔

مرضِهِ فَأَشَارَ أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ ((لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لُدَّ غَيْرُ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ)).

آپ نے اشارہ سے فرمایا میرے منہ میں دوا مت ڈالو۔ ہم لوگوں نے آپس میں کہا آپ بیماری کی وجہ سے دوا سے نفرت کرتے ہیں (تو اس پر عمل کرنا ضروری نہیں) جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا تم سب کے منہ میں دوا ڈالی جاوے سوا عباسؓ کے کہ وہ یہاں موجود نہ تھے (یہ سزا دی آپ نے ان لوگوں کو جنہوں نے آپ کا حکم نہ مانا)۔

٥٧٦٢- عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أُخْتِ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ.

۵۷۶۲- ام قیس بنت محصن سے روایت ہے جو عکاشہ کی بہن تھیں انہوں نے کہا میں اپنے ایک بچے کو رسول اللہؐ کے پاس لے گئی جس نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوا کر اس جگہ پر چھڑک دیا۔

٥٧٦٣- قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِابْنٍ لِي قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ ((عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ)).

۵۷۶۳- (ام قیس نے کہا) میں ایک بچے کو آپ کے پاس لے گئی جس کے تالو کو میں نے دبایا تھا (انگلی سے) عذرہ کی بیماری میں (عذرہ حلق کا ورم ہے)۔ آپ نے فرمایا کیوں تالو اور حلق دباتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے لازم کرلو عود ہندی (کوٹ) کو اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے ایک پسلی کی بیماری کی (ذات الجنب کی) اور اس کی ناس عذرہ کو مفید ہے اور ذات الجنب میں اس کا منہ لگانا فائدہ دیتا ہے۔

٥٧٦٤- عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ أَحَدِ بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ

۵۷۶۴- ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ مہاجرات پہلی عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور عکاشہ کی بہن تھیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اپنا ایک بچہ لے کر جس نے اناج نہیں کھایا تھا اور عذرہ کی بیماری سے انہوں نے اس کا حلق دبایا تھا۔

(۵۷۶۳) ☆ عود ہندی کو عربی میں قسط کہتے ہیں اور ہند میں یہ ایک نہایت مفید دوا ہے۔ بحر الجواہر میں ہے کہ وہ تیسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے زخم کو خشک کر دیتا ہے چھڑکنے سے اور سر دردوں کو اس کا ضماد فائدہ دیتا ہے اور ضعف معدہ اور جگر کو مفید ہے۔ نووی نے کہا جن لوگوں نے ذات الجنب میں قسط دینے سے انکار کیا ہے ان کا قول باطل ہے کیونکہ قدیم طبیب یہ کہتے ہیں کہ بلغمی ذات الجنب میں قسط مفید ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ قسط مدر ہے حیض کا اور بول کا اور دور کرتا ہے زہر کے اثر کو اور بڑھاتا ہے شہوت کو اور کرم کو قتل کرتا ہے اور کدو دانہ کا بھی قاتل ہے جب شہد میں ملا کر استعمال کیا جاوے اور چھائیں کو دور کر دیتا ہے اور سوا اس کے بہت سے فائدے ہیں۔ انتہی مختصراً

أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ يُونُسُ أَعْلَقْتُ غَمَزْتُ فَهِيَ تَخَافُ أَنْ يَكُونَ بِهِ عُذْرَةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْإِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتَ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ)).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کو تکلیف دیتی ہو تالو دبانے اور چڑھانے سے (انگلی یا لکڑی سے یا پھیرنی سے چڑھا کے) تم عود ہندی یعنی قسط کو لازم کرو اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے۔ ایک ان میں سے ذات الجنب بھی ہے۔

٥٧٦٥- قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلَى بَوْلِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا.

٥٧٦٥- عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ام قیس نے مجھ سے بیان کیا کہ اس کے بچے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اپنے کپڑے پر چھڑک دیا اور اس کو دھویا نہیں۔

٥٧٦٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ)) الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّونِيزُ.

٥٧٦٦- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کالے دانے میں شفا ہے ہر بیماری کی سوا موت کے اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے۔

٥٧٦٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَيُونُسَ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ وَلَمْ يَقُلِ الشُّونِيزُ.

٥٧٦٧- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس حدیث میں کلونجی کا ذکر نہیں صرف کالا دانہ بیان ہوا ہے۔

٥٧٦٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ دَاءٍ إِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ إِلَّا السَّامَ))

٥٧٦٨- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ التَّلْبِينَةِ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ

باب: تلبینہ کا بیان جو مریض کے دل کو خوش کرتا ہے

٥٧٦٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا

٥٧٦٩- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب ان کے گھر میں کوئی مر جاتا تو عورتیں جمع ہوتیں پھر چلی جاتیں، صرف ان کے گھر والے اور خاص لوگ رہ جاتے اس وقت وہ حکم

(٥٧٦٦) ☆ نوویؒ نے کہا یہی ٹھیک ہے اور بعضے کہتے ہیں رائی مراد ہے اور بعضوں نے کہا بطم مراد ہے۔ کلونجی کی تعریف اطباء نے بھی بہت کی ہے اور بے شک وہ تمام بیماریوں میں جو بادی اور بلغمی ہوں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے۔ نوویؒ نے کہا اس حدیث میں تمام بیماریوں سے مراد سردی کی بیماریاں ہیں۔

وَحَاصَّتَهَا أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تُذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ.

کرتیں ایک ہانڈی کا تلبینہ کے (تلبینہ حریرہ بھوسی یا آٹے کا کبھی اس میں شہد بھی ملاتے ہیں) پھر وہ پکتا' اس کے بعد ثرید تیار ہوتا (روٹی اور شوربا) اور تلبینہ کو اس پر ڈال دیتیں پھر وہ کہتیں عورتوں سے کھاؤ اس کو کیونکہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے کہ تلبینہ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اس کے پینے سے کچھ رنج گھٹ جاتا ہے۔

٥٧٧٠– عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ ((اسْقِهِ عَسَلًا)) فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ)) فَسَقَاهُ فَبَرَأَ.

٥٧٧٠- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میرے بھائی کو دست آرہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے اس نے پلا دیا پھر آیا اور کہنے لگا شہد پلانے سے اور دست زیادہ ہوگئے آپ نے پھر بھی فرمایا کہ شہد پلا دے۔ چوتھی بار وہ آیا اور کہنے لگا میں نے شہد پلایا پر دست زیادہ ہوگئے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے پھر اس نے شہد پلایا وہ اچھا ہوگیا۔

٥٧٧١– عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أَخِي عَرِبَ بَطْنُهُ فَقَالَ ((لَهُ اسْقِهِ عَسَلًا)) بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ.

٥٧٧١- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الطَّاعُوْنِ وَالطِّيَرَةِ وَالْكَهَانَةِ

باب: طاعون، بدفالی اور کہانت کا بیان

٥٧٧٢– عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ

٥٧٧٢- عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت

(٥٧٧٠) ☆ شہد میں بالخاصیت شفا ہے۔ خود قرآن مجید میں اس کو شفاء للناس کہا ہے اور شہد اگرچہ مسہل ہے مگر جب اسہال مادی ہو تو اس کا علاج اسہال ہے اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے۔ اسی واسطے شہد پلانے سے دست بڑھتے گئے آخر جب مادہ سب نکل گیا تو دست موقوف ہوگئے۔ یہ علاج بالکل طب کے مطابق ہے اور جس ملحد نے اس پر اعتراض کیا ہے وہ جاہل اور بے شعور ہے اور ہم نے جو طب کا مسئلہ اس مقام پر بیان کیا وہ اس لیے نہیں کہ حدیث کی تصدیق ہو بلکہ طب کے مسئلہ کی تصدیق حدیث سے ہوتی ہے اور اگر طبیب حدیث کو جھوٹا کہیں تو ہم طبیبوں کو جھوٹا اور کافر کہیں گے۔ پھر اگر وہ مشاہدہ سے اپنا دعویٰ ثابت کریں تو ہم حدیث کی تاویل کریں گے اور اس کا مطلب صحیح بیان کریں گے۔ (نووی مع زیادۃ)

(٥٧٧٢) ☆ نوویؒ نے کہا طاعون ایک پھوڑا ہے جو کبھی بغل یا ہاتھ یا انگلیوں یا اور کہیں بدن میں نمودار ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ورم اور درد اور سوزش اور خفقان اور قے لازم ہے۔ خلیل نے کہا وبا بھی طاعون کو کہتے ہیں اور ہر وبا ایک عام مرض ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ ☜

أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ: مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الطَّاعُونِ؟ فَقَالَ أُسَامَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الطَّاعُونُ رِجْزٌ (أَوْ عَذَابٌ) أُرْسِلَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ، فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَ إِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَ أَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ)). وَ قَالَ أَبُو النَّضْرِ: ((لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارٌ مِنْهُ)).

ہے ان کے باپ نے اسامہ بن زید سے پوچھا تم نے کیا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے باب میں اسامہ نے کہا آپ نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا اگلی امت پر بھیجا گیا پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ۔ اور جب تمہاری ہی بستی میں طاعون نمودار ہو تو مت نکلو بھاگ کر اس کے ڈر سے۔

ﷺ وبا دہ مرض ہے جو کسی ایک ملک میں بکثرت نمود ہو اور دوسرے ملکوں میں نہ ہو تو ہر طاعون وبا ہے اور ہر وبا طاعون نہیں۔ اور وہ وبا جو حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ مبارک میں شام میں نمودار ہوئی تھی وہ طاعون تھی جس کو طاعون عمواس کہتے ہیں اور اس کا بیان مقدمہ کتاب میں گزرا۔ اب طاعون اگلی امتوں پر عذاب تھا لیکن وہ مسلمانوں کے لیے رحمت اور شہادت ہے۔ صحیحین میں ہے کہ جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ جو طاعون میں صبر کرے اور اپنے شہر سے نہ بھاگے اللہ کی تقدیر پر بھروسا کرے اس کو شہید کا ثواب ہے۔ اور طاعون کے ڈر سے بھاگنا منع ہے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا وہ ایسا ہے جیسے کوئی کافروں کے مقابلہ سے بھاگے۔ اور بعض لوگوں نے طاعون سے بھاگنا اور جہاں طاعون ہو وہاں جانا دونوں درست رکھا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عمرؓ سے کہ وہ شرمندہ ہوئے سرغ سے لوٹ آنے پر۔ اور ابوموسیٰ اشعریؓ اور مسروقؒ اور اسود بن ہلال سے منقول ہے کہ وہ طاعون سے بھاگے اور عمرو بن عاصؓ نے کہا اس عذاب سے بھاگو پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں پر۔ معاذؓ نے کہا یہ تو شہادت ہے اور رحمت ہے۔ اور ان لوگوں نے حدیث کی تاویل کی ہے کہ ممانعت مصلحت سے ہے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ آنے والا آنے کی وجہ سے ہلاک ہوا اور بھاگنے والا بھاگنے کی وجہ سے بچ گیا اور وہ ایسے ہے جیسے ممانعت شگون لینے کی اور جذامی کے پاس جانے کی ابن مسعودؓ نے کہا طاعون فتنہ ہے مقیم کے لیے اور بھاگنے والے کے لیے۔ مقیم کے لیے تو اس وجہ سے کہ وہ کہے گا میں نہ بھاگا اس وجہ سے ہلاک ہوا اور بھاگنے والے کے لیے اس وجہ سے کہ وہ کہے گا میں بھاگا اس وجہ سے بچا۔ اور صحیح مذہب یہی ہے کہ طاعون کے ملک میں جانا اور وہاں سے بھاگنا دونوں منع ہیں اور حدیث میں یہ امر صاف موجود ہے البتہ کسی اور کام یا ضرورت کے لیے جانا اور نکلنا درست ہے۔ (نووی)

مترجم کہتا ہے طاعون یا وبا سے بھاگنا دلیل ہے ضعف نفس اور سفاہت کی اس لیے کہ سبب موت کچھ طاعون میں منحصر نہیں ہے بلکہ موت کے اسباب اس قدر بے شمار ہیں کہ انسان ان سے بچ نہیں سکتا اور موت تو انسان کی ماہیت میں داخل ہے اس سے بھاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے۔ کیونکہ حکماء نے انسان کی تعریف یہ کی ہے کہ حیوان ناطق مائت پھر جو چیز ہماری ماہیت میں داخل ہے اس سے بھاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت او القتل و اذا لا تمتعون الا قلیلاً کہہ دو اے محمدؐ! موت یا قتل سے بھاگنا کچھ فائدہ نہ دے گا اگر بالفرض بچے بھی تو چند روز اور جئیں گے پھر آخر مرنا ہے۔ عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ اگر ہزار سال تک بھی دنیا میں رہیں پھر بھی دنیا سے سیر کی نہ ہوگی اور موت اسی طرح ناگوار رہے گی۔ اس لیے اس خیال کی جڑ پہلے ہی سے کاٹ دینا ضروری ہے اور موت کے لیے تیار رہنا عین عقل اور شعور ہے۔

٥٧٧٣- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الطَّاعُونُ آيَةُ الرِّجْزِ ابْتَلَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَاسًا مِنْ عِبَادِهِ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوا مِنْهُ هَذَا حَدِيثُ الْقَعْنَبِيِّ وَقُتَيْبَةُ نَحْوَهُ))

۵۷۷۳- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب کی نشانی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعضے بندوں کو آزمایا پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون نمودار ہوا تو وہاں مت جاؤ اور جب تم وہیں ہو تو وہاں سے مت بھاگو۔

٥٧٧٤- عَنْ أُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ هَذَا الطَّاعُونَ رِجْزٌ سُلِّطَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَوْ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا)).

۵۷۷۴- ترجمہ وہی جو گزرا۔

٥٧٧٥- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الطَّاعُونِ فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا أُخْبِرُكَ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هُوَ عَذَابٌ أَوْ رِجْزٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ نَاسٍ كَانُوا قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا عَلَيْهِ وَإِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا)).

۵۷۷۵- عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے سعد بن ابی وقاصؓ سے پوچھا طاعون کا اسامہؓ نے کہا میں بیان کرتا ہوں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٧٦- عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ.

۵۷۷۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٧٧- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ أَوِ السَّقَمَ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْأَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِأَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجَنَّهُ الْفِرَارُ مِنْهُ)).

۵۷۷۷- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بیماری عذاب ہے جو تم سے پہلے ایک امت کو ہوا تھا پھر وہ زمین میں رہ گیا۔ کبھی چلا جاتا ہے کبھی پھر آتا ہے سو جو کوئی سنے کسی ملک میں طاعون ہے وہاں نہ جاوے اور جب اس کے ملک میں طاعون نمودار ہو تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں۔

٥٧٧٨- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ.

۵۷۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٧٩- عَنْ حَبِيبٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَبَلَغَنِي

۵۷۷۹- حبیب سے روایت ہے ہم مدینہ میں تھے مجھ کو خبر پہنچی کہ

أَنَّ الطَّاعُونَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ فَقَالَ لِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكَ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلْهَا)) قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ قَالُوا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالُوا غَائِبٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَخَاهُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ شَهِدْتُ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ عُذِّبَ بِهِ أُنَاسٌ مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا)) قَالَ حَبِيبٌ فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ آنْتَ سَمِعْتَ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ قَالَ نَعَمْ.

کوفہ میں طاعون نمودار ہے تو عطا بن یسار اور اور لوگوں نے مجھ سے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جب تو کسی ملک میں ہو اور وہاں پر طاعون شروع ہو تو مت بھاگ وہاں سے اور جب تجھ کو خبر پہنچے کسی ملک میں طاعون نمود ہونے کی تو وہاں مت جا۔ میں نے کہا یہ حدیث تم نے کس سے سنی؟ انہوں نے کہا عامر بن سعد سے۔ میں ان کے پاس گیا لوگوں نے کہا وہ نہیں ہیں۔ میں ان کے بھائی ابراہیم بن سعد سے ملا ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں موجود تھا جب اسامہؓ نے سعد سے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ بیماری عذاب ہے یا بقیہ ہے عذاب کا جو اگلے لوگوں کو ہوا تھا' پھر جب یہ بیماری کسی ملک میں شروع ہو اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے مت بھاگو اور جب تم کو خبر پہنچے کہ کسی ملک میں یہ بیماری شروع ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ۔ حبیب نے کہا میں نے ابراہیم سے پوچھا تم نے سنا اسامہؓ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سعد سے اور انھوں نے انکار نہیں کیا؟ ابراہیم نے کہا ہاں میں نے سنا۔

٥٧٨٠–عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ.

۵۷۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس حدیث میں عطاء بن یسار کا قصہ نہیں ہے۔

٥٧٨١–عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ.

۵۷۸۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٥٧٨٢– عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

۵۷۸۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٧٨٣–عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

۵۷۸۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٥٧٨٤– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ

۵۷۸۴- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمرؓ شام کی طرف نکلے۔ جب سرغ میں پہنچے (سرغ ایک

حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أَهْلُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي الْأَنْصَارِ فَدَعَوْتُهُمْ لَهُ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ إِلَى قَدَرِ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ إِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ وَالْأُخْرَى جَدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصِبَةَ

قریہ ہے کنارہ حجاز پر متصل شام کے) تو ان سے ملاقات کی اجناد کے لوگوں نے (اجناد سے مراد شام کے پانچ شہر ہیں فلسطین اور اردن اور دمشق اور حمص اور قنسرین)۔ ابو عبیدہ بن الجراحؓ اور ان کے ساتھیوں نے ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وبا نمود ہوئی ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا میرے سامنے بلاؤ مہاجرین اولین کو (مہاجرین اولین وہ لوگ ہیں جنہوں نے دونوں قبلہ کی طرف نماز پڑھی)۔ ابن عباسؓ نے کہا میں نے ان کو بلایا۔ حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ لیا اور ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وبا پھیلی ہے۔ انہوں نے اختلاف کیا۔ بعضوں نے کہا تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں جو اگلوں میں باقی رہ گئے ہیں اور اصحاب ہیں رسول اللہؐ کے اور ہم مناسب نہیں سمجھتے ان کو وبائی ملک میں لے جانا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اچھا اب تم لوگ جاؤ۔ پھر کہا انصار کے لوگوں کو بلاؤ۔ میں نے ان کو بلایا انہوں نے مشورہ لیا ان سے۔ انصار بھی مہاجرین کی چال چلے اور انہی کی طرح اختلاف کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اب تم لوگ جاؤ پھر کہا اب قریش کے بوڑھوں کو بلاؤ جو فتح مکہ سے پہلے (یا فتح کے ساتھ ہی) مسلمان ہوئے ہیں۔ میں نے ان کو بلایا ان میں سے دو نے بھی اختلاف نہیں کیا اور سب نے یہی کہا ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو لے کر لوٹ جائیے اور وبا کے سامنے ان کو نہ کیجئے۔ آخر حضرت عمرؓ نے منادی کروا دی لوگوں میں کہ میں صبح کو اونٹ پر سوار ہوں گا (اور مدینہ لوٹوں گا)۔ یہ سن کر صبح لوگ بھی سوار ہوئے۔ ابو عبیدہ بن الجراحؓ نے کہا کیا تقدیر سے بھاگتے ہو؟ حضرت عمرؓ نے کہا کاش یہ بات اور کوئی کہتا (یا اگر اور کوئی کہتا تو میں اس کو سزا دیتا) اور حضرت عمرؓ برا جانتے تھے ان کا خلاف کرنے کو۔ ہاں ہم بھاگتے ہیں اللہ کی تقدیر سے اللہ کی

(۵۷۸۴) ☆ اس حدیث سے یہ نکلا کہ بلا سے حتی المقدور پرہیز کرنا اور احتیاط رکھنا اور توکل اور تسلیم کے خلاف نہیں ہے مگر جب بلا آجائے اس وقت صبر اور سکوت اور دعا لازم ہے یہ نہ کہے کہ میں نے فلاں کام کیا یا نہیں کیا اس کی وجہ سے یہ بلا ہوئی۔

رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي مِنْ هَذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((**إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ**)) قَالَ فَحَمِدَ اللَّهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

تقدیر کی طرف۔ کیا اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اونٹوں کو سرسبز اور شاداب کنارے میں چراؤ تو اللہ کی تقدیر سے چرایا اور جو خشک اور خراب میں چراؤ تب بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا (مطلب حضرت کا یہ ہے کہ جیسے اس چرواہے پر کوئی الزام نہیں ہے بلکہ اس کا فعل قابل تعریف کے ہے کہ جانوروں کو آرام دیا ایسا ہی میں بھی اپنی رعیت کا چرانے والا ہوں تو جو ملک اچھا معلوم ہوتا ہے ادھر لے جاتا ہوں اور یہ کام تقدیر کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین تقدیر الٰہی ہے) اتنے میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ آئے اور وہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے انہوں نے کہا میرے پاس تو اس مسئلہ کی دلیل موجود ہے' میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم سنو کسی ملک میں وبا ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہارے ملک میں وبا پھیلے تو بھاگو بھی نہیں۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے اللہ کا شکر کیا (ان کی رائے حدیث کے موافق قرار پانے پر) اور لوٹے۔

٥٧٨٥ - عَنْ مَعْمَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ لَهُ أَيْضًا أَرَأَيْتَ أَنَّهُ لَوْ رَعَى الْجَدْبَةَ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ أَكُنْتَ مُعَجِّزَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ إِذًا قَالَ فَسَارَ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَقَالَ هَذَا الْمَحِلُّ أَوْ قَالَ هَذَا الْمَنْزِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۵۷۸۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تو سمجھتا ہے اگر وہ خشک اور خراب قطعہ میں چروائے اور اچھا کنارہ چھوڑ دے تو تو اس پر الزام دے گا؟ ابو عبیدہؓ نے کہا بے شک۔ حضرت عمرؓ نے کہا چلو پھر وہ چلے یہاں تک کہ مدینہ پہنچے۔ حضرت عمرؓ نے کہا یہ جگہ ہے یا منزل ہے اگر خدا چاہے۔

٥٧٨٦ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ وَلَمْ يَقُلْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

۵۷۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٨٧ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ

۵۷۸۷- عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف نکلے' جب سرغ میں پہنچے ان کو خبر آئی

الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ)) فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

شام میں وبا پھیلنے کی۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو کسی ملک میں وبا پھیلی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی ملک میں وبا پھیلے اور تم وہاں ہو تو مت نکلو وہاں سے بھاگ کر۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ لوٹ آئے۔ ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے روایت کیا کہ حضرت عمرؓ لوگوں کے ساتھ لوٹے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی حدیث سن کر۔

بَابُ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا نَوْءَ وَلَا غُولَ وَلَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ

باب : بیماری لگ جانا اور بدشگونی اور ہامہ اور صفر اور نوء اور غول یہ سب لغو ہیں اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکھیں

٥٧٨٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ)) فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَجِيءُ الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيُجْرِبُهَا كُلَّهَا قَالَ ((فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ)).

٥٧٨٨- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیماری کا لگنا کوئی چیز نہیں اور صفر اور ہامہ کی کوئی اصل نہیں تو ایک گنوار بولا یا رسول اللہ ﷺ! اونوں کا کیا حال ہے ریت میں ایسے صاف ہوتے ہیں جیسے کہ ہرن' پھر ایک خارشتی اونٹ آتا ہے اور ان میں جاتا ہے اور سب کو خارشتی کر دیتا ہے' آپ نے فرمایا پھر پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا؟

٥٧٨٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ)) فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

٥٧٨٩- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ زیادہ ہے کہ بدشگونی بھی کوئی چیز نہیں ہے۔

(٥٧٨٨)☆ نوویؒ نے کہا دوسری روایت میں یہ ہے کہ بیمار اونٹوں کو تندرست کے پاس نہ لے جاویں تو ان دونوں حدیثوں میں جمع یوں کیا ہے کہ بیماری لگنے کو جس حدیث میں نفی کیا ہے اس سے مراد ہے اس اعتقاد کی نفی جو جاہلیت والوں کا تھا کہ بیماری خود بخود لگ جاتی ہے بغیر فعل الٰہی کے اور جس میں بیمار کو تندرست کے ساتھ رکھنے سے منع کیا ہے اس میں احتیاط اور پرہیز کا طریقہ بتلایا ہے کہ جس فعل میں اکثر ضرر ہوتا ہو گو ضرر بحکم الٰہی ہے اس کو نہ کرنا چاہیے۔ اور بعضوں نے کہا دوسری حدیث منسوخ ہے لاعدوی کی حدیث سے اور یہ غلط ہے۔ اور صفر سے مراد یہ ہے کہ مشرک جو محرم کی حرمت کو صفر تک موخر کرتے تھے یعنی یہ غلط ہے۔ یا صفر کو ایک پیٹ کا کیڑا سمجھتے تھے اور دونوں اعتقاد باطل اور غلط ہیں یا صفر کو منحوس جانتے ہوں گے جیسے اب بھی جاہل اور بے وقوف صفر کو تیرہ تیزی کرتے ہیں اور صفر میں کوئی خوشی کا کام نہیں کرتے۔ اور ہامہ سے مراد الو ہے۔ اس کو عرب کے لوگ منحوس جانتے تھے یا یوں سمجھتے تھے کہ مردے کی روح ہامہ پرندہ کی شکل بن جاتی ہے۔ انتہی مختصراً مع زیادۃ۔

٥٧٩٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا عَدْوَى فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((**لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ**)).

٥٧٩٠- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٧٩١- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوَى وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((**لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ**)).

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا كِلْتَيْهِمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَمَتَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ قَوْلِهِ ((**لَا عَدْوَى**)) وَأَقَامَ عَلَى ((**أَنْ لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ**)) قَالَ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هَذَا الْحَدِيثِ حَدِيثًا آخَرَ قَدْ سَكَتَّ عَنْهُ كُنْتَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**لَا عَدْوَى**)) فَأَبَى أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْ يَعْرِفَ ذَلِكَ وَقَالَ ((**لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ**)) فَمَا رَآهُ الْحَارِثُ فِي ذَلِكَ حَتَّى غَضِبَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ فَقَالَ لِلْحَارِثِ أَتَدْرِي مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ أَبَيْتُ.

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

٥٧٩١- ابو سلمہ بن عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا بیماری نہیں لگتی اور ابو سلمہؓ یہ حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس۔

ابو سلمہؓ نے کہا ابو ہریرہؓ ان دونوں حدیثوں کو رسول اللہؐ سے روایت کرتے تھے پھر بعد اس کے انہوں نے یہ حدیث کہ بیماری نہیں لگتی اس کو چھوڑ دیا بیان کرنا اور یہ بیان کرتے رہے نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ پر۔ تو حارث بن ابی ذباب نے جو ابو ہریرہؓ کے چچازاد بھائی تھے ان سے کہا اے ابو ہریرہؓ! ہم سنا کرتے تھے تم اس حدیث کے ساتھ دوسری ایک حدیث بھی بیان کرتے تھے اب تم اس کو نہیں بیان کرتے' وہ یہ حدیث ہے رسول اللہؐ نے فرمایا بیماری نہیں لگتی۔ ابو ہریرہؓ نے انکار کیا اور کہا میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا البتہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ نہ لادا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے اوپر۔ حارث نے ان سے جھگڑا کیا اس پر ابو ہریرہؓ غصے ہوئے' انہوں نے حبش کی زبان میں کچھ کہا پھر حارث سے پوچھا تم سمجھتے ہو میں نے کیا کہا؟ حارث نے کہا نہیں۔ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے یہی کہا کہ میں انکار کرتا ہوں اس حدیث کے بیان کرنے کا۔

ابو سلمہ نے کہا میری عمر کی قسم ابو ہریرہؓ ہم سے اس حدیث کو بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیماری لگنا کوئی چیز نہیں

(٥٧٩١) ☆ لفظی ترجمہ یہ ہے نہ لاوے بیمار اونٹ والا اپنے بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ والے پر۔ یعنی تندرست اونٹوں کے اندر لیکن اختصار کے لیے حاصل مطلب لکھا گیا۔

سَلَّمَ قَالَ ((لَا عَدْوٰى)) فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ نَسَخَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَ.

پھر معلوم نہیں ابو ہریرہؓ اس حدیث کو بھول گئے یا ایک حدیث سے دوسری حدیث کو انہوں نے منسوخ سمجھا۔

۵۷۹۲- عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا عَدْوٰى)) وَيُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِكَ ((لَا يُوْرِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ.

۵۷۹۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۹۳- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۵۷۹۳- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۵۷۹۴- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوٰى ((وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ)).

۵۷۹۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ ہامہ ہے نہ نوء نہ صفر۔

۵۷۹۵- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُوْلَ.

۵۷۹۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ شگون کوئی چیز ہے نہ غول کوئی چیز ہے۔

۵۷۹۶- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا عَدْوٰى وَلَا غُوْلَ وَلَا صَفَرَ)).

۵۷۹۶- جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ بیماری کا لگنا کچھ ہے اور نہ غول کوئی چیز ہے اور نہ صفر کچھ ہے۔

۵۷۹۷- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

۵۷۹۷- ابو الزبیر سے روایت ہے انہوں نے سنا جابر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

ؒ نوویؒ نے کہا حدیث کا راوی اگر حدیث کو بھول جاوے تو اس کی صحت میں خلل نہیں ہوتا بلکہ اس پر عمل واجب ہے اور یہ لفظ سوا ابو ہریرہؓ کے سائب بن یزید اور جابر بن عبد اللہؓ اور انس بن مالکؓ اور ابن عمرؓ نے روایت کیا ہے کہ بیماری لگنا کوئی چیز نہیں۔ پھر اس کے ثبوت میں کیا شک ہے۔ انتہی

(۵۷۹۴) ☆ نوء کہتے ہیں ستارے کے طلوع اور غروب کو۔ عرب گمان کرتے تھے کہ مینہ اسی سے برستا ہے جیسے ہند کے لوگ نچھتر سے بارش سمجھتے ہیں اور بعضوں نے کہا نوء سے چاند کی منزل مراد ہے۔ غرض یہ ہے کہ شرع نے اس اعتقاد کو باطل قرار دیا مینہ برسنا اللہ کی مرضی اور حکم سے ہے تاروں کو اس میں دخل نہیں اور اس کا بیان کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا۔

(۵۷۹۵) ☆ جیسے عوام کہتے ہیں کہ جنگل میں شیطان ہوتے ہیں ان کو غول کہتے ہیں' رات کو چراغوں کی طرح چمکتے ہیں مسافر کو راہ بتلا دیتے ہیں مار ڈالتے ہیں یہ سب غلط ہے غول وول کچھ نہیں نرا وہم ہی وہم ہے۔ اور جنگل میں جو بعضے وقت رات کو روشنی نظر آتی ہے وہ زمین کا ایک مادہ ہے خود بخود مستعمل ہوتا ہے اور ہڈیوں میں بھی یہ مادہ بکثرت ہوتا ہے اس لیے قبرستان میں اس قسم کی روشنی اکثر رات کو دکھائی دیتی ہے۔ اور بعضوں نے کہا حدیث سے غول کی نفی منظور نہیں ہے بلکہ غرض ابطال ہے اس خیال کا جو عرب سمجھتے تھے کہ غول مختلف صورت میں بنتا ہے اور بہکاتا ہے اور لا غول سے یہ غرض ہے کہ وہ کسی کو بہکا نہیں سکتا۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ جب غولوں کا زور ہو تو اذان دو اور ابو ایوب کی روایت میں ہے کہ میری کھجور کو غول آ کر کھا لیتا اس سے یہ نکلتا ہے کہ غول کا وجود ہے۔ واللہ اعلم (نوویؒ مع زیادۃ)

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُولَ)) وَسَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ يَذْكُرُ أَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهُ ((وَلَا صَفَرَ)) فَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ الصَّفَرُ الْبَطْنُ فَقِيلَ لِجَابِرٍ كَيْفَ قَالَ كَانَ يُقَالُ دَوَابُّ الْبَطْنِ قَالَ وَلَمْ يُفَسِّرْ الْغُولَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ هَذِهِ الْغُولُ الَّتِي تَغَوَّلُ.

آپ فرماتے تھے بیماری کا لگنا کچھ نہیں، صفر کچھ نہیں، غول کچھ نہیں۔ ابن جریج نے کہا میں نے ابوالزبیر سے سنا وہ کہتے تھے جابرؓ نے ولا صفر کی تفسیر کی۔ ابوالزبیر نے کہا صفر پیٹ کو کہتے ہیں۔ جابرؓ سے کہا گیا کیونکر۔ انہوں نے کہا لوگ کہتے تھے صفر پیٹ کے کیڑے ہیں اور غول کی تفسیر بیان نہیں کی۔ ابوزبیر نے کہا غول یہی جو ہلاک کرتا ہے مسافر کو۔

بَابُ الطِّيَرَةِ وَالْفَأْلِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ مِنْ الشُّؤْمِ

باب: بدفال اور نیک فال کا بیان اور کن چیزوں میں نحوست ہوتی ہے

٥٧٩٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ قِيلَ)) يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْفَأْلُ قَالَ ((الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ)).

۵۷۹۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدفالی کوئی چیز نہیں (یعنی شگون لینا) اور بہتر فال ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! فال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نیک بات جو کوئی تم میں سے سنے۔

٩٧٩٩- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ.

۹۷۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٠٠- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ)).

۵۸۰۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگتی اور بدشگونی کوئی چیز نہیں اور مجھے پسند ہے فال یعنی نیک کلمہ اچھا کلمہ۔

٥٨٠١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ)) قَالَ قِيلَ وَمَا الْفَأْلُ قَالَ ((الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ

۵۸۰۰- ترجمہ وہی جو گزرا۔

٥٨٠٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ)).

۵۸۰۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں، فال بد کچھ نہیں البتہ نیک فال مجھے پسند ہے۔

(۵۸۰۳) ☆ شگون بدفالی طیرہ بری باتوں میں بولتے ہیں اور اچھی بات میں فال کہتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ طیرہ شرک ہے یعنی جو

٥٨٠٣–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا طِيَرَةَ وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ.

۵۸۰۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہامہ کوئی چیز نہیں۔

٥٨٠٤– عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ)).

۵۸۰۴- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں، عورت میں اور گھوڑے میں۔

٥٨٠٥– عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَإِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ)).

۵۸۰۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا اور شگون لینا کوئی چیز نہیں البتہ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں۔

٥٨٠٦– عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشُّؤْمِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ لَا يَذْكُرُ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ الْعَدْوَى وَالطِّيَرَةَ غَيْرُ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ.

۵۸۰۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٠٧– عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنْ يَكُنْ مِنَ الشُّؤْمِ شَيْءٌ حَقٌّ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ)).

۵۸۰۷- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر شگون بد کسی چیز میں ہووے تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں ہو۔

٥٨٠٨–عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ حَقٌّ.

۵۸۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٠٩– عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْأَةِ)).

۵۸۰۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨١٠–عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ كَانَ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ يَعْنِي الشُّؤْمَ)).

۵۸۱۰- سہل بن سعدؓ سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

٥٨١١–عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۵۸۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

لہ یہ اعتقاد رکھنا کہ اس سے نفع یا ضرر ہوگا اور اس کی تاثیر پر یقین کرنا۔ فال نیک کی مثال یہ ہے کہ کوئی بیمار ہو اور وہاں سلام کی آواز دے تو امید ہوتی ہے کہ وہ بیمار اچھا ہو جاوے گا یا کوئی کام ہو وجد کے لفظ سے یا لڑائی پر جانا ہو اور فتح خاں کوئی شخص ملے۔

۵۸۱۲- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ))۔

۵۸۱۲- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کچھ نحوست ہو تو زمین اور غلام اور گھوڑے میں ہو گی۔

بَابُ تَحْرِيمِ الْكِهَانَةِ وَإِتْيَانِ الْكُهَّانِ

باب: کہانت کی حرمت اور کاہنوں کے پاس جانے کی حرمت

۵۸۱۳- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ ((فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ)) قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ((ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ))۔

۵۸۱۳- معاویہ بن حکم سلمیؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! بعضے کام ہم جاہلیت کے زمانے میں کیا کرتے تھے ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے آپ نے فرمایا اب کاہنوں کے پاس مت جاؤ۔ ہم نے کہا ہم برا شگون لیا کرتے تھے آپ نے فرمایا یہ وہ خیال ہے جو تمہارے دل میں گزرتا ہے لیکن اس خیال کی وجہ سے تم کوئی کام اپنا نہ چھوڑو۔

۵۸۱۴- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا فِي حَدِيْثِهِ ذَكَرَ

۵۸۱۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۵۸۱۲) ☆ نوویؒ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث میں۔ امام مالک اور ایک طائفہ نے کہا کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے کبھی گھر کو اللہ تعالیٰ سبب کر دیتا ہے ہلاکت کا' اسی طرح کسی عورت یا گھوڑے یا غلام کو' اور مطلب یہ ہے کہ کبھی نحوست ان چیزوں میں ہو جاتی ہے جیسے دوسری روایت میں ہے کہ نحوست کسی شے میں ہو تو ان میں ہو گی۔ اور خطابی اور بہت سے علماء نے کہا کہ یہ بطور استثناء کے ہے یعنی شگون لینا منع ہے مگر جب کسی کا گھر ہو اور وہ اس میں رہنا پسند نہ کرے یا کسی عورت سے صحبت مکروہ جانے یا گھوڑے یا خادم کو برا سمجھے تو اس کو نکال ڈالے بیع اور طلاق سے۔ اور بعضوں نے کہا گھر کی نحوست یہ ہے کہ اس پر جہاد نہ کیا جاوے۔ غلام کی نحوست یہ ہے کہ بد خلق نالائق ہو۔ انتہی مختصراً۔

(۵۸۱۳) ☆ قاضی عیاض نے کہا عرب کی کہانت تین قسم کی تھی ایک یہ کہ جن یا شیطان سے محبت ہوتی ہے اور وہ اس کو آئندہ باتیں آسمان کی خبریں اڑا کر بتا دیتا اور یہ قسم رسول اللہؐ کی نبوت سے موقوف ہو گئی۔ دوسرے یہ کہ زمین کے اطراف کی خبریں جو دور دراز ہوتی ہیں او رپوشیدہ ہوتی ہیں بتا دیوے اور اس قسم کا اب بھی ہونا بعید از قیاس نہیں لیکن معتزلہ اور بعض اہل کلام نے ان دونوں قسموں کی نفی کی ہے اور اس کو محال قرار دیا ہے۔ تیسرے نجوم کے زور سے آئندہ کی بات بتانا جیسے پنڈت اور شاستری ہند میں بھی بتلاتے ہیں اور یہ قوت اللہ تعالیٰ بعض لوگوں میں پیدا کرتا ہے لیکن اکثر ان کی خبریں جھوٹ ہوتی ہیں۔ اسی قسم میں ایک عرافت بھی ہے جو عرافت جانتا ہے اس کو عراف کہتے ہیں عراف اسباب اور علامات سے آئندہ واقعہ کو پہچان لیتا ہے اور پیش گوئی کرتا ہے۔ ان سب قسموں کو کہانت کہتے ہیں اور شرع نے ان سب کو جھوٹا کہا اور سب کے پاس جانے سے اور ان کی بات پر یقین کرنے سے منع کیا ہے۔ (نوویؒ)

الطِّيَرَةِ وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ.

٥٨١٥- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ ((كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ)).

۵۸۱۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ میں نے کہا بعضے لوگ لکیریں کھینچتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک پیغمبر بھی لکیریں کرتے تھے پھر اگر کوئی اسی طرح کرے تو خیر۔

٥٨١٦- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا قَالَ ((تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ وَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ)).

۵۸۱۶- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ! بعضی باتیں ہم سے نجومی کہتے ہیں اور وہ سچ نکلتی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ سچ بات جن اس کو اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے اور سو جھوٹ اس میں بڑھا دیتا ہے۔

٥٨١٧- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُونُ حَقًّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجِنِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ)).

۵۸۱۷- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کا پوچھا۔ آپ نے فرمایا وہ لغو ہیں کچھ اعتبار کے لائق نہیں۔ لوگوں نے کہا یارسول اللہ! بعض بات ان کی سچ نکلتی ہے۔ آپ نے فرمایا وہ سچی بات وہی ہے جسکو جن اڑا لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے جیسے مرغ مرغی کو بلاتا ہے دانے کے لیے (اور دوسرا مرغ اس کی آواز کو سمجھ جاتا ہے اسی طرح جن کی بات اس کا دوست سمجھ لیتا ہے اور لوگ نہیں سمجھتے) پھر وہ اس میں اپنی طرف سے اور سو جھوٹ سے بھی زیادہ ملاتے ہیں (اور لوگوں سے کہتے ہیں)۔

٥٨١٨- عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۵۸۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨١٩- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

۵۸۱۹- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے مجھ سے ایک انصاری

(۵۸۱۵) ⋆ اس کی ایک آدھ بات سچ ہو جاوے گی یہ اتفاق ہے۔ اب اس پیغمبر کی طرح لکیریں کرنا کسی کو معلوم نہیں اس وجہ سے آئندہ کی بات بھی دریافت نہیں ہو سکتی۔ بعضوں نے کہا پیغمبر حضرت دانیال تھے اور رمل کا علم انہی سے نکلا ہے۔ رمل کہتے ہیں ریت کو وہ ریت میں لکیریں کھینچتے۔ مترجم نے رمالوں کا امتحان لیا ہے اور ان کی سب باتیں غلط پائیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ رمل کا جو علم پیغمبر کو تھا وہ باقی نہیں رہا۔ افسوس ہے کہ اس زمانے میں بھی مسلمان نجوم اور رمل اور جفر اور ایسے ہی ڈھکوسلوں پر اعتقاد رکھتے ہیں اور قرآن اور حدیث پر التفات نہیں کرتے۔ حق تعالیٰ کی بڑی نعمت اور عنایت عقل اور شرع ہے ان دونوں کے ہوتے ہوئے ہم کو نجوم اور رمل وغیرہ کی کچھ بھی حاجت نہیں ہے۔

رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هَذَا)) قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((فَإِنَّهَا لَا يُرْمَى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبَرُ هَذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ بِهِ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ))۔

صحابی نے بیان کیا کہ وہ رات کو رسول اللہؐ کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں ایک ستارہ ٹوٹا اور بہت چمکا' آپ نے فرمایا تم جاہلیت کے زمانے میں کیا کہتے تھے جب ایسا واقعہ ہوتا؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے لیکن ہم جاہلیت کے زمانے میں یوں کہتے آج کی رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا ہے یا مرا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تارہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کے لیے نہیں ٹوٹتا' لیکن ہمارا مالک جل جلالہ جب کچھ حکم دیتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے تسبیح کہتے ہیں' پھر ان کی آواز سن کر ان کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح کہتے ہیں یہاں تک کہ تسبیح کی نوبت دنیا کے آسمان والوں تک پہنچتی ہے' پھر جو لوگ عرش اٹھانے والے فرشتوں سے قریب ہیں وہ ان سے پوچھتے ہیں کیا حکم دیا تمہارے مالک نے؟ وہ بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح آسمان والے ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر اس دنیا کے آسمان والوں تک آتی ہے۔ ان سے وہ خبر جن اڑا لیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو آکر سناتے ہیں۔ فرشتے جب ان جنوں کو دیکھتے ہیں تو ان تاروں سے مارتے ہیں (تو یہ تارے ان کے کوڑے ہیں) پھر جو خبر جن لاتے ہیں اگر اتنی ہی کہیں تو سچ ہے لیکن وہ جھوٹ ملاتے ہیں اس میں اور زیادہ کرتے ہیں۔

۵۸۲۰ - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ ((وَلَكِنْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ)) وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ ((وَلَكِنَّهُمْ يَرْقَوْنَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ ((وَقَالَ اللهُ)) حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَفِي حَدِيثِ مَعْقِلٍ كَمَا قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ ((وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ))۔

۵۸۲۰ - ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۲۱- عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً)).

۵۸۲۱- صفیہ رسول اللہ ﷺ کی ایک بی بی سے روایت کرتی ہیں وہ کہتیں تھیں آپ نے فرمایا جو شخص عراف کے پاس جاوے (عراف کی تفسیر اوپر گزری) اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہو گی)۔

بَابُ اجْتِنَابِ الْمَجْذُومِ وَنَحْوِهِ

باب: جذامی سے پرہیز کرنے کا بیان

۵۸۲۲- عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ)).

۵۸۲۲- عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کے لوگوں میں ایک جذامی شخص تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہلا بھیجا تو لوٹ جا ہم تجھ سے بیعت کر چکے۔

☆ ☆ ☆

(۵۸۲۱) ☆ معاذ اللہ کاہن اور نجومی کے پاس جانا اور اس سے کوئی بات پوچھنا کتنا بڑا گناہ ہے پھر اس کی بات پر یقین کرنا کتنا بڑا گناہ ہو گا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ کافر ہو جاوے گا۔ ہمارے زمانے میں بعضے بیوقوف جاہل ایسے نکلے ہیں جو شرع کی پکی پکی باتوں کا انکار کرتے ہیں لیکن نجومی اور پنڈت پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ خدا کی پھٹکار ان کی عقل پر۔

(۵۸۲۲) ☆ اور جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے جذامی کے ساتھ کھایا اور فرمایا اللہ پر بھروسہ ہے۔ اور حضرت عمرؓ نے جذامی کے ساتھ کھانا جائز رکھا اور ان کے نزدیک جذامی سے پرہیز کرنے کی حدیث منسوخ ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ منسوخ نہیں ہے اور پرہیز کی حدیث استحباب پر محمول ہے اور کھانا جواز پر۔ اور بعض علماء کے نزدیک اگر خاوند جذامی نکلا تو عورت کو اختیار ہے فسخ نکاح کا۔ اسی طرح جذامی روکا جاوے گا مسجد میں آنے سے اور لوگوں کے ساتھ ملنے سے لیکن جمعہ کی نماز سے نہ روکا جاوے گا۔

كِتَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا

سانپوں کے مارنے کا بیان

٥٨٢٣- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبَلَ.

۵۸۲۳- حضرت عائشہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ نے دو دھاری دار سانپ کے مار ڈالنے کا کیونکہ وہ آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے۔

٥٨٢٤- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الْأَبْتَرُ وَذُو الطُّفْيَتَيْنِ.

۵۸۲۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں دم بریدہ سانپ کا بھی ذکر ہے۔

٥٨٢٥- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ وَيَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ**)) قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَأَبْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ.

۵۸۲۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مار ڈالو سانپوں کو اور دو دھاری والے سانپ کو اور دم بریدہ کو کیونکہ یہ دونوں پیٹ گرا دیتے ہیں اور آنکھ کی بصارت کھو دیتے ہیں۔ راوی نے کہا ابن عمر جس سانپ کو دیکھتے مار ڈالتے ایک بار ابو لبابہ بن عبدالمنذر یا زید بن خطاب نے ان کو دیکھا ایک سانپ کا پیچھا کرتے ہوئے تو کہا منع کیا گیا ہے مارنا گھر کے سانپوں کا۔

٥٨٢٦- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ يَقُولُ ((**اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالَى**)) قَالَ الزُّهْرِيُّ وَنُرَى ذَلِكَ مِنْ سُمَّيْهِمَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَا أَتْرُكُ حَيَّةً أَرَاهَا إِلَّا قَتَلْتُهَا فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً يَوْمًا مِنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ مَرَّ بِي زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ أَوْ أَبُو لُبَابَةَ

۵۸۲۶- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے کتوں کے مار ڈالنے کا اور فرماتے تھے سانپوں کو اور کتوں کو مار ڈالو اور مار ڈالو دو دھاری والے سانپ اور دم کٹے کو کیونکہ یہ دونوں بینائی کھو دیتے ہیں اور پیٹ والیوں کے پیٹ گرا دیتے ہیں۔ زہری نے کہا شاید ان کے زہر میں یہ تاثیر ہوگی۔ سالم نے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں تو جو سانپ دیکھتا ہوں اس کو فوراً مار ڈالتا ہوں۔ ایک بار میں گھر کے سانپوں میں سے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا تو زید بن خطاب یا ابو لبابہ میرے سامنے سے گزرے اور میں اس کا پیچھا کر رہا تھا انہوں

وَأَنَا أُطَارِدُهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا عَبْدَ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ قَالَ ((إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ.

نے کہا ٹھہر اے عبداللہ! میں نے کہا رسول اللہ ؐ نے سانپوں کے مارنے کا حکم دیا ہے۔ انھوں نے کہا رسول اللہ ؐ نے منع کیا ہے گھر کے سانپ مارنے سے۔

٥٨٢٧- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ صَالِحًا قَالَ حَتَّى رَآنِي أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ ((**اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ**)) وَلَمْ يَقُلْ ((**ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ**)).

٥٨٢٧- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٢٨- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهُ بَابًا فِي دَارِهِ يَسْتَقْرِبُ بِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ جِلْدَ جَانٍّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْتَمِسُوهُ فَاقْتُلُوهُ فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلُوهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ.

٥٨٢٨- نافع سے روایت ہے ابو لبابہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ایک دروازہ کھولنے کے لیے ان کے گھر میں تاکہ مسجد سے نزدیک ہو جاویں، اتنے میں لڑکوں نے سانپ کی ایک کیچلی پائی۔ عبداللہ نے کہا سانپ کو ڈھونڈو اور مار ڈالو۔ ابو لبابہ نے کہا مت مارو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ان سانپوں کے مارنے سے جو گھر میں ہوں۔

٥٨٢٩- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ حَتَّى حَدَّثَنَا أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ.

٥٨٢٩- نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سب سانپوں کو مار ڈالتے یہاں تک کہ ابو لبابہ بن عبدالمنذرؓ نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گھر کے سانپ مارنے سے۔ اس دن سے عبداللہ بن عمرؓ نے موقوف کر دیا۔

٥٨٣٠- عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا لُبَابَةَ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ.

٥٨٣٠- نافع نے سنا ابو لبابہ سے وہ کہتے تھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سانپوں کے مارنے سے۔

٥٨٣١- عَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ.

٥٨٣١- ابو لبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں۔

٥٨٣٢- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مَسْكَنُهُ بِقُبَاءٍ فَانْتَقَلَ إِلَى

٥٨٣٢- نافع سے روایت ہے ابو لبابہ بن عبدالمنذرؓ انصاری کا گھر قبا میں تھا وہ مدینہ چلے آئے۔ ایک بار عبداللہ بن عمرؓ ان کے

الْمَدِينَةِ فَبَيْنَمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسًا مَعَهُ يَفْتَحُ خَوْخَةً لَهُ إِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِنْ عَوَامِرِ الْبُيُوتِ فَأَرَادُوا قَتْلَهَا فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْهُنَّ يُرِيدُ عَوَامِرَ الْبُيُوتِ وَأُمِرَ بِقَتْلِ الْأَبْتَرِ وَذِي الطُّفْيَتَيْنِ وَقِيلَ هُمَا اللَّذَانِ يَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ أَوْلَادَ النِّسَاءِ.

سامنے بیٹھے تھے" ایک روشندان کھول رہے تھے کہ اچانک ایک سانپ نظر آیا گھر کے بڑی عمر والے سانپوں میں سے۔ لوگوں نے اس کو مارنا چاہا ابولبابہؓ نے کہا انکے مارنے سے ممانعت ہے یعنی گھر کے سانپوں کے اور حکم کیا آپ نے دم بریدہ اور دو لکیروں والے کے مارنے کا۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ دونوں قسم کے سانپ بینائی کھو دیتے ہیں اور عورتوں کے حمل گرا دیتے ہیں۔

۵۸۳۳- عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَوْمًا عِنْدَ هَدْمٍ لَهُ فَرَأَى وَبِيصَ جَانٍّ فَقَالَ اتَّبِعُوا هَذَا الْجَانَّ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ إِلَّا الْأَبْتَرَ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطَفَانِ الْبَصَرَ وَيَتَتَبَّعَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ.

۵۸۳۳- نافعؒ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک دن اپنے گرے ہوئے مکان کے پاس تھے وہاں سانپ کی کیچلی دیکھی تو لوگوں سے کہا اس سانپ کا پیچھا کرو اور اس کو مار ڈالو۔ ابولبابہؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں مگر دم بریدہ اور جس پر دو لکیریں ہوتی ہیں کیونکہ یہ دونوں بینائی اچک لیتے ہیں (جب نظر ملاتے ہیں) اور عورتوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں۔ ڈر کے مارے عورت کا پیٹ گر پڑتا ہے اس کی نظر میں یہ تاثیر ہے۔

۵۸۳۴- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ وَهُوَ عِنْدَ الْأُطُمِ الَّذِي عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَرْصُدُ حَيَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ.

۵۸۳۴- نافعؒ سے روایت ہے ابولبابہؓ عبداللہ بن عمرؓ کے پاس سے گزرے۔ وہ حضرت عمرؓ کے مکان کے پاس جو قلعہ تھا وہاں کھڑے ہوئے ایک سانپ کو تاک رہے تھے اخیر تک۔

۵۸۳۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَنَحْنُ نَأْخُذُهَا

۵۸۳۵- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے غار میں اس وقت آپ پر سورۂ والمرسلات عرفاً اتری تھی۔ ہم آپ کے منہ

(۵۸۳۴) ☆ نوویؒ نے کہا مدینہ منورہ کے سانپوں کو بغیر اطلاع دیئے ہوئے اور ڈرائے ہوئے جیسا کہ آگے آوے گا مارنا درست نہیں اور سوا مدینہ کے اور سب جگہ جنگل میں ہو یا گھروں میں سانپ کا مار ڈالنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہیں اور مدینہ کے استثناء کی یہ وجہ ہے کہ جنوں کا ایک مسلمان گروہ وہاں سانپوں کی شکل پر رہتا تھا۔ اور ایک طائفہ علماء کا یہ قول ہے کہ گھر کے سانپوں کو ہر شہر میں بغیر ڈرائے اور جتائے نہ مارنا چاہیے البتہ اور جگہ مار ڈالنا چاہیے بغیر ڈرائے۔ اور امام مالک نے کہا مسجد میں بھی مار ڈالنا چاہیے اور بعض علماء نے کہا کہ گھر کے سانپوں میں بھی دو دھاری والے اور دم بریدہ کو بغیر ڈرائے مار ڈالنا چاہیے۔ اور ڈرانے کی ترکیب یہ ہے کہ سانپ سے یوں کہے میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اس عہد کی جو حضرت سلیمانؑ نے لیا تھا کہ ہم کو ایذا مت دینا اور آئندہ مت نکلنا۔ پھر اگر وہ نکلے تو اس کو مار ڈالے۔

مِنْ فِيهِ رَطْبَةً إِذْ خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((وَقَاهَا اللَّهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا)).

مبارک سے تازی تازی یہ سورت سن رہے تھے اتنے میں ایک سانپ نکلا۔ آپ نے فرمایا مار ڈالو اس کو۔ ہم لپکے اس کے مارنے کو وہ نکل کر چل دیا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کو بچایا تمہارے ہاتھ سے جیسا کہ تم کو بچایا اس کے شر سے۔

٥٨٣٦- عَنِ الْأَعْمَشِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

۵۸۳۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٨٣٧- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمِنًى.

۵۸۳۷- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک احرام باندھے ہوئے شخص کو حکم دیا ایک سانپ کے مارنے کا منیٰ میں۔

٥٨٣٨- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَارٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ

۵۸۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٣٩- عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي بَيْتِهِ قَالَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَسَمِعْتُ تَحْرِيكًا فِي عَرَاجِينَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِأَقْتُلَهَا فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ)) فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً فَأَهْوَى إِلَيْهَا الرُّمْحَ

۵۸۳۹- ابوالسائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو غلام تھا ہشام بن زہرہ کا وہ گئے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس۔ ابو السائب نے کہا میں نے ان کو نماز میں پایا تو میں بیٹھ گیا منتظر تھا نماز پڑھ چکنے کا اتنے میں کچھ حرکت کی آواز آئی ان لکڑیوں میں جو گھر کے کونے میں رکھیں تھیں۔ میں نے ادھر دیکھا تو ایک سانپ تھا میں دوڑا اس کے مارنے کو تو ابو سعیدؓ نے اشارہ کیا بیٹھ جا میں بیٹھ گیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کوٹھری مجھے بتائی اور پوچھا یہ کوٹھری دیکھتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا اس میں ایک جوان رہتا تھا ہم لوگوں میں سے جس کی نئی شادی ہوئی تھی۔ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ نکلے خندق کی طرف وہ جوان دوپہر کو آپ سے اجازت مانگتا اور گھر آیا کرتا۔ ایک دن آپ سے اجازت مانگی آپ نے فرمایا ہتھیار لے کر جا کیونکہ مجھے ڈر ہے بنی قریظہ کا (جنہوں نے دغابازی کی تھی اور موقع دیکھ کر مشرکوں کی طرف ہوگئے تھے)۔ اس شخص نے اپنے ہتھیار لے لیے۔ جب اپنے گھر پر پہنچا تو اس نے اپنی جورو کو دیکھا دونوں پٹوں کے بیچ میں دروازے پر کھڑی ہے۔ اس نے اپنا نیزہ اٹھایا اس کے مارنے کو

لِيَطْعُنَهَا بِهِ وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرَى أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتَى قَالَ فَجِئْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ وَقُلْنَا ادْعُ اللَّهَ يُحْيِيهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

غیرت سے۔ عورت نے کہا اپنا نیزہ سنبھال اور اندر جا کر دیکھ تو معلوم ہوگا میں کیوں نکلی ہوں۔ وہ جوان اندر گیا دیکھا تو ایک بڑا سانپ کنڈلی مارے ہوئے بچھونے پر بیٹھا ہے۔ جوان نے اس پر نیزہ اٹھایا اور اسی نیزہ میں کونچ لیا پھر نکلا اور نیزہ گھر میں گاڑ دیا۔ وہ سانپ اس پر لوٹا۔ بعد اس کے ہم نہیں جانتے سانپ پہلے مرا یا جوان پہلے مرا۔ پھر ہم رسول اللہؐ کے پاس آئے اور آپ سے سارا قصہ بیان کیا اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے اللہ تعالیٰ اس جوان کو پھر جلا دے۔ آپ نے فرمایا دعا کرو اپنے ساتھی کے لیے بخشش کی۔ پھر فرمایا مدینہ میں جن رہتے ہیں جو مسلمان ہوگئے ہیں پھر اگر تم سانپوں کو دیکھو تو تین دن تک ان کو خبردار کرو (اسی طرح جیسے اوپر گزرا) اگر تین دن کے بعد بھی نکلیں ان کو مار ڈالو وہ شیطان ہیں (یعنی کافر جن ہیں یا شریر سانپ ہیں)۔

٥٨٤٠- عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ وَهُوَ عِنْدَنَا أَبُو السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيرِهِ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَإِذَا حَيَّةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ صَيْفِيٍّ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ لِهَذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَحَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمُ اذْهَبُوا فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ))

۵۸۴۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ تخت کے تلے میں نے حرکت کی آواز پائی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھروں میں عمر والے سانپ ہوتے ہیں، جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک ان کو تنگ کرو (یعنی یوں کہو کہ اگر پھر نکلو گے تو تم کو تکلیف پہنچے گی)۔ اگر وہ پھر نہ نکلے تو خیر نہیں تو اس کو مار ڈالو وہ کافر جن ہے۔ اور اس روایت میں یہ زیادہ ہے جاؤ اپنے صاحب کو دفن کرو۔

٥٨٤١- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ بِالْمَدِينَةِ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ قَدْ أَسْلَمُوا فَمَنْ رَأَى شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ))

۵۸۴۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں کئی جن رہتے ہیں جو مسلمان ہوگئے ہیں پھر جو کوئی ان عمر والے سانپوں میں سے کسی سانپ کو دیکھے تو اس کو تین بار جتا دے اگر وہ اس پر بھی نکلے تو اس کو مار ڈالے وہ شیطان ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَزَغِ

باب : گرگٹ کا مارنا مستحب ہے

٥٨٤٢- عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَمَرَ.

۵۸۴۲- ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا گرگٹوں کے مارنے کا۔

٥٨٤٣- عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّهَا اسْتَأْمَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي قَتْلِ الْوِزْغَانِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهَا وَأُمُّ شَرِيكٍ إِحْدَى نِسَاءِ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي خَلَفٍ وَعَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ قَرِيبٌ مِنْهُ.

۵۸۴۳- ام شریک رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گرگٹوں کے مارنے کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ان کو مارنے کا۔ یہ ام شریک بنی عامر کے قبیلہ کی ایک عورت تھی۔

٥٨٤٤- عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا.

۵۸۴۴- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گرگٹ کو مار ڈالنے کا اور اس کا نام فویسق رکھا(یعنی چھوٹا فاسق)۔

٥٨٤٥-عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ ((الْفُوَيْسِقُ)) زَادَ حَرْمَلَةُ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ.

۵۸۴۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو فویسق کہا حرملہ نے کہا میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے حکم دیا اس کو مار ڈالنے کا۔

٥٨٤٦-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْأُولَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ)).

۵۸۴۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گرگٹ کو پہلی مار میں مار ڈالے اس کو اتنا ثواب ہے اور جو دوسری مار میں مارے اس کو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن پہلی بار سے کم اور جو تیسری مار میں مار ڈالے اس کو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن دوسری بار سے کم۔

٥٨٤٧-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ إِلَّا جَرِيرًا وَحْدَهُ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ ((مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذَلِكَ)).

۵۸۴۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گزری۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی مار میں مار ڈالے اس کی سو نیکیاں لکھی جاویں گی اور دوسری بار میں اس سے کم اور تیسری بار میں اس سے کم۔

۵۸۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً)).

۵۸۴۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک ہی بار میں جو گرگٹ کو مار ڈالے تو اس کے لیے ستر نیکیاں لکھی جاویں گی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ

باب: چیونٹی کے مارنے کی ممانعت

۵۸۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ)).

۵۸۴۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا انہوں نے حکم دیا تو چیونٹیوں کا سارا گھر جلا دیا گیا۔ تب اللہ نے ان پر وحی بھیجی کہ چیونٹی کے کاٹنے میں تم نے ایک امت کو ہلاک کر دیا جو اللہ تعالیٰ کی پاکی بولتی تھی۔

۵۸۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجِهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً)).

۵۸۵۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک پیغمبر پیغمبروں میں سے ایک درخت کے تلے اترے ان کو ایک چیونٹی نے کاٹا انہوں نے حکم دیا چیونٹیوں کا چھتہ نکالا گیا پھر انہوں نے حکم دیا وہ جلایا گیا۔ تب اللہ نے ان کو وحی بھیجی ایک چیونٹی کو (جس نے کاٹا تھا) تو نے سزا دی ہوتی (دوسروں کا کیا قصور تھا)۔

۵۸۵۱- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ

۵۸۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۵۸۴۸) ☆ نووی نے کہا گرگٹ جس کو وزغ اور سام ابرص بھی کہتے ہیں اس کے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ موذی ہے۔ اور ایک روایت میں جو سو نیکیوں کا ذکر ہے اور دوسری میں ستر کا تو ان میں تعارض نہیں ہے اس لیے کہ غرض حصر نہیں ہے یا یوں کہو کہ پہلے ستر نیکیوں کا حکم ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا یا یوں کہو کہ بعضوں کو ستر کا ثواب ہوتا ہے بعضوں کو سو کا باعتبار حسن نیت اور اخلاص مراتب کے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک کر پھونک بھڑکاتا تھا۔ اس واسطے اس بدذات کے مارنے میں ثواب ہے۔

(۵۸۴۹) ☆ پھر اللہ تعالیٰ کسی امت کے شرک اور کفر کی وجہ سے ان کو تباہ کرے اور ان کی ذیل میں دو چار اچھے بھی تباہ ہو جاویں تو کیا بعید ہے۔
نوویؒ نے کہا ہمارے مذہب میں چیونٹی کا قتل جائز نہیں ہے اور اس میں ایک حدیث ہے ابن عباسؓ کی کہ رسول اللہؐ نے منع کیا چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور چڑی کو مارنے سے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے باسناد صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر۔

الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجِهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَأَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فِي النَّارِ قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً))

بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْهِرَّةِ

باب: بلی کے مارنے کی ممانعت

۵۸۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((عُذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ)).

۵۸۵۲- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا ایک عورت کو بلی کے لیے عذاب ہوا۔ اس نے بلی کو پکڑ کے رکھا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ پھر اسی بلی کی وجہ سے وہ جہنم میں گئی۔ (قاضی عیاض نے کہا شاید وہ کافر ہوگی اور اس قصور سے سزا اس کی اور بڑھ گئی۔ نوویؒ نے کہا صحیح یہ ہے کہ وہ مسلمان تھی لیکن اس گناہ کی وجہ سے جہنم میں گئی اور یہ گناہ صغیرہ نہیں ہے بلکہ اس کے اصرار سے کبیرہ ہو گیا۔ اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گی)۔ اس نے بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی جب اس کو قید میں رکھا نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی۔

۵۸۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

۵۸۵۳- مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۸۵۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ.

۵۸۵۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۸۵۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((عُذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ)).

۵۸۵۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کی وجہ سے جس کو اس نے کھانا نہ دیا نہ پانی نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی۔

۵۸۵۶- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا ((رَبَطَتْهَا)) وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((حَشَرَاتِ الْأَرْضِ)).

۵۸۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

۵۸۵۷- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۵۸۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۵۸۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْبَهَائِمِ اِطْعَامِهَا

٥٨٥٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنَّ لَنَا فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ ((فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ)).

٥٨٦٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبِئْرٍ قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ بِمُوقِهَا فَغُفِرَ لَهَا)).

٥٨٦١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ)).

باب: جانوروں کو پلانے اور کھلانے کی فضیلت

٥٨٥٩- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص راہ میں جا رہا تھا اس کو بہت پیاس لگی۔ ایک کنواں ملا وہ اس میں اترا اور پانی پیا پھر نکلا تو ایک کتے کو دیکھا اپنی زبان نکالی ہوئی ہانپتا ہے (پیاس کی وجہ سے) اور گیلی مٹی کھا رہا ہے۔ وہ شخص بولا اس کتے کا یہ حال پیاس کے مارے ویسا ہی ہوگا جیسا میرا حال تھا پھر وہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا اور موزہ منہ میں لے کر اوپر چڑھا اور وہ پانی کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو ان جانوروں کے پلانے اور کھلانے میں بھی ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا ہر تازے جگر والے میں ثواب ہے (یعنی ہر حیوان کے جو موذی نہ ہو)۔

٥٨٦٠- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ ایک حرام کار عورت نے ایک کتے کو دیکھا گرمی کے دنوں میں جو کنویں کے گرد پھر رہا تھا اور اپنی زبان باہر نکال دی تھی۔ اس عورت نے اپنے موزے سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

٥٨٦١- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا ایک کنویں کے گرد پھر رہا تھا جو پیاس کے مارے مرنے کو تھا اس کو بنی اسرائیل کی ایک کسبی نے دیکھا تو اپنا موزہ اتارا اور اس کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کے بدلے اس کو بخش دیا۔

☆ ☆ ☆

كِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا

الفاظ ادب وغیرہ کی کتاب

بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ

باب: زمانے کو برا کہنے کی ممانعت

٥٨٦٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ)).

۵۸۶۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدمی برا کہتا ہے زمانے کو حالانکہ زمانہ میرے ہاتھ میں ہے۔ رات اور دن میرے اختیار میں ہے۔

٥٨٦٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ)).

۵۸۶۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی مجھے ایذا دیتا ہے برا کہتا ہے زمانے کو اور میں خود زمانہ ہوں (یعنی زمانے سے کوئی کام نہیں ہوتا ہے بلکہ کام کرنے والا میں ہوں) پلٹتا ہوں رات اور دن کو۔

٥٨٦٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَقُولُ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ أُقَلِّبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا)).

۵۸۶۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا تکلیف دیتا ہے مجھ کو آدمی، کہتا ہے ہائے کمبختی زمانے کی تو کوئی تم میں سے یوں نہ کہے ہائے کمبختی زمانے کی، اس لیے کہ زمانہ میں ہوں، رات اور دن میں لاتا ہوں، جب میں چاہوں گا تو رات اور دن موقوف کر دوں گا۔

٥٨٦٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ)).

۵۸۶۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے اے کمبختی زمانہ کی اس واسطے کہ زمانہ تو خدا ہی کے ہاتھ میں ہے۔

٥٨٦٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي الله عنه عَنِ

۵۸۶۶- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت

(۵۸۶۵) ☆ نوویؒ نے کہا یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ خود دہر ہے یہ مجازاً فرمایا اور اس کا سبب یہ ہے کہ عرب کے لوگ مصیبت اور دکھ کے وقت دہر کو برا کہتے۔ آپؐ نے فرمایا دہر کو برا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ دہر ہے۔ یعنی تم جس کو مصیبتوں کا لانے والا اور دکھ کا پہنچانے والا سمجھتے ہو وہ درحقیقت کچھ اختیار نہیں رکھتا بلکہ فاعل اللہ ہے تو تمہاری گالی اللہ پر پڑے گی معاذ اللہ۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ)).

برا کہے کوئی تم میں سے دہر کو یعنی زمانے کو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ خود دہر ہے (یعنی دہر کچھ نہیں کر سکتا' کرنے والا اللہ ہی ہے)۔

بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا (۱)

باب: انگور کو کرم کہنے کی ممانعت

۵۸۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((لَا يَسُبُّ أَحَدُكُمُ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ)).

۵۸۶۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت برا کہے کوئی تم میں سے زمانے کو کیونکہ اللہ ہی کے ہاتھ میں زمانہ ہے اور سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے پھر زمانہ کو برا کہنا معاذ اللہ اللہ کو برا کہنا ہے۔ اور کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے اس لیے کہ کرم مسلمان آدمی کو کہتے ہیں۔

۵۸۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُولُوا كَرْمٌ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)).

۵۸۶۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو کرم (انگور کو) اس لیے کہ کرم مسلمان کا دل ہے۔

۵۸۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ)).

۵۸۶۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو اس لیے کہ کرم مسلمان کو کہتے ہیں۔

۵۸۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ الْكَرْمُ فَإِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)).

۵۸۷۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کرم انگور کو نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے۔

۵۸۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ إِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ)).

۵۸۷۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

۵۸۷۲- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُولُوا الْكَرْمُ

۵۸۷۲- وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو کرم بلکہ حبلہ کہو (یعنی

(۱) ☆ عرب کے لوگ انگور کو اور انگوری شراب کو کرم کہتے۔ کرم کے معنی بزرگی اور عزت اور مہربانی کے ہیں وہ یہ سمجھتے کہ شراب پینے سے بھی انسان میں کرم پیدا ہوتا ہے اس لیے خود انگور کو اور اس کی شراب کو کرم کہتے ہیں۔ جب شراب حرام ہوا تو آپؐ نے انگور کے لیے اس نام کے بدلنے کی بھی ممانعت کر دی اس خیال سے کہ یہ نام شراب کو یاد نہ دلاوے۔ دوسرے یہ کہ شراب کی عزت نہ کی جاوے۔

وَلَكِنْ قُولُوا الْحَبَلَةُ)) يَعْنِي الْعِنَبَ.

انگور کو)۔

٥٨٧٣- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرْمُ وَلَكِنْ قُولُوا الْعِنَبُ وَالْحَبَلَةُ.

۵۸۷۳- وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کرم مت کہو بلکہ عنب یا حبلہ کہو(انگور کو)۔

بَابُ حُكْمِ إِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَالْمَوْلَى وَالسَّيِّدِ

باب : عبد یا امۃ یا مولیٰ یا سید' ان لفظوں کے بولنے کا بیان

٥٨٧٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي كُلُّكُمْ عَبِيدُ اللَّهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ إِمَاءُ اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِي وَجَارِيَتِي وَفَتَايَ وَفَتَاتِي)).

۵۸۷۴-ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے غلاموں کو یوں نہ کہے میرا عبد یعنی میرا بندہ اور اپنی لونڈی کو میری امۃ یعنی میری بندی' تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور تمہاری عورتیں خدا کی بندیاں ہیں لیکن یوں کہنا چاہیے میرا غلام' میری لونڈی' میرا جوان مرد' میری جوان عورت۔

٥٨٧٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي فَكُلُّكُمْ عَبِيدُ اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ فَتَايَ وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّي وَلَكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِي)).

۵۸۷۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا بندہ اس لیے کہ تم سب اللہ کے بندے ہو البتہ یوں کہے میرا جوان۔ اور نہ غلام یوں کہے میرا رب بلکہ یوں کہے میرا سید۔

(۵۸۷۴) ☆ دوسری روایت میں ہے غلام بھی یوں نہ کہے میرا رب بلکہ یوں کہے میرا سید۔ نوویؒ نے کہا ان احادیث سے دو باتیں مقصود ہیں ایک تو غلام کو ممانعت اپنے آقا کو رب کہنے سے کیونکہ رب کے معنی خالق' مالک اور اللہ کے ہے۔ اور حدیث میں جو آیا ہے کہ لونڈی اپنے رب کو جنے گی اس کا جواب دو طرح سے دیا ہے ایک تو یہ کہ رب کہنا جائز ہے اور ممانعت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی۔ دوسرے یہ کہ ممانعت اس لفظ کی اکثر کہنے سے ہے نہ کہ شاذ و نادر کہنے سے۔ قاضی نے اسی جواب کو اختیار کیا ہے۔ اور سید کے کہنے سے ممانعت نہیں ہے کیونکہ سید کا لفظ اللہ سے خاص نہیں ہے بلکہ بعضوں نے سید کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر مکروہ رکھا ہے اور حضرتؐ نے فرمایا سیدنا حسنؓ کو یہ بیٹا میرا سید ہے اور فرمایا اٹھو اپنے سید کے لیے یعنی سعد بن معاذؓ کے واسطے۔ اسی طرح مولیٰ کے کہنے سے کیونکہ مولیٰ کے سولہ معنی ہیں۔ دوسرا مقصود یہ ہے کہ سید اپنی باندی اور غلام کو عبد اور امۃ نہ کہے اس لیے کہ عبودیت حقیقی خدا ہی کی ہے اور اس لفظ میں ایسی تعظیم ہے جو حق تعالیٰ سے خاص ہے۔ انتہی مختصراً۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبدالنبی یا عبد حسن یا عبد محمد یا بندہ حسن یا بندۂ علی ایسے نام رکھنا مکروہ ہے گو نام رکھنے والے کی نیت عبد سے عبودیت حقیقی نہ ہو بلکہ غلام کے معنی ہوں اور اگر عبودیت حقیقی کی نیت ہو تو نام رکھنے والا مشرک اور کافر ہے اور غلام اور غلام حسن' غلام حسین' غلام علی یہ نام رکھنا اگرچہ درست ہیں پر سنت کے موافق نہیں اور ان ناموں میں ایک طرح کا کذب بھی اس لیے کہ غلامی جو رقیت کی مترادف ہے وہ پائی نہیں جاتی البتہ غلام کے مجازی معنی خادم اور خدمت گزار کے بن سکتے ہیں پس بہتر یہ ہے کہ عبداللہ اور عبدالرحمٰن اور عبدالرحیم جن میں اللہ تعالیٰ کی عبودیت نکلے یہ نام یا پیغمبروں کے نام رکھے جیسے موسیٰ عیسیٰ ابراہیم اور صالح اور لوط ہود وغیرہ۔

٥٨٧٦–عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلَا يَقُلْ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((فَإِنَّ مَوْلَاكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)).

٥٨٧٦- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ غلام اپنے سید کو مولیٰ نہ کہے کیونکہ مولیٰ تمہارا اللہ ہے۔

٥٨٧٧– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ اسْقِ رَبَّكَ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ رَبِّي وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَمَتِي وَلْيَقُلْ فَتَايَ فَتَاتِي غُلَامِي)).

٥٨٧٧- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے (اپنے غلام سے) پانی پلا اپنے رب کو' یا کھانا کھلا اپنے رب کو' یا وضو کرا اپنے رب کو اور کوئی تم میں سے دوسرے کو اپنا رب نہ کہے بلکہ سید یا مولیٰ کہے اور کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا بندہ یا میری بندی بلکہ جوان مرد' جوان عورت کہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ خَبُثَتْ نَفْسِي

باب: یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہو گیا مکروہ ہے

٥٨٧٨– عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي)) هَذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ ((لَكِنْ)).

٥٨٧٨- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی نہ کہے میرا نفس خبیث ہو گیا (یعنی پلید اور نجس) بلکہ یوں کہے میرا نفس کاہل اور سست ہو گیا (خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے اور بہت کریہہ لفظ ہے اس لیے مسلمان کو اپنے تئیں یہ لفظ کہنے سے منع کیا اور ایک حدیث میں جو آیا ہے کہ پھر صبح کو اٹھتا ہے خبیث النفس تو وہ غیر کی صفت ہے اور شخص مبہم کا بیان ہے ایسا اطلاق منع نہیں)۔

٥٨٧٩– عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

٥٨٧٩- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٨٠–عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلْيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي)).

٥٨٨٠- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٨٧٦) ☆ نوویؒ نے کہا یہ عبارت اور روایتوں میں نہیں ہے اور اس کا حذف زیادہ صحیح ہے اور مولیٰ کا اطلاق سوا خدا کے اوروں پر آیا ہے۔

بَابُ اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَأَنَّهُ أَطْيَبُ الطِّيبِ وَكَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ وَالطِّيبِ

باب: مشک کا بیان اور خوشبو کو پھیر دینے کی ممانعت

٥٨٨١- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كَانَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَصِيرَةٌ تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ مُغْلَقٌ مُطْبَقٌ ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا)) وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ.

۵۸۸۱- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کی قوم میں ایک ٹھگنی عورت تھی' چلا کرتی تھی دو لمبی عورتوں کے ساتھ۔ سو اس نے لکڑی کی دو کھڑاویں بنا کر پہنیں اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی جو بند ہوتی تھی اسمیں مشک بھری اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہے' پھر چلی ان دونوں عورتوں کے بیچ میں تو لوگوں نے اس کو نہ پہچانا۔ اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا۔ شعبہ نے جو اس حدیث کا راوی ہے اپنا ہاتھ جھاڑ کر اس عورت کے اشارہ کو بتلایا۔

٥٨٨٢- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَشَتْ خَاتَمَهَا مِسْكًا وَالْمِسْكُ أَطْيَبُ الطِّيبِ.

۵۸۸۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٨٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ)).

۵۸۸۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو خوشبودار گھاس دیا جائے یا خوشبودار پھول دیا جاوے تو اس کو نہ پھیرے اس لیے کہ اس کا کچھ بوجھ نہیں اور خوشبو عمدہ ہے۔

٥٨٨٤- عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۵۸۸۴- نافعؒ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دھونی لیتے خوشبو کی تو عود کی لیتے جس میں اور کچھ ملا نہ ہوتا یا کافور کی اس کو عود کے ساتھ ڈالتے پھر کہتے رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح خوشبو لیتے۔

☆ ☆ ☆

(۵۸۸۱) ☆ اس حدیث میں حضرتؐ نے یہ فرمایا کہ مشک عمدہ خوشبو ہے اور یہی مقصود ہے باب کا۔ نوویؒ نے کہا مشک پاک ہے اور اس کا استعمال بدن اور کپڑے میں درست ہے اور اس کی بیع ناجائز ہے بالاجماع اور مشک اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے کہ جو چیز زندہ جانور میں سے جدا کی جاوے وہ مردار ہے یا اس کا حکم مثل بچے اور انڈے اور دودھ کے ہے۔ اور اس عورت نے جو لکڑی کی کھڑاویں پہن کر اپنے تئیں لمبا کیا اس سے غرض اگر اپنے تئیں چھپانا ہے تاکہ لوگوں کی ایذا سے بچے تو وہ جائز ہے اور اگر فخر یا بڑائی یا نمائش کے لیے کرے تو وہ حرام ہے۔

كِتَابُ الشِّعْرِ

کتاب شعر کے بیان میں

٥٨٨٥- عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ ((هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((هِيهْ)) فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ ((هِيهْ)) ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ ((هِيهْ)) حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ.

٥٨٨٥- عمرو بن شرید سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہوا ایک دن آپ نے فرمایا تجھ کو امیہ بن ابی الصلت کے کچھ شعر یاد ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا پڑھ میں نے ایک شعر پڑھا آپ نے فرمایا اور پڑھ یہاں تک کہ میں نے سو اشعار پڑھے۔

٥٨٨٦-عَنْ الشَّرِيدِ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

٥٨٨٦- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٨٧- عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَنْشَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ إِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ ((فَلَقَدْ كَادَ يُسْلِمُ فِي شِعْرِهِ)).

٥٨٨٧- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٨٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ)).

٥٨٨٨- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب سے عمدہ شعر جو عرب کے لوگوں نے کہا ہے لبید کا یہ کلام ہے (لبید بن ربیعہ ایک صحابی تھے شاعر) اس کا ترجمہ اردو میں یہ ہے کہ ماسوا حق کے ہر ایک شے لغو ہے۔

٥٨٨٩-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ

٥٨٨٩- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہی جو گزری۔ اس میں یہ ہے کہ سب سے زیادہ سچا کلام لبید کا ہے اور ابو الصلت کا بیٹا اسلام کے قریب تھا (کیونکہ اس کے عقائد اچھے تھے گو وہ

(٥٨٨٧) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہؐ نے امیہ بن ابی الصلت کے شعروں کو پسند کیا اور زیادہ پڑھنے کی خواہش کی کیونکہ ان میں اقرار تھا توحید الٰہی کا اور اقرار تھا حشر کا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس شعر میں فحش مضمون نہ ہو اس کا پڑھنا اور سننا جائز ہے اگرچہ جاہلیت کے زمانہ کا شعر ہو اور برا یہ ہے کہ بہت شعر پڑھا کرے یا بہت شعر یاد کرے لیکن قلیل میں کوئی قباحت نہیں۔

بَاطِلٌ وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ))

اسلام سے محروم رہا)۔

٥٨٩٠—عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ وَكَادَ ابْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ

۵۸۹۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٩١—عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَتْهُ الشُّعَرَاءُ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ))

۵۸۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٩٢—عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ)) مَا زَادَ عَلَى ذَلِكَ.

۵۸۹۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٩٣—عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِلَّا أَنَّ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ يَرِيهِ

۵۸۹۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی مرد کا پیٹ پیپ سے بھرے یہاں تک کہ اس کے پھیپھڑے تک پہنچے یہ اس کے حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ میں شعر بھرنے سے۔

٥٨٩٤—عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا))

۵۸۹۴- سعد بن ابی وقاصؓ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٥٨٩٥—عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا

۵۸۹۵- ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم عرج (ایک گاؤں ہے

(۵۸۹۴) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ انسان شعر گوئی یا شعر خوانی میں ایسا مصروف رہے کہ علوم شرعیہ اور تلاوت قرآن اور حدیث کی فرصت نہ پائے اور اگر قرآن و حدیث کے ساتھ تھوڑے سے شعر بھی یاد ہوں تو کچھ قباحت نہیں اس لیے کہ اس کا پیٹ شعروں سے نہیں بھرا۔ بعض علماء نے مطلقاً شعر کو مکروہ رکھا ہے اگرچہ اس میں فحش نہ ہو اور اکثر کا یہ قول ہے کہ شعر مباح ہے اگر اس میں فحش نہ ہو۔ وہ کہتے ہیں شعر بھی ایک کلام ہے عمدہ اس کا عمدہ ہے اور برا اس کا برا ہے۔ اور آنحضرتؐ نے شعر سنے ہیں اور پڑھوائے ہیں اور حسان بن ثابت کو حکم دیا آپ نے مشرکوں کی ہجو میں شعر کہنے کا اور آپؐ کے اصحاب نے آپ کے سامنے سفر وغیرہ میں شعر پڑھے ہیں اور خلفاء اور صحابہ اور فضلائے سلف نے شعر پڑھے ہیں اور کسی نے انکار نہیں کیا البتہ برے شعر پر انکار کیا ہے۔ اور جس شاعر کو آپؐ نے شیطان کہا وہ اس کے کفر کی وجہ سے ہو گا یا وہ رات دن شعر میں مصروف ہو گیا یا اس کے شعر برے ہوں گے۔

نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْعَرْجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا)).

۷۸ میل پر مدینہ سے) میں رسول اللہ کے ساتھ جا رہے تھے کہ اتنے میں ایک شاعر سامنے آیا جو شعر پڑھ رہا تھا' آپ نے فرمایا اس شیطان کو پکڑو اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھرے تو بہتر ہے کہ شعر سے بھرے۔

بَابُ تَحْرِيمِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدَشِيرِ

باب: چوسر کھیلنا حرام ہے

۵۸۹۶- عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ)).

۵۸۹۶- ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چوسر کھیلا اس نے گویا اپنے ہاتھ سور کے گوشت اور سور کے خون سے رنگے۔

☆ ☆ ☆

(۵۸۹۶) ☆ معاذ اللہ چوسر کی حرمت تو صاف اس حدیث سے نکلتی ہے اور امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ چوسر کھیلنا حرام ہے اور ابو اسحاق مروزی کا یہ قول ہے کہ وہ مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔ اور شطرنج ہمارے مذہب میں مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہی منقول ہے ایک جماعت تابعین سے۔ اور امام مالکؒ اور امام احمد کے نزدیک حرام ہے۔ امام مالک نے کہا وہ بدتر ہے چوسر سے اور غافل کر دیتی ہے عبادت سے اور قیاس کیا انہوں نے اس کو چوسر پر اور ہمارے اصحاب اس قیاس کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں وہ چوسر سے کم ہے۔ مترجم کہتا ہے اگر شطرنج حرام نہ ہو مکروہ بھی ہو جب بھی اس صورت میں جب شطرنج کی وجہ سے اور نیک کاموں میں خلل نہ پڑے اور نماز میں دیر نہ ہو بالاتفاق حرام ہو گی۔ ان کھیلوں میں نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا محض لہو اور وقت کا ضائع کرنا ہے۔ وقت کی سی قیمتی چیز دنیا میں کوئی نہیں اس کو اچھے اور مفید کاموں میں صرف کرے۔

كِتَابُ الرُّؤْيَا

کتاب خواب کے بیان میں

۵۸۹۷- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أُزَمَّلُ حَتَّى لَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ))۔

۵۸۹۷- ابو سلمہؓ سے روایت ہے میں خواب دیکھتا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تھی مگر کپڑے نہیں اوڑھتا تھا یہاں تک کہ میں ابو قتادہؓ سے ملا ان سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ پھر جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوکے یا تھو تھو کرے (بے تھوکے ہوئے) اور اللہ کی پناہ مانگے اس کے شر سے پھر وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا۔

۵۸۹۸- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِمْ قَوْلَ أَبِي سَلَمَةَ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أُزَمَّلُ۔

۵۸۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۹۹- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أُعْرَى مِنْهَا وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ ((فَلْيَبْصُقْ عَلَى يَسَارِهِ حِينَ يَهُبُّ مِنْ نَوْمِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ))۔

۵۸۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۰۰- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)) فَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ جَبَلٍ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَمَا أُبَالِيهَا۔

۵۹۰۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اور ابو سلمہؓ نے کہا میں بعض خواب ایسا دیکھتا جو پہاڑ سے بھی زیادہ مجھ پر بھاری ہوتے، جب میں نے یہ حدیث سنی مجھ کو کچھ پرواہ نہ رہی۔

٥٩٠١- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَوْلُ أَبِي سَلَمَةَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ.

۵۹۰۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ ایک روایت میں اتنا زیادہ اور ہے کہ تین بار تھو تھو کرے اور اللہ کی پناہ مانگے پھر اس کروٹ سے پھر جاوے۔

٥٩٠٢- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا السَّوْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى رُؤْيَا فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَضُرُّهُ وَلَا يُخْبِرْ بِهَا أَحَدًا فَإِنْ رَأَى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُبْشِرْ وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ))

۵۹۰۲- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ پھر جو کوئی خواب دیکھے اور اس کو برا سمجھے تو وہ بائیں طرف تین بار تھو تھو کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرحیم کہے اب وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا اور چاہیے کہ وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اگر نیک خواب دیکھے تو خوش ہووے اور اسی سے بیان کرے جو دوست ہو۔

٥٩٠٣- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ وَأَنَا كُنْتُ لَأَرَى ((الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهَا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)).

۵۹۰۳- حضرت ابو سلمہؓ سے روایت ہے میں بعض خواب ایسا دیکھتا کہ بیمار ہو جاتا (اس کے ڈر سے) پھر میں ابو قتادہؓ سے ملا انہوں نے کہا میرا بھی یہی حال تھا یہاں تک کہ میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے۔ سو جب کوئی تم میں سے اچھا خواب دیکھے تو نہ بیان کرے مگر اپنے دوست سے اور جب برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوکے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اللہ کی اور کسی سے بیان نہ کرے تو اس کو نقصان نہ ہوگا۔

٥٩٠٤- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ)).

۵۹۰۴- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جس کو برا سمجھے تو بائیں طرف تین بار تھوکے اور شیطان سے پناہ مانگے اللہ کی تین بار اور جس کروٹ پر لیٹا ہوا اس سے پھر جاوے۔

(۵۹۰۲) ☆ تاکہ عمدہ تعبیر دے دے۔ دشمن سے بیان کرنے میں یہ آفت ہے کہ وہ بری تعبیر دے گا اور احتمال ہے کہ ویسا ہی واقع ہو یا بیکار رنج ہو۔

۵۹۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ فَرُؤْيَا الصَّالِحَةِ بُشْرَى مِنَ اللهِ وَرُؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَأُحِبُّ الْقَيْدَ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ)) فَلَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِينَ.

۵۹۰۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب زمانہ یکساں ہو (یعنی دن رات برابر ہوں یا جب قیامت قریب آجاوے گی) تو مسلمان کا خواب جھوٹ نہ ہوگا اور تم میں سب سے سچا خواب اسی کا ہوگا جو سب سے سچا ہے باتوں میں اور مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اور خواب تین طرح کا ہے ایک تو نیک خواب جو خوشخبری ہے اللہ کی طرف سے۔ دوسرے رنج کا خواب جو شیطان کی طرف سے ہے۔ تیسرے وہ خواب جو اپنے دل کا خیال ہو۔ پھر جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور لوگوں سے بیان نہ کرے۔ اور میں خواب میں بیڑیاں پڑی دیکھنا اچھا سمجھتا ہوں اور گلے میں طوق برا سمجھتا ہوں۔ ایوب نے کہا میں نہیں جانتا یہ کلام حدیث میں داخل ہے یا ابن سیرین کا کلام ہے۔

۵۹۰۶- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَيُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)).

۵۹۰۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ابوہریرہؓ نے کہا مجھ کو بیڑی دیکھنا پسند ہے اور طوق کو مکروہ جانتا ہوں اور بیڑی کی تعبیر دین میں مضبوط ہونا ہے۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۵۹۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ النَّبِيَّ ﷺ.

۵۹۰۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر یہ حدیث موقوف ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر۔

۵۹۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَدْرَجَ

۵۹۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا کچھ کمی بیشی ہے۔

(۵۹۰۵) ☆ امام نوویؒ نے کہا بعض روایتوں میں پینتالیس حصوں کا ذکر ہے، بعض میں ستر کا، بعض میں چھیالیس کا، بعض میں چالیس کا، بعض میں انچاس کا، بعض میں پچاس کا، بعض میں چھبیس کا، بعض میں چوالیس کا اور شاید یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کی حالت پر ہے اگر وہ مومن ہے تو اس کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور فاسق کا ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور بعضوں نے کہا مشکل خواب ستر کا ایک حصہ ہے اور صاف چھیالیس کا۔ خطابی نے کہا رسول اللہؐ پر تیئیس برس تک وحی آتی رہی اور نبوت سے پہلے چھ مہینے تک خواب میں وحی آتی تو خواب چھیالیس حصوں کا ایک حصہ ہوا۔ اور بیڑی کا خواب میں دیکھنا اس لیے بہتر ہے کہ اس کی تعبیر گناہوں سے بچنا اور شرع کے پابند رہنا ہے۔ اور طوق جہنمیوں کی صفت ہے۔ انتہی مختصراً

فِي الْحَدِيثِ قَوْلُهُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)).

۵۹۰۹ – عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)).

۵۹۰۹- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۵۹۱۰ – عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۵۹۱۰- انسؓ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۵۹۱۱ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)).

۵۹۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۱۲ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا أَوْ تُرَى لَهُ)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)).

۵۹۱۲- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا مسلمان کا خواب وہ خود دیکھے یا کوئی اور اس کے لیے دیکھے ابن مسہر کی روایت میں نیک خواب ہے ایک حصہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ہے۔

۵۹۱۳ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)).

۵۹۱۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۵۹۱۴ – عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۹۱۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۱۵ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ.

۵۹۱۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۱۶ – عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)).

۵۹۱۶- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۵۹۱۷ – عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۹۱۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۹۱۸ – عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ

۵۹۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں ہے کہ حضرت ابن عمرؓ

اللَّيْثِ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ ((جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ))

نے کہا کہ نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي

باب: رسول اللہؐ کے اس قول کا بیان کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھ کو ہی دیکھا

۵۹۱۹-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي)).

۵۹۱۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھ ہی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

۵۹۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ لَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي)).

۵۹۲۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے وہ قریب مجھ کو جاگتے میں دیکھے گا یا جو خواب میں مجھے دیکھے اس نے گویا بیداری میں مجھے دیکھا' شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

۵۹۲۱- وَقَالَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ)).

۵۹۲۱- ابوسلمہ نے کہا کہ ابوقتادہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ دیکھا۔

۵۹۲۲-عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَمِّي فَذَكَرَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا بِإِسْنَادَيْهِمَا سَوَاءً مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ

۵۹۲۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۲۳- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

۵۹۲۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

(۵۹۱۹) ☆ ابو باقلانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس کا خواب صحیح ہے لغو خیال نہیں۔ نہ شیطان کے اغوا سے ہے۔ اور کبھی دیکھنے والا آپ کو آپ کے حلیہ کے سوا اور شکل پر دیکھتا ہے جیسے آپ کی ڈاڑھی کو سفید دیکھے اور کبھی دو شخص آپ کو ایک ہی وقت میں مختلف مکانوں میں دیکھتے ہیں۔ مازری نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور کوئی دلیل اس پر نہیں ہے کہ آپ کا جسم مبارک فنا ہو گیا بلکہ احادیث سے اس کی بقا نکلتی ہے۔ قاضی نے کہا حدیث محمول ہے اس حالت پر جب آپکو مطابق آپ کے حلیہ کے دیکھے اور یہ قول ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر صورت میں وہ خواب صحیح ہے اور شیطان کو یہ مجال نہیں کہ آپ کی صورت پر بنے۔ اس لیے کہ اگر یہ طاقت ہوتی تو شیطان آپ کی صورت بن کر جھوٹ کہہ دیتا اور حق اور باطل میں اشتباہ ہو جاتا۔ قاضی نے کہا اللہ تعالیٰ کو بھی خواب میں دیکھ سکتا ہے۔

(۵۹۲۱) ☆ مراد وہ لوگ ہیں جو آپؐ کے زمانے میں تھے یعنی جس نے ہجرت نہیں کی اور دوسرے ملک میں مجھ کو خواب میں دیکھا وہ ہجرت سے مشرف ہو گا اور مجھ سے ملے گا یا مراد یہ ہے کہ آخرت میں مجھ کو دیکھے گا اور اپنے خواب کو سچا جانے گا اس لیے کہ آخرت میں آپ کو سب مسلمان دیکھیں گے یا یہ مراد ہے کہ آخرت میں ایک خاص قرب کے ساتھ جو اوروں کو نہ ہو گا مجھے دیکھے گا۔

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي وَقَالَ إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرْ أَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ)).

فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک مجھ کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا اور جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے' شیطان خواب میں اس سے کھیلتا ہے۔

٥٩٢٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي)).

۵۹۲۴- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک دیکھا کیونکہ شیطان کا یہ کام نہیں کہ میری صورت بنے۔

بَابُ لَا يُخْبِرُ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ

باب : بری اور شیطانی خواب کو نہ بیان کرنے کا بیان

٥٩٢٥- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِأَعْرَابِيٍّ جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي حَلَمْتُ أَنَّ رَأْسِي قُطِعَ فَأَنَا أَتَّبِعُهُ فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ ((لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ)).

۵۹۲۵- جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک گنوار آیا اور کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں۔ آپ نے اس کو جھڑکا اور فرمایا جو شیطان تجھ سے کھیل کرتا ہے خواب میں مت بیان کر کسی سے۔

٥٩٢٦- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي ضُرِبَ فَتَدَحْرَجَ فَاشْتَدَدْتُ عَلَى أَثَرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْأَعْرَابِيِّ ((لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ)) وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدُ يَخْطُبُ فَقَالَ ((لَا يُحَدِّثَنَّ أَحَدُكُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي مَنَامِهِ)).

۵۹۲۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے خواب میں دیکھا میرا سر کاٹا گیا وہ ڈھلکتا جا رہا ہے' میں اس کے پیچھے دوڑ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا مت بیان کر لوگوں سے جو شیطان تجھ سے کھیلتا ہے خواب میں۔ جابرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اس کے بعد آپ فرماتے تھے خطبہ میں کوئی تم میں سے بیان نہ کرے جو شیطان اس سے کھیلے خواب میں۔

٥٩٢٧- عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ

۵۹۲۷- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ

(۵۹۲۵) ☆ نوویؒ نے کہا آپ کو وحی سے یا اور کسی قرینہ سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ خواب لغو اور بیہودہ ہے ورنہ تعبیر سر کٹنے کی یوں کہتے ہیں کہ اس کی حکومت یا دولت میں خلل آوے گا۔ البتہ اگر غلام یہ خواب دیکھے تو آزاد ہو گا' بیمار دیکھے تو شفا ہو گی' قرضدار دیکھے تو قرض ادا ہو گا' جس نے حج نہ کیا ہو وہ حج کرے گا' مغموم دیکھے تو خوشی ہو گی' خوفزدہ دیکھے تو بے خوف ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

رَأْسِي قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ ((إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ ((إِذَا لُعِبَ بِأَحَدِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّيْطَانَ))

میں نے خواب میں دیکھا جیسے میرا سر کٹ گیا ہے یہ سن کر آپ ہنسے اور فرمایا جب تم میں کسی کے ساتھ شیطان کھیل کرے خواب میں تو کسی سے ذکر نہ کر۔

بَابٌ فِي تَأْوِيلِ الرُّؤْيَا

باب: خوابوں کی تعبیر کا بیان

۵۹۲۸- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِأَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَاللَّهِ لَتَدَعَنِّي فَلَأَعْبُرَنَّهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اعْبُرْهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلِينُهُ وَأَمَّا مَا

۵۹۲۸- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے رات کو خواب میں دیکھا ایک ابر کے ٹکڑے سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے لوگ اس کو اپنی لپوں سے لیتے ہیں' کوئی زیادہ لیتا ہے کوئی کم۔ اور میں نے دیکھا آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹکی آپ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے' پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اس کو تھاما وہ بھی اوپر چڑھ گیا' پھر اور ایک شخص نے تھاما وہ بھی چڑھ گیا' پھر اور ایک شخص نے تھاما تو وہ ٹوٹ گئی' پھر جڑ گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میرا باپ آپ پر قربان ہو مجھے اس کی تعبیر کہنے دیجئے۔ آپ نے فرمایا اچھا کہہ۔ ابو بکرؓ نے کہا وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے اور گھی اور شہد سے قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد ہے۔ اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہیں وہ بھی بعضوں کو بہت قرآن یاد ہے اور بعضوں کو کم۔ اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی وہ دین حق ہے جس پر آپ ہیں' پھر خدا آپ کو اسی دین پر اپنے پاس بلا لے گا آپ کے بعد ایک اور شخص اس کو تھامے گا (آپ کا خلیفہ) وہ بھی اسی طرح چڑھا جاوے گا پھر اور

(۵۹۲۸) ☆ اور غلطی بیان نہیں کی کس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوا ہوگا۔ علماء نے کہا کہ ابو بکرؓ نے تعبیر میں غلطی بیان نہیں کی بلکہ ان کی غلطی یہی تھی کہ جلدی کی اور رسول اللہ کو تعبیر نہیں کہنے دی۔ اگر آپ فرماتے تو خوب ہوتا اور یہ قول صحیح ہے اس لیے کہ ابو بکرؓ کو خود آپؐ نے اجازت دی۔ اس صورت میں تعبیر کی غلطی یہ ہوگی کہ گھی اور شہد سے انہوں نے قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد لی حالانکہ شہد سے مراد قرآن ہے اور گھی سے مراد حدیث ہے۔ یا یہ ہوگی کہ تیسرے شخص کی خلافت میں انہوں نے بیان کیا کہ خلل پڑ کر مٹ جاوے گا اس سے معلوم نہ

يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا)) قَالَ فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ قَالَ ((لَا تُقْسِمْ)).

ایک شخص تھامے گا اور اس کا بھی یہی حال ہو گا پھر ایک شخص تھامے گا تو کچھ خلل پڑے گا لیکن وہ آخر خلل مٹ جاوے گا اور وہ بھی چڑھ جاوے گا۔ اور مجھ سے بیان کیجئے یا رسول اللہؐ! میں نے ٹھیک تعبیر کی یا غلط؟ آپ نے فرمایا کچھ تو نے ٹھیک کہا کچھ غلط کہا۔ اور ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! خدا کی قسم آپ بیان کیجئے میں نے کیا غلطی کی؟ آپ نے فرمایا قسم مت کھا۔

۵۹۲۹-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ مُنْصَرَفَهُ مِنْ أُحُدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ.

۵۹۲۹- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس جب آپ احد سے لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے اس رات کو خواب میں ایک بدلی دیکھی جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا اخیر تک۔

۵۹۳۰-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ أَحْيَانًا يَقُولُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَحْيَانًا يَقُولُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ ظُلَّةً بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ.

۵۹۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۳۱-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ ((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا

۵۹۳۱- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب سے فرماتے جس شخص نے تم میں سے کوئی خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے، میں اس کی تعبیر کروں گا۔ ایک

؎ ہوتا ہے کہ وہی شخص اس خلل کو دور کرے گا حالانکہ ایسا نہیں ہوا بلکہ حضرت عثمانؓ جبراً خلافت سے اتارے گئے اور قتل ہوئے پھر حضرت علیؓ نے اس کو جوڑا۔ اور ابو بکرؓ نے قسم کھائی لیکن حضرتؐ نے اس کو پورا نہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ قسم کا پورا کرنا اسی وقت ضروری ہے جب اس میں کوئی مفسدہ نہ ہو اور اس کے بیان کرنے میں کوئی مفسدہ ہو گا وہ یہ کہ حضرت عثمانؓ کے قتل اور فساد کی خبر پہلے سے دے دینا نامناسب تھی۔ (نووی مختصراً)

فَلْيَقُصَّهَا أَعْبُرْهَا لَهُ)) قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ ظُلَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے ایک ابر کا ٹکڑا دیکھا۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۵۹۳۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ)).

۵۹۳۲- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے ایک رات کو دیکھا اس حالت میں جس میں سوتا آدمی دیکھتا ہے، جیسے ہم عقبہ بن رافعؓ کے گھر میں ہیں، سو ہمارے آگے تر چھوارے لائے گئے اس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ہمارا درجہ دنیا میں بلند ہوگا اور آخرت میں نیک انجام ہوگا اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے۔

۵۹۳۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ)).

۵۹۳۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے خواب میں ایسا معلوم ہوا کہ میں مسواک کر رہا ہوں اس وقت دو شخصوں نے مجھ کو کھینچا (یعنی ہر ایک نے مسواک مانگی) ایک ان میں بڑا تھا تو میں نے چھوٹے کو مسواک دی۔ مجھ سے کہا گیا بڑے کو دے میں نے بڑے کو دے دی۔

۵۹۳۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ

۵۹۳۴- ابوموسیٰؓ سے روایت ہے حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہجرت کرتا ہوں مکہ سے اس زمین کی طرف جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا لیکن وہ مدینہ نکلا جس کا نام یثرب بھی ہے۔ اور میں نے اپنی اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اس کی تعبیر مسلمانوں کی شہادت نکلی احد کے دن، پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت

(۵۹۳۲) ☆ آپؐ نے یہ تعبیر لفظوں سے نکالی بلندی یعنی رفعت رافع سے اور عاقبت کی بہتری عقبہ سے اور عمدگی طاب سے۔ معلوم ہوا ہے کہ تعبیر کا یہی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظوں سے بطور فال کے مطلب سمجھے۔

(۵۹۳۴) ☆ یمامہ اور ہجرت عرب میں دو ملک ہیں وہاں کھجور کے درخت بہت ہیں۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے خواب سچ ہوتے ہیں لیکن تعبیر میں کبھی چوک پڑ جاتی ہے، ہجرت کا مقام تو اصل حقیقت میں مدینہ تھا لیکن آپ کا خیال اور طرف گیا۔ اسی طرح اولیاء اللہ کی بھی خواب اور کشف سچ ہوتے ہیں لیکن اس کے مطلب اور تعیین میں غلطی ہو جاتی ہے پر اولیاء کی خواب یا کشف دلیل شرعی نہیں ورنہ ان پر عمل کرنا ضروری ہے بلکہ عمل کتاب اور سنت پر لازم ہے۔

أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَيْضًا بَقَرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ))۔

ہو گئی آگے سے اچھی۔ اس کی تعبیر یہ نکلی کہ خدا تعالیٰ نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہوئی (یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا)۔ اور میں نے اسی خواب میں گائیں دیکھیں (جو کاٹی جاتی تھیں) اور اللہ تعالیٰ بہتر ہے (یعنی یہ جملہ کسی کی زبان سے سنا اللہ خیر) وہ لوگ تھے مسلمانوں کے جو احد کے دن کام آئے اور خیر سے مراد وہ خیر تھی جو اللہ تعالیٰ نے بھیجی اس کے بعد اور ثواب سچائی کا جو اللہ نے ہم کو عنایت کیا بعد کو بدر کے دن۔

۵۹۳۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ فَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدَةٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ ((**لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ أَتَعَدَّى أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ وَإِنِّي لَأُرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا أُرِيتُ وَهَذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي**)) ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إِنَّكَ أُرَى الَّذِي أُرِيتُ**

۵۹۳۵- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے مسیلمہ کذاب (جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا تھا اور اسی وجہ سے اس کا لقب کذاب رہا اور رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد مع اپنے تابعین کے مارا گیا) رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مدینہ منورہ میں آیا اور کہنے لگا اگر محمدؐ اپنے بعد اپنی خلافت مجھ کو دیں تو میں ان کی پیروی کرتا ہوں۔ مسیلمہ اپنے ساتھ بہت سے اپنی قوم کے لوگ لے کر آیا تھا رسول اللہؐ اس کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماسؓ تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا ٹکڑا تھا۔ آپ مسیلمہ کے لوگوں کے پاس ٹھہرے اور فرمایا اے مسیلمہ! اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا مانگے تو تجھ کو نہ دوں اور میں خدا کے حکم کے خلاف تیرے باب میں کرنے والا نہیں اور اگر تو میرا کہنا نہ مانے گا تو اللہ تجھ کو قتل کرے گا (یہ فرمانا آپ کا صحیح ہو گیا) اور یقیناً میں تجھے وہی جانتا ہوں جو مجھ کو خواب میں دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجھ کو میری طرف سے جواب دے گا۔ پھر آپ

(۵۹۳۵) ☆ صنعا یمن میں ایک شہر ہے وہاں حضرتؐ کے وقت مبارک میں ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی ابوالاسود عنسی جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا تھا اور حضرتؐ کی پیغمبری کا منکر نہ تھا۔ سو حضرتؐ کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اور یمامہ عرب میں ایک ملک ہے وہاں مسیلمہ کذاب حضرتؐ کی شراکت کا دعویٰ کرتا تھا اور حضرتؐ کی بھی دعوت کا منکر نہ تھا لیکن وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ حضرت کو خواب میں خدائے تعالیٰ نے فتح اسلام دکھاوی، صرف یہ دو مردود ہوئے تھے سو خدا تعالیٰ نے ان کو بھی برباد کیا۔ ☆

فِيكَ مَا أُرِيتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنْ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ)).

وہاں سے چلے گئے۔ ابن عباسؓ نے کہا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ حضرتؐ نے کیا فرمایا کہ تو وہی ہے جو خواب میں مجھے دکھلایا گیا؟ ابوہریرہؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے وہ مجھ کو برے معلوم ہوئے۔ خواب ہی میں مجھ کو حکم ہوا ان کو پھونک مار۔ میں نے پھونکا وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے ان کی تعبیر یہ کی کہ وہ دونوں جھوٹے ہیں جو میرے بعد نکلیں گے ایک ان میں کا عنسی صنعا والا اور دوسرا یمامہ والا۔

٥٩٣٦- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوَضَعَ فِي يَدَيَّ أُسْوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ)).

۵۹۳۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں دو کنگن سونے کے ڈالے گئے۔ وہ مجھے بھارے لگے اور رنج ہوا تب اللہ نے مجھ کو حکم بھیجا ان کو پھونکنے کا۔ میں نے پھونکا وہ دونوں چلے گئے۔ اس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی یہ دونوں جھوٹے جن کے بیچ میں میں ہوں ایک تو صنعا کا رہنے والا دوسرا یمامہ کا۔

٥٩٣٧- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ ((هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمُ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا)).

۵۹۳۷- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے تم میں سے کسی نے گذشتہ رات کو کوئی خواب دیکھا ہے۔

☆ ☆ ☆

ف معلوم ہوا کہ اگر مرد ہاتھ میں کنگن دیکھے خواب میں اس کی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہے۔ اہل تعبیر نے لکھا ہے کہ عورتوں کا زیور اگر مرد خواب میں دیکھے پہنے ہوئے تو بد ہے مگر ہنسلی گلے میں دیکھنا دلیل ہے عمدہ خدمت ملنے کی اور پاؤں میں جھجرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

شرعی احکام کا دلنشین، دل آویز اور دلکش مجموعہ

ضیاء الکلام

از قلم: ابو ضیاء محمود احمد غضنفر

زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول متفق علیہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اُردو دان طبقے کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل دلرُبا، دلفریب اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔

- سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب، پھر اس حدیث کا ترجمہ، پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی، پھر حدیث کا آسان انداز میں مفہوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل ترتیب وار بیان کر دیئے گئے ہیں۔
- ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔
- کاغذ، طباعت اور جلد ہر لحاظ سے اعلیٰ، عمدہ اور نفیس ہیں۔
- اہل نظر، اہل ذوق اور اہل دل کے لیے خوش نما گلدستہ احادیث کا ایک انمول تحفہ۔
- ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زینت۔
- خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

باذوق قارئین کیلئے — لاجواب کتب — بہترین معیار کیساتھ

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اُردو بازار، لاہور

http://islamiurdubook.blogspot.com